باسمه تعالی
فهرستبرگه منابع چاپ سنگی - اداره مخطوطات

شماره ثبت: ۱۳۵۹ ج۲

رده‌بندی دیویی: ۹۵۵/۰۶۶ ع ۳۴۱ م ۱۳۶۵

سرشناسه: عبدالرزاق سمرقندی، عبدالرزاق بن اسحاق، ۸۱۶ - ۸۸۷ ق

عنوان قراردادی:

عنوان: مطلع سعدین و مجمع بحرین

کاتب: تاریخ کتابت:

محل نشر: لاهور ناشر: چاپخانه گیلانی تاریخ نشر: ۱۳۶۵ ق

صفحه شمار: ج۲ (ل۴۵ + ۳۴۴ ص.) مصور☐ درسی☐ گراور یا افست☐

زبان: فارسی ابعاد: ۲۵ x ۱۶ نوع خط: نستعلیق

روش تهیه: وقفی☐ اهدایی☑ خریداری☐ ارسالی☐

توضیحات: دکتر علی شاملو تاریخ ثبت: اسفند ۱۳۷۷

یادداشتها: ۱. در انتها فرهنگ الفاظ ترکی و مغولی آمده است. ۲. تاریخ نشر ۱۹۴۶ میلادی در نسخه مذکور است. ۳. مغلوب ۴. فهرست محتویات و مطالب. ۴. مقدمه و دیباچه

موضوع(ها): ۱. ایران - تاریخ - تیموریان، ۷۷۱ - ۹۱۱ ق. ۲. ایران - تاریخ - آل کرت - ۶۳۴ - ۷۸۳ ق. ۳. ایران

شناسه(های) افزوده: الف. شاملو، علی، اهدا کننده. ب. عنوان:

فهرستگار: اسدزاده تاریخ فهرستگاری: مرداد ۹۰

۲۸۶

اداره مخطوطات

نام کتاب: مطلع سعدین و مجمع بحرین

مؤلف: عبدالرزاق بن اسحاق سمرقندی

موضوع: تاریخ — زبان: فارسی

سال چاپ: ۱۳۶۰ ق — محل چاپ: لاهور

شماره عمومی: ۱۳۵۹ — کتابخانه / بخش:

وقفی / خریداری: — تاریخ:

طول: ۲۵ — عرض: ۱۶ — شماره صفحه ها: ۳۴۴

ملاحظات:

کتاب اول

[illegible]

تألیف

مولانا کمال الدین عبد الرزاق سمرقندی

جلد دوم جزو اول

[illegible]

در سال ۱۳۶۵ شمسی چاپ شد

[illegible]

کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی جمله حقوق محفوظ
تقدیم به کتابخانه آستان قدس رضوی
دکتر علی شاملو

مطلع سعدین
و
مجمع بحرین

تالیف
مولانا کمال الدین عبد الرزاق سمرقندی

جلد دوم ———— جزء اول

وقائع ۸۰۷ تا ۸۳۲

ویژه اداره اسناد
کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی
شماره ثبت موقت ۵۸۰۳

بتصحیح
محمد شفیع

در سال ۱۳۶۵ھ ۱۹۴۶ع چاپ شد

طبع خاص

چاپ خانه گیلانی لاهور

فہرست محتویات

نمبر شمار	محتویات	صفحہ
۱	دیباچہ طبع ہذا	ج
۲	فہرست مطالب کتاب مطلع سعدین	ﻟ
۳	متن کتاب	۱
۴	فرہنگ الفاظ ترکی و مغولی	۲۳۳

تقدیم به کتابخانه آستان قدس رضوی
دکتر علی شاملو

دیباچہ طبع ہذا

کاغذ کی انتہائی قلّت کی وجہ سے اس ایڈیشن میں صرف متن اور فرہنگ کو شامل کیا گیا ہے۔ اور حواشی کو مجبوراً حذف کرنا پڑا ہے۔ مصنّف اور کتاب کا اجمالی حال درج ذیل ہے:۔

مطلع سعدین و مجمع بحرین ایران اور متصلہ ممالک کی تاریخ ہے جو ۸۰۷ھ سے ۸۷۵ھ کے واقعات پر شامل ہے۔ اس کا مصنّف کمال الدین عبد الرزاق بن اسحٰق سمرقندی ہے جو ۸۱۶ھ میں ہرات میں پیدا ہوا۔ مولانا (جلال الدین) اسحٰق اردوی شاہرخی میں قاضی اور امام تھے۔ مولانا اسحٰق کا انتقال ہوا تو ۸۴۱ھ میں عبد الرزاق نے جس کی عمر اس وقت ۲۵ برس کی تھی مولانا عضد الدین کے رسالہ اسم و حرف کی شرح لکھ کر سلطان شاہرخ کے سامنے پیش کی اور شاہی ملازمت میں لے لیا گیا۔ ۸۴۵ھ میں شاہرخ نے اسے بادشاہ بیجانگر کے پاس سفیر بنا کر بھیجا۔ تین سال کے بعد وہ وہاں سے واپس آیا۔ ۸۵۰ھ میں اس کو گیلان میں سفارت ہی کی تقریب سے بھیجا گیا۔ اسی سال شاہرخ کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد عبد الرزاق اس بادشاہ کے جانشینوں کے پاس یکے بعد دیگرے ملازم رہا۔ اور بالآخر سلطان ابو سعید کی ملازمت کے بعد وہ ۸۶۷ھ میں ہرات میں شاہرخ کی خانقاہ کا شیخ مقرر کیا گیا۔ اور ہرات ہی میں ۸۸۷ھ میں فوت ہوا۔ مصنّف نے تولیت خانقاہی کے زمانہ میں (۸۷۲ھ سے ۸۷۵ھ تک کے عرصہ میں) مطلع سعدین تالیف کی۔

مطلع سعدین دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد کا آغاز ابو سعید بہادر خاں کی ولادت سے

ہوتا ہے جو ۷۰۴ھ میں ہوئی۔ اور اس جلد کا خاتمہ تیمور کی وفات اور خلیل سلطان کے جلوس پر ہوتا ہے۔ شاہ مذکور سمرقند میں تخت نشین ہوا۔ یہ دونوں واقعات ۸۰۷ھ کے ہیں۔ پس یہ جلد قریبًا ایک صدی کے واقعات پر مشتمل ہے۔

دُوسری جلد کا آغاز شاہرخ کے جلوس سے ہوتا ہے۔ جو ۸۰۷ھ میں ہرات میں واقع ہوا۔ اِس جلد کا خاتمہ ابوالغازی سلطان حسین کے جلوس ثانی پر ہوتا ہے۔ جو صفر ۸۷۵ھ کا واقعہ ہے۔ یہ جلد مُصنّف نے پہلے ۸۷۴ھ کے واقعات پر ختم کردی تھی، مگر بعد میں اس کو صفر ۸۷۵ھ تک پُہنچایا۔ پس یہ قریبًا ۶۸ سال کی تاریخ ہے۔ اور بالفعل اسی دُوسری جلد کا شائع کرنا ہمارے پیش نظر ہے۔

مؤلف کے اہم ترین مآخذ میں سے شہاب الدین عبداللہ بن لطف اللہ بن عبدالرشید الخوافی المدعو بحافظ ابرو (المتوفی ۸۳۳ھ) کی کتاب زبدۃ التواریخ ہے۔ کتاب کے اِس حصّہ میں جس کا مضمون زبدہ کے ساتھ مشترک ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف زبدۃ التواریخ کی تلخیص کر رہا ہے۔ حتّٰی کہ اشعار و امثال و اقوال تک بھی اسی کتاب سے دیدیتا ہے۔ گو اس کے سامنے اِس حصّہ کے لئے بھی کچھ اور مواد ضرور تھا۔

اِن تمام امور کے متعلق مفصّل بحث انشاءاللہ العزیز ختم کتاب پر دیباچہ میں کیجائیگی، سرِدست صرف مجمل اشارہ ان مطالب کی طرف مقصود ہے۔

محمد شفیع

فہرست مطالب کتاب مطلع سعدین

مضمون	صفحہ
تشبیب سخن و ترصیف تالیف	۲
۸۰۷ھ	
ذکر جلوس حضرت خاقان سعید معین السلطنت والدنیا والدین میرزا شاہرخ بہادر بر سریر سلطنت	۵
ذکر توجہ حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النہر و مرمت فرمودن شہر ہرات و دیگر وقائع و قضایا	۷
ذکر یاغی شدن خواجہ سلطان علی سبزواری	۱۲
ذکر احوال میرزا امیرانشاہ کورگان و فرزندان او امیرزادہ ابابکر و میرزا عمر	۱۳
ذکر عصیان جہانشاہ جاکو و کشتہ شدن او	۱۴
ذکر فرزندان میرزا عمر شیخ و میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر و میرزا بایقرا	۱۶
ذکر فرزندان میرزا جہانگیر بن حضرت صاحبقران بعد از واقعۂ ہائلہ	۲۰
۸۰۸ھ	
تتمۂ حکایات کہ در خراسانات واقع شد	۲۱
ذکر حکایات کہ در عراق و آذربایجان واقع شد	۲۳
ذکر احوال مظفرالدین میرزا ابابکر و جلوس او باستقلال بر تخت سلطنت	۲۶
ذکر رسیدن میرزا ابابکر بدارالملک تبریز	۲۷
ذکر رفتن میرزا عمر بطرف عراق فارس و باتفاق میرزا پیر محمد و برادران بمحاربہ آمدن	۲۸
ذکر قضایا کہ در خراسان واقع شد و قتل میرزا سلطان حسین	۳۰
ذکر یاغی شدن امیر سلیمان شاہ و سایر قضایا کہ در خراسان وقوع یافت	۳۲
ذکر عزیمت میرزا الغ بیگ بجانب اندخود و شبرغان و شرح بقایای قضایای خراسان	۳۵
ذکر محاربۂ میرزا پیر محمد جہانگیر و میرزا خلیل سلطان	۳۶
ذکر مخالفت امیر سید خواجہ بن امیر شیخ علی بہادر	۳۸
۸۰۹ھ	
ذکر نہضت خاقان سعید بجانب طوس و مشہد مقدس	۴۰
ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان در ییلاق سملقان	۴۳
ذکر رسیدن میرزا عمر بہادر بخدمت حضرت خاقان سعید	۴۴
ذکر محاربہ کہ در مازندران واقع شد و انہزام پیر بادشاہ و امیر سیّد خواجہ	۴۵
ذکر تفویض ممالک مازندران بجانب میرزا عمر بہادر و ولایت خراسان بمیرزا الغ بیگ کورگان	۴۷
ذکر شہادت میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر بدست پیر علی تازی لعین	۴۸

مضمون	صفحه
ذکر مخالفت میرزا عمر بهادر بن میرزا میرانشاه گورگان	۵۰
ذکر رفتن امرا بجانب غور و آوردن میرزا عمر از طرف مرغاب	۵۲
ذکر واقعات ممالک آذربایجان	۵۴
ذکر عصیان بیان قوچین و قتل او و باقی قضایا	۵۶
ذکر مخالفت که میان فرزندان میرزا عمر شیخ واقع شد	۵۷
سنه ۸۱۰ هـ	
ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب بلخ	۵۹
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مازندران کرّت ثانی	۶۱
ذکر عصیان امیر جهان ملک و جمعی که با او موافق بودند و مآل حال ایشان	۶۲
ذکر آمدن پیر علی تاز بحدود بلخ و قتل او	۶۴
حکایت ممالک فارس و بلاد عراق عجم	۶۴
ذکر محاربهٔ میرزا ابابکر و امیر قرا یوسف و کشته شدن معز الدین میرزا میرانشاه گورگان	۶۶
حکایت سلطان احمد بغداد	۶۹
سنه ۸۱۱ هـ	
ذکر جشن سنّت ختان شاهزادگان	۶۹
ذکر احوال میرزا ابابکر بعد از واقعهٔ میرزا میرانشاه	۷۱
ذکر عزیمت خاقان سعید بجانب سیستان	۷۲
ذکر آمدن ایلچیان خطای کرّتِ اوّل	۷۵

مضمون	صفحه
ذکر عزیمت ییلاق بادغیس و از انجا عزم ماوراء النهر	۷۶
ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال (و نهضت همایون بسعادت و اقبال)	۷۷
ذکر قضایای فارس و عراق درین سال	۷۹
تتمهٔ قضایای فارس و عراق و احوال میرزا اسکندر	۷۹
ذکر احوال سلطان احمد و قضایا که در بغداد و خوزستان واقع شد	۸۱
ذکر مخالفت سلطان علاء الدوله با پدرش سلطان احمد	۸۲
سنه ۸۱۲ هـ	
بقیهٔ حکایات ماوراء النهر	۸۳
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بطرف مغولستان و کشته شدن امیر خداداد	۸۴
ذکر تفویض اوزجند بمیرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ	۸۵
ذکر آمدن میرزا خلیل سلطان پیش حضرت خاقان سعید	۸۶
ذکر عنایت فرمودن مملکت ماوراء النهر و ترکستان بمهر سپهر سلطنت و کامگاری میرزا الغ بیگ گورگان	۸۷
ذکر تفویض ولایت حصار شادمان بمیرزا محمد جهانگیر خان بن میرزا محمد سلطان	۸۹
ذکر سیورغال فرمودن ولایت قندهار و کابل بخدمت میرزا قیدو بهادر	۸۹
ذکر تفویض ممالک بلخ و مضافات آن بجانب میرزا ابراهیم سلطان بهادر	۹۰

مضمون	صفحه
ذکر کشته شدن سلطان علی پیر بادشاه بن لقمان بادشاه بن طغا تیمور خان	۹۱
ذکر آمدن امیر سید علی از ساری و باز او را بولایت او رسانیدن	۹۱
ذکر آمدن سرداران و ایلچیان اطراف به تهنیت فتح ممالک ماوراء النهر	۹۲
ذکر فرستادن جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی بجانب سیستان	۹۳
ذکر آبادان گردانیدن شهر مرو	۹۴
ذکر وقائع ممالک فارس و عراق و شهادت میرزا پیر محمد و جلوس میرزا اسکندر	۹۶
ذکر سلطان معتصم	۹۷
ذکر فرستادن میرزا خلیل سلطان بجانب عراق و آذربایجان	۱۰۰
ذکر وقائع عراق (عرب) عجم و احوال سلطان احمد	۱۰۰
ذکر احوال آذربایجان و امیر قرا یوسف	۱۰۱
سنه ۸۱۳ هـ	
ذکر نهضت بادشاه برجیس قدر بهرام قهر بولایت ماوراء النهر	۱۰۲
ذکر آمدن ایلچیان اطراف چون موکب همایون در مستقر دولت آرام گرفت	۱۰۶
ذکر آمدن هندو و دگر میسری پیرک بدرگاهِ عالمپناه	۱۰۷

مضمون	صفحه
ذکر عمارتِ مدرسه و خانقاه حضرت خاقان سعید که درین سال باتمام پیوست	۱۰۷
در صفتِ دار السلطنهٔ هراة	۱۰۸
وضع مدرسه و خانقاهِ معارف پناه	۱۰۹
ذکر بناء باغ سفید و بنیادِ کوشک	۱۱۱
ذکر نهضت همایون بصوب ییلاق بادغیس و آمدن ایلچیان از ممالک	۱۱۲
ذکر قضایا که در عراق عجم واقع شد	۱۱۲
ذکر آمدن سلطان احمد به تبریز و قتل او بفرمان امیر قرا یوسف بن امیر قرا محمد ترکمان	۱۱۴
سنه ۸۱۴ هـ	
ذکر قضایا که در خراسان واقع شد	۱۱۶
ذکر یاغی شدن امیر شیخ نور الدین کرّت ثانی	۱۱۷
ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النهر	۱۲۴
شرح قتل امیر شیخ نور الدین بحسن تدبیر امیر شاه ملک بدست هرقداق	۱۲۰
ذکر معاودت حضرت خاقان سعید از جانب ماوراء النهر	۱۲۴
ذکر وفات میرزا خلیل سلطان و والده‌اش خانزاده	۱۲۴
ذکر قضایای ممالک فارس و عراق	۱۲۵

مضمون	صفحه
ذکر احوال امیر قرا یوسف و فرزندان او درین سال	۱۲۶
۸۱۵ھ	
ذکر عزیمت زیارت مشهد مقدس معلا و بعض قضایا و حکایات	۱۲۷
آمدن ایلچیان بادشاه خطای	۱۲۹
صورت مکتوب بادشاه خطای	۱۲۹
ذکر آمدن ملک قطب الدین از سیستان	۱۳۱
ذکر روان فرمودن ایلچیان خطا	۱۳۱
صورت مکتوب عربی	۱۳۱
صورت مکتوب فارسی	۱۳۳
ذکر شاهان بدخشان و رفتن ایلچی بجانب ایشان	۱۳۵
ذکر احوال ولایت خوارزم که درین سال هشت صد و پانزده داخل دیوان اعلی شد	۱۳۶
ذکر احوال فارس و عراق و گرفتن میرزا اسکندر شهر قم را	۱۳۹
ذکر احوال مملکت آذربایجان و امیر قرا یوسف ترکمان	۱۴۰
۸۱۶ھ	
حکایت تزویج میرزا محمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان	۱۴۲
ذکر قشلاق فرمودن حضرت خاقان سعید در مازندران بعزم یورش آذربایجان	۱۴۳

مضمون	صفحه
صورت مکتوبی که بمیرزا اسکندر فرستاد	۱۴۴
ذکر مخالفت میرزا اسکندر و اظهار یاغی گری	۱۴۵
ذکر ایلچی فرستادن میرزا اسکندر باطراف و اظهار خلاف	۱۴۷
ذکر احوال عراقین و آذربایجان و توجه میرزا اسکندر بعزم رزم و از راه برگشتن	۱۴۹
۸۱۷ھ	
ذکر فرستادن میرزا بایسنغر از مازندران بخراسان	۱۵۰
ذکر تمرد سید علی کیا در ولایت ساری	۱۵۱
ذکر قضایای ولایت ماوراء النهر درین سال	۱۵۲
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ممالک عراق و فارس	۱۵۳
ذکر شکار فرمودن در صحرای ساوه	۱۵۵
ذکر رسیدن موکب ظفر نشان بحوالی اصفهان	۱۵۶
ذکر فتح دار الملک شیراز و شرح آن	۱۵۸
ذکر فرستادن مولانا غیاث الدین قاضی سمنان باصفهان	۱۵۹
ذکر جنگ سلطانی و فتح اصفهان	۱۶۰
ذکر حالاتی که بعد از فتح اصفهان وقوع یافت	۱۶۲
ذکر تفویض ایالت اصفهان بجانب میرزا رستم بن میرزا عمر شیخ	۱۶۳

مضمون	صفحه
ذکر تفویض فرمودن ولایت همدان و لرستان بمیرزا بایقرا	۱۶۳
ذکر نهضت همایون بصوب دار الملک شیراز در عین انبساط و اهتزاز	۱۶۴
ذکر سیورغال فرمودن مملکت شیراز بشاهزاده عالیشان میرزا ابراهیم سلطان	۱۶۵
ذکر معاودت خاقان عالمستان بجانب خراسان و آمدن میرزا الغ بیگ از طرف سمرقند	۱۶۶
ذکر ولایاتی که حضرت خاقان سعید بفرزند سعادتمند میرزا بایسنغر عنایت فرمود	۱۶۹
۸۱۸ھ	
نهضت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و رفتن میرزا بایسنغر بجانب طوس	۱۷۲
ذکر بنای قلعه دار السلطنة هرات	۱۷۴
فرستادن استمالت نامه بجانب میرزا امیرک احمد ابن میرزا عمر شیخ	۱۷۵
ذکر آمدن ایلچی امیر قرا یوسف و خبر وفات میرزا ایجل	۱۷۶
ذکر رفتن میرزا اسعد وقاص پیش امیر قرا یوسف	۱۷۷
ذکر باغی شدن میرزا بایقرا و قتل میرزا اسکندر بفرموده برادر او میرزا رستم	۱۷۸
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مملکت فارس کرت ثانی	۱۸۰

مضمون	صفحه
ذکر حالاتی که بعد از واقعهٔ میرزا بایقرا وقوع یافت	۱۸۲
ذکر سیورغال فرمودن بعض ممالک عراق عجم بجانب امیر اعظم الیاس خواجه بهادر	۱۸۴
ذکر عزیمت سلطان آفاق بعزم زیارت حضرت شیخ مرشد ابو اسحق	۱۸۴
ذکر نهضت موکب ظفر نشان بجانب مملکت کرمان	۱۸۶
۸۱۹ھ	
ذکر معاودت از ولایت کرمان بصوب مملکت خراسان	۱۸۸
ذکر میرزا امیرک احمد و میرزا ایلنکیر و فکر فاسد و تدبیر کاسد ایشان	۱۸۸
ذکر جلوس شاهزاده عالمیان غیاث الدین میرزا بایسنغر بر مسند دیوان	۱۸۹
آمدن امیر شمس الدین بمی قدس سره	۱۹۰
ذکر قضایای ممالک ماوراء النهر	۱۹۲
ذکر مخالفت نوکران میرزا قیدو با او	۱۹۳
ذکر فرستادن میرزا سیورغتمش بطرف بدخشان	۱۹۳
۸۲۰ھ	
ولادت شهزاده رکن الدین میرزا علاء الدوله	۱۹۵
ذکر احوال امیر سید فخر الدین وزیر و مآل حال او	۱۹۶

مضمون	صفحه
ذکر آمدن میرزا الغ بیگ کورگان بخراسان و شرح قضایای ماوراء النهر	۲۰۰
ذکر آمدن ایلچیان خطا و فرستادن امیر اردشیر تواچی همراه ایشان	۲۰۱
ذکر نهضت رایت نصرت نشان بجانب ولایت قندهار و اسباب آن	۲۰۲
ذکر آسیب کسری که بدست همایون حضرت خاقان سعید رسید	۲۰۴
ذکر تفویض وزارت	۲۰۶
ذکر رسیدن سلطان آفاق بیورت قشلاق و آمدن اخبار اطراف و معاودت به مستقر دولت	۲۰۷
سنه ۸۲۱	
ذکر اجازت ایلچیان آذربایجان و خبر وفات میرزا سعد وقاص	۲۰۸
ذکر فرستادن امراء بعزم تسخیر ولایت بدخشان	۲۰۹
ذکر عصیان میرزا اقیدو و گرفتار شدن و قید او	۲۱۰
ذکر ولایات که بشاهزاده جلال الدنیا و الدین میرزا سیورغتمش برسم سیورغال مفوض شد	۲۱۳
ذکر توجه حضرت خاقان سعید بعزم زیارت مشهد مقدس منور معلا	۲۱۴
ذکر احوال ولایات ماوراء النهر درین سال	۲۱۴

مضمون	صفحه
سنه ۸۲۲	
آمدن ایلچیان خطای کرت ثالث	۲۱۶
صورت مکتوب خطا بلا تغییر	۲۱۷
ذکر تزویج میرزا محمد جوکی بهادر با مهر نگار آغا دختر پادشاه مغولستان	۲۱۸
احوال ممالک ماوراء النهر درین سال	۲۲۰
ذکر احوال فارس و عراق و آذربایجان درین سال	۲۲۲
سنه ۸۲۳	
ذکر نهضت حضرت خاقان سعید بجانب مرو	۲۲۲
ذکر یورش عراق و آذربایجان و فتح آن ممالک بعون ملک مستعان	۲۲۳
ذکر وفات امیر قرا یوسف کینه پرور و رسیدن آن خبر بخاقان هفت کشور	۲۲۹
ذکر عاقبت احوال امیر قرا یوسف	۲۳۰
ذکر رسیدن شاهزاده اعظم غیاث الدین میرزا بایسنغر بدار الملک تبریز	۲۳۳
ذکر عزیمت میرزا بایسنغر بجانب قلعه گادرود و آوردن امیر باباحاجی	۲۳۴
ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال	۲۳۵
ذکر عمارات عالیه در دار السلطنة سمرقند	۲۳۶
تتمهٔ قضایای ماوراء النهر ـ ذکر عزیمت مهد علیا گوهرشاد آغا بجانب سمرقند فردوس مانند	۲۳۹

مضمون	صفحه
ذکر ولادت شاهزاده عبدالله بن میرزا الغ بیگ و بقایای قضایا	۲۴۰
سنه ۸۲۴	
ذکر قشلاق فرمودن در قراباغ اران و باقی حکایات	۲۴۲
ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید	۲۴۴
ذکر مخالفت نصر الله صحرائی در بلدهٔ ساده و گرفتاری او	۲۴۴
ذکر نهضت سلطان آفاق از یورت قشلاق و طلوع کوکبهٔ بهار و تتمهٔ قضایای آن دیار	۲۴۵
ذکر تزویج بنت میرزا ابابکر با امیر خلیل الله شروانی	۲۴۶
ذکر عصیان یار احمد قرامان و گرفتاری او و فتح قلعه اسفرزن	۲۴۶
ذکر فتح قلعهٔ بایزید و شرح آن	۲۴۸
ذکر اجازت فرمودن امراء و آمدن (پسران) امیر قرا عثمان باردوی همایون	۲۵۰
ذکر مشورت فرمودن درباب اولاد امیر قرا یوسف با [امراو رسیدن] امیر قرا عثمان و رخصت امرای اطراف	۲۵۲
ذکر محاربه حضرت خاقان سعید با اولاد امیر قرا یوسف و انهزام تراکمه	۲۵۲

مضمون	صفحه
ذکر معاودت از مملکت آذربایجان بصوب ولایت	۲۵۹
ذکر قضایا که بعد از استقرار در دار السلطنة هراة ظهور یافت	۲۶۱
ذکر قضایای ماوراء النهر و ولادت میرزا عبدالرحمن	۲۶۱
سنه ۸۲۵	
ذکر لشکر کشیدن میرزا ابراهیم سلطان بجانب خوزستان	۲۶۲
آمدن شاهان بدخشان بدرگاه سلاطین پناه	۲۶۳
ذکر نهضت همایون بجانب زاوه و محولات و عزیمت میرزا بایسنغر بطرف طوس	۲۶۴
آمدن میرزا الغ بیگ بخراسان	۲۶۵
ذکر ولادت میرزا ابوالقاسم بابر بهادر ابن میرزا بایسنغر	۲۶۶
ذکر ولادت میرزا محمد قاسم بن میرزا محمد جوکی	۲۶۶
ذکر آمدن ایلچیان که بمملکت خطای رفته بودند و شرح غرایب و عجایب آن دیار	۲۶۷
تتمهٔ قضایای هشت صد و بیست و پنج، عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت فراه	۲۸۸

مضمون	صفحه
۸۲۶ھ	
عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس ونهضت میرزا بایسنغر بجانب مشهد مقدس	۲۹۰
۸۲۷ھ	
معاودت حضرت ازییلاق بادغیس وآمدن میرزا بایسنغر از جانب مشهد ودیگر قضایا	۲۹۳
ذکر احوال ماوراء النهر وسبب عزیمت میرزا الغ بیگ کورگان بجانب ولایت مغولستان	۲۹۴
۸۲۸ھ	
ذکر نهضت میرزا الغ بیگ بجانب مغولستان	۲۹۵
تتمهٔ احوال هشت صد و بیست و هشت	۲۹۹
۸۲۹ھ	
عمارت مزار گازرگاه	۳۰۴
۸۳۰ھ	
وفات شهزاده مرحوم میرزا سیورغتمش بهادر	۳۰۸
ذکر قضایای ماوراء النهر وعزیمت میرزا الغ بیگ بطرف سغناق جهت یاغی شدن براق اغلان	
وآمدن میرزا جوکی از خراسان	۳۱۰
ذکر محاربهٔ میرزا الغ بیگ کورگان با براق اغلان	۳۱۱
واز معظم وقایع این سال قصهٔ کارد خوردن حضرت خاقان سعید بود	۳۱۳
ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب ولایت ماوراء النهر	۳۱۷
۸۳۱ھ	
ذکر معاودت از مملکت ماوراء النهر	۳۱۹
ذکر ولادت میرزا بابکر بن میرزا محمد جوکی بهادر	۳۱۹
۸۳۲ھ	
ذکر عزیمت حضرت خاقان عالمستان بصوب ممالک آذربایجان	۳۲۰
ذکر وصول موکب فلک اساس بظاهر سلماس ومحاربه با سپاه ترکمان وانهزام ایشان	۳۲۴
ذکر شکر حضرت پروردگار وتربیت شاهزادگان کامگار وامرای نامدار واخبار سایر بلاد ودیار	۳۳۱

بسم الله الرحمن الرحیم

(ورق ۲۵۲ وبه نستعین

فاتحهٔ کلام حمد وثنای ملکِ علّامی باید که سنای ثنایش از ضمیر منیر چون خورشید جهانگیر تا مدارج سپهر برین برآید، وخاتمهٔ مقال شکر وسپاسِ ذوالجلالی شاید که انتمای اعتلایش از سکینهٔ سینه تا معارجِ سعود صعود نماید، لَهُ الحَمدُ فِی الاُولیٰ وَالاٰخِرَة مالک الملکی تکرّم احسانه که صدای خطبهٔ اِنّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلِیفَةً برای اعزازِ انسان فرازِ منبرِ نُه پایهٔ سپهر بادوا رسانید، وپادشاهی تعظّم سُلطَانُهُ که نقد دولت بشریت را در دار الضرب عنایت بسکهٔ لَقَد کَرَّمنَا بَنِی آدَمَ تمام عیار گردانید ولوای ارتقای انسان را بشرف وَرَفَعنَاهُ مَکَاناً عَلِیّاً برافراشت وپای عرش فرسای ایشان را بر سریرِ سلطنت وَفَضَّلنَاهُم عَلیٰ کَثِیرٍ مِمَّن خَلَقنَا قاعدهٔ جلوس ارزانی داشت، الهی در داستانی که طوطی وحی پرداز وشاهباز سدره پرواز بزبان عجز ونیاز نغمهٔ لَا اُحصِی سراید از زمزمهٔ مرغانِ بی زبان جز اعتراف بقصور چه آید وچه شاید ودر میدانی که دست اقتدار شهسوار گردون گذار با وجود رفعتِ رایت لَولَاكَ ع اعلاء لوای ماعرفناك فرماید از عقدِ تحریر هر فقیر واز نظمِ تقریر هر حقیر چه بندد وچه کشاید ع دانسته شد که هیچ ندانسته ایم ما [ع] والعجز عن درك الادراك ادراك ـ نظم

درا وجی که خورشید لرزان بود   کجا ذرّه را حدّ جولان بود

بیت

حدیثِ حمدم ودریای کبریای جلال   چو شبنمیست که بر بحر میکشد رقمی

وصلاتِ صلواتِ زاکیات وتحفِ تحیّاتِ طیّبات نثار بارگاهِ ماهِ فلکِ جلالت مهر سپهر رسالت، مُهرِ ختمِ نبوّت، دُرِّ دُرجِ فتوت، سزاوار خلعت نامی لولاک، شائستهٔ سریر اِنَّا اَرسَلنَاكَ، نورِ حدقهٔ بیناءِ مَازَاغَ، نورِ حدیقهٔ بیناءِ ابلاغ ـ نظم

چراغ افروزِ چشم اہل بینش　　طرازِ کارگاہ آفرینش
سریرِ عرش را نعلین او تاج　　امینِ وحی و صاحب سرِّ معراج

سلطانی که در نهضتِ همایونِ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْریٰ براقِ برق سرعت تا آن مقام راند که ع

روح الامین بمنزلِ اِلَّا لَہٗ مقام

[ورق ۲۵۳] با همه احترام باز ماند. نظم

زسیرِ سلوک تو جبریل واماند　　که با تو نیارد کسی همعنانی

و عالیشانی که هنگام خلوتِ خاصِّ حدیثِ اختصاص لی مع اللّٰہ وقتٌ بر زبانِ اخلاص چنان گذرانَد که ملک مقرّب و نبیّ مرسل را در حریمِ احترامش مجالِ گنجایش نماند ع

ما از کجا و مدح و ثنای تو از کجا

سیّد و سرورِ آفرینش علی الاطلاق شهسوار مضمار بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ، المصطفی المجتبی ابوالقاسم

بیت　　محمد کازل تا ابد هر چه هست　　بآرایشِ نامِ او نقش بست

صلّی اللّٰہ علیه و [علیٰ] آله [و اصحابه] و سلّم

اما بعد چنین گوید حاوی این اوراق الفقیر الی اللّٰہ الهادی عبدالرزاق بن اسحٰق السمرقندی تاب اللّٰہ علیهما که چون بتوفیق ملکِ قدیر قلم تحریر از رقم تقریرِ نصف اوّل کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین فراغت یافت اکنون شعشعهٔ آفتابِ اندیشه از مشرقِ عنایتِ ملک علّام برافق اتمام نصف دوم خواهد تافت و شروع در وقوع احوال اولادِ امجادِ صاحب قران غفران مآل از محض موهبت ایزد متعال مأمولست، و همچنین شرح وقایع و نشر بدایعِ سایر بلاد و دیار و اخبار ملوک نامدار و آثار حکّام کامگار از فیض فضل ایزد متعال و لطف پروردگار مسئول، اِنَّہٗ خیرُ مأمولٍ و اکرمُ مسئولٍ ع

بادا درین طریق ز توفیق یاوری!

تشبیب سخن و ترصیف تالیف

هوشمند سخن شناس ع. بی شبهت و التباس داند

که نشئ بر کمال وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَکُمْ بمقتضی وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ درجاتِ سخن را که طراز مآثر و اعزاز مردمی است در افرادِ گرامی آدمی بغایت متفاوت نهاده و مراتب آن مواهب متباعد فتاده، چه بعضی سخنان را حکم اصوات حیوانات باشد که هنگام عرض حالات کیف ما اتّفق صدور می یابد و باز سخن را در رفعتِ منزلت و علوّ منقبت مرتبه ایست که قوّت بشری با وجود کمال قدرت سخن وری بآوردن مثل آن وفا نمی نماید وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا، و از جواهر خورشید تاب که عنایتِ ملک وهّاب برارباب الباب فرو فرستاده و مطالع آفاق را از اشراق آن نیّر عالم افروز روشنی داده گوهر سخن است اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلیٰ عَبْدِہِ الْکِتَابَ، بیت

گر بُدی گوهری ورای سخن　　آن فرود آمدی بجای سخن

و سخنِ جان پرور بسان روح ناطقه بقای ابدی یابد و چون شعاع آفتاب بر همه عالم تابد بل چراغ روح همین درون را فروغ بخشد و لمعهٔ خورشید در بیرون درخشد اما نور سخن شمعی است که برون و درون را بشعله در گیرد که لمعان آن تا ابد فروزان باشد و هرگز نمیرد، و عمر باقی سخن باشد که هم سخنور را حیات جاوید دهد و هم آنکس را که بسخن نام برده، زنده و باقی دارد، نظم

باقی بذکر شاعر طوسی ست در جهان　　ناموس و کارنامهٔ کاؤس و تهمتن
حسن کلامِ انوریست اینکه میکند　　تا این زمان حکایتِ احسان بوالحسن

و چون از جنس انس و معشر ارباب همم عالی که صاحب مکارم و معالی بوده اند همیشه اندیشهٔ بقاء (۲۵۳ ب)
ذکر ستوده فرموده اند از حضرت عزّت عزّ شانه بخضوع و خشوع این موهبت مسألت نموده اند علی ما ورد فی التنزیل حکایةً عن الخلیل ﴿وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ﴾، و از نوع مکرم بنی آدم انبیاء علیهم السلام و سلاطین معزّز و موقّر حضرت پروردگار اند و حظّ اوفر و نصیب ادنی این دو طایفه مستوفی دارند و تفوّق تام و تصرّف عام بین الانام این دو زمرهٔ عالی مقام را حاصل است، و عمومِ تعلّقِ ایشان جمیع اشیا را شامل، چه انبیاء از اسرار ملک و ملکوت خبر دهند و خلایق را بطریق عبادتِ خالق افسرِ سعادت بر سر نهند، و سلاطین با صابت رای و اضلاتِ تیغ کشور کشای ظلمتِ ظلم فرو نشانند، و آبِ عنایت که انبیا از چشمه سار هدایت بیرون

آورده درجویبار عدالت جاری گردانند، قطعه

مکن خیال که بی نورِ شمعِ شرعِ رُسل — بعقلِ خویش کسی ره برد بکوی نجات
اگر نه هیبتِ سلطان کند حمایتِ ملک — درین جهان ندهد کس نشانِ امن و ثبات

لاجرم سابقانِ مضمارِ سخن و ناقدانِ اسرارِ چرخِ کهن اخبار و آثارِ این دو طائفهٔ نامدار در تحتِ ضبط و قیدِ ربط آورده اند، و در بیان واردات افعال و صادرات اقوال ایشان احوال و اوضاعِ جهانیان ظاهر می شود، و عالمیان را از ان فواید و منافع میسر، و آن صناعت فنی معتبر شده و بعلمِ تاریخ اشتهار یافته، و علماء دران فن بهر زبان در هر زمان بنظم و نثر مؤلفات ساخته و مصنفات پرداخته اند، جزاهم الله تعالیٰ خیر الجزاء، و چون این فقیر بر سَنَنِ سُنَنِ والدِ مرحوم مدّتی مدید ملازم مجلسِ همایون حضرت خاقان سعید معین السلطنة والخلافة والدنیا والدین میرزا شاهرخ اناض الله علیه غفرانه بیود و ذره وار در پرتو آفتاب فایض الانوار جولان می نمود خواست که در نصف دوم کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین احوال حضرت مغفرت مآل و اولاد و امجاد و اقرباء سلطنت انتماء و حالات سایر وُلات و ولایات بیان کند، و بموجب قضیهٔ مرضیه شکر المنعم واجب [ثنای مواجب] اکرام و دعاء مواهبِ انعام فی الجملہ باتمام رساند، و احوال ایران و توران بل اکثر جهان تا این زمانِ فرخنده نشان اگر سعادت مساعدت نماید گفته آید، بنابرین معنی خاطرِ فاتر بترتیب و تهذیبِ وقایع اشتغال فرمود و ضمیر کسیر در تالیف و ترصیفِ بدایع آتشِ طبیعت و قّاد را با وجودِ جمود اشتعال فرمود، اگرچه مناسبِ علوِّ همّت و ملایمِ حدّتِ طبیعت آن بود که از حقایقِ علوم و دقایقِ معقول و مفهوم و استکشافِ اسرار و استطلاعِ انوار استفسار نماید و میدانِ امتحان را با فرسانِ اتقان و ایقان بپیماید الآن ملکاو رائی و لا یترکنی و رائی هذا، و چون غزالِ مشکین خالِ قلم در خیالِ این رقم نافه کشای شد و خامهٔ عنبرین شمامه در شمامِ این مرام عطرسای گشت زبان بدان سان دادِ ورا از دل چنان در میان نهاد که خضرآیین چون از چشمهٔ نوشین یعنی ظلماتِ دوات آبِ حیات بردارد اصلِ داستان (۱۲۵۴) و حکایت در لباسِ ساده تر در نظر [ورق ۲۵۴] مردمِ دیده و رد در جلوه آرد تا زلالِ اصلِ مقال و خیالِ سحرِ حلال بواسطهٔ استعاراتِ غریب و سبب تشبیبات و تشبیهاتِ عجیب تیره و آشفته نشود،

و اگرچه گاه گاه شاید که بلبل [طبع] سخن ساز در هواء انشاء پرواز نماید و احیاناً در چمنِ دستان سرائی و انجمنِ سخن آرائی داستانها سازد و نواها سراید،

و چون در اثناء حکایات و انهاء واقعات بذکر اسامی نامی شاه زادگانِ گرامی یعنی فرزندانِ جهانبانِ حضرت صاحبقران احتیاج میشود اگر هر نوبت زبانِ قلم شکّرین رقم بفتح بابِ حلاوتِ القاب کامیاب گردد هر آینه موجب اطناب آید، قرار با خامهٔ گوهر نگار آنست که در مقامِ تعبیر از نام امیر کبیر یعنی [ع] تیمور مؤیّد جهانگیر

چنانچه در دفتر اوّل نقش پذیر شده حضرت صاحبقران نویسد، و هنگامِ احترامِ نامِ پادشاهِ عالی مقام یعنی ع شاه رخ پادشاهِ دین پرور، حضرت خاقان سعید نگارد، و هرگاه نام پادشاه سعید شهید یعنی جناب حضرت سلطان ابوسعید خواهد که بر زبان آورد حضرت خلافت پناهی قائم مقام آن دارد، اگرچه بسیار افتد که اسامی نامی این سلاطین بصریح مذکور شود و اسامی گرامی باقی شاه زادگان که هر یک آفتابِ سپهرِ سلطنت و ماهِ آسمانِ مملکت بودند بنامِ مشهور مسطور خواهد شد، شعر

تا فروغِ گوهرِ معنی به بیند چشمِ عقل — کلکِ دُرِّ نظم در سلکِ سخن زین سان کشید

اُمّید بعنایت الٰهی مباهی است که تا از حروفِ معانی و ظروفِ مبانی بر عذارِ اخبار و رخسارِ آثار رقمی باشد انوارِ اشراقِ این کتاب در مطالع و مشارقِ آفاق چون شعاعِ آفتاب فروغ بخشد و طلعتِ جهان افروزِ آن چون شعشعهٔ روز در اطرافِ عالم درخشد و جواهرِ مقاصد بر حسبِ مصاعدِ همت انتظام یابد و آفتابِ سعادت بر وفقِ ارادت بر طلعتِ ایّام تابد، شعر

تجلّی علی الآفاق اشراقُ نورِها — و شمس الضحی حلّت رداءَ ظهورِها

ع، مقبولِ خاص و عام جهان باد و السّلام

ذکر جلوس حضرت خاقان سعید معین السلطنة والدّنیا والدّین میرزا شاهرخ بهادر بر سریرِ سلطنت

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ هُوَ الَّذِی جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ فِی الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ

سزاوارِ خلافتِ حضرت باری و جهانداری و شایستهٔ سریرِ سلطنت و کامگاری سعادتمندی تواند بود که منظورِ علوّ همّتش تقویتِ دینِ مستبین باشد و نصب‌العینِ ضمیرِ منیرش تمشیتِ احکامِ شرعِ سیّدالمرسلین، آیینهٔ تیغِ ظفرپیکرش چون بصقلهٔ تاییدِ الٰهی انجلاپذیرد در جامِ جهان‌نمای رای ممالک‌آرای او جز صورتِ نیکخواهی انطباع نگیرد، و تاج و منهاجِ خلافت افسرِ سروری شاید که لمعانِ جواهرِ تابانِ آن با گوهرِ عالم‌افروزِ آفتاب همتاب آید، زلالِ تیغِ آبدارش رخسارِ گلزارِ عدل را سرخ‌روی دارد و غنچهٔ پیکانِ جوشن‌گذارش خارِ ظلم از سینهٔ مجروحِ هر دلخسته بیرون آرد، نهالِ آمالِ او چون در چمنِ اقبال بالا کشد سایهٔ عنایت بر سرِ سوختگانِ آفتابِ عنا اندازد، و گلبنِ امیدِ او چون غنچهٔ مراد بار آرد بنسیمِ جان‌پرورِ عدالت مشامِ ایّام معطّر سازد،

(۲۵۴ب) [و] همگی همّت بر افاضتِ خیرات و اشاعتِ مبرّات صرف نماید ا و تمامی نهمت بر تعظیمِ سادات و علما و تکریمِ مشایخ و صلحا بذل فرماید، ولله الحمد والمنّة که عنایتِ قادرِ مختار بمقتضای وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ابوابِ سعادت بر روی اربابِ دولت کشاده و ارادتِ حضرتِ پروردگار بموجبِ وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ عنانِ ممالکِ ایران و توران بقبضهٔ اقتدارِ کامگاری داد که در استحقاقِ تاجِ خلافت گواهش عدل است و در استعدادِ سریرِ سلطنت حجّتش بذل، آفتابِ فضلِ او بر خشک و تر تابان و ابرِ احسانِ او بر بحر و بر باران، تا تختِ سلطنت بفرِّ طلعتِ سلاطین فروغ یافته آفتابی باین سعادت از اوجِ سپهرِ خلافت نتافته، نظم

خاقانِ اعظم کآسمان بوسد زمینش هر زمان … بر فرقِ فرقدان اعلامِ اعلا داشته

جمشید افریدون علم، اسکندرِ دارا حشم … ایران و توران بوده کم شرقاً و غرباً داشته

خورشید طلعت ماه رخ خاقانِ عالم شاهرخ … بر راه او صد راه رخ شاهان والا داشته

حضرت خاقانِ سعید معین الخلافة والسلطنة والدنیا والدین شاهرخ بهادر که خلفِ صدقِ حضرتِ صاحبقران قطب الدولة والدین امیر تیمور کورگان و قرّة العین آن شهنشاهِ عالم‌ستان بود سریرِ سلطنتِ جهان را بفرِّ ذاتِ همایون صفات مشرّف ساخت، و آفتابِ معدلتِ او سایهٔ سعادت بر سرِ جهانیان انداخت و آنحضرت ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت را بعواطفِ پادشاهانه و عوارفِ خسروانه اختصاص فرمود و همه را بغایاتِ عنایاتِ خاطرجویی نمود، و احکامِ

همایون خبر مصحوبِ مرزم دانشور باطرافِ ممالکِ بحر و بر در طیران آمد، و حکّامِ ولایات انقیادِ احکامِ جهان‌مطاع نموده شرایطِ اطاعت بظهور آوردند و عازمِ درگاهِ جهان‌پناه شده در سلکِ خدام انتظام یافتند، و رقابِ سرورانِ جهان و سرهای سرفرازانِ دوران در طوقِ اطاعت و حلقهٔ عبودیّت آمد و خاکِ درگاهِ اشرف بوسه‌جای صنادیدِ ایران و توران شد و بساطِ بارگاهِ همایون سجده‌گاهِ حکّامِ عراق و خراسان گشت، و بلادِ خراسان تا سیستان و مازندران تا آبِ آمویه بدستورِ زمانِ حضرتِ صاحبقران در قبضهٔ اقتدارِ نوّابِ کامگار قرار یافت، و خطبه و سکّه بنام و القابِ همایون زیب و زینت گرفت، و مواعیدِ عالمیان بوفا مقرون شد و امیدِ جهانیان بر حسبِ دلخواه برآمد، بیت

آن وعده که اقبال همیداد وفا شد
وآن کار که ایّام همیخواست برآمد

واین جلوسِ سعادت‌نشان در ماهِ مبارکِ رمضان در دارالسلطنهٔ هراة بخیر و خوبی وقوع یافت و اهلِ عالم از بشارتِ این جلوس بکرم تخصیصِ مقیمانِ ولایتِ خراسان انتظامِ عقودِ خلافت و استحکامِ خلودِ سلطنت بدعاءِ مسکنت مسألت نمودند و جهان در کنفِ امن و امان آرام گرفت، نظم

روحانیان اندر نهان وردِ دعایش در دهان … تیغِ جهان‌سوزش جهان بر فرقِ اعدا داشته

کرّوبیان از جاهِ او راضی برسمِ و راهِ او … پیوسته دولت‌خواهِ او سر بر مصلّا داشته

ذکرِ توجّهِ حضرتِ خاقانِ سعید بجانبِ ماوراءالنهر و مراجعت فرمودن بشهرِ هراة و دیگر وقایع و قضایا

حضرتِ خاقانِ سعید خورشیدوار بر سپهرِ سلطنتِ اقلیمِ چهارم برآمد و رایاتِ ظفرآیات تا اوجِ انجم (۲۵۵ا)
برآمد و ضمیرِ آفتاب‌تاثیر بمناظمِ جهانگشائی و مراسمِ فرمان‌روائی التفات فرمود و عقودِ دولت در سلکِ سعادت انتظام یافت، درین اثنا بمسامعِ جلال پیوست که میرزا خلیل سلطان دارالسلطنهٔ سمرقند را مستقرِّ دولت ساخته بارکِ عالی درآمد و خزائنِ عالم را

درقبضهٔ تصرّف آورد، رای انور زاده الله اشراقاً اقتضاء آن فرمود که پیش از انکه فتوری بقواعد سریر سلطنتِ حضرت صاحبقران راه یابد آفتابِ عنایتِ حضرتِ خاقانی بر آن مملکت تابد، امراء عظام امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر علی کاکو کلتاش و امیر خواجه راستی را بضبطِ خراسانات تعیین نمود، و رایات خورشید فرّ و اعلام ماه پیکر از دار السلطنهٔ هراة بجانب ما وراء النهر عزیمت فرمود، و از تقوز رباط امیر عبد الصمد ولد امیر سیف الدین را باحضار لشکرهاء باد غیس روان داشت، و خضر خواجه و شیخ حسن قوچین را بتفحص اخبار سمرقند برگماشت، و در منزل درهٔ زنگی امیر سید خواجه از طرف ما وراء النهر رسید و اخبار آن دیار بمحل عرض رسانید، و آنحضرت ارکان دولت را حاضر ساخته بموجب نصّ وَشَاوِرْهُم فی الامر قرعهٔ مشورت درمیان انداخت، و هرکس بقدر فراست و حسن کیاست در مهمات ملکی سخنی که صلاح دولت در آن بود عرضه داشت می نمودند، عاقبت رای ملک آرای بر آن قرار یافت که چون رایات همایون را بواسطهٔ عزیمت ما وراء النهر شاید بُعدِ دیاری شود بنا بر احتیاط شهر هراة را مرمّت و عمارت میباید کرد، و از ان زمان که حضرت صاحبقران فتح هراة فرمود دروازها کنگره و دیوارها رخنه شده آن شهر خراب بود، فرمان عالی نفاذ یافت که امیر جلال الدین فیروزشاه قبّة الاسلام هراة را که امروز تخت گاهِ سلاطین و مطلعِ خورشیدِ ارباب یقین و کعبهٔ حاجات و قبلهٔ مرادات است معمور سازد، قطعه

گر کسی پرسد ز تو کز شهرها بهتر کدام — گر جوابی راست خواهی گفت او را گو هری
این جهان را همچو دریا دان خراسان چون صدف — در میانِ آن صدف شهر هری چون گوهری

و امیر فیروزشاه بهراة آمد در مدّت اندک مرمّت باره و فصیل و دروب و مقاتله بنوعی استحکام فرمود که مزیدی بر آن متصوّر نتواند بود و بروج آن سر باوج کشید و خندق بحضیض رسید و با آنکه چند پادشاه بزرگ در بناء آن شهر سعی نموده اند و در عمارتِ آن غایتِ اهتمام بذل فرموده چنانچه این رباعی ازان خبر می دهد، رباعی

لهراسپ نهاداست هری را بنیاد — گشتاسپ در و بناء دیگر بنهاد
بهمن پس از و عمارتی دیگر کرد — اسکندر رویش همه داد بداد

اما عمارتی که تجدید یافت بسیار زیاده از عمارتِ سلاطین سابق است و بر آنها فایق، و امیر سیّد خواجه بموجب حکم جهان مطاع متوجّه ولایت طوس و مشهد مقدّس و نسا و ابیورد و نشاپور و سبزوار شد که از آن حدود بر خبر بوده قلعهٔ طوس را معمور گرداند، و موکب همایون از آب مرغاب گذشته بلنگر شیخ زاده بایزید رسید، و در آن منزل امیرزاده سلطان حسین که در زمان واقعهٔ حضرت (۲۵۶ ب) صاحبقران در نواحی تاشکند از امراء برگشت (و شرح آن در جلد اوّل مفصّل گذشت) از طرف ما وراء النهر آمد و حضرت خاقان سعید او را نوازش فرمود، و در آن اثنا خضر خواجه و شیخ حسن قوچین که برای استخبار بطرفِ سمرقند رفته بودند باز آمدند و شرح جلوسِ آن مظهر کرم نصیر الدوله والدین میرزا خلیل سلطان بموقفِ عرض رسانیدند، و آنحضرت امیر حمزهٔ قتقور را برسالت پیش میرزا خلیل سلطان فرستاد و بزبانِ رفق پیغام داد که پدر بزرگوار انار الله برهانه که جُنّهٔ نوایب بود برحمتِ ایزدی پیوست و تو مرا امروز بجای برادر و فرزند از جان شیرین و روشنائی چشم گرامی تری و هرچه ترا آرزو باشد از خزاین و ممالک و عساکر دریغ نیست، اما کبرِ سِن و معرفتِ مقادیرِ حشم و دقایقِ رعایتِ علیا و خدم اصلی مبین و حبلی متین است اگر بعضی امراء بسبب بُعدِ مسافت و مخافتِ فتنه و آفت در غیبتِ ما اتفاق کرده اند حالا مصلحت آنست که از سرِ بصیرتِ کامل پیش آئی تا هرچه یراق باشد بر آن اتفاق نموده عمل نمائیم، و رایات ظفر آیات از اندخود گذشته بکنار جیحون رسید و بموجب فرموده پل بستند، و امیر شاه ملک از جانب بخارا آمده احوال شاهزادگان نور حدقهٔ سلطنت مغیث الدین میرزا الغ بیگ کورگان و نور حدیقهٔ مملکت غیاث الدین میرزا ابراهیم سلطان بعرض رسانید و موجبِ ارتیاح و سببِ انشراح گشت، و ایلچی میرزا خلیل سلطان رسید و عرضه داشت از قبلِ شاهزاده که بنده و دولتخواه و اینی آن حضرتم و ایل و الوس بندگی حضرت در خراسان، یقین که آن ملک باز نخواهند گذاشت و این ولایت را به بنده و اینی و نائی (؟) تفویض خواهند فرمود، کدام بنده این شغل را از من مستعدتر تواند بود؟ اگر ملتمس مبذول فرموده حقوق پدر فرزندی رعایت نمایند و بدولت و سعادت معاودت فرمایند خزینه و مال فرستم و بهرچه اشارت نفاذ یابد بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید درخواست قبول فرموده مراجعت نمود امیر شاه ملک را بطلب شاهزادگان به بخارا فرستاد، و امیرزاده سلطان حسین در حوالی اندخود بی موجبی از اردوی اعلی

فرار نمود، و از سمرقند خبر آمد که میرزا خلیل سلطان از سمرقند بیرون آمده با لشکرِ آراسته عازم کنار
آب است و امرا که در بخارا بودند این خبر شنیده بسببِ مخالفت امیر رستم طغای بوقا که داروغهٔ
آنجا بود از بخارا بیرون آمدند و در رکاب هر دو شاهزادهٔ عالیجناب از آب گذشته باردوی
همایون پیوستند و امیر شیخ نور الدین نیز ملحق شده، و امیر عبد الصمد لشکرهاء بادغیس را آورده
ضمیمهٔ سپاه ظفر پناه آمدند، و حضرت خاقان سعید بدو که آمده، خبر رسید که پیر علی تاز از
میرزا خلیل سلطان جدا شده ببلخ آمد، آنحضرت امراء عظام امیر شیخ لقمان برلاس و امیر چرکس
و امیر یوسف خواجه را بآن جانب فرستاد و امیر شاهملک که بموجب فرموده پیش ازین بضبط کنار
آب رفته بود درین ولا عرضه داشتِ او رسید مضمون آنکه از طرف سمرقند میرزا امیرک احمد
و امیر شمس الدین عباس و امیر ارغونشاه آمده اند، اگر آنحضرت عنایت فرموده امیر شیخ
نور الدین را فرستند تا با ایشان (ورق ۲۵۶) سخن گوید حاکمند، حضرت خاقان سعید فرمود که (۲۵۶الف)
امیر شمس الدین و امیر ارغونشاه پیش ما آیند تا شیخ نور الدین پیش فرزند خلیل سلطان رود، و بهرچه
شرط و عهد کنند وفا کرده آید، امراء آن طرف آمده و امیر شیخ نور الدین رفته بخدمت میرزا
خلیل سلطان رسید و بموقف عرض رسانید که: امیر صاحبقران سریر سلطنت جهان را وداع فرمود
و مملکت بسیار و خزاین بیشمار گذاشت، اکنون فرزندان باید که در صداقتِ دوست و عداوتِ
دشمن شرایطِ آفاق و ابنی نگاه دارند و بموجب فرمودهٔ وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ در جمیع امور
عمل نموده در مدد یکدیگر سلسله وار طریق موافقت مسلوک دارند، و قطره کردار متعاقبِ
هم شیوهٔ متابعت سپارند، و اگر عیاذاً باللّٰه نزغ الشیطان که انسان هر آینه ازان معصوم نتواند
بود در راه آید جادهٔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ کشاده باید چنانچه غباری بر آینهٔ خاطر خطیر ننماید
و در مقامِ مقاومتِ خصوم كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ باشند تا اختلال باحوال ممالک راه نیابد
و هر کس را خیال محال در ضمیر نقش پذیر نشود، اگر میانِ اخوان سُنّتِ رافت متبوع باشد و طریقِ
عاطفت مسلوک آید، عقدِ الفت انتظام گیرد و کارِ موافقت التیام پذیرد، امید می باید که
حضرتِ ما را قبلهٔ مرادات و کعبهٔ مرامات شناسد تا دوستان مسرور و دشمنان مقهور گردند،
و مملکت قرار یابد و دولت پایدار ماند۔

و درین ولا امیر سلیمان شاه که حضرت صاحبقران او را هنگام مراجعت از یورش شام و روم
در حدود ری گذاشته تا نواحی رستمدار و فیروزکوه بدو ارزانی داشته بود و او خبرِ واقعهٔ هائلهٔ آنحضرت
شنیده و از صارمت و صولتِ معز الدین میرزا امیرانشاه ترسیده و ولایت باز گذاشته بخدمت
حضرت خاقان سعید رسید و بتقبیلِ انامِلِ شریف فایض گشت و مفتخر و سرافراز شده بمزید اعزاز
از امراء کبار امتیاز یافت، و امیر پیر محمد شنکوم که سرداری ولایت ساری بعهدهٔ دلاوری او بود
چون از فرارِ امیر سلیمان شاه آگاه شد او نیز ساری را غارتیده با یکهزار سوار بدار السلطنهٔ هراة آمد
و یک روز توقف نموده روز دیگر عازم اردوی اعلا شد و بسعی امیر سلیمان شاه و امیر جهان ملک
که از عداوتِ دیرینه کینهٔ او در دل داشتند و سخنان ناملایم بعرض رسانیدند بیاساق رسید،
و امیر شیخ نور الدین پیش میرزا خلیل سلطان در تمهید قواعدِ محبّتِ جانبین و تاکیدِ معاقدِ مودّت
طرفین سعی بلیغ نمود، و میرزا خلیل سلطان متعهّد شده و متقبّل گشت که هر چه حضرت خاقان سعید فرماید
بواجبی تقدیم نماید، و امیر شیخ نور الدین مراجعت نموده بموقف رسانید که چنان مقرر شد که خانیکه
بیگم را با بعضی خزائن پیش میرزا (پیر محمد بن) جهانگیر بجانب بلخ فرستند، و خزائن خاص
شاهزادگان میرزا الغ بیگ کورگان و میرزا ابراهیم سلطان همچنان با خازنان و نوکرانِ ایشان
که در سمرقند مانده اند باردوی همایون روان دارند، و ممالکِ آن طرفِ جیحون میرزا خلیل سلطان را
مسلّم باشد، حضرت خاقان سعید آنچه امیر شیخ نور الدین مصلحت دیده بود تجویز فرمود و امیر شیخ
نور الدین و امیر عبد الصمد و بکنه بخشی و الله داد خازن را تعیین نمود که از جیحون عبور نمایند و تمام
مهمات سرانجام نموده باز آیند، و آنحضرت راعزیمتِ معاودت بدار السلطنهٔ هراة تصمیم یافت، (۲۵۶ب)
و امیر سلیمان شاه عرضه داشت که تومانِ او در آن نزدیک انداه در آمده اند و اسپان لاغر دارند
اگر فرمان شود چند روز در نواحی انار خود و شبرغان گذرانند، حضرت خاقان سعید ملتمس مبذول داشته
فرمود که چون امرا که بآن طرفِ آب رفته اند باز آیند باتفّاق متوجّه درگاه عالم پناه شوند،
و پیش ازین نوکر امیر سیّد خواجه از حدود خراسان آمده عرضه داشته بود که خواجه سلطان علی
سبزواری سر از جادهٔ انقیاد پیچیده با جمعی سربداران اظهار زبردستی و گردن افرازی میکند،
و درین ولا امیر مضراب از جانب هراة آمده بود، فرمان همایون شد که امیر مشار الیه بمدد امیر سیّد

خواجه متوجه سبزوار گشته دران دیار دیّار نماند، ورایاتِ نصرت آیات ع بفال فرخ وروز خجسته سوی هراة عنانِ جهانگشای منعطف ساخت، وبیست وششم ذی قعده نزول اجلال فرمود۔

ذکر یاغی شدنِ خواجه سلطان علی سبزواری

دروقتی که امیر سید خواجه بعمارت قلعهٔ طوس مشغول بود خبر آمد که خواجه علی پسر خواجه مسعود سبزواری حقوقِ نعمتِ حضرت صاحبقران فراموش کرده باجمعی سربداران بپشتی مشتی ارذال دستِ تصرف باطرافِ ولایت دراز کرده مملکتِ موروث (و) را ملک خود میداند، میر سید خواجه علی الفور باسپاهی که ملازم داشت عزیمت نمود ودر شهر ذی قعده بموسم بهار که سبزه و ریاحین بفرّ فرودین سر بر آورده بودند در مرغزار رادکان فرود آمد، و مُسرعان با حضارِ لشکرهاء اطرافِ قهستان وطوس ومشهد مقدس وابیورد ونسا وباز روانید، وامیر مضراب رسیده هر دو امیر باتفاق شش صد سوارِ نامدار بر سبیل منغلای بجانب سبزوار فرستادند وخواجه علی خبر یافته دویست سوار مسلح باستقبال ترکان روان کرد ودر نواحی بحرآباد هر دو فریق بهم رسیده، ترکان شش قشون بودند وسبزواریان یک قشون، حمله کرده بر قول ترکان زدند وآتش حرب بالا گرفته نائرهٔ قتال وجدال التهاب واشتعال داشت، سبزواریان کهنه گرگان جنگها دیده وکار آزموده بودند اکثر ترکان را بقتل آوردند وسرِّ کَم مِن فِئَةٍ قَلِیلَةٍ غَلَبَت فِئَةً کَثِیرَةً بِإِذنِ اللہِ بظهور پیوست۔ بیت

نه یکسان بگردد سپهر بلند　　گهی شاد دارد گهی مستمند

چون امیر سید خواجه آگاه شد کمر انتقام بسته فی الحال سوار گشت وبتعجیل تمام ایلغار کرده بادو هزار سوار بآن موضع رسید، در میدانِ محاربه تن هاى سر بريده وازآن بی باکان کسی را نیافت، وازآنجا متوجه جاجرم گشته جمعی بی عاقبتان بجنگ پیش آمدند وسپاهیان زخم دار شدند، امیر سید خواجه را دو زخم رسید اما اظهار نکرد وباآنکه چند روز فتیله ومرهم می نهادند، هیچ یک از مقربان نیز آگاه نشد، وقلعهٔ آنرا بدو سه روز نقب زده چون خانهٔ زنبور مشبک ساختند ودر ودیوار انداخته قتل بافراط واقع شد، وازآنجا عازم فریومد گشته ومردم آنجا نیز پناه بقلعه برده جنگهاء سخت کردند، امیر سید خواجه فرمود که باغات ودرختان ایشان را بر کنند،

مردم فریومد سادات وعلماء را شفیع ساخته امیر سید خواجه از گناه ایشان درگذشت وبساوری قناعت نموده متوجه مزینان شد وقلعهٔ ایشانرا مسخّر ساخته عزیمت سبزوار نمود (ورق ۲۵۷) ودر ظاهر سبزوار (۲۵۷ ل) فرمود که لشکر گرد خود خندق کنده هر روز از صباح تا شام در هر دروازه صدای نقارهٔ جنگ بلند آوازه بود، وشبها پاس داشته، ده روز برین گذشت، ناگاه خبر آمد که پیرک پادشاه از مازندران بولایت جوین در آمد امیر سید خواجه سبزوار را گذاشته متوجه پیرک پادشاه شد، وخواجه سلطان علی نیز از سبزوار بیرون آمده به پیرک پیوست، واز طرفین صفها راست شد، امیر سید خواجه در قول وامیر مضراب در میمنه ویوز بوقا و شیخ سلطان و ابابکر در میسره، و [از آن طرف] پیرک پادشاه در قلب وخواجه سلطان علی بر میمنه وجمعی مازندرانیان بر میسره مقرر شد، واز جوانب جنگ پیش بردند، میمنهٔ پیرک پادشاه بقوتِ خواجه سلطان علی میسرهٔ امیر سید خواجه را بر داشت ومیمنهٔ امیر سید خواجه بزور بازوی کامیاب امیر مضراب۔ بیت

تهمتنی که بروز وغا توان گفتن　　که از زمین وزمان سر کشد باستقلال

میسرهٔ پیرک پادشاه را برداشته از پس قول او در آمد، پیرک پادشاه که آثار مردانگی اظهار میکرد روی از صفِ کارزار برتافت۔ بیت

چه گفت آن سپهدار نیکو سخن　　که با بد دلی پادشاهی مکن

خواجه سلطان علی چون خبر فرار پیرک پادشاه یافت در عقب گریختگان شتافت ولشکر منصور غنیمت گرفته، امیر سید خواجه دو روز در قفای ایشان رفت وبسیاری را بقتل آورد، وبجانب سبزوار باز آمد۔

ذکر احوال میرزا امیرانشاه گورگان و فرزندان [او] امیرزاده ابابکر و میرزا عمر

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم وشام ممالک عراق عرب وآذربایجان واران وموغان وگرجستانات وشروانات را بمیرزا امیرانشاه وفرزندانش میرزا ابابکر ومیرزا عمر ارزانی داشته بود، چنانچه سبق ذکر یافت ودر مجلد اول پرتو اندیشه بر آن تافت، ومیرزا عمر هر چند خوردتر بود در یرلیغ چنان نوشته بودند که در چالنقی وامورِ کلیه پیش او جمع آیند واز صواب دید او تجاوز ننمایند، واو خود را از روی حکم بر پدر وبرادر فایق میدانست، وآن زمستان در قراباغ قشلاق فرموده بهار عازمِ ییلاقِ الاطاق گشت، وامیر شیخ ابراهیم شروانی وامراء اطراف خدمتها بعرض میرسانیدند،

ومیرزا ابابکر باوجود کبرِ سنِ انقیاد حکم حضرت صاحبقرانی نموده پدر را در ولایت دیاربکر گذاشت ومصاحب والده اش خانیکه پیش میرزا عمر آمده شرایطِ تعظیم و مراسمِ پیشکش بجای آورده و اجازت خواسته بدیاربکر رفت، وهمچنین امیر شیخ ابراهیم و امراء اطراف اجازت یافتند، ومیرزا عمر امیر جهانشاه جاکو را که ملازم بود از راه گنجه تنگیز بجانب قراباغ فرستاده متوجه دار الملکِ تبریز شد، مردم نخچوان از جمعی مفسدان که قلعهٔ آلنجق را پناه ساخته خرابی میکردند شکایت نمودند، وحضرت صاحبقران در وقت تفویض آذربایجان بمیرزا عمر فرموده که قلعهٔ آلنجق را خراب کند، میرزا عمر پیش امیر جهانشاه فرستاد که قلعه را ویران سازد و در حدود دراقره شکارکنان میرفت تا در (دوم) ربیع الآخر بشنب غازان نزول فرمود (۲۵۸ب) اکابر تبریز استقبال نموده همه را بتشریفاتِ فاخر مستظهر گردانید، وچند روز در تبریز گذرانیده اوایلِ فصلِ خزان از راه پیشکین واهر عازمِ قشلاقِ قراباغ شد، ودر حدود اهر با آنکه اوّلِ خریف بود سه روز برف وباران وصاعقه چنان قوی شد که مجالِ حرکت نماند، وبیست و دوم جمادی الاولی بقراباغ در یورت عمران شاد رُودانِ عظمت ارتفاع یافت، وامیر شیخ ابراهیم از جانبِ شروان آمده چند تقوز اسپ واستر و شتر وغلامان وجانوران واجناس برسمِ پیشکش بعرض رسانید، واجازت یافته بمملکت خود باز رفت، ومیرزا عمر آن زمستان بعیش گذرانیده، آخرِ سال خبر آمد که حضرت صاحبقرانی جهانِ فانی را وداع فرمود۔

ذکرِ عصیانِ امیر جهانشاهِ جاکو و کشته شدنِ او

چون خبر واقع محقق شد جمعی مفسدان امیر جهانشاه را بر [آن] برداشتند که چند نوکر معتبر میرزا عمر را از میان بر می باید داشت تا اختیارِ تمام مارا باشد، وامیر جهانشاه اکثر ایام بشربِ مدام گذرانیدی وهشیاری او عین مستی بودی بسخنانِ مفسدان فریفته شد، صباح بیست و دوم رمضان بدرگاه راند ومولانا قطب الدین اوبهی را که راهِ نیابت داشت وامیر داراب قوشچی وشیخ محمد تواجی وعبد الخالق پسر تیمور سگورچی را بقتل آورده عازمِ سراپرده شد، میرزا عمر دل از جای نبرده پای ثبات بیفشرد، واینافان وخانه بچگان را جیبا پوشانیده سوار شدند و هر ساعت مدد زیادت میشد، جهانشاه رو براه گریز آورد و امراء عمر تابان و بابا حاجی و برادرش پسرانِ امیر شیخ محمد تواچی

مقتول وامیر عبد الرزاق والیِن تیمور یساول وعاشق در عقبِ جهانشاهِ گمراه رفته نماز عصر او را بچنگ گرفتند، وبابا حاجی پسرِ شیخ محمد مقتول را جمعی اغرا کردند تا او را بموجبِ قصاص بقتل رسانید، وامیرزا عمر خبر یافته سرزنش نمود اما چاره نبود، ودر بارهٔ فرزندانِ او بخلافِ گمانِ مردم مرحمت فرمود واموال او وجمعی که با او موافق بودند قریب دو هزار تومان بعضی بدیوان گرفته باقی بتاراج رفت، ومیرزا عمر از یورتِ قشلاق کوچ کرده واز آب ارس گذشته روز عید رمضان در ظاهر نهر للاس بقریهٔ نعمت آباد نزول فرمود وطوی بعظمت کرده از آنجا باوجان آمد، وخبر رسید که میرزا ابابکر با غلبهٔ تمام ولشکر واحشام از عراق متوجه شده به پیش پراق رسید وجهت قتل امیر جهانشاه سرِ مخالفت دارد، میرزا عمر چهل و هفت قشون بکمال، هر قشون پانصد سوار غیر پنجهزار اُغرقِ قول عرض کرد، درین اثنا امیر حسین برلاس از پیشِ میرزا ابابکر آمده عرضه داشت که او بر جادهٔ اطاعت مستقیم است، میرزا عمر، امیر حسین را بانعام واکرام مخصوص گردانید وفرمود که خیمهٔ نه پایه که پیش ازین ترتیب نموده بود در اوجان زدند وعازم سلطانیه شد، وروز بروز امراء اطراف آمده غلبه وازدحام تمام بهم رسید ودر زنجانه رود که سر حدِّ عراقِ عجم است امیر سونجک وامیر دولت خواجه اناق از جانب میرزا امیرانشاه ومیرزا ابابکر رسیده عرضه داشت نمودند که میرزا ابابکر در مقام انقیاد است، میرزا عمر بیست و دوم شوال در قرق سلطانیه نزول کرده فرمود که خندق کنند، میرزا ابابکر لشکر گذاشته با معدودی پیش آمد [ورق ۲۵۸] میرزا عمر در باب گرفتنِ او (۲۵۸ا) مشورت کرده، امیرزاده عمر تابان وجمعی منع کردند وسایر امراء موافقت نمودند، ومیرزا ابابکر بی تامل باردوی در آمد، رسیدن وگرفتن یکی بود، ونوکران او را غارت کرده او را بقلعهٔ سلطانیه محبوس داشتند، وفرمان شد که امیر حسین برلاس اغروق وخواتین واحشام او را در گوزل درهٔ سلطانیه مضبوط دارد، ومیرزا عمر اوائل ذی قعده بطرف درگزین وهمدان رفته تا آخر ذی الحجه آنجا بود واکابر ساوه وقم ولرستان وکردستان پیشکشها بعرض رسانیدند وبعنایات مخصوص شدند، ومیرزا امیرانشاه چون خبر گرفتاری میرزا ابابکر شنید متوهم شده عازم دار الامان خراسان شد وبحدود کالبوش آمد وچند روز آنجا بود در ان وقت که امیر سید خواجه بدفع سلطان علی اشتغال داشت۔

ذکر فرزندان میرزا عمر شیخ: میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر و میرزا بایقرا

چون خبر واقعهٔ حضرت صاحبقران بممالک فارس رسید، میرزا پیر محمد که ارشد اولادِ مرحوم میرزا عمر شیخ بود بر دار الملک شیراز استیلا داشت و برادرش میرزا رستم در اصفهان، و برادر دیگر میرزا اسکندر در همدان بود، میرزا پیر محمد امرای خود را مثل لطف الله بن بایان تیمور بن آقبوقا و امیر نیکو سیرت جلبان شاه برلاس و غیرهما جمع آورده از هر کس مشورت طلبید، بعضی گفتند (۱۸ بتقلید امیر محمد مظفر منشور مملکت از خلفاء بنی عباس که در مصر بود آورده تغییر یاساق مغول نماییم، و جمعی گفتند بمتابعتِ میرزا عمر گنیم، و فوجی بر آن بودند که میرزا امیرانشاه را پادشاه گوییم میرزا پیر محمد که اعقل زمانه بود فسادِ آن رایها با امراء نمود و گفت حضرت صاحبقران در حالِ حیوة والدهٔ ما را ملکت آغا بحضرت خاقان سعید داد، و ما را باو باز بست، و یورت بزرگ باو مسلّم مناسب آنکه او را آغا و الغ دانسته در صدرِ سکّه و عنوانِ خطبه نامِ آنحضرت را یاد کنیم و چون سلامت در ذاتِ مبارکِ اوست شاید بهمین قدر راضی شده زیادت متعرّض نشود، مجموع امرا و ارکان دولت آفرین کرده رای برین قرار یافت، و ایلچی مقرر ساخته مکتوبی نوشت، مضمون آنکه: این بنده بندگی آن درگاه نقشِ صحیفهٔ دل و عنوانِ نامهٔ جان دارد، و تا رمقی از حیوة باقی باشد سر از فرمان نخواهد تافت، و در متابعت و مطاعت خواهد کوشید، و در خلال عرضِ احوال بیت شاه نامه را برین منوال ارسال نموده بود که

همه بندگانیم شهرخ پرست من و رستم اسکندر و هر که هست

و در ممالک سکّه و خطبه بنام و القابِ آنحضرت کرده، رؤسِ منابر و وجوهِ دنانیر بلقب شاهرخی آراسته دارد و با برادران با خلاصِ تمام گوش هوش بر راه نهاده تا از بارگاهِ اعلی اعلاه الله تعالی چه مثال فرستند تا در امتثالِ آن غایتِ جهد بذل کنند، و چون قاصد رسید و عرضِ حال رسانید حضرت خاقان سعید فرستاده را معزّز و مکرّم داشته فرمود که از ان

فرزند در عالم عزیزتر که خواهد بود و بحمد الله که خاطر از مهمات آن طرف بکلّی جمع شد، چه در مصالح ممالک بوجهی قیام خواهد نمود که موجب فراغت خاطر خطیر تواند بود، و هرچند آن فرزند ارجمند ابعلل و انصاف (۲۵۸ ب) و محاسنِ اوصاف چنان آراسته است که از مواعظ و نصایح مستغنی است امّا باید که رعایای ممالک که بدیوان آن فرزند اختصاص دارند در حرزِ حمایتَ الشفقة علی خلق الله داشته بذلِ عاطفت درباره برایا وسیلهٔ تحصیلِ رضای حق تعالی شناسد که الخلق عیال الله فاحبّهم الیه ابرّهم بعیاله، و حسنِ معاش پدرِ مرحوم بزرگوارِ خود را در آن ممالک مجدّد و مؤکّد گرداند که الولد الحرّ یقتدی بآبائه الغرّ، تا ذکر آن بر صحائف روزگار مؤبّد و اثر آن بر صفحاتِ لیل و نهار مخلّد ماند،

و از جانب کرمان از پیش امیر ایدکو برلاس نیز قاصدی آمده همین بعرض رسانید که در ممالک کرمان خطبه و سکّه بنامِ آنحضرت تزیینِ منابر و صُورِ نقود گردانید، و تنگجاتِ مسکوکِ شاهرخی آورد، حضرت خاقان سعید ایلچیان را انعام و اکرام فرموده باز گردانید۔

و چون فرستاده بشیراز باز رفت و شرح اکرام و اعزاز باز گفت میرزا پیر محمد بضبطِ مهماتِ ملکی قیام نموده محمد سربدار و امیر تیمور ملک را بدار العبادهٔ یزد فرستاده بجهت داروغگی یزد عبد الرحمن ایلچی کدائی و داروغهٔ ابرقوه سلطان محمود خلعتها فرستاده بدار الملک شیراز طلبید، و ایشان سمعًا و طاعةً گفته کلیدِ دروازها و اختیارِ خزائن و دفاتر بفرستادگان دادند، و پیشکشهای سنگین یراق کرده عازمِ شیراز شدند، و امیرزاده پیر محمد در بارهٔ ایشان عنایت بسیار کرده داخل امرای بزرگ ساخت، و حکم فرمود که مجموع کهنه سپاهیان فارس و عراق که در خرقه و هر حرفه در ولایات متفرق بودند جمع کرده داخلِ دفتر و مرسوم سازند، مال و متوجهاتِ آن سال را در وجهِ علوفه بلشکر قدیم و جدید مبذول داشت، و منصبِ وزارت را بخواجه نیکو سیرت رکن الدین محمد تفویض فرمود، مشارٌ الیه وظیفهٔ کفایت و رعایتِ رعیت بجای آورده قانون مال مملکت را بدستور قدیم جمع بست و امناء بولایات فرستاد، و میرزا پیر محمد چند نوبت ایلچی بجانب کرمان روان داشت و بایلی دعوت کرده، امیر ایدکو آن سخنان ناشنیده انگاشت ع آمد شدِ ایلچیان بجایی نرسید

ومیرزا رستم از جانبِ اصفهان آمده میرزا پیر محمد اورا نیک دید و دو سه روز نگاه داشته
تربیت و عنایت فرمود و اجازت مراجعت داد و فی الواقع میرزا پیر محمد را لطفی شامل
وکرمی کامل و رعایتِ صلهٔ رحم و محافظتِ حقوقِ مسلمانان و عزّتِ مهمانان در نصابِ
کمال بود، و حکمی نافذ که هیچ آفریده بی حکم یک من کاه نتوانستی ستادن، و اخراجاتِ صادر
و وارد در ولایات از مال بود،

و در آن ولا میرزا اسکندر از همدان ایلچی فرستاد و پیغام داد که میرزا عمر امیر جهانشاه
جاکو را فجاءةً هلاک کرد و پدر بزرگوار خود میرزا امیرانشاه را از مملکت عذر خواست،
می شاید که از ممرّ او بدین جانب ملالی عاید شود بنا بر آن کوچ همراه متوجّهِ فارس و عراق شدیم،
بهر کجا صلاح دانند اشارت فرمایند، میرزا پیر محمد دانست که آمدنِ او بی فتنه نخواهد بود،
مکتوبی مصحوبِ معتمدی باستقبالِ او فرستاد مضمون آنکه: ایل و الوسِ آن طرف که در تصرّفِ آن
برادرند شاید که از جلاء وطن تنگ آیند و میان ما و آذربایجان خلاف واقع شود، صلاح
آنست که آن برادر [در ظ] مقرِّ عزّ خود ساکن باشد و چون تا غایت از میرزا [عمر] حرکتی
ناملایم صادر نشده من بعد هم نخواهد شد، [ورق ۲۵۹] میرزا اسکندر بجواب التفات ننموده (۲۵۹ الف)
عزم جانب عراق و فارس جزم فرمود، و امراء او چون توکل اروس بوقاد باینید اروس بوقا و تیمن
و یونس جلایر و سید علی جلایر و سیف الدین [و] قمر الدین و ذو القرنین مغول چون دانستند که
میرزا اسکندر مخالفتِ برادر میکند و اسبابِ دیگر [نیز؟] موجب فرار بود، این جماعت
اتّفاق کردند و خزاین و اسپان خوب گرفته گفتند نسبتِ خلاف بما خواهد شد و در معرض خطاب
خواهیم افتاد، نیم شب سوار شدند و اینجویان و ایلواغلانان با یکدیگر سوگند خوردند و مستوی بن محمد
جلیبه که یک دست و پای او را امیر الله داد در قضیهٔ میرزا پیر محمد [بریده بود] چنانچه در آواخرِ
مجلّدِ اوّل مسطور است و میرزا اسکندر بجهتِ قامتِ [خدمت] او نسبت با خاندانِ میرزا
عمر شیخ او را در جرگهٔ امراءِ بزرگ میداشت او نیز با مخالفان موافق شده بیرون رفتند،
میرزا اسکندر را محلّ توقّف نماند، با یوسف قورچی و شیخم مغول و ترمش و الله داد بن تیمن که
در غایت حسن بود و برندق اوزبک و علیشاه آزاد و نیکخواجه اوزبک قریب پانزده نفر

روی باصفهان آوردند و از جماعت گریخته توکل اروس بوقا و تیمن و سید علی و یونس و مستوی
پیش میرزا عمر رفتند، و یوسف و شیر علی و دیگر ایلواغلانان که اکثر خزینه با ایشان بود
بخدمت میرزا امیرانشاه پیوستند، و میرزا اسکندر بعد از یکماه از اصفهان متوجه
فارس شد و میرزا پیر محمد را دیده،

بعد از دو روز ناگاه از جانب آذربایجان خبر آمد که میرزا عمر میرزا ابابکر را گرفته عازمِ
عراق و فارس است، و آشوبی در آن ممالک افتاد، و برادران مشورت کرده اتّفاق نمودند که
در اصفهان مصاف دهند، و میرزا پیر محمد مملکتِ یزد را بمیرزا اسکندر داده او در روز بیکسی
سلطان را به یزد فرستاد و خود بمددِ اصفهان روان شد، و میرزا عمر با لشکرِ گران بهمدان آمد،
میرزا رستم حاجی مسافر را برسالت پیشِ او فرستاد، و میرزا عمر او را نیک دیده و سخن صلح نشنیده
بازگردید و برادران ایمن شدند، و میرزا اسکندر به یزد رفت.

و میرزا پیر محمد از شیراز بعزمِ تسخیر کرمان براه شبانکاره [و نیز] عزیمت نمود، و میرزا
اسکندر از یزد بیرون آمده بموکبِ میرزا پیر محمد پیوست و برسمِ منغلای روانشد، و خبر یافت
که جمعی بهادرانِ کرمان باستقبال آماده در کمین اند، میرزا اسکندر عنان ریزه بر سرِ ایشان رانده
گروهِ انبوه بقتل آورد و بسیاری در قیدِ اساره گرفتار آمدند، و باین یک حمله سولا دوانه سهمی
در دلِ کرمانیان افتاد که دیگر کسی پا از دروازه بیرون ننهاد و جناب نقابت مآب، سیادت
انتساب، امیر نعیم الدین سیّد نعمت الله از کرمان بیرون آمد، بیُمنِ نفسِ آن سیّدِ بزرگوار میانِ
فریقین صلح شد اما تا صورتِ مصالحه روی نمود بیرون نهای کرمان ویران شده قاعاً صفصفاً گشته بود،
امیر ایدکو پیشکشهای پادشاهانه فرستاد و میرزا پیر محمد میرزا اسکندر را تربیت و نوازش نموده
اجازتِ جانب دار العبادهٔ یزد فرمود و خود بسریرِ سلطنت شیراز باز آمد.

دوران ایام میان برادران اتحادی تمام بود اما پیش ازین قضایا میرزا رستم خبث باطن
امیر سعید برلاس را دانسته بود و هر دو چشمِ او را میل کشیده در قلعه محبوس داشت، و چون در یک
چشمِ او اندک روشنائی مانده بود و نیم وزی متحفظانِ قلعه را مغلطه داده و از راهِ بیراهه چند شبانروز (۲۵۹ ب)
تاخته خود را بشیراز انداخت، و میرزا پیر محمد چشم از عیب آنکه دشمنِ برادر را نگاه میدارد

پوشیده نظر برآن داشت که چون وقتی عمدهٔ دولت من بود این زمان لَا یَمُوتُ وَلَا یَحْییٰ ذلیل دارپناه بحمایتِ این دولت آورده است مروّت اقتضاء آن میکند که از گذشته گذشته او را تربیت فرماید، میرزا رستم را این معنی ناخوش آمده پیغام کرد که او چند بار نسبت با این خاندان حرام نمکی کرده وخدای تعالی توفیق داد که چشم [کذا] او را میل کشیدیم، این زمان چون گرازِ تیر خورده و مارِ دُم کنده است، کدام عقل قبول کند که او در فکرِ صلاحِ این خاندان باشد! میرزا پیر محمد دانست که اجتهادِ خطا کرده امّا لابأس اعتذار برآن پوشیده چند جهت که موجبِ اطمینان میرزا رستم باشد پیغام داد و مکتوبات و تبرّکات فرستاد، واگرچه او قبول کرد امّا سررشتهٔ بیگانگی را عُقدهٔ درمیان افتاد، بیت

رشته چو گسست می توان بست
امّا گره درمیان بماند

ذکر فرزندانِ میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران

بعد از واقعهٔ هائله

میرزا جهانگیر بن حضرت صاحبقران را دو پسر بود، بزرگتر میرزا محمد سلطان که آنحضرت او را ولی عهد ساخته بود و تقدیر ملک قدیر عزّ شانه ولی را پیش از مولی بعالم بقا برد، چنانچه در یورش روم شرح آن گفته شد، و حکایت فرزندانِ او گذارش پزیرد انشاءالله، و پسر خردترِ میرزا جهانگیر میرزا پیر محمد ست پادشاهِ ممالک بلخ و طخارستان و قیلان (کذا) و قندهار و کابل و غزنین و ساحل [سند و] هندوستان، و چون آفتابِ دولتِ حضرتِ صاحبقران زوال یافت میرزا پیر محمد بمجرّد استماعِ این خبرِ هائل عنانِ عزیمت بصوبِ مدینة الرجال بلخ تافت۔

وقائع سنهٔ ثمان وثمانمائة

تتمهٔ حکایات که در خراسانات واقع شد

سابقاً مذکور شد که خواجه سلطان علی سبزواری باغی گشته و امیر سیّد خواجه لشکر کشیده او را شکست، و در افتتاح این سال خبر آمد که میرزا امیرانشاه متوجّه خراسان است، حضرت خاقان سعید فرمود که امیر حسن صوفی ترخان و امیر جهان ملک و امیر فیروز شاه با پنجهزار سوار نامدار باستقبال روند مقرّر آنکه اگر آنجناب بداعیهٔ ملک گیری و یاغی گری آمده باشد بدفعِ او قیام نمایند و اگر براهِ برادری و ایلی برحسبِ اقتضاء وقت میل این طرف نموده آنچه وظیفهٔ خدمت باشد بجای آرند، و مکتوبی مصحوبِ ایشان ساخت مبنی بر قواعد نام و ننگ مُبنی از قواعد صلح و جنگ، مضمون آنکه:

حضرت صاحبقران هریک از فرزندان را مملکتی داده و وظیفه آنکه بحفظِ آن ممالک بنوعی قیام نمایند که قصوری بآن راه نیابد و نقصانی بارُوقِ همایون عاید نشود چه بسببِ حرکتِ نادانستهٔ فرزندِ عم، بحمدالله بعیوبِ نفسه ممالکِ آذربایجان که تختگاه پادشاه ایران است از دست رفت فامّا ولایت ارّان و موغان و ارمنه و گرجستان در تصرّفِ بندگان آنحضرت است، اگر بضبطِ آن ولایات التفات نمایند انسب خواهد بود، بحمدالله جناب شهریاری اعقلِ روزگار ست درین باب تأمّلی کامل و تعقّلی شامل فرموده بوسوسهٔ فتنه پیشگانِ شرّ اندیش که صلاحِ خویش در فسادِ جهانی بینند رخصتِ شروع در معامله نبیند تا که موجبِ خرابیِ خاندان و سببِ استیصالِ دودمان گرود، بیت

بر شیشهٔ خویشتن مزن سنگ … با لشکرِ خویشتن مکن جنگ

واین مبالغت در بابِ صلح بسببِ عجز نیست بل مقصود تمامِ قیامِ [ورق ۲۶۰] ناموس و نام است (۱۲۶۰)
واگر عیاذاً بالله چهرهٔ موافقت بناخنِ مخالفت خراشیده شود و آتشِ قتال اشتعال یابد

بمصداق المکافاة فی الطبیعة واجبة چون موادّ خصومت درحرکت آمد ممکن که مؤدّی بمرضی شود که تداوی آن صورت نه بندد و تدارکِ آن در حوصلهٔ امکان نگنجد در عواقبِ آن تامل باید فرمود و بِنِح و خُشرانِ آنرا بمیزانِ خاطرِ وقاد و ضمیرِ نقّاد ملاحظه نمود، طریقهٔ که وسیلهٔ بهبود و ذریعهٔ مقصود باشد مسلوک باید داشت تا اعدا را مجال اعتراض نماند و ترک و تاز یک زبانِ طعن دراز نکنند، و چون بموجب فرمودهٔ حضرت صاحبقران فرزندان در مملکتِ یکدیگر مدخل نسازند و بضبطِ ولایتِ خویش پردازند و بداده قناعت نموده شکرِ موهبت بجای آورند مقدّمهٔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَأَزِیدَنَّکُمْ را نتیجه مواضح باشد بحمد اللّٰه ذاتِ بیمثال درضمانِ اقبال است و احوال بحسب وقت [نه] بمقتضی اُمنیّت، اُمید واثق است و رجاءِ صادق که هرزمان از بارگاهِ صمدیّت و درگاهِ احدیّت خلعتِ مزیدِ کامرانی و نشورِ آمال و امانی در تزاید باشد! بحقّ محمّد و آله۔

امراء متوجه شده در سبزوار با میر سیّد خواجه پیوستند و باتّفاق عازم کالپوش گشتند که میرزا امیرانشاه آنجا بود، و خواجه سلطان علی سبزواری بعد از انهزام باستراباد رفته بود و خبرِ آمدنِ موکبِ میرزا امیرانشاه شنیده پیش آنجناب آمد، و امراء مذکور بکالپوش رسیده امیر سیّد خواجه و امیر مضراب بشرفِ بساط بوسِ آنجناب مستسعد گشته پیغام حضرت خاقان سعید چنانچه شرح داده آمد رسانیدند، و میرزا امیرانشاه اظهار یکجهتی نموده فرمود که جنابِ برادری سلطانی را سعادتِ ازلی و دولتِ ابدی داده اند، محرّرانِ دیوانِ فلک قانونِ مُلکِ او را تحریر کرده اند، منشیانِ قدر منشورِ پادشاهی او را مسطور گردانیده، تا بر بساطِ سلطنت قوّت آمد شد یافته در همه احوال محمود خصال و مرضی فعال روزگار گذاشته و ما را امیدِ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِأَخِیکَ و بشارتِ وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا بسمعِ تحقیق شنوانیده، امیر سیّد خواجه و امیر مضراب وظیفهٔ دُعا و ثنا بادا رسانیده عرضه داشتند که اگر کسی سر از ربقهٔ پادشاهی تابد و حقوقِ ولی نعمت فراموش کند بر همه دفعِ او واجب و لازم باشد و آنجناب را معلوم است که جرأت و جسارتی که سلطان علی با این خاندانِ سلطنت نمود هیچکس ننمود، چنگ در فتراکِ جنگ زد و چون کمندِ قبض باو محیط شد بانواعِ حیل فرار کرده همچنان بر سرِ اصرار پناه باین آستانه آورده اگر جزای عصیانِ خود نیابد در هر گوشه فضولی خیالِ فاسد بدماغ راه دهد، اگر جنابِ سلطنت مآب او را بصورتِ اجازت باین بندگان سپارند مناسبِ عزّتِ دولت باشد و الّا این بندگان تا او را بدست نیارند روی بازگشتن ندارند، ملتمس باجابت مقرون شده سلطان علی و سلطان حسن پسرِ پیرک بادشاه و جمعی را که با ایشان بودند با میر سیّد خواجه سپردند، و او فی الحال ایشان را به اعدوی خود برده سلطان علی را مقیّد بهراة فرستاد و بقیّهٔ سبزواریان را آسیبِ یاسا داد، هٰذَا جَزَاءُ مَنْ قَابَلَ النِّعْمَةَ بِالْکُفْرَانِ، درین اثنا امیرزاده ابابکر از حبسِ سلطانیه خلاص یافته پیش پدر آمد و از قصّهٔ سلطان علی دلماندگی نمود و فرمود که چون پناه بما آورد سپردن او بدشمن از مروّت دور بود، دیگر مردم را بر ما چه اعتماد ماند، و بعد از مشورت عزیمتِ آذربایجان مصلحت دیدند و ایشان بآن طرف رفته [امرای بندگی حضرت] بقیتول خود باز آمدند و ممالک خراسان کرّةً بعد اُخری در تحت (د۲۶ب) ضبط و قبضهٔ اقتدار قرار یافت۔

ذکر حکایات که در عراق و آذربایجان واقع شد

میرزا عمر چون میرزا ابابکر را در قلعهٔ سلطانیه محبوس ساخت از سرِ فراغت بضبطِ مملکت پرداخت، درین ولا درویشی تقوی شعار بابایکی نام در ولایت مراغه پیدا شده کرامات مثل آنکه کلوخ در دست او قند و نبات می شد مشاهده کردند، و میرزا عمر بعد از مبالغهٔ بسیار چیزی هم ازان نوع مشاهده نمود، باوجودِ آن حکم بقتلِ او فرمود، بابا در وقتِ رفتن فرمود روزی ما چنین مقدر بود امّا بعد از من مشاهده کنید که چها واقع شود۔

در هفدهم محرّم که سه روز از قتل بابا گذشته بود خبر آمد که امیرزاده ابابکر در قلعهٔ سلطانیه جمعی را با خود یار ساخته و عادل خزانچی و عیلی قورچی و شیخ حاجی را که بر سرِ او رفته اند قتل کرده و قلعه را مسخّر ساخته و خزانه و جبا و اسلحه گرفته مردم پیش او جمع آمدند، و امیر حسین برلاس و والدهٔ میرزا ابابکر که در گوزل دره بودند خبرِ خلاصِ او شنیده با تمام اغرق بسلطانیه [در] آمدند و میرزا ابابکر اموالِ قلعه قسمت کرده از راهِ ری

عازم خراسان شد، میرزا عمر این احوال شنیده از پیش بساق ایلغار کرده بدو روز بسلطانیه آمد، و امیر عبدالرزاق بن خداداد را در عقب او فرستاد و در حدود قزوین هر دو فریق بهم رسیده از صباح تا شب جنگ کردند، میرزا ابابکر بطرف ری رفت و امیر عبدالرزاق باز آمد، میرزا عمر جمعی معتمد را در سلطانیه گذاشته از راه سجاس و سرای اباقا روان شد، درین اثنا شیخ خسروشاهی از جانب سمرقند رسیده [از] میرزا عمر متقبل شد که هرچه از خزانهٔ سلطانیه برده اند باندک زمانی حاصل کند و عمّال را در مصادره کشید۔

و میرزا عمر از راه اوجان عزم سراو کرده میخواست که امیر بسطام جاگیر را که پیش ازین تخلّفی ورزیده بود بدست آورد، امیر بسطام از راه قراباغ بامیر شیخ ابراهیم ملحق شد و باتفاق از آب کر گذشته در بروع نشستند، میرزا عمر پیش امیر شیخ ابراهیم فرستاد که امیر بسطام را گرفته پیش من فرست، امیر شیخ ابراهیم عذر معلول گفت که حالا تابستانست و آنحضرت زمستان بقراباغ خواهد آمد بنده امیر بسطام را باردوی همایون رساند، میرزا عمر غضب کرده و از آب ارس گذشته بموضع بایی فرود آمد و امیر شیخ ابراهیم و امیر بسطام و پسران قرامان و سیدی احمد شکی از بروع بکنار آب کر رفتند و آبرا پناه ساخته و خندق زده مترصّد جنگ نشستند، و میرزا عمر بتعجیل رفته نزدیک آب کر فرود آمد، و یک هفته هر دو لشکر در برابر هم بودند۔

درین اثنا خبر آمد که میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر از حدود خراسان بازگشته بجلکاء عراق عجم درآمدند و سلطان بخت بیگه نیز با ایشانست، و در آن ایام میرزا ابابکر دختر توکل اروس بوقا خواستاری نموده طویها کردند و از بسطام بسه روز بدامغان آمدند و دامغانیان ساوری و پیشکش فرستادند و لشکریان را در شهر نگذاشتند، و سمنانیان بسبب فضولی که پیشتر نسبت بالشکریان میرزا امیرانشاه کرده و بعضی را غارتیده بودند درین کرت مجموع جلا کرده پناه بکوه بردند، چنانچه در سمنان کسی نبود، و لشکریان سمنان را غارتیده بخوار آمدند، میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر امیر حسین برلاس را بقلعهٔ شهریار فرستاده خود نیز متعاقب رسیدند و قلعه را بتصرف گرفتند، و آنجا دانستند که میرزا عمر با وجود هوای تابستان بجانب قراباغ بجنگ امیر شیخ ابراهیم رفته، میرزا ابابکر اغروق را در سوق بلاق گذاشته با دو هزار مرد

بسلطانیه رفت، جمعی که آنجا بودند قلعه تسلیم نمودند، میرزا ابابکر خزاین مرزا عمر و امرا و اورا بهر کس بخشید، و امرا و لشکریان میرزا عمر بمیانج گرم رود [ورق ۲۶۱] این خبر شنیده از وی برگشتند و پیش (۲۶۱ ا) میرزا ابابکر رفتند۔

میرزا عمر با امیر شیخ ابراهیم صلحی شکسته بسته درهم بسته مراجعت نمود، و نوّاب او شیخ خسروشاهی و بدنفسان دیگر تدبیری انگیخته گفتند: از متموّلان چیزی بقرض می باید گرفت و براة بر مال آینده نوشت که لشکر را بخرج احتیاجست، میرزا عمر بخلاف رضا رخصت داده بیان قوچین و شیخ خسروشاهی و سایر ظالمان به تبریز رفتند و بدو روز مبلغ دویست تومان عراقی نقد کردند، و اکثر اکابر تبریز از خان و مان برافتادند، و جمعی را حکم بود که بقلعهٔ سلطانیه برند، امیر بیان بزجر ایشانرا از تبریز بیرون آورده به اوجان رسانید، و میرزا عمر از راه اردبیل بمیانج گرمرود رسیده دانست که لشکریان تمام مواشی رعایا را غارتیده بودند، و بسلطانیه رفته، و آنجا خبر استیلاء میرزا ابابکر بر سلطانیه محقق شد، امراء مثل عمر تابان و سلطان سنجر امیر سیف الدین و عبدالرزاق خداداد و غیرهم بطرف میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر رفتند و باقی متفرق شدند، نشان زوال ملک آنست که بر بیچارگان ظلم روا دارند، کرا در خاطر گنجید که اساس دولتی چنان موکّد بسهل فرصتی ازهم فرو ریزد! میرزا ابابکر عمر تابان و فرزندان او را تربیت کرده باقی امرا را بیاسا رسانید، و امیر بیان و شیخ خسروشاهی در اوجان خبر ویران شدن میرزا عمر شنیده ایشان نیز با زمانه یار شدند و مالها بسلطانیه پیش میرزا ابابکر آوردند، و شیخ ظالم بفرمودهٔ میرزا ابابکر مصلوب گشت، و میرزا ابابکر تخت زرین ترتیب نموده میرزا امیرانشاه را به پادشاهی نشاند و چند روز بعیش گذرانید۔

و میرزا عمر از جانب گاورود بمراغه رفت و بمدد امیر خالق ترکمان و سالیق برلاس و جمعی از مردم سلدوز عازم تبریز گشته، علیکه پسر خالق برسم منغلای به تبریز آمد و بیراهی آغاز کرده ترکمانان ناموس مردم می بردند، رعایا غوغا کرده خواجه پیر علی را که حکم صد هزار آورده بود کشتند، [و] دروازه‌ها محکم کرده ایستادند، میرزا عمر کسان بنصیحت فرستاده، شهریان گفتند: میرزا عمر شاه و شاهزادهٔ ماست اگر بشهر آید چه گمست، امّا ترکمانرا نمیگذاریم،

میرزا عمر ترکمانان را اجازت جنگ داده ایشان مسلّح روی بشهر نهادند، وقاضی غیاث الدین وخواجه عبدالحی قزوینی، ع

جان کمروار بر میان بستند،

وجنگهاء مردانه کرده ترکمانان را در شهر مدخل ندادند، ودرین حال آمدن میرزا ابابکر محقّق شده میرزا عمر بطرف مراغه عزیمت نمود۔

ذکر احوال مظفّر الدین میرزا ابابکر وجلوس او باستقلال بر تخت سلطنت

میرزا ابابکر را مخصوصان او بر آن داشتند که سلطنت بنام خود کرده اختیار بدیگری ندهد، آن سخن بسمع رضا شنیده طوی عظیم فرمود وبر تخت نشسته پدر را خلع کرد واحکام بعنوان این اعلام باطراف فرستاد، وامیر بیان بر تبریز آمد، ونودواوباش که پیشتر ترکمانان را در شهر نگذاشته بودند امیر بیان را نیز مدخل ندادند بخیال آنکه این جماعت از پیش خود به تبریز آمده اند ومیرزا ابابکر هنوز در ری است، امیر بیان در شنب غازان نزول کرد وخبر یافت که امیر دولدای وخواجه بردی بمدد میرسند واو را قوتی حاصل شد، روز دیگر قراول خبر داد که شیخ قبائی [قبانی] وقاضی عماد الدین از طرف مخالف با دو هزار مرد رسیدند وهمین روز خواجه بردی خبر آورد که فردا امیر دولدای با لشکرها میرسد، ع

خواب از چشمش برفت امشب که فردا کی رسد

(۲۶۱ ب) امیر بیان توقّف نمود او با چهار صد سوار بران دو هزار زد، رسیدن همان بود وشکستن مخالفان همان، درین اثنا امیر بیان شنید که شیخ قصاب با جمعی بمدد این جماعت از شهر می آید، ترک تماشی کرده روی بطرف شیخ قصاب آورد وبیک حمله رمه او نیز گوسفندوار از بیم سنان بیان رم خوردند وامیر بیان بشنب غازان باز آمد، روز دیگر امیر دولدای آمد تبریزیان دانستند که میرزا ابابکر میرسد باستقبال امیر دولدای آماده اورا بشهر در آوردند،

امیر دولدای در راه شیخ قصاب وخواجه عبد المحسن قزوینی را وجمعی پیشوایانرا گرفته خواست که سیاست کند امیر بیان مانع آمد، وامرا دو شب در شهر بودند [و] بهلول برلاس را داروغه در شهر گذاشتند وبطرف مراغه رفتند۔

ذکر رسیدن میرزا ابابکر بدار الملک تبریز

میرزا ابابکر در آخر جمادی الآخر بعظمت تمام در دولتخانه تبریز فرود آمده لشکریان در موسم زمستان بخانهای تبریزیان در آمدند وخرابی تمام باحوال رعایا راه یافت، ناگاه خبر آمد که میرزا ابیر محمد ومیرزا رستم ومیرزا اسکندر در معاونت میرزا عمر اتّفاق نموده اند ومیرزا رستم اغروق میرزا ابابکر را که در سوق [بلاق] بود غارتیده، میرزا ابابکر امیرک منجمانرا با جمعی پیشتر فرستاده خود نیز از تبریز روان شد ولشکر او هرچه یافته غارت کرده کاروانی متموّل که از سلطانیه می آمدند (کذا) نیز غارت یافتند، واز راه سلطانیه عازم اصفهان شده بجر باوقان رسید، ولشکرهای میرزا عمر ومیرزا ابیر محمد ومیرزا رستم ومیرزا اسکندر پیش آمده بدو سه منزلی یکدیگر رسیدند۔

درین ولا خبر آمد که امیر بسطام تبریز را گرفت، میرزا ابابکر حتم تبریز را اهم دانسته ایلچی پیش شاهزادگان فرستاده بجانب آذربایجان بازگشت، شاهزادگان مشورت کرده گفتند قریب پنجاه هزار سوار وپیاده جمع آمده ومیرزا ابابکر روی گردان و پدر و مادر از و ناراضی ولشکریان دودل ومخالفان ممالک را متصرّف، فرصت غنیمت است، ورای بر آن قرار گرفته در عقب او روان شدند، میرزا ابابکر در غروق ارغون بولایت سجاس خبر توجّه ایشان شنیده مراجعت نموده عازم اصفهان شد، وامراء ولشکریانرا گرفت درین یورش با من یکجهت باشید اگر خدای تعالی مرا فرصت بخشد از سخن شما تجاوز نکنم وهرچه صلاح بینید عمل کنم وبهر طرف که خواهید عزیمت نمایم، ودر حدود درگزین بهم رسیدند۔

ذکرِ رفتنِ میرزا عمر بطرفِ عراق فارس و باتّفاقِ میرزا پیر محمد و برادران بمحاربه آمدن

میرزا عمر از تبریز براهِ مراغه بهمدان آمد، حاکمِ آنجا ارشیون گفت مارا طاقتِ مقاومتِ میرزا ابا بکر نیست پیش از هجومِ سیلِ بلا فکرِ نجاتی باید کرد، و بعد از تامّل عازمِ شیراز شدند که از میرزا پیر محمد استمداد نمایند، از حدودِ جرباذقان قاصد فرستاده میرزا رستم را آگاهی داد، میرزا رستم خواصِ خود را پنج روزه باستقبال روان کرده خدمتهای لایق بجای آوردند، و در حدودِ اصفهان میرزا رستم با سادات و علما پیش رفته اورا باحترامِ تمام بشهر آورده طویها کرد، میرزا عمر میرزا رستم را گفت، سلاطینِ ماضی در ایّامِ نکبات و حدوثِ بلیّات بیکدیگر ملتجی شده توقّعِ اشفاق داشته اند و اگر دران باب اهمال ورزیده اند علی مرّ الدهور بر زبان نزدیک و دور مطعون و مهجور بوده اند من بمّی کلّی آمده ام و تا شما برادران جمع نشوید برابرِ میرزا ابا بکر نمیتوان رفت، وظیفه آنکه ایلچی فرستاده میرزا پیر محمد و میرزا اسکندر را طلب داریم و تا آمدنِ ایشان اغروقِ میرزا ابا بکر که در سوق بلاق غافل نشسته بدست آریم، برین قرار ایلچی فرستادند۔

(۲۶۲ د) واز اصفهان [ورق ۲۶۲] ایلغار کرده بر سرِ اغروقِ میرزا ابا بکر رسیدند و اصفهانیان همه را گردِ بیج کرده خواتین و اطفال و تمایان و اسپان و استران و شتران گرفتند و سلطان بخت بیگم و یک حرمِ میرزا امیرانشاه را کوچانیده از ساری قمش ری باز گشتند، و توکّل برلاس و امیرک منجم و امرا دیگر که بر سرِ اغروق بودند [و] دور تر شراب میخوردند باوجود مستی در عقب آمده جنگی سخت کردند، امّا چون لشکرِ میرزا عمر غلبه بودند۔ چیزی نتوانستند ستد و تمام اموال به اصفهان رسید۔

میرزا عمر عازمِ شیراز شد و میرزا پیر محمد بخود استقبال کرده بازارها آیش داد و اورا بحرمتِ عظیم بشهر در آورد، و چند روز طویهای بزرگ فرموده نوکران اورا بعواطفِ پادشاهانه

نوازش نمود، و زمستان بعیش گذرانیده اوّلِ بهار متوجّهِ اصفهان شدند، و میرزا اسکندر از طرفِ یزد رسیده باتفاق بجرباذقان آمدند، و میرزا ابا بکر نیز با سپاهی خویش پیش آمده در نواحی درگزین در موضعِ خربره بهم رسیدند، دو لشکر چون امواجِ بحرِ اخضر بر یکدیگر زدند، بیت

دِه ها دِه در آمد ز مردو سپاه　　جهان شد ز گردِ سواران سیاه

چندان تیغ بر یکدیگر زدند که شمشیرِ آهنین دل بر حالِ جوانانِ طرفین خون گریستند، و چندان خدنگِ جان ستان ریختند که پشتِ کمان از بارِ آن اندوه منحنی ست، ازان زمان که تیغِ صبح از نیامِ بام برآمد تا آن هنگام که شادروانِ شام باز کشیدند آتشِ قتال التهاب و نائرهٔ جدال اشتعال داشت، چهار هزار سوار و پیاده از طرفین بقتل آمد، و هر دو لشکر عنان بر تافته، ع،

بمنزلگهِ خویش باز آمدند

واز طرفین آن شب تا روز پاس داشتند، علی الصباح هر دو سپاه در جنبش آمدند، میرزا ابا بکر با هفتصد سوارِ نامدار بر قلبِ لشکرِ میرزا پیر محمد زده از پیش براند و دیگرانرا مجالِ توقّف نماند و هزیمتیان تا اصفهان عنان باز نکشیدند۔

و لشکرِ میرزا ابا بکر غنیمتِ بسیار گرفته، در ییلاقِ الیغر بلاق جهتِ گرمی هوا چند روز توقّف نمود، و امیر زیرک و امیر عمر تابان را با پسر و برادر بدین گمان که میلِ خراسان دارند و در جنگ سستی نموده اند بقتل آورده عازمِ اصفهان شد، و امیر پیر حسین برلاس با جمعی امرا از جهتِ قتلِ امیر زیرک و امیر عمر متوهّم شده فرار نمودند و باصفهان در آمده، اصفهانیان اکثر رعایاء بیرونهار ابا علوفه که میسّر شد بشهر در آوردند و قلعهٔ طبرک را استحکام داده، میرزا ابا بکر بیک فرسخی اصفهان رسیده فرمود که کسی باغات و عمارات را تعرّض نرساند تا مگر اصفهانیان مطیع شوند، و سه روز توقّف نموده با خواصِ نوکران بکوچه باغها در آمد، و مردمِ شهر فرصت یافته بجنگ پیش آمدند و بسیار زخمدار شده از طرفین باز گشتند، و شب تا روز پاس داشتند، میرزا ابا بکر روز دیگر با مجموعِ لشکر میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته بکوچه باغ در آمد و جنگ در پیوست، و دو هزار آدمی از مردمِ شهر بقتل آمده سه سردار گرفتار شد واهالیِ شهر گریخته و لشکریان تا در دروازهٔ کُنبان رفته مردم را در زیر دست و پای

اسپان در آوردند و اگر میرزا ابابکر رحم نفرمودی بیشتر آن بود که شهر مسخر میشد۔

روزی دیگر سادات و اکابر اماج طلبیده قبول کردند که هر چه از سوق بلاق ری آورده اند باز دهند و خطبه و سکّه بنام میرانشاه کنند و هر چه از احشام ری برده بودند باز فرستادند و روز دیگر میخواستند که بجمیع شرایط قیام نمایند، میرزا ابابکر از آن قرار ابرگشته گفت: (۲۶۲ ب) وظیفه آنکه شهر را بقهر بستانیم و هر چه خواهیم حاصل کنیم، و صباح لشکرها سوار شده و تورها و نردبانها برداشته بدر شهر آمدند و از طرفین جنگ بسیار کردند، شهریان چون دانستند که میرزا ابابکر نقض عهد کرد ترکِ باغات گرفته محافظت خود نمودند، و لشکریان در حوالی شهر خرابی بسیار نمودند، و میرزا عمر دانست که این شاهزادگان در برابر میرزا ابابکر کاری نمیتوانند کرد از ایشان جدا گشته عازمِ خراسان شد،

درین ولا میرزا ابابکر شنید که شیخ حاجی عراقی سلطانیه را محاصره کرده و امیر شیخ ابراهیم به تبریز آمده و امیر بسطام جاکیر در تبریز است، میرزا ابابکر با اصفهانیان گرگ آشتی کرده مراجعت نمود و بدرگزین رسیده شیخ حاجی از درِ سلطانیه برخاست و بطارم رفت و خبر آمدنِ سلطان احمد به تبریز تیز شد، و بقایای قضایا در سالِ آینده شرح داده آید، انشاء الله تعالی۔

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد و قتل میرزا سلطان حسین

میرزا سلطان حسین نبیرهٔ حضرت صاحبقران بود از جانب مادر جوانی بهادر اما بغایت متهتک و بی عاقبت، بیشتر گذشت که در حوالی اندخود بی موجبی از اردوی حضرت خاقان سعید فرار نموده در نواحی کش پیش میرزا خلیل سلطان رفته بعنایت مخصوص شد، و میرزا خلیل سلطان چون وجهی که از خزانه جهت میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر مقرر کرده بودند نداد و میرزا پیر محمد در بلخ بود میرزا خلیل سلطان جمعی امرا چون امیر الله داد و امیر ارغونشاه و تیمور خواجه و خواجه یوسف را در رکاب میرزا سلطان حسین بکنار جیحون فرستاد تا از طرف میرزا پیر محمد برخبر باشند۔

ناگاه میرزا سلطان حسین را خیال سلطنتی در دماغ پیدا شد امرا را طلب داشت و فرمود که امری حادث شده که غیر امرا دران محرم نیست، جمیع امرا در خانهٔ او جمع شدند و او بر درِ

خرگاه نشسته بیست نوکر خود را نیز با مار آسا بدست و تیرها قضا مضا در شست با تیغ و خنجر و گرز و سپر فرمود که امرا را مقید ساخته امیر تیمور خواجه و خواجه یوسف را شربت شهادت چشانیدند و باقی امرا امیر الله داد و امیر ارغونشاه و مبشر و سعادت را لرزه بر اندام افتاده زانو زده زبان تضرع بگشادند، بعد از شرایط پیمان و غلاظِ ایمان خون ایشان بخشیده نایب خود ساخت، و خانیکه حرمِ میرزا محمد سلطان را که از سمرقند بطرف بلخ پیش میرزا پیر محمد میرفت غارت کرد و اموال و تجملات پادشاهی گرفته بنوکران داد، لشکرها طوعاً او کرهاً فرمان او را منقاد شدند، و لشکر آراسته عازمِ سمرقند شد،

و میرزا خلیل سلطان خبر یافته اطلکا فراوان بلشکریان داد و اواخر ذی حجه از سمرقند بیرون آمد ع بطالعی که قضا زو بود بفتح بشیر، و باکردار، بیت

بزین اندر آمد که زین را ندید ... همان نعل اسپش زمین را ندید

و در نواحی کش در موضع جکدالک ع بیکدیگر رسیدند آن دو لشکر

و پیش از انکه صفها راست شود امیر الله داد و امیر ارغونشاه و باقی امرا بطرف میرزا خلیل سلطان رفتند و اکثر لشکر نیز موافقت نمودند، و ذلك فی ثامن محرم الثامن لثمانمائة، میرزا سلطان حسین چاره فرار دید، و میرزا خلیل سلطان مظفر و منصور بسمرقند آمد، و میرزا سلطان حسین در نواحی اندخود و شبرغان به امیر شاه سلیمان شاه پیوست و بحسنِ تدبیر و لطفِ تقریر امیر سلیمانشاه را از راه برده میانِ ایشان پیمان بایمان اتقان و استحکام یافت و عهود بخلود [ورق ۲۶۳] استقرار پذیرفت، میرزا پیر محمد پیش امیر سلیمان شاه فرستاد و ز قبایحِ (۲۶۳ ا) افعال [و] فضایحِ اعمال او را بر شمرده گفت: سلطان حسین دشمن من است او را گرفته پیش من فرست، امیر سلیمان شاه بآن سخن اصلا التفات ننمود، امیر زا پیر محمد ازین حمیت چون آتش برافروخت و بسانِ برقِ خاطف و بادِ عاصف بر سرِ ایشان شبخون آورد، ع

طاقت پنجهٔ شیران نبود روبه را

عازمِ هراة شدند و شرفِ دستبوس حضرت خاقان سعید یافته بعواطفِ پادشاهانه مخصوص گشتند، و آنحضرت در بابِ ایشان مشورت فرموده فرمان شد که ولایتِ سرخس سیورغال امیر

سلیمان شاه باشد و حالا صد هزار دینار کپکی و اسپان خوب عنایت نموده مقرر شد که بجانب خراسان رفته به امیر مضراب و سید خواجه پیوندد، و این دران وقت بود که میرزا امیرانشاه در حدود کالبوش بود، و در باب آن خودرای یعنی امیرزا سلطان حسین ارکان دولت و اعیان حضرت عرضه داشتند که آن نادان فتان و هتاک بی باک در زمان حیات حضرت صاحبقران در سمرقند باز در شام یاغی شد، و بعد از فوت آنحضرت با امرا خلاف کرد، و درین ایام از اردوی ظفر اعلام بی موجبی روگردان شده پیش میرزا خلیل سلطان رفت و امرا او را بقتل آورده قصد او کرد و اموال خانیکه بتاراج داد اکنون نباید که ناگاه و عیاذاً باللہ فتنهٔ بزرگ ظاهر شود که جبر کسر [را] جز بهانهٔ تقدیر و رخنهٔ تدبیر چیزی نماند و در احوال او دلایل نفاق و در افعال او مخایل شقاق ظاهر و پیدا او باهر و هویدا است ع

بود نشان عداوت عیان ز سیمایش

یرلیغ همایون از موقف جلال نفاذ یافت و امیر نوشیروان برلاس میرزا سلطان حسین ادبیرون [در باب] عراق بقتل رسانید، امیر سلیمان شاه که با او عهد و میثاق داشت در طوس این خبر شنیده تنگدل شد و اظهار خلاف کرد۔

ذکر یاغی شدن امیر سلیمان شاه و سایر قضایا که در خراسان وقوع یافت

امیر سلیمانشاه قاصد فرستاده پیغام داد که اگر حضرت خاقان سعید نوکری این بنده را خواهانست امیرشاه ملک را از پیش براند و نوشیروان برلاس را بقتل رساند، چون این پیغام ناخوش بسمع اعلی اسمعه الله البشائر رسید آتش غضب زبانه زده باحضار لشکرها مثال داد و عزیمت جانب طوس و مشهد تصمیم یافت، و رایات همایون با لشکرها و ازدحام تمام بساری قمش جام رسید و آنجا نوکر امیر سلیمان شاه آمده عرضه داشت که امیر عبد الصمد بن امیر سیف الدین را که داماد و محل اعتماد او بود طلبیده، حضرت خاقان سعید امیر عبد الصمد را رخصت فرمود و فرمود

که امیر سلیمان شاه را گوید که در معارک و مقامات مشهور خدمات پسندیده از تو بظهور آمده، و حقوق که ترا در دولت قاهره ثابت است از شرح و بسط استغنا دارد، و همیشه بحلیهٔ هنر مترشح (کذا) و به کمال عقل متوشح، و بوسایل فضایل متمسک و باهداب آداب متعلق، و بسماحت خلق و فصاحت نطق و طهارت ذیل و غزارت فضل و رزانت رای و متانت فهم و نزاهت نفس و نباهت قدر از امراء زمانه ممتاز و بیگانه بوده و حضرت صاحبقران ترا بمثابهٔ فرزندان و برادران داشته، روز بروز از اهل اعتبار و وقت کارشمشیر آبدار، و اعتقاد و اعتماد ما بر سیرت خوب و سریرت مرغوب در تزاید و تضاعف است میباید که بی اندیشه متوجه شوی و اگر کسی را تشکیکی باشد بحضور بغور آن رسیده آید۔

(۲۷۲ ب) امیر عبد الصمد اپیغام رسانیده امیر سلیمان شاه عذرهای چند ناسموع تقریر کرد و گفت جمعی چند در اضاعت حقوق من سعی مینمایند و حالا ملازمت آنحضرت بعسل مصفی ماند که از بیم نیش زنبوران بنوش آن نتوان رسید، تنعمات فراوان و لذات بیکران از آن دولتخانه دیده ایم اکنون که سیر در لوزینه و نمک در پالوده باشد چه حلاوت ماند، و امیر عبد الصمد در آمدن مبالغه ینمود امیر سلیمان شاه مقرر کرد که امیر جهانملک آید تا یراق بینیم، و امیر سلیمان شاه بجانب قلعهٔ کلات رفته آنرا محکم ساخت و بعضی متمردان پیش او جمع آمدند۔

حضرت خاقان سعید در ولایت جام میرزا الغ بیگ را بر سر اغروق گذاشته و امیرشاه ملک را در رکاب او باز داشته از قریهٔ خرجرد ایلغار فرمود، و چون رایت آفتاب آیت سایهٔ همایون بر صحرای طوس و مشهد مقدس انداخت امرا که در سرحد خراسان بودند و میرزا امیرانشاه و میرزا ابابکر را بجانب عراق بیراق تمام ساخته روان فرمودند درین ولا باز آمده شرف بساط بوس یافتند، و امیر عبد الصمد از پیش امیر سلیمان شاه آمده سخن او بعرض رسانید و آنحضرت برحسب التماس او امیر جهانملک را پیش او فرستاد و میرزا الغ بیگ و امیرشاهملک با اغروق به اردوی همایون پیوستند، و امیر جهانملک رفته و سخن گفته امیر سلیمان شاه بوعده وفا نکرد و چون جهانملک باز آمد آنحضرت امیر مضراب را بجانب کلات فرستاد۔

درین ولا قاصد امیر چرکس بن امیر تومان رسید و بموقف عرض رسانید که جماعت

ترکمانان قراتتار که حضرت صاحبقران ایشان را از ولایت روم کوچانیده بمملکت ماوراء النهر رسانیده بود از آنجا گریخته بدین سرحد آمده اند، حضرت شاهرخی امیر سیّد خواجه و امیر شاه ملک و امیر جهانملک را فرمود که ایلغار کرده سرِ راهِ ایشانرا بگیرند، و امیر سیّد خواجه در اثناء راه پسر پیر پادشاه سلطان علی را که از سمرقند گریخته به استراباد میرفت گرفته پیش حضرت فرستاد، آنحضرت او را تربیت کرده باخاتونِ پادش بجانب پیر پادشاه روان فرمود، و برادرِ سلطان علی سلطان حسین را نگاه داشت، و پیر پادشاه را استمالت داده پیغام داد که بدستورِ زمانِ حضرت صاحبقران آن ولایت بر ایشان مقرر است باید که تردد بخاطر راه ندهد و از سرِ استظهار پیش باز آید که دربارهٔ او عاطفت زیادت بظهور خواهد رسید، و رایات همایون متوجه کلات گشت، امیر سلیمانشاه کلات را گذاشته بجانب سمرقند گریخت۔

وحضرت خاقان سعید بزیارتِ معظّم و تربت مکرّم صاحب السیر والطیر سلطان ابوسعید بن ابوالخیر قدس سرّهٔ مشرّف شده سعادت زیارت بجای آورد، و اولادِ بزرگوار آن بزرگوار را نوازش فرمود، و امرا که بر سرِ راهِ اقوام قراتتار رفته بودند جمعی را مقیّد ساخته بحضرت رسانیدند، و آنحضرت امیر سیّد خواجه را بجانب کلات فرستاد که آنچه از امیر سلیمانشاه مانده باشد ضبط نماید و آن نواحی را از متمرّدان پاک ساخته قلعهٔ که سلیمان شاه عمارت کرده خراب کند، و رایاتِ ظفر آیات بجانب دار السلطنة هراة عود نموده هفتم جمادی الاوّل نزول فرمود۔

درین اثنا ایلچی شاه قطب الدین از جانب سیستان آمده عرضه داشت که شاهانِ فراه شاه علی و شاه غیاث الدین پسران شاه جلال الدین یاغی خواهند شد، و متعاقب همین خبر رسید، امیر حسن جاندار نامزدِ آن طرف شد که آن فتنه را تسکین دهد، و هر دو برادرِ یاغی را بدست آورده بیاسا رسانید و آن مملکت را از شرِ آن ناپاکان ایمن گردانید [ورق ۲۶۴] (۱۲۶۴)

ذکرِ عزیمتِ میرزا الغ بیگ بجانب اندخود و شبرغان و شرح بقایای قضایای خراسان

رای آفتاب اشراقِ سلطانِ آفاق یراق آن دید که میرزا الغ بیگ و امیر شاه ملک بجانب اندخود و شبرغان رفته ضبطِ آن طرف نمایند و رعیت را در باب دارائی و فرمان روائی آنچه یراق و مصلحت دانند فرمایند، و ایشان بآن سرحد رسیده چند سوار بزبان گیری از جیحون گذرانیدند، و سواران علیکی و خضر خواجه را گرفته باز آمدند، میرزا الغ بیگ خضر خواجه را پیشِ حضرت خاقان سعید فرستاد و علیکی را بجانب میرزا پیر محمد که در مدینة الرجال بلخ بود روان فرمود و امیر سیّد خواجه مهماتِ قلعهٔ کلات که بعهدهٔ او بود ساخته و پرداخته بشرفِ بساطبوس رسیده مساعی او مقبول آمد، و چون تجدید پیرک پادشاه را گریزانیده و پسرِ او را گرفته و سر بداران را برانداخته و خراسانات را مضبوط ساخته بود و او خود پسر امیر شیخ علی بهادر که شجاعت و دلاوری او محتاج بشرح نیست حضرتِ خاقان سعید او را تربیت فرموده، در کلیّاتِ مهمّاتِ ملکی و مالی صاحب اختیار مطلق و امیر الامراء شد، و در وی بضبط مملکت آورده عرضه داشت که مودود گرم سیری تا غایت شرف بساطبوس نیافته، فرمان اعلیٰ نفاذ یافت که امیر جهانملک متوجّه جانب غور و گرمسیر شده دفع سرکشان و متمرّدانِ آن نواحی نماید، و درین ولا امیر موسی کا و امیر نمکک ولایت خوارزم را گذاشته سعادتِ ملازمت دریافتند و بعاطفتِ پادشاهانه مخصوص شدند، و چون فصل شتا باخر رسید رکاب نصرت انتساب بجانب ییلاق بادغیس در حرکت آمد، و در منزل [قزل] رباط خبر محاربهٔ میرزا پیر محمد با میرزا خلیل سلطان رسید، و در موضع سترکی از طرف ماوراء النهر مهد علیا رقیه خانیکه دختر امیر کیخسرو بود [برسید] فرزند سعادتمند میرزا محمد سلطان را آکه بیکی که حرم محترم میرزا الغ بیگ بود رسانید، و حضرت خاقان سعید نشاط و انبساط فرموده چند روز بعیش و عشرت گذرانید ع

درجهان بہ زعیش کاری نیست

ذکر محاربهٔ امیرزاپیر محمد جهانگیر و میرزا خلیل سلطان

درآن زمان [که] میرزا الغ بیگ و امیرشاه ملک باندخود و شبرغان رسیدند امیرشاه ملک بکنارِ آب رفته پل بست، و میرزا خلیل سلطان بلب آب آمده قراولانِ او ازپلی که امیرشاه ملک بسته بود گذشته با نوکرانِ امیرشاهملک جنگ کردند و دولت خواجه قرابتِ مشارٌ الیه بقتل آمد، و از طرفین رسل و رسایل آمد شد کرده بر مصالحه قرار یافت، و میرزا خلیل سلطان بجانب سمرقند رفته امیرشاهملک نیز باز گشت، و میرزا پیر محمد امیرشاهملک را طلب کرد و در بلخ ملاقات کرده، میرزا پیر محمد از میرزا خلیل شکایت بسیار نمود و خواصِ او گفتند: میرزا پیر محمد ولی عهدِ حضرت صاحبقرانست و تخت با و میرسد که او آقاست، و میرزا پیر محمد ایلچی پیش میرزا خلیل فرستاد و پیغام داد که حضرت صاحبقران بجا وصیت فرموده که تخت و مملکت خلیل سلطان را باشد، میرزا خلیل سلطان جواب گفت که: آن قادری که تخت و مملکت بحضرت امیرداده بود بمن نیز عنایت فرمود، و میرزا پیر محمد و امیرشاهملک ازین جواب در تاب شدند و بدین سخن کلمهٔ اختلاف از هر کناره درمیان آمد، ع

حدیثی بُوَد مایهٔ کارزار

(۲۶۴ب) لشکرها ترتیب داده از آب گذشتند و از آن طرف میرزا خلیل سلطان لشکریان را احسانِ بیکران فرمود [ع] ومن وَجَدَ الاحسانَ قیداً تقیدا و در حوالی نسف دو سپاه جنگجوی شیرخوی روی در روی آورده جنگ پیش بردند و بزخم نیزه و تیر و گرز و شمشیر از پُردلان نفیر برآمد، بیت

تیرها در مغزها کرده مقر همچون خرد نیزها در شخصها همچون روان گشته روان

غالب و مغلوب ممزوج شده ضارب و مضروب مخلوط گشته بود، میرزا خلیل سلطان بقوت بازوی دلاورانِ ماوراء النهر و جلادتِ پهلوانانِ خراسانی و بهادرانِ عراقی که هر یک چون برق از میغ تیغ آتش میفشاندند و گردِ نبردِ بیابان خون می نشاندند برقول میرزا پیر محمد حمله کرده ازجای برداشتند و اول جماعت ارلات گریخته جوانغار و برانغار پریشان شدند و میرزا

الغ بیگ و امیرشاه ملک چون دیدند که قُول ازجای رفت ایشان نیز عنان برتافتند و احمال و اثقالِ بلخیان بدست سمرقندیان افتاد و خانیکه گرفتار گشت، و میرزا خلیل سلطان دربارهٔ گرفتاران کرم فرموده همه را در حریمِ امن و نعیمِ احسان جای داد و ذلك یوم الاثنین الثانی من رمضان.

و حضرت خاقان سعید این خبر شنیده عنان جهانگشای بآن صوب معطوف ساخت، و میرزا الغ بیگ و امیرشاه ملک بشرفِ ملازمت رسیده بموجب اجازت یکماه در ولایت بادغیس توقف کردند که اسپانِ ایشان فربه شود و در منزل ناری قشون امیرقنا شیرین که آنحضرت او را پیش میرزا خلیل سلطان فرستاده بود مصحوبِ نوکرِ او باز آمده عرضه داشت که میرزا خلیل سلطان ع عذرخواهی نموده میگوید که ما بر همان عهد و پیمانیم امّا چون میرزا پیر محمد از آب گذشته بولایت ما در آمد ما نیز جنگ کردیم و خدای تبارک و تعالی نصرت داد حضرت خاقان سعید مزید جاونی قربانی را با نوکر میرزا خلیل سلطان فرستاد و پیغام داد که ما نیز بر همان عهدیم ع

بر همانیم که بودیم و همان خواهد بود

امّا امیر سلیمان شاه و ارغونشاه و احمد جهره بولایت ما درآمده خرابی کرده اند و چون سپاهی سپاه ما دیده اند کَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ گریخته اند، اکنون ما تا کنارِ آب عزیمت داریم میباید که خلیل سلطان نیز بکنارِ آب آید ماجرای گذشته داشته، ع

عهد و میثاق تازه گردانیم

و اگر خود نیاید امراء معتبر فرستند تا باکسانِ ما سخن گفته بهرچه مقرّر شود از آن نگذریم، و چند روز موکب فیروز در ییلاق بوراقان و ایلار توقّف نمود، و انجام مزید جاونی قربانی آمده و دولت خواجه چنگیز خان را همراه آورده عرضه داشتند که آنحضرت هر کرا اصلاح دانند بکنار آب فرستند که ما امیر الله داد و امیر ارغونشاه را تعیین کرده ایم، آنحضرت امیر مضراب را بدین مهم نامزد فرمود و جناب قاضی قطب الدین عبد الله را مصاحب او ارسال نمود، و امیر جهانملک که بطرف گرمسیر رفته بود مودود را شکسته و مستاصل ساخته و از حدود

ولایت بیرون تاخته و قلعه درفشای را عمارت کرده، وامیر سیفل گرمسیری و حسام الدین غوری را
کوتوال نشانده با الجای بسیار به اردوی همایون رسید، و علی بیگ که با جهان ملک بود پیش آمده
از امیر شاه ملک نقل کرد که من بسبب بزرگی سید خواجه بلشکر نرفته ام، آنحضرت عتاب
بسیار فرمود که چه زهره اوست که این نوع سخن گوید، و بایسنغر تواچی را پیش او فرستاده فرمود
که مقرر آن بود که یکماه در بادغیس توقف نماید، حالا چند روز زیادت شد، باید که فی الحال
متوجه شود و اگر بلشکر نمی آید در ولایت ما نباشد و بهر جا خواهد رود، و آنحضرت از ایلار
متوجه دار السلطنة هراة [ورق ۲۶۵] گشته و آب مرغاب گذشته پیش از لشکر با یلغار (۲۶۵ ب)
بشهر آمد، و امیر شاه ملک از راه یکه النک بجانب میرزا پیر محمد جهانگیر [رفت]،

ذکر مخالفت امیر سیّد خواجه بن امیر شیخ علی بهادر

امیر سیّد خواجه چنانچه مذکور شد راه امیر الامرائی یافته مجموع مهمات کلّی و جزوی بقول و قلم او منوط و مربوط بود، و او خود را مستغنی دیده بموجب کَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ مزاج او از منهاج اعتدال انحراف یافت و رفتن امیر شاه ملک ضمیمه آن شد که سودای حکومت باستقلال در دماغ پیدا کرد، جمعی امیرزادگان مثل پسران امیر سیف الدین عبد الصمد و طاهر و فاضل و پسران امیر اوچ قرا شمس الدین و شیر علی و ابو مسلم و محمد بیگ و تیمور ملک دولدای و محمد فضل الله بوعدهاء او فریفته شده از بندگی حضرت رو گردان گشتند، و امیر سیّد خواجه نماز شام غرّه ذی الحجة باتفاق این جماعت از جر قالنک سوار شده متوجه جام گشت،

چون این صورت بر رای انور که ع یک ذرّه ز نورش آفتابیست روشن شد فی الحال در نیمشب با جمعی که حاضر بودند پای عزیمت در رکاب سعادت آورده متعاقب او روان شد، علی الصباح در صحرای نوبرگ بدیشان رسیده کسی فرستاد که چرا یاغی شده اید، و آن حضرة یکسواره در میان ایشان راند، همه پیاده شده در گریه و زاری آمدند و بگناه معترف گشته در پای آنحضرت افتادند، آنحضرت مرحمت فرموده

کرامت عفو ارزانی داشت و همه را فرموده که سوار شده ملازم رکاب ظفر انتساب بازگشته بپل سالار رسیدند، و آنحضرت اعتماد کرده پیشتر بشهر آمد، جمعی که موافق سید خواجه بودند گفتند اگر ترا معاف دارد فردا هر یک مار البعقوبتی کشد که مرغان هوا را بر حال ما گریه آید، ما کوچ ترا از خود جدائی کنیم، همه باز اتفاق نموده عازم صوب جام و طوس شدند و حضرت خاقان سعید عزم انتقام جزم فرمود۔

درین اثنا توکل تیمور تواچی از پیش امیر مضراب آمده عرضه داشت که ما در کنار آب بیابا بودیم میرزا خلیل سلطان بوعده وفا نکرد، و حکم شد که امیر مضراب بپایه سریر اعلی آید، و آنحضرت امیر حسن صوفی ترخان و امیر فرمان شیخ را پیش سیّد خواجه فرستاده پیغام داد که تو کیستی؟ و چه خواهی شد؟ کجا از پیش من بهتر خواهی بود؟ هرچه رفت و گذشت الماضی لا یذکر گناه ترا عفو فرمودیم و همان موچه و راه معیّن داشتیم، بیت

بیا و همچنان بر جای خود باش کز آن مقبول تر باشی که بودی

امرا بسیّد خواجه رسیده و نصیحت کرده، مفید نیامد، و آنحضرت میخواست که او را بالعنایت باز آورد، قطعه

بمقتضای جهان اطاعت آورد است اگرچه حکمش عاجز نبود از اکراه
رسیده خاک جنابش ز قدر بر افلاک فتاده نام بزرگش ز جود در افواه

چه گفته اند، بیت

کس درختی که پرورد عمری بی ضرورت ز بیخ بر نکند

درین ولا خبر آمد که مودود گرمسیری باز بسر حد غور آمده خرابی میکند، آنحضرت امیر اویس بن امیر آقبوقا و طغای مرکن را نامزد آن طرف فرمود، و اعلام ظفر اعلام بیست و سیم ذی الحجة الحرام از دار السلطنة هراة بصوب طوس در جنبش آمده مرغزار شبرتو که فراش ربیع در فضاء آن دیبای هفت رنگ باز کرده بود مخیّم اقبال و معسکر جلال آمد، و امیر مضراب که در کنار آب آمویه بود ملحق شد، و از جانب طبس نوکر امیر یوسف جلیل که داروغه آنجا بود مکتوبی گرفته آورد که امیر سیّد خواجه بدست نوکر برادر خود یوسف خواجه بمیرزا اسکندر نوشته بود مضمون آنکه:

(۲۶۵ ب) خراسان برای شما متخلص میگردانم، چون این معنی بظهور آمد دیگر امید بهبود نماند و از جانب سید خواجه معتمدی آمده نمود که او بر مخالفت مصر است.

وقائع سنهٔ تسع و ثمانمایه

ذکر نهضت خاقان سعید بجانب طوس و مشهد مقدّس

غرّهٔ محرم الحرام سپاه گردون احتشام بجانب جام حرکت نموده جمعه هشتم ماه آن بقعهٔ متبرک بظلال مواکب و نعال مراکب مکلّل و محلّی گشت و حضرت خاقان سعید بصفای عقیدت و حُسن ارادت بمزار مبارک و تربت متبرک مهبط انوار الکشف و الالهام شیخ الاسلام احمد جام قدّس سرّه نزول فرمود و شرایط زیارت بجای آورده از روح مقدّس آن آفتاب هدایت قطب سپهر ولایت استمداد نمود و اولاد بزرگوار او را رعایت فرمود و صلات و صدقات بمستحقان رسانید، و از انجا بقریهٔ خرجرد آمده، نوکر میرزا عمر بهادر رسید و عرضه داشت که احرام خدمت بسته بسبب عدم اسباب سفر آهسته می آید، آنحضرت دلداری نموده فرمود که فرزند برادر است مملکت و خزانه دریغ نخواهد بود، روز دیگر که شهسوار انجم تیغ زرانود از قراب نیلگون برکشید از لمعان آن عرصهٔ گیتی منوّر گردید رای عالم آرای اقتضای آن فرمود که عرض لشکر و احتیاط اسلحه و جیبا نماید، **نظم**

بفرمود تا لشکر نامدار شدند از پی جیبه دیدن سوار
برآراستند از پی عرض صف گرفته همه تیغ و نیزه بکف
شد از بیرق (و) گونه گونه درفش هوا سرخ و زرد و کبود و بنفش
تو گفتی جهان سر بسر آهن است و یا کوه البرز در جوشن است
هوا گشت از گرد چون آبنوس بلرزید ارکان ز آواز کوس

آنحضرت چون شاه انجم بر ابلق گردون سیر سوار گشته تومان تومان و قشون قشون احتیاط فرمود و لشکریان: **شعر**

بیکره همه نعره برداشتند سنانها بگردون برافراشتند
که شاها زمانه بکام تو باد سپهر و ستاره غلام تو باد

چون رای همایون از عرض جیبا باز پرداخت آفتاب مرحمت آنحضرت بار دیگر سایهٔ عاطفت بر حال سید خواجه انداخت و کمال رافت نیز رخصت نمیداد که جمعی که بی اختیار فرمان بردار او شده اند مرکز دائرهٔ عناد و سوختهٔ نایرهٔ بلا شوند، **بیت**

که آتش چو در بیشه یابد گذر در آن بیشه نی خشک ماند نه تر

نوکر او باغار باقدی را پیش او فرستاده ملتمسات او را تقبل نمود و مطالب او را تعهد فرمود، و باغار باقدی باو رسیده آنچه شنیده بود رسانید امّا ع،

چو گوش هوش نباشد چه سود حسن مقال

حضرت خاقان سعید چون استمرار او بر شیوهٔ عناد معلوم فرمود آتش حمیّت زبانه زده بر بُراق برق حدّت، باد سرعت، سوار شده لشکر منصور چون کوه آهن در حرکت آمد و از نواحی قریهٔ خرجرد نهضت نموده در حوالی رباط سنگ بست شانزدهم محرّم نزول فرمود و از آنجا بمنزل یاقوته بمسامع جلال رسید که سیّد خواجه تنگ اسپ فرار تنگ برکشید و بصوب قلعهٔ کلات که دیدهٔ گردون مثل آن حصنی حصین ندیده رفت، و خواست که آنجا متحصّن شود جمعی بنجردان که با او بودند فوجی را سعادت ازلی مساعدت نمود و ارکان دولت را شفیع ساختند، **بیت**

گرفتند تیغ و کفن صفدران نهادند رو بر زمین در زمان

مکارم اخلاق آنحضرت همه را بلطف عفو و کرامت امان ارزانی فرمود و بعزم زیارت قطب سپهر ولایت و اختر برج سیادت، دُرِ دریای سعادت، و ثمرهٔ شجرهٔ نبوّت، نور حدیقهٔ امامت، نور حدقهٔ رسالت، **بیت**

علی ابن موسی رضا گوی و بس که القاب یابد ز اسمش شرف

بمشهد مقدّس آمد، و مراسم تعظیم و شرایط تکریم مزار مورد الانوار بجای آورد و سادات عظام را انعام و اکرام فرمود، و عازم رادکان شده در آن فضای دلکشا (ورق ۲۶۶) قبهٔ سراپرده (۱۳۳۷:

و بارگاه باوجِ مهر و ماه برآمد۔

درین اثنا بعرض همایون رسید که خواجه علی نصر الله ترشیزی قلعهٔ پژدار و در امعمور ساخته دعوی هواخواهی امیر سیّد خواجه میکند، آنحضرت امیر مضراب نامزدِ آن صوب فرموده، علی نصر الله فرار نمود و امیر مضراب جهاتِ او را گرفته بموجبِ حکم عازم هراة شد۔

و آنحضرت امیر بوته را فرمود که بتحقیق احوالِ سیّد خواجه [نماید، امیر بوته تفحص نموده تحقیق کرد که امیر سیّد خواجه] متوجه کلات شده، و آنجا شنیده که امیر علیکه و جمعی امرا با لشکرها سرخس و مرو عازم اردوی همایونند در مضیقِ حیرت فرومانده وَالْفِرَارُ مِمَّا لَا يُطَاقُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ ظفر خوانده در گرمای عظیم عزمِ مازندران کرد، و پیشتر امیر عبد الصمد و امیر شمس الدین اوچ قرا را پیش پیرک پادشاه بمازندران روان کرده بود، چون مضمونِ این خبر از انهاء امیر بوته بر رای انور عرض یافت و امیر علیکه که کوکلتاش آنحضرت بود با لشکرِ عظیم ضمیمهٔ سپاه ظفر پناه آمد حکم همایون نفاذ یافت که تواچیان لشکرها مرتب ساخته دفترها [ء] سان بعرض رسانند و حضرت خاقان سعید امراءِ تومان و قشون و صار [ه] و د [هه] را تا آحادِ مردمِ سپاهی انعام و اکلکا فرمود۔

و عاشر صفر از مرغزارِ رادکان عازمِ مازندران شد، و در یلغر آغاج خبوشان امیرشاه ملک از جانب بلخ باردوی اعلی رسید، و از ییلاقِ سملقان آنحضرت منگلی تیمور نایمان را که بآدابِ رسالت مشهور بود بجانب پیرک پادشاه فرستاد مضمون رسالت آنکه:

سیّد خواجه را از حضیضِ مرتبهٔ بندگی بذروهٔ فلکِ سروری و امارت رسانیدیم، سودای فاسدِ استقلالِ حکومت بر دماغ او استیلا یافته بنوعی که از مرتبهٔ قبولِ علاج گذشته، و موادِ ردیهٔ عناد چنان بامزاجِ او ممزوج شده که شرِ بتهاء موافقِ نصایح و مواعید مفید نیفتاد، و بتخریبِ بلاد و تعذیبِ عباد دستِ فساد برگشاد و چون از توجهِ ما آگاه شد، بیت

نادیده زدور برقِ شمشیر بگریخت چنانکه روبه از شیر

اکنون چنان استماع افتاد که عزیمتِ آن طرف داشته، توقع آنکه گلشنِ موافقت را آبِ اخلاص تازه دارد، و فتنهٔ جافیه را که سر از ربقهٔ طاعت پیچیده اند و پای از دایرهٔ خدمت

بیرون نهاده در حوالی مملکت نگذارد، بیت

اربابِ عقل را نبود میلِ اختلاط با دوستانِ دشمن و با دشمنانِ دوست

و یقین شناسد که بعنایتِ ربانی و بتاییدِ آسمانی قدرتِ مراعاتِ دوستان و قوتِ مکافاتِ دشمنان حاصل است وَاللهُ الْهَادِي إِلَى الصَّوَابِ، و اگر این معانی بسمعِ خرد نشود و صورتِ و خامتِ عدمِ موافقت ما بنظر بصیرت مشاهده نکند عواطفِ ما بعواصف مبدل گردد و آنچه در مشیتِ حق باشد بنوعی بظهور رسد که دستِ تدارک بدامن آن نرسد وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ،

و چون منگلی تیمور بصوبِ مازندران روان شد موکبِ همایون چند وقت جهتِ حرارت توقف نمود و عزمِ شکار فرمود،

ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید در ییلاق سملقان

حضرت خاقان سعید در نواحی ییلاق سملقان هوای صید نشاطِ شکار فرمود و تواچیان جار رسانیدند که لشکر بیرِگه شکار صحاری و جبال را در نوردند و وحوش و حیوانات البصحرا [ء] و آنحضرت براقِ برق صفت زیرِ زین آورده و عنان هلال نعل ماه سیر زهره جبین داد، پادشاه زادگانِ آفتاب پیکر و امراءِ ثوابت لشکر و وزرای عطارد شعار و سپاهیانِ مریخ اقتدار و اسپان صرصر سمات و سگانِ شیر صولت برا ثرِ شکار تاخته تیرِ نشاط بهر طرف می انداختند، سرینِ آهو بتیرِ عقاب پوشیده گشت، و اوجِ هوا و صحنِ صحرا از پرنده و چرنده خالی شد، نظم (۲۶۶)

برگشادند دست را بشکار بر شکاری زمانه گشت حصار

یوز بگرفت گردنِ آهو باز بدرید سینهٔ تیهو

گشته یازان بسوی گور کمند چون شهاب از قفای دیو نژند

شد هوا همچو ابرِ فروردین از پرِ باز و باشه و شاهین

خاکِ شکارگاه از خونِ شکاری گونهٔ لعلِ بدخشانی گرفت، و سنگِ خارا رنگِ یاقوتِ رمانی پذیرفت، و چند روز بنشاطِ شکار گذرانیده در ان اثنا قاصد رسید و بموقف

عرض رسانید که میرزا عمر بهادر نزدیک اردوی همایون رسید، ع

بر امیدِ دستبوسِ حضرتِ اعلی رسید

ذکرِ رسیدنِ میرزا عمر بهادر بخدمت حضرت خاقان سعید

میرزا عمر بهادر را چون با پدر و برادر امید مصالحت نماند چنانچه شرح آن گذشت و در ممالک فارس نیز مجال توقف نبود روی امید بدرگاهِ سلاطین پناه آورد و عرض حال فرستاد مضمون آنکه التجا و اعتماد جز بحضرت خاقان سعید ندارم، بیت

جز آستان توام در جهان پناهی نیست   سر مرا بجز این در حواله گاهی نیست

والحالة هذه بجهتِ ضعفِ مراکب و هرگونه مآرب دور از سعادتِ دستبوس در منزلِ تحیّر مانده ام، حضرت خاقان سعید فی الحال کسوتهای خاصه و اسپان نامدار و تاج و کمر فرستاده فرمود که در سبزوار که ممرّ او بود ما یحتاج مرتّب داشته شرایطِ احترام بجای آورند، نظم

سراپرده و خرگه و سیم و زر   قطار و مهار و کلاه و کمر

ز اسپان تازی که بشتافتی   بتنگ روزِ بگذشته دریافتی

میرزا عمر در سبزوار جمیع ما یحتاج مرتّب ساخته عازم اُردوی همایون شد و غرّه ربیع الاوّل در ییلاق سملقان بموضعِ خواجه قنبر سعادت دستبوس یافت و مناسبِ مآثرِ پادشاهانه بکمال اعزاز ممتاز شد و خدم و حشم او بخلعتهای فاخره و اسپانِ نامدار مکرم گشته و از غایت شفقت که درباره خود معاینه دید مضمون یَا لَیْتَ قَوْمِی یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ساخته بزبانِ حال فحوای این مقال به ادا میرسانید که بیت

احوال بنده باز قوامی گرفت نو   اسباب عیش و امن نظامی گرفت نو

و در بن ولا منگلی تیمور مصحوب خواجه یکی که پیر پادشاه از جانب استراباد فرستاده بود رسیدند و سخن پیر پادشاه بعرض رسانیدند مضمون آنکه: چون آنحضرت این ولایت را بمن مسلّم دارد و جماعتی که پناه آورده اند به بنده بخشد و بدار السلطنت هراة مراجعت نمایند بنده ایشانرا بملازمت فرستد تا در عبودیت راسخ باشند، چون ملتمسات زیادت

از طور پیر پادشاه بود آنحضرت بجانب استراباد نهضت نمود اما بسببِ گرما و حرارتِ هوا در رفتن شتاب نمی فرمود، ع   که گرما ضرر می رساند بسی

ذکر محاربه که در مازندران واقع شد و انهزامِ پیر پادشاه و امیر سیّد خواجه

اوّلِ خزان که خسروِ انجم سایهٔ همایون بر برجِ میزان انداخت و بارِ دیگر بزرِ تمام عیارِ مغربی هر دو پلّه ترازوی روز و شب برابر ساخت و فرّاشِ باد عرصهٔ بوستان را ببساطِ زربفت و دیبای ششتری بیاراست و از پی انهزامِ گرما نسیمِ اعتدال آیین هوا برخاست حضرت خاقان سعید بچلکاء مازندران در آمده اواسط ربیع الآخر بنواحی قلعهٔ شماسمان نزول فرمود، و لشکر پیر پادشاه بایزید چوپان در انجا بود، ع

رای عالی بران قرار گرفت

که چون منبع جلوهٔ این طایفه سرچشمهٔ استراباد است هرگاه بعنایت الله تعالی آن چشمه انباشته شود هر آینه اینها چون ماهی بر خشک مانند، بنا بران اصلا بآن قاده التفات ننمود. قطعه،

لشکرِ شاهِ جهانگیر بخصمانِ ضعیف   حیف باشد که شود ملتفت جنگ و جدال

ننگِ بازان بود آنروز که عصفور کشند   عارِ شیران بود آن روز که گیرند شغال

[ورق ۲۶۷] و سپاهِ گران بجانب استراباد روان شد و قراولان در موضع خراسخانه محاربه کرده (۱۲۶۷)
چند بهادرِ پیر پادشاه گرفتار شده بیاسا رسیدند، و آفتابِ رایت ظفر پیکر بر صحرای استراباد طالع شد، پیر پادشاه با لشکرِ بسیار بعددِ اوراقِ اشجار و قطراتِ امطار ظاهر استراباد را معسکر ساخت، لشکرِ منصور بموضع سیاه بلاد رسیده بنا بر احتیاط خندق میکندند که ناگاه پیر پادشاه با سپاهی همه چون غنچه و لاله درع فیروزه و خفتانِ لعل پوشیده و مانند نرگس خود زر بر سر نهاده و بید وار تیغ خلاف کشیده از بیشه بیرون آمدند، بیت

چو آمد با سپاه از بیشه بیرون   زمین گفتی روان شد همچو گردون

پیر پادشاه در قول وشمس الدین اوچ قرا وشیر علی وجعفر صاحب بر جوانغار، وامیر سید خواجه وعبد الصمد وسید شمس الدین در برانغار، میمنه ومیسره وقلب وجناح آراسته ع

رو بمیدانِ جنگ آوردند

ولشکر منصور ترکِ خنارق گرفته در برابر آمدند [از] جوانغار میرزا عمر بهادر وامیر یوسف جلیل وامیر جهان ملک حمله کردند واز قول امیر علی ترخان وتمام ترخانیانِ دلاور عزم رزم جزم نمودند، واز برانغار میرزا الغ بیگ وامیر شاه ملک وامیر موسی کابر دشمنان زدند، ودو لشکر چون دو دریای مواج از صرصر حمله در حرکت آمدند وبسانِ امواجِ دریا بهم رسیدند نظم

بجنبید هر دو سپاه گران — تو گفتی که شد کوه وبیشه روان

زپیکانِ پولاد وپرِّ عقاب — سیه گشت رخشان رخِ آفتاب

واز عکسِ سنانهای خون افشان وتابِ تیغِ شعله نشان روی هوا پر شهابِ درفشان گشت واز خسته وکشته دشت وپشته برابر شد، عاقبت بتاییدِ ربّانی تباشیرِ صبحِ شادمانی از افقِ سعادتِ حضرت خاقان سعید دمید ونسیمِ عنایت از مهبِّ الطافِ سبحانی وزید وپیر پادشاه با صد حسرت وآه رو براه فرار آورد وچون دستِ سیز واویز بسته وپای هزیمت وگریز کشاده یافت روی از صفِّ نبرد گردانیده بسوی بیشهٔ جنگل شتافت، وسپاهِ منصور دستِ قهر برآورده دشمنان را از پا در آوردند، وعنانِ او امر ونواهی استراباد ومملکت جرجان بل تمام مازندران در قبضهٔ اقتدار بندگان کامگار در آمد ومجموع لشکر از نفایس اموال چون کوه ودریا توانگر گشتند، واز انجا که غایتِ مرحمت آنحضرت بود عنان از دستِ چابک سوارِ غضب ستانده وآتشِ خشمِ جهانسوز بآبِ لطف نشانده خطِّ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ بر صحایفِ جرایمِ مردم آن دیار کشید۔

وپیر پادشاه بجانب خوارزم رفته سید خواجه وعبد الصمد راهِ درازِ شیراز پیش گرفتند، ع

همه کبود لب وزرد روی وسرخ سرشک

وشمس الدینِ اوچ قرا وسید حسام خواهرزادهٔ سید خواجه التجا بدرگاه عالم پناه آوردند وبعنایت مخصوص شدند۔

وفتح نامها باطراف ممالک در پرواز آمد وآوازهٔ این فتح همایون در بلاد ربع مسکون دایر وسایر شد، وسید عز الدین هزاره جریبی که از کبارِ سادات بمکارمِ صفات امتیاز داشت وخاندانِ ایشان همیشه در مقرِّ عزِّ خود بحکومت ودارائی رعیت آن ولایت متعین برادر خود را بملازمت فرستاده پیشکشهای مناسب بعرض رسانید، ودر مجموع آن ولایات سکّه وخطبه بنام والقاب همایون مشرف گشت۔

ومولانا جلال الدین لطف الله صدر که در آنزمان سرآمدِ صدورِ جهان بود برسم رسالت عازم ولایت ساری شد، وشرایطِ رسالت بجای آورده، حاکم آنجا مرتضی اعظم رضی الدین سید مرتضی عهد وپیمان مؤکّد بایمان ساخت که مدّت العمر سر از خطِ فرمان برندارد، وخدمتِ مولوی را رعایت بسیار فرمود، وهمچنین مولانا صدر الدین ابراهیم [صدر بهزاره جریب] (۲۶۷ ب) پیش سید عز الدین رفت وایشان نیز آدابِ ایلی وانقیاد بجای آوردند، ع

زود باشد که جهان جمله شود تابع [او]

ذکر تفویضِ ممالکِ مازندران بجانب میرزا عمر بهادر وولایتِ خراسان بمیرزا الغ بیگ گورگان

چون ممالکِ مازندران مفتوح ومستخلص شد ایالت وحکومتِ آن ولایت بجانب میرزا عمر بهادر مفوض گشت وزمامِ حلّ وعقد وعنانِ قبض وبسطِ آن نواحی بر قبضهٔ اختیار وقبضهٔ اقتدارِ نوّابِ میرزا عمر گذاشته تمام ولایت گرگان ودهستان واستراباد ودامغان بجانب شاهِ مؤمی الیه سپرده آمد واسبابِ سلطنت او مهیّا داشته امرای شجاعت پیشه ضرغام اندیشه در سلکِ ملازمت او منتظم شد وحضرت خاقان سعید نصایحِ پادشاهانه وآدابِ خسروانه فرموده گوش هوش او را به لآلی مشفقانه گران گردانید وچون خاطرِ خطیر از انخطبِ کبیر فراغت یافت عنانِ جهان کشای بصوبِ مملکت خراسان تافت، ع

با فتح ونصرت همعنان باز آمد از مازندران

و بولایت خراسان درآمده بمقتضی اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوا آدَابَهُمْ ایالتِ ولایت طوس و خبوشان و کلات و باورد و نسا و یازر و سبزوار و نیشاپور بجانب اختر سپهر شاهی سایهٔ الطاف الهی مغیث الدوله والدین میرزا الغ بیگ کورگان تفویض فرمود و حسن معدلت و لطفِ مرحمت دربارهٔ بلاد و عباد تعلیم فرمود و عزیمت دار السلطنت هراة تصمیم یافت، درین اثنا بمسامع جلال رسید که امیر موسی کا کوچ خود را بخوارزم فرستاد و نیز متعاقب خواهد رفت خانمش را مقیّداً بهراة رسانیدند، و آنحضرت چهارم جمادی الاوّل در دار السلطنت هراة نزول فرمود و وصول بمستقرّ دولت موافق بلوغ جرم نیّر اعظم بود بمحاذاتِ نقطهٔ انقلاب شتوی، و دران ایّام در خراسان قحطِ غلاّ (کذا) واقع شد که در هیچ تاریخ مثل آن نشان نداده‌اند خاصه در شهر هراة چنانچه یکمن گندم بوزنِ شرع که دویست و پنجاه مثقال باشد بمبلغ سه دینار کپکی که دو مثقال نقرهٔ مسکوک تمام عیار بود رسید، و حضرت خاقان سعید بموجب الشفقة علی خلق الله فرمان داد که انبارها کشادند و یکمن غلّه بیک دینار کپکی بمردم دادند، ع

خویش را گر نیک خواهی نیک خواهِ خلق باش [وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ]

ذکر شهادت میرزا پیر محمّد بن میرزا جهانگیر بر دستِ پیر علی تاز لعین

میرزا پیر محمّد بن میرزا جهانگیر بن سلطان صاحبقران امیر تیمور کورگان پیر علی تاز را از حضیضِ خدمتگاری باوج سرداری رسانید و او را در امورِ مملکت و رعیّت صاحب اختیارِ مطلق گردانید و ازین نکته غافل ماند که هرگاه بادشاه اطلاقِ عنانِ غیر چنان گذارد مجالِ مواخذه نماند و دلیلِ عجز و فتور و ضعف و قصور باشد بلکه بحقیقت مشارکت در مملکت خواهد بود و ازان آفتها خیزد که دست تدبیر بدامنِ آن نرسد و فتنها آید که صورت تسکین آن در آینهٔ خیال جمال ننماید، القصّه میرزا پیر محمّد ایوانِ بزم بر میدانِ رزم اختیار کرده بخلوتگاهِ عیش خرامید و اسبابِ شادمانی مهیّا گردانید، نهالِ نشاط در بوستانِ خرّمی بآبِ آتش فام پرورش می‌داد و غنچهٔ خوشدلی بنسیم طرب میکشاد، و از ابتداء صباح تا انتهاء رواح بنغمات خسروانه از تنعّمات [تنقّمات] خسروی غافل، و باوتارِ ملاهی از افطارِ پادشاهی متشاغل، سرودِ و درودِ سلطنت

او میداد و او در خواب، و آهنگِ چنگ مرثیهٔ او میخواند و او بیخبر در شراب، چون اشتغالِ او از حدِ اعتدال گذشت اختلال در امورِ مملکت ظاهر گشت، و پیر علی تاز را تمکّن زیادت شد و خیالِ استقلال در دماغِ او جا گرفت، و بعضی [ورق ۲۶۸] معتمدان با خود متفق ساخت (۲۶۸ ل) و مضمون اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا پیش خاطر نیاورد، و ماه مبارک رمضان استقبال نموده محتسبِ شرعِ شریف بر منبر بازارِ وجود نداء فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ بگوشِ ساکنانِ عالمِ سفلی میرسانید و از دیوان حکم ربّانی منشورِ سعادت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ موشّح میگردانید، بوستانِ عیشِ اربابِ طرب بی آب شد و آفتابِ اصحابِ مناهی و ملاهی بی تاب گشت، شعر

رمضان آمد و شد کار صراحی از دست بادرستی که دلِ نازکِ ساغر بشکست

میرزا پیر محمّد از فروغ مَقْدَمِ رمضان در خلوتگاهِ باطن شمعِ انابت افروخته بود بقطراتِ سرشکِ ندامت شمع سان میسوخت، درچنین وقتی پیر علی تاز بی باک ناپاک روز چهاردهم رمضان گرد سراپردهٔ آن شاهزادهٔ سلیم القلب درآمده او را با جمعی خواص شربتِ شهادت چشانید و مرغ روحش از قفسِ تن پرواز کنان بشاخسار طوبی برآمد و به ارواحِ شهدا فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ آرام گرفت، میرزا سید احمد میرک در شبرغان بود متوهّم شده بخدمت حضرت خاقان سعید رسید و شرح واقعه بعرض رسانید، آنحضرت را امواجِ غم در بحرِ خاطر در تموّج آمده افواجِ الم در سینه مسکن ساخت، عاقبت رضا بقضا داده تسلیم نهاد، نظم

گرچه این حال سخت واقعه ایست چتوان، حکم کردگار این بود

و امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر نوشیروان بموجب فرمان در رکابِ میرزا سید احمد میرک بطرف بلخ روان شدند۔

و درین ولا از جانبِ غور خبر آمد که اسپهبد غوری جمعی غوریان و سیستانیان را گرد آورده دران حدود فتنه و فساد میکند، آنحضرت بیست و دوم رمضان عزیمتِ اسفزار فرمود و امیر حسن جاندار و امیر جهان ملک را بطرفِ غور فرستاده غرّهٔ شوال بمستقرّ دولت باز آمد، و اسپهبد غوری از توجّهِ سپاه آگاه شده راه فرار پیش گرفت و امرا جهانگ او غارت کرده جمعی که موافق او بودند بیاسا

رسانیدند و آن حدود ضبط نموده باز آمدند۔

و پیر علی تاز چون میرزا پیر محمد را از میان برداشت و مملکت وسیع در قبضهٔ تصرف آورد سودای ارتقاء مدارج سروری بر دماغ او استیلا یافت و کدوی سرش بشراب غرور پر گشته کلاه آزرم از سر بی شرمی برگرفت، و سر بی مغز او که از خرد موئی بهره نداشت بتاج رعنائی بیاراست و چشم دل او که از نور بصیرت بی نصیب بود بسرمهٔ شوخ چشمی جلا داد و ندانست که غدر و ظلم را دوامی و مکر و باطل را نظامی نباشد، و زلف مستعار که بر رخسار تزویر و پندار نهاده انگشت نمای دیده وران عالم بصیرت گردد، نظم

هر که زموی دروغ زلف نهد بر عذار	روز عروسی شود شانه حکایت کند

و حضرت خاقان سعید را آتش خشم مشتعل گشته صرصر قهر و حمیت در وزیدن آمد و بجهت دفع متمردان عزیمت بلخ میفرمود، ناگاه خبر آمد که میرزا عمر بهادر بر سبیل طغیان عازم خراسانست،

ذکر مخالفت میرزا عمر بهادر بن میرزا میران شاه کورگان،

چون میرزا عمر بهادر در مازندران متمکن شد و نوکران را اقطاع تعیین فرمود و غلبهٔ تمام پیش او جمع آمدند و لشکری بجانب ملک ری فرستاده دو هزار خانه وار مغول را که با غروق میرزا ابابکر بودند کوچانیده بمازندران آورد و بآن جرأت داعیهٔ تسخیر خراسان پیدا کرد، و شیخ محققی با جمعی که ملازم امیر شاه ملک بودند دل دگرگون کرده پیش میرزا عمر بهادر را (۲۶۸ ب) رفتند و گفتند لشکر خراسان از امیر شاه ملک آزرده است چون سایهٔ شما بران دیار افتد همه بی اختیار پیش شما می آیند، میرزا عمر حقوق رعایت حضرت خاقان سعید فراموش کرده بسخن بی دولتان فریب یافت و چون برق [خاطف] از مازندران بجانب خراسان شتافت، و امیر شاه ملک در ولایت طوس از توجه میرزا عمر آگاه شد و مسرعی چون باد پیش بندگی حضرت فرستاد، حاوی اوراق عبدالرزاق از معتمدی شنید که چون خبر توجه میرزا عمر بحضرت خاقان سعید رسید مقربی بعرض همایون رسانید که دران زمان که میرزا عمر آمد گفتم که اعتماد را نمیشاید چه با پدر و برادر وفا نکرد، ع	باکه وفا کرد که با ما کند

بدان سخن التفات نفرمود یا نتیجه این داد، آنحضرت فرمود که ما با او بد نکردیم و اینکه مملکت من باو دادم یا ملک از آن منست چنین نیست، ع

بقا بقای خدا دان و ملک ملک خدا

بهر که خواهد دهد و از هر که خواهد ستاند تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ، بیُمن این عقیدت و حسن این نیت، ع

همه ملوک و سلاطین مطیع او گشتند

القصه آنحضرت از دار السلطنه هراة هژدهم شوال بسعادت و اقبال ابر دوار بر خنگ باد سیر کوه پیکر سوار گشته بچلکاء بادغیس در آمد، و در منزل قزل رباط نوکر امیر مضراب آمده عرضه داشت که پیر علی تاز قصد ارلات کرده امیر یادگار شاه ارلات ازو گریخت و با امیر مضراب پیوست، آنحضرت فرمود که امیر مضراب با لشکرها در لب آب مرغاب نشیند که حالا رایت منصور متوجه میرزا عمر است، و درین ولا مهد عالیه خانزاده از جانب سمرقند رسید و میرزا محمد جوکی بهادر را رسانید، و حضرت خاقان سعید در فاتحهٔ این سفر باین مسرت تفاءل نموده طوی بزرگ فرموده ایشانرا بجانب دار السلطنه هراة فرستاد و رایات همایون عازم جام شد، و در نواحی قریهٔ بردویه هر دو لشکر بهم رسیدند و در حال میرزا عمر بمقاومت و جدال پیش آمد و ازین طرف اعلام ظفر اعلام افراخته شد و صفها راست بایستاد، جکهٔ تواچی که ستون قلب میرزا عمر بود قلبگاه شگافته و شتافته پیش آنحضرت آمد، دیگران چون آن حال معاینه دیدند فی الحال بهر طرف پریشان گردیدند، نظم

بی زد سر نیزه و آمد شد پیکان	آن فتح که مفتاح امان بود بر آمد

و بنصرت یزدانی و قوت ربانی ماه منجوق شاه جهان سر بعیوق افراشت و دبیر تقدیر طغراء فتح و نصرت بر علم دولت آنحضرت نگاشت، و میرزا عمر چون شهباز چتر همایون را بال اقبال کشاده دید مرغ صفت پای بست دام اضطراب گردید، و پای از میدان جنگ باز کشیده عنان بدست نامرادی داد و با جمعی اندک و خوف بسیار روی بوادی فرار نهاد، و این فتح روز دوشنبه تاسع ذی قعده در حوالی بردویهٔ جام اتفاق افتاد و غنایم بسیار در قبضهٔ اقتدار سپاه ظفر شعار آمد و حضرت خاقان سعید بصدق نیت شرایط شکر حق تعالی بجای آورده

اسیران را در حریم امن و امان مادی داد و عرصهٔ خراسان از آسیب ظلم و طغیان ایمن گشت، و فتح نامه‌ها باطراف ممالک روان شد، و سواری بسرعت تمام عزیمت هراة نموده، مهتر عمر بنادگانی که بیکِ میرزا بایسنغر بهادر بود هم بعزم رسانیدن خبر متوجه شد و هر یک را داعیهٔ آنکه بیک روز بهراة آید و آن مسافت که زیادت از سی فرسخ است بیک روز بپیماید، مهتر عمر برباطِ تومان آغا که نزدیک کوسویه است رسید و سوار را آنجا دید و خود را لنگ ساخته پیشِ او آمد و گفت مرا نیز جهت رسانیدن خبرِ فتح آورده بانعام و اکرام چنان [ورق ۲۶۹ ب] ممتاز شد که همه عمر بی نیاز بود، و آنحضرت میرزا الغ بیگ را مجدداً بحکومتِ خراسان و مازندران معین ساخته هم از جام شهزادهٔ (۲۶۹ ب)
عالی مقام عازمِ ولایتِ طوس شد و رایاتِ همایون، ع

دولت و اقبال یار فتح و ظفر رهنمون

متوجه دارالسلطنة سمرقند [والصواب: هرات] گشت۔

و در منزلِ امرودک قاصدی از طرفِ کرمان آمده بموقف عرض رسانید که امیر ایدکو برلاس را مرضی صعب طاری شده و دیعتِ حیوة را بمقتضی اجل سپرد، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

ذکر رفتن امراء بجانبِ غور و آوردن میرزا عمر از طرفِ مرغاب

درین ولا از جانب غور خبر آمد که جمعی مفسدان با ملک صالح پسرِ ملک اسمٰعیل از هندوستان بغور آمده و محمد سپهبد غوری که پدران او در زمانِ ملوک کرت حاکمِ غور بوده اند با او یار شده و بنیاد فتنه و فساد و ظلم و بیداد کرده اند، و عمّال را که ضابطه اموال بوده اند بدرجهٔ شهادت رسانیده و رعایا را بجور و تعدّی پایمال گردانیده، حضرت خاقان سعید خواست که رکابِ عالی بعزم آن طرف در حرکت آورد و امراء عرضه داشتند که کفایتِ این مهمات و دفعِ چنین جزئیات بکمین بندهٔ این درگاهِ آسمان رفعت و بر آوردهٔ این بارگاهِ رتبت حوالت باید نمود، نظم

چه حاجت تیغ شاهی را بخون هر کس آلودن تو بنشین و اشارت کن بچشمی و به ابرویی

فرمانِ همایون نفاذ یافت که امیر شیخ لقمان برلاس و امیر حسن جاندار بدفع آن حادثه قیام نمایند۔

و میرزا عمر بهادر که در صحرای بردویه جام انهزام یافت اگرچه بی درعِ داودی نمی خفت و بی جوشنِ سیمابی نمیرفت و از شعله رمحش روشنی در دلِ کیوان می تافت و بزخمِ خدنگ سینهٔ سندان می شگافت [عاقبت] چون قضا رسید از آن همه حزم و احتیاط هیچ فایده ندیده و در حوالی آبِ مرغاب بدستِ نوکران امیر مضراب گرفتار شد، ع

همانجا درع داودی بینداخت

زخمی سنگین بر سر و بندی گران بر پای بار دوی همایون که در منزلِ امرودک بود رسانیدند و حضرت خاقان سعید مرحمت فرموده محفهٔ پادشاهانه عنایت نمود و طبیب و جرّاح ملازم ساخته بدار السلطنهٔ هراة فرستاد و شاهزاده در تقوز رباط جانِ شیرین بهزار حسرت داد، و بیست و پنجم ذی قعده در مزار امام فخرالدین الرازی مدفون گشت، ع

امّید دراز و عمر کوتاه چه سود

و آنحضرت اوایل ذی حجه بمستقرِ دولت نزول فرمود، و صول کوکبهٔ عید اضحی موافق نحرِ اعدا اتفاق افتاد و منتصفِ ماه عرصهٔ بادغیس بنور ظهور موکب منصور آراسته شد، و آنجا برای انور عرضه داشتند که امرا که بجانب غور رفته اند بموقف عرض میرسانند که یاغی گروه انبوه است و مودود گرمسیری در صددِ مددِ ایشان، بنابر احتیاط نزدیک نرفتیم تا بهر چه فرمان شود عمل نمایم، آنحضرت از ییلاق کینو امیر جهان ملک و امیر سید احمد ترخان و امیر فرمان شیخ را روان فرمود و امراء بهم پیوسته بیاغی رسیدند و حسامِ انتقام کشیده در یکدم کارِ ایشان به اتمام رسانیدند و دران دیار نگذاشتند، و محمد سپهبد گریخته ملک صالح گرفتار گشت و او را مقید بهراة آورده بهر عبرت دیگران بر درب میدان مصلوب شد [بیت]

برکشد دشمنِ ترا گردون لیک برنگذرا ناز از سردار]

و باقی فئهٔ جافیه را بدار البوار فرستاده امرا و سپاهیان با غنایم فراوان، ع،
بارگاه عالم پناه آمدند

ذکرِ واقعاتِ ممالک آذربایجان

میرزا ابابکر سال گذشته ماه شعبان در تبریز بود که خبر آمد که میرزا عمر و میرزا رستم اغروق او را که در ری بود غارت کرده باصفهان بردند، میرزا ابابکر محمد دواتی و زین الدین قزوینی را در تبریز برای عمارت باز گذاشته عازم اصفهان شد، محمد دواتی دروازها و باره و سنگ‌انداز و تیرگذارها ساخته راهها مسدود گردانید (۲۱۹ب) و رعایا را استمالت داده بزراعت و عمارت مشغول شدند، ناگاه خبر آمد که امیر بسطام جاگیر عزیمتِ تبریز دارد و امیر شیخ ابراهیم نیز متوجه است، دواتی را طاقت مقاومت هیچکدام نبود کسان پیش بسطام فرستاده صلح کرد و بسطام بیستم شوال به تبریز آمد و چند روز معاشِ پسندیده کرد و جمعی تمام پیشِ امیر شیخ ابر[ا]هیم که در بیرونِ تبریز نشسته بود از امیر بسطام سخنی چند رسانیدند که بوحشت [رسید] امیر شیخ ابر[ا]هیم منصور برادر بسطام را با پسرش محمد مقید ساخت، و [امیر] بسطام شنیده فی الحال غرّه ذی حجه بقصدِ آنکه بحرب و شبیخون کاری از پیش برد از شهر بیرون آمده و جمعی او را مانع شده بطرفِ سراو رفت، و محمد دواتی و شیخ قصاب و خواجه شیخ محمد کججی و خواجه محمد دمشقی و خواجه زین الدین قزوینی را با خود برده پشکلین رسید، و در ییلاق قشقابر کوهی بلند در مرغزار فرود آمد، و شیخ قصاب و قاسم انکوتی که قراول بودند از احشام که امیر شیخ ابراهیم می برد چند خانه و چیزی مواشی باز گردانیدند، امیر بسطام چون دانست که امیر شیخ ابراهیم عازم تبریز است تبریزیانرا اجازت داده بطرف اردبیل رفت، و محمد دمشقی و زین الدین قزوینی بغدادافتادند و محمد دواتی و کججی هفتم ذی حجه بقیتول امیر شیخ ابراهیم رسیدند، و فی الحال ایشانرا مقید ساخته مالِ خطیر حواله داشت، و آخر ماه به تبریز آمد و چند روز بعشرت گذرانید و از انجا باوجان رفت، درین اثنا خبرِ آمدنِ سلطان احمد شنید

فرمود که مدتها را با این خاندانِ مبارک طریقهٔ اخلاص مسلوک است چون عرصهٔ ملک خالی بود و رعایا از طمع هر کس در زحمت، آمدیم و محافظت کردیم، اکنون که خداوندِ خانه تشریف آورد ما بخانهٔ خود رویم، از اوجان کوچ کرده منصور جاگیر و پسرش را که مقید داشت گذاشته پیش امیر بسطام فرستاد و عازمِ شروانات شد، و سلطان احمد اواسط محرم بدار الملک تبریز آمد و مجموع اکابر آذربایجان و تبریزیان شادمانی نموده شهر را آیین بستند و عهد قایم تازه گردانید و شیخ علی اویرات و محمد سارو ترکمان پیش سلطان احمد آمده ابهها کشیدند، سلطان گفت، بیت

بجا آورید حق نمک بکام شما باد چرخ فلک

خواجه محمد کججی و امیر جعفر و خواجه مسعود شاه و خواجه زین الدین قزوینی را دیوان ساخت و باز گیرانیده اموال ستاند و دیگر باز تربیت فرموده بر سر کار آورد، و درین ولا خبر آمد که میرزا میرانشاه و میرزا ابابکر در محاربهٔ اصفهان مظفر شده و باز گشته عازم تبریزند، سلطان احمد متوهم شده با غلبهٔ تمام متوجه اوجان شد و با امرا مشورت کرده مصلحتِ عزیمتِ جانبِ بغداد دیدند، سلطان روان گشته لشکریانِ آذربایجان پریشان شدند۔

میرزا ابابکر هشتم ربیع الاوّل به تبریز آمد و بسبب طاعون بشهر در نیامده بشنبِ غازان [نزول] فرمود و از انجا بطرف نخجوان رفته بطرف ملک عزّ الدین بکردستان فرستاد، و ملک آمده در باب قرایوسف سخن گفتند و بر محاربه قرار یافت و هر دو سپاه در زنجوله نزدیک یکدیگر رسید، آب ارس میان فریقین حایل بود، غرّه جمادی الاولی دلیران طرفین تیر را سفیر ساخته سوال و جوابی داشتند، روز دیگر میرزا ابابکر از آب گذشت و صفها راست کرده بمحاربه مشغول گشت،

نظم

ابابکر با لشکری بیشمار درآمد بهیجا چو اسفندیار
دلاور قرایوسفِ پهلوان بمیدان درآمد چو رستم روان

میرزا ابابکر جنگهاء مردانه کرد اما لشکر او روگردان شده جمعی گرفتار گشتند و میرزا ابابکر نیز برگشته بمرند آمده تبریز را غارت فرمود و لشکریان او در هیچ یمین یسار نگذاشتند و فقرا و مساکین اماکن [و مساکن] را وداع کرده بسیاری از شکنجه هلاک شدند، و شیخ قصاب دو نوکر امیر مزید بکنه را که

چند اول بودند بقتل آورد و دیگران ترکِ تالان کرده گریختند، و شیخ قصاب در صحرا آتش بسیار افروخت و میرزا بگمان آمدنِ ترکمان کوچ کرد (و) شیخ قصاب [ورق ۲۷۰] در عقب تا سعید آباد (۲۷۰ ا) آمد و میرزا ابابکر بسلطانیه رفته قلعه را محکم کرد و آن زمستان در ملک ری گذرانید۔

ذکرِ عصیان بیان قوچین و قتلِ او و باقی قضایا

میرزا ابابکر در ری شنید که بیان قوچین در قلعه شهریار یاغی شده است و پیش میرزا عمر بمازندران فرستاده که برادرت از لشکر ترکمان روگردان و خراب و ضعیف در قزوین غافل نشسته، جمعی پیش من فرست تا بسر او رویم، میرزا ابابکر آگاه شده شیرین بیگ را در قزوین گذاشته عازمِ شهریار شد و قلعه را محاصره نمود، و امیر بیان جنگهای سخت کرد و لشکریانِ میرزا ابابکر مردانه پیش رفته فصیل را گرفتند و اهل قلعه را دل و دست از کار رفت و امان طلبیده قلعه را تسلیم کردند، میرزا ابابکر قلعه را به علی صدیق سپرده امیر بیان و کسانِ او را بیاسا رسانید، و در وقتی که میرزا ابابکر قلعه را محاصره داشت میرزا عمر لشکری از مازندران بری فرستاد تا بسر اغروق میرزا ابابکر رفته دو هزار خانه وار مغول بجانب استراباد راندند، چنانچه شرح داده آمد، و میرزا ابابکر بساوه رفته مال امان بر رعایا حواله کرد، و امراء بجانب کردستان روان ساخته اموال بسیار آوردند، و خود بطرف درگزین و همدان روان شد۔

درین اثنا عمر کتوک به سمعِ میرزا ابابکر رسانید که جمعی امراء اتفاق کرده اند که میرزا ابابکر را از میان برداشته میرزا امیرانشاه را تقویت کنیم و سلطانیه و قزوین تالان کرده بخراسان رویم، میرزا ابابکر عمر کتوک را گفت که قطعاً این سخن با کس مگوی که من هم شنیده ام، و امراء توکل ارس بوقا و امیر حسین برلاس و اسمعیل اتکه را طلبیده همه را گرفت و تعلقات ایشان را بعلی صدیق سپرد و خواست که نوشیروان برلاس و خواجه بردی را نیز بگیرد ایشان خبر یافته گریخته بودند، این جماعت را که گرفته بود حاضر ساخته احوال پرسید، توکل ارس بوقا گفت: مارا اسمعیل اتکه برین داشت، گفت کرا بجای من تعیین میکردید!

گفتند: میرزا امیرانشاه را، گفت: او خبر داشت؟ گفتند: نه، همه را بقتل رسانید و سر ... بولایتی فرستاد، و پدر را بند فرمود، و قتلقخواجه و یساول و عمر کتوک را که این خبر رسانیده بودند هر یک را کمر مرصع که خراج مملکتی بود عنایت فرمود، و از امرای پدر هر کرا ازین قضیه خبر بود بقتل رسانید و از سرزمین درگزین بقردون ارغون رفت، ع

چند روزی بکام دل گذراند

ذکرِ مخالفتِ که میانِ فرزندانِ میرزا عمر شیخ واقع شد

میرزا اسکندر خبرِ وفات امیر ایدکو شنیده در مملکتِ کرمان طمع کرده و ایلچی بشیراز فرستاده میرزا پیر محمد را استدعا نمود و پیش از آمدنِ جواب، شیراز متوجه شده برفسنجان رسید، مردم آنجا بامیدِ مددِ کرمان محاربه کرده، چون از طرف کرمان مایوس شدند امان طلبیدند، میرزا اسکندر از گناهِ ایشان گذشته کسی را نیازرد و بکوبنان آمده داروغه آنجا گریخته بود بر انجا (نیز) مسلط شد، و در قلعه رفسنجان و کوبنان معتمدان گذاشته عازمِ یزد شد، و پسر امیر ایدکو صاحب سلطان با غلبه تمام بکوبنان آمد، و میرزا اسکندر غنایمی که گرفته بود بیزد فرستاده از سه فرسخی کوبنان بازگشت و در برابرِ لشکرِ کرمان ساعتی ایستاده آخر روز بکوبنان [درآمد]، لشکرِ کرمان با آنکه بسیار بودند هم در شب بجانبِ کرمان عود نمودند و قراولان اسکندری فرسنگی در پی رفته کسی ندیدند، و میرزا اسکندر عازم یزد شد، و بعد از کرمانیان رفسنجان و کوبنان از گماشتگانِ میرزا اسکندر انتزاع نمودند۔

و درین سال میانِ فرزندانِ میرزا عمر شیخ بسعایتِ مفسدان و خباثتِ حاسدان اراقم وحشت در جنبش آمد و آتشِ فتنه اشتعال یافته بآن رسید که میرزا پیر محمد فرمود که میرزا اسکندر را بند کردند و یزد را بمعتمدی سپرده آخر این آن را نقل شیراز کرد (۲۷۰ ب) و داروغگانِ مواضع و سرحدها پیش میرزا پیر محمد آمدند غیرِ عمر قورچی که داروغه نایین بود، ابا نمود، و میرزا پیر محمد عازمِ اصفهان شد و از راهِ فیروزان درآمده بشکستنِ بندها و تخریب عمارات و تضییعِ زراعات فرمان داد و چون میرزا رستم صاحبِ فراش بود و کسی بجنگ پیش نیامد

میرزا پیر محمد از نزدیکِ اصفهان بازگشته بشیراز آمده برای خانزاده یراقِ راهِ حج فرمود و میرزا اسکندر را مقیّد بخراسان فرستاد، واو در چارده فرسخی طبس بند گسیخته از راه بیابان بنا بینِ اصفهان آمد و میرزا رستم رسیدنِ او فوزی عظیم دانسته او را بتعظیم تمام به اصفهان آورد، و میرزا پیر محمد از استماعِ اتّفاقِ ایشان متوہّم شده نوکرانِ میرزا اسکندر را که در شیراز بودند بند فرمود، و میرزا اسکندر باعث شده باتّفاقِ میرزا رستم متوجّه شیراز گشتند۔

میرزا پیر محمد فرمود که از سرحدّ بندِ عضد تا دامنِ قلعه مارا کنار رودخانه را که محلِّ گذارست نگاه دارند، و تیمور خواجه را برسمِ منغلای بدرهٔ تنگ فاروق فرستاد، و میرزا اسکندر بمشہدِ مادرِ سلیمان علیه السلام رسیده بقریهٔ گمہر رفت و درین حال تیمور خواجه از طرفِ مخالف آنجا رسید و آن زمین چنان ہموار است که اگر گنجشکی حرکت کند می نماید، میرزا اسکندر بی التفاتانه بر ایشان تاخت و ہمه را پریشان ساخت و تیمور خواجه مضیقی ہمچو تنگِ فاروق گذاشته و از آب گذشته بقولِ خود ملحق شد، میرزا پیر محمد دانست که این جرأت اسکندریست، بعد از مشورت جمیع تومانات و قشونات کنار آب گرفته گذارہا نگاه میداشتند، میرزا اسکندر از تنگِ فاروق گذشته بقصبهٔ کناره آمد و میرزا رستم بالشکرِ قول رسیده از گرفتنِ گذرہا متحیّر ماندو روز باخر آمده ابری تاریک درہم پیچید، میرزا اسکندر گفت اگر امشب باران آید و فردا آب بزرگ شود گذار دشوارست بهر طریق امشب از آب می باید گذشت، برین قرار جمعی را در گذار کنگری که مشہورترین گذارہاست در برابر لشکرِ فارس بازداشته نقاره میزدند و میرزا اسکندر از گذار جشنیان بر آب زده چون باد گذشت و مستحفظانِ باقی گذرہا این خبر شنیده و گذرہا گذاشته ہمه گریختند، میرزا پیر محمد باوجود چنین گناہی بزرگ چون محلِّ نازک بود از مستحفظان باز خواست نکرده عازمِ شیراز شد، و باد و باران چنان قوی شد گویی فزعِ اکبر بود یا طوفانِ دیگر روی نمود، ہردو لشکر متعاقبِ یکدیگر نمازِ شام بشہر رسیدند، میرزا رستم در برابر دروازهٔ سلم لشکرگاه زده بسببِ لای بدامنِ کوه رفت، و مدّتِ محاصره بچہل روز کشید و اکثر ایّام صبح تا شام جنگ و جدال و حرب و قتال بود و چون فتح میسّر نمیشد اصفهانیان مصلحت چنان دیدند که گرمسیراتِ شیراز را فرو پیچیده و احشامِ ولایات را در نوردیده از خرابی ہیچ دقیقه

فرو نگذارند، و گرگین لاری بایشان بود، اصفهانیان ولایات و گرمسیرات غارت و تاراج کرده و غنیمتِ بسیار گرفته عازمِ اصفهان شدند۔

وقایع سنه عشرة وثمانمائة

ذکر توجّه حضرتِ خاقانِ سعید بجانبِ بلخ

حضرتِ خاقانِ سعید در افتتاحِ این سال بدولت و اقبال جہت دفعِ پیر علی تاز عازمِ بلخ شده سپاهِ ظفر پناه در حرکت آمده نوزدہم محرّم از ییلاقِ بادغیس توجّه نمود تا لنگر شیخ زاده بایزید عنانِ کمیتِ جہان پیمای باز نکشید، و اوایلِ صفر ہمای رایتِ سلطانی سایه میمون بر خطّهٔ اندخود انداخت و آن بلده را از بیدادِ فتنه جافیه ایمن ساخت، و پیر علی تاز جرأت نموده تا پُلِ خطب پیش آمده سرِ پُل گرفته بنشست، و موکبِ ہمایون بمنزل [ورق ۲۷] (۱۲۷) دوکه رسیده از طرفِ بلخ دانه خواجه قوچین و بعضی نوکرانِ میرزا پیر محمد آمده عرضه داشتند که چون پیر علی تاز از توجّهِ رایاتِ ظفر آیات خبر یافت روی از میدانِ ستیز تافته به بیابانِ گریز شتافت، آنحضرت میرزا سید احمد و امیر یادگارشاه و امیر نوشیروان و امیر حسن صوفی و امیر چہارشنبه و امیر جہان ملک را در عقبِ او فرستاد، و امرا بادر رسیده پیر علی معدودی بدر رفت، و احمال و اثقالِ او بدستِ لشکرِ منصور افتاد، و از آنہا که با او بودند ہر که را سعادت مساعدت نمود باردوی ہمایون رسیده امان طلبید و چنانچه از مکارمِ اخلاقِ آنحضرت معتاد بود ہمه را خلعتِ امان کرامت فرمود، و بیستم ماه صفر باقبقرِ بلخ منزلِ ہمایون شد و بمسامعِ جلال رسید که جمعی از حشمِ خلّم متوجه ختلانند، آنحضرت میر حسن جاندار را در عقبِ ایشان روان ساخته و او ہمه را تاخته متفرّق گردانید، و چون شہرِ بلخ را غبارِ موکبِ ہمایون معطّر ساخت و ہمای چترِ سلطانی سایه بر آن ولایت انداخت امراء که در عقبِ پیر علی تاز رفته بودند او را از ولایت بیرون کرده، ع، بافتح و ظفر معاودت فرمودند

وسلطان محمود ولد امیر کیخسرو حاکم ختلان وخواجه علی پسر امیر الجایتو حاکم سالی سرای پیشکشها فرستاد، وظیفه خدمتگاری بجای آوردند، حضرت خاقان سعید امیر قناشیرین را بسمرقند روان کرد وازان طرف امیر الله داد وسیدی ومنصور خماری بشهر ترمذ آماره بودند ومنصور بدولت ملازمت رسید، آنحضرت امیر جهانملک وامیر فرمان شیخ را پیش امیر الله داد فرستاده پیغام داد که ما با خلیل سلطان برهمان عهدیم امرا رفته وبا امیر الله داد سخن گفته باز آمدند، وآنحضرت امیر فرمان شیخ را پیش میرزا خلیل فرستاد که فرزند سعادتمند بیگی کا نراد الله عصمتها را بیاورند، وامیرزا خلیل سلطان مصحوب امیر قناشیرین ایلچی فرستاده شانقار وپیشکش بسیار وبیلاکات بادشاهانه روان کرد، ودرین اثنا خبر آمد که پیر علی تاز دریکه الننگ نشسته، آنحضرت امیر مضراب وامیر توکل برلاس وامیر شیخ لقمان برلاس وامیر علی بیک بکاول را نامزد آن طرف فرمود وفرمان اعلی نفاذ یافت که قلعه هندوان بلخ که مدت سی ونه سال بود که حضرت صاحبقران در مبداء پادشاهی آنرا خراب کرده بود معمور سازند، ولشکری ورعایا چند گاه باهتمام تمام بعمارت آن تل خاک مشغول شده معمور ساختند، وایالت ولایت بلخ را بمیرزا قیدو که فرزند ارجمند شهزادهٔ سعید شهید میرزا پیر محمد بود تفویض فرمود وامیر شمس الدین اوج قرا وامیر توکل برلاس را که نوکران آنحضرت بودند بمیرزا قیدو داد، وامیر جهانملک را فرمود که چند گاه در بلخ توقف کند که مملکت بر میرزا قیدو قرار گیرد، وموکب همایون مراجعت نموده در شبرغان نزول فرمود، ودرین ولا امیر فرمان شیخ از جانب سمرقند رسیده مهر عالی بیگی کا را رسانیده موجب مزید مسرت آمد، آنحضرت خطهٔ اندخود را سیورغال امیر سید احمد ترخان ساخت، ورایت معاودت بصوب دار السلطنه هراة برافراخت ومنتصف ربیع الآخر بمستقر دولت باز آمد - بیت

خجسته باد بتاییدِ ایزدِ متعال   وصول رایت حضرت بمستقرِ جلال

وامرا که بطلب پیر علی تاز رفته بودند باو رسیدند وآتش قتال برافروخته، پیر علی رایت ضلال برافراخت اما ع عاقبت جز فرار چاره ندید   رخسارِ امید تیره دچشم اہل خیره روی بعقبهٔ هندوکش آورد وامرا ع   مظفر ومنصور باز آمدند

واز تقدیر الهی دران معارک امیر علی بیگ که نوکر نیک حضرت بود سعادت شهادت یافت، وفرزند او امیر عبد العلی سالها در سلک معتبران انتظام داشت، وامیر جهانملک نسق مهمات ولایت بلخ وایالت میرزا قیدو نموده واهل شر وفساد را کوچانیده وموافقان پیر علی تاز را بیاسا رسانیده باز آمد -

ذکر عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب مازندران کرت ثانی (۲۷ب)

چون موکب همایون حضرت خاقان سعید از یورش بلخ بدار السلطنه هراة رسید نوکر میرزا الغ بیگ آمده عرضه داشت که پیر پادشاه مردم اوباش وخسایس الناس ومردم جانی قربانی وتوکلی را جمع کرده وبمازندران آمده قلعهٔ استراباد را محاصره دارد وشمس الدین علی جمشید قارن که بموجب حکم کوتوال آنجاست در مضیق ضرر ومعرض خطرست، چون این حکایت عز استماع یافت فرمان همایون نافذ شد که امیر مضراب بسر حد سیستان دگر میر رفته قشلاق آنجا کند وشاه زاده نور دیدهٔ دولت ونهال باغ سلطنت ابو الفتح ابراهیم سلطان را در دار السلطنه هراة گذاشته امیر نمک را پیش او باز داشت، وموکب همایون هژدهم جمادی الآخر بمنزل بشتر نزول فرمود، ودر قصبهٔ کوسویه لشکرها را تعیین نمود که هر کس براهی رود، نهضت حضرت خاقان سعید براه جام ومشهد قرار گرفت، وامیر حسن جاندار وامیر فیروز شاه وامیر شیخ علی حنک وامیر عجب شیر براه زاده ومحولات رفتند ورایات نصرآیات بموضع طرق مشهد مقدس رسیده امیر شاهملک بعز بساطبوس فایز شد، وآنحضرت شرائط قبهٔ مقدسه منوره بجای آورده واستمداد نموده برایکان رفت وآنجا بعرض رسانیدند که خراسانیان از پیر پادشاه جدا شدند، ومیرزا الغ بیگ کورگان در قصبهٔ خوجان شرف دستبوس یافته آداب طوی وپیشکش بجای آورد ودر منزل خواجه قنبر امیر یادگار شاه ارلات وامیر شیخ لقمان برلاس وامیر علیکه کوکلتاش با لشکرها بادغیس وسرخس ومرو وماخان وسایر آن ولایات رسیدند، وابو مسلم پسر امیر اوچ قرا از طرف مازندران آمده عرضه داشت که پیر پادشاه از آوازهٔ سپاه ظفر پناه راه فرار پیموده بجانب رستمدار رفت، وموکب همایون

بتعجیل روان شد، ماه رایت خورشید فر از افق صحراء استراباد طالع شد، و مملکت مازندران دیگر باره مضبوط و محفوظ گشت، و فتح نامها باطراف ممالک روان داشته چوبین قوچین را بجانب سمرقند پیش میرزا خلیل سلطان ارسال فرمود، و قلعه استراباد را محکم ساخته کوتوالی آن بر ابولیث مقرر شد، و قلعه شاسمان را عمارت نموده شیخ سلطان را بمحافظت آن گذاشت و مهمات مملکت استحکام یافته کلیات سلطنت انتظام گرفت، بیت

نظام حال زمان و قوام کار جهان تمام گشت باقبال شهریار جهان

و قشلاق در مازندران یراق دیده مرتضاء اعظم امیر سید عزّ الدین هزاره جریبی بسعادت ملازمت مشرف گشت و عنایت آنحضرت که همیشه شامل احوال سادات بود خطه دامغان را سیورغال او فرمود، و مقالید امور و نواهی جمهور مملکت مازندران ضمیمه دیگر ممالک فرموده بنوّاب کامیاب شاهزادهٔ عالیجناب میرزا الغ بیگ باز گذاشت و عنان جهانگشای بصوب خراسان معطوف ساخته لشکرها را اجازت فرمود، و شکار کنان از طرف سرخس در آمده تاسع ذی قعده مستقر دولت و سریر مملکت یعنی دار السلطنة هراة از شرف پای بوس آنحضرت عزّت و جلال و سعادت و اقبال یافت۔

ذکر عصیان امیر جهانملک و جمعی که با او موافق بودند و مآل حال ایشان

امیر جهانملک پسر امیر ملکت برادر زادهٔ امیر غاری از قبیلهٔ قوچینیان بود و در زمان طفولیت حضرت خاقان سعید ملازم بود و دقایق خدمتگاری در قابلیت جان سپاری بنوعی قیام نمود که قرین اعزاز شد و از اقران ممتاز گشت، چون سریر سلطنت عالم بوجود آنحضرت مشرّف و مکرّم شد جهانملک [ورق ۲۷۲] در میدان خدمت گوی سبقت از همگنان ربود (۲۷۲ب) و چون قضیّهٔ امیر سیّد خواجه واقع شد موجه و منصب او بجانب جهانملک تفویض رفت، و اوامر و نواهی او در وصل و فصل احوال و فرع و اصل اموال مُطاع و مسلّم شد، از شراب

قوّت دولت و مستی قدرت حکومت دماغ او مخبّط گشت، و سر از ربقهٔ اطاعت و روی از قبلهٔ مطاوعت برتافت، و سبب جزوی آن بود که چون آنحضرت از مازندران لشکری بجانب سیستان مقرر می فرمود و باحضار لشکرها مثال داده بود خواجه غیاث الدین سالار که صاحب دیوان ممالک بود حضوری پرداخته دفتری ساخته می نمود و بنام امراء و ارکان دولت دفعه دفعه جمع کرده بهر بیضهٔ مرغی و بهر منی گوشت گوسفندی و بهر یکمن جو ده من و بهر توبرهٔ کاه خرواری بر نسخهٔ تقریر نوشته بود و دران سال اجناس قیمتی تمام داشت و خواجه غیاث الدین این حشو یا تا در دفتر خود باز کرد و تیولات اتراک را یکی در چهار تسعیر گرفت و همه را از خود رنجانید بلکه با اولو الامر عاصی گردانید، فذلک این حساب بآن مفضی شد که چون این دفتر بعرض همایون رسد و حضرت داده داده و مال نباشد بار عرضی باید کشید، جمعی نادان بر عصیان متفق گشتند، و در سلخ ذی قعده امیر جهانملک با خویشان و امیر حسن جاندار با پسرش یوسف جلیل و سعادت بن تیمور تاش با برادر و بهلول بن بابا تیمور (کذا)، و سلطان بایزید عثمان و نمدک با یکدیگر عهد کردند که قصد حضرت خاقان سعید کنند، امّا چون عنایت پروردگار نگهدار آنحضرت بود شمّه از آن معنی معلوم فرمود و امیر مضراب را که از جانب سیستان آمده بود طلب داشته، مخالفان دانستند که سخنی بسمع اعلی رسیده، خواستند که بلشکری که عازم سیستان بود ملحق شوند، باین عزیمت بطرف جز عملناک رفتند، آنحضرت با جمعی برادران که ملازم رکاب همایون بودند سوار شد، و امیر مضراب بعاصیان رسیده جنگ سخت در پیوست و مضراب بهادر را زخمی عظیم [بر رو] رسیده بشهر در آوردند و آن بیعاقبتان از آب کاروبار گذشته آب را حصار ساختند و آنحضرت بدین طرف آب ایستاده لشکری که نامزد سیستان بود جوق جوق به بندگی حضرت می پیوستند، جماعت عاصی هر یک بطرفی جستند، سعادت بن سعادت را با برادرش و احمد آقبوقا را قفقو تیان، امیر حسن صوفی ترخان در بادغیس گرفته آوردند و سعادت بیاسا رسیده برادرش و احمد آقبوقا را آزاد کردند، و جهانملک و نمدک را امیر جرکس در ماخان گرفته مقیّد بجانب هراة فرستاد و در چهل دختران شربت فنا چشیدند، مصرع اینست سزای هر که عصیان ورزد

وامیر حسن جاندار و پسرش یوسف جلیل از راه بیابان طبس باصفهان پیش میرزا رستم رفتند و سلطان بایزید را در حوالی جام گرفته بشفاعتِ میرزا ابراهیم سلطان حیوة یافت، ع

عاصیان را او شفاعت هست امیدِ نجات

اِنَّهٗ جَوَادٌ کَرِیْمٌ۔

ذکر آمدنِ پیر علی تاز بجدودِ بلخ و قتلِ او

میرزا قیدو از بلخ قاصد فرستاده عرضه داشت که پیر علی تاز باز مردم جمع کرده و از بدخشان مدد یافته متوجه بلخ است، حضرت خاقان سعید بهادران نصرت شعار برسمِ ایلغار نامزد آنطرف فرمود و لشکرِ منصور در حوالی بلخ به پیر علی تاز باز خوردند و در حملهٔ اوّل پیر علی تاز سر خود گرفته بدخشانیان بولایت گریختند، سردارانِ هزارهٔ پیر علی مشورت کرده گفتند تا این خمیر مایهٔ فساد در میان ما خواهد بود یاغی گری کم نخواهد شد اتفاق نموده او را گرفتند و سر بی مغز او که آرزوی گاه داشت پُر کاه کرده بدار السلطنهٔ هراة فرستادند، قطعه

تیغت ز کلهٔ سرِ بی مغزِ دشمنان نسرینِ چرخ را چو همای استخوان دهد
هر سر سبک که با تو زبان آوری کند ایّام گوشمال بگرزِ گران دهد

(۲۷۲ ب) واهالی آن ولایت به بسترِ فراغت آسوده در دعائی دوام دولت افزودند۔

حکایتِ ممالک فارس و بلادِ عراقِ عجم

میرزا پیر محمد عزم انتقام سالِ متقدم مصمّم گردانیده الکاء فراوان بلشکریان داده و بیراق تمام آهنگ راه عراق و اصفهان کرد، و میرزا رستم بغلبهٔ سالِ متقدم مغرور شده آمدنِ امیر حسن جاندار و فرزندانِ نامدارِ او موجب ازدیادِ غرور گشت، و در آن ایّام بسببِ طاعون بسیار از اهالی اصفهان فرو رفتند، و میرزا رستم در ییلاق گنامان خبر لشکر فارس شنیده جمعی او را بصلح دلالت کردند و از روی عُجب گفت "جمعی کاروانیان شیراز برای ما تبرکات می آورند"، میرزا پیر محمد نزدیک رسیده میرزا رستم اغروق را گذاشت و دو فرسنگ پیش رفته موضع جنگ

اختیار کرده فرود آمد، و قراولان طرفین یکدیگر را دیده آن شب تا روز پاس داشتند۔

علی الصباح میرزا پیر محمد طنطنهٔ کوس حربی ساخت و از نفیر برغو هیبتِ کوه کا زلزله در گنبدِ گردون انداخت و صفوف لشکر آراسته در برانغار جلبانشاه برلاس که رستم زمان بود و طاهر [بن ؟] امیر سیف الدین را باز داشت و قول را با امیر سعید برلاس و شیخ محمد جوان و صدیق سپرده در جوانغار خواجه حسین شربت دار با امرای نامدار مقرر شد، و از طرف میرزا رستم در قول سلطان شاه و قاضی احمد صاعدی بود، و در جوانغار صادر اغلن و میرزا اسکندر رود در برانغار میرزا رستم و امیر حسن جاندار قرار یافت، چون هر دو صف در برابر ایستادند میرزا رستم تعجیل نموده بر لشکر فارس حمله کرد و بهادران طرفین و دلاورانِ جانبین در یکدیگر افتاده دادِ مردی و مردانگی دادند، عاقبت اصفهانیان رو بگریز نهادند۔

میرزا رستم بکاشان آمد و امیر حسن جاندار و فرزندانش و سلطان شاه و محمود آقبوقانی ملازم بودند، میرزا رستم ایشان را در کاشان گذاشته خود با فرزندان متوجهِ خراسان شد، و شرحِ آن آید انشاء الله تعالی، و میرزا اسکندر نیز عزیمتِ خراسان نمود۔

میرزا پیر محمد چون انتقام خود کشید فرمان فرمود که هیچ آفریده را با کسی کار نباشد و غیر آنکه در روز جنگ فرود آورده اند متعرض نشوند، اصفهانیان چون مژدهٔ امان شنیدند فوج فوج و فشون فشون میرسیدند و میرزا پیر محمد چنانکه عادت پسندیدهٔ او بود همه را نوازش و تربیت [می] فرمود، و لشکرِ فارس چند روز در مرغزارهای شهرک و گندمان نشستند تا او لاغان فربه شدند، و امیر حسن جاندار بیچاره وار با فرزندان از کاشان پیش میرزا پیر محمد آمد و در همان ولا ایلچی حضرت خاقان سعید رسید و خبر گریختن ایشان رسانید، میرزا پیر محمد مجموع را بند فرمود و محمد قبچاقی و علیکی تکاول [کذا] را به بدرقه تعیین نمود و بهمراه ایلچی بخراسان فرستاد، امّا چون بندیان از بلوک برآن گذشتند [بندها شکسته] و محافظان را بسته گذاخته سر خود گرفتند، و میرزا پیر محمد خاطر از معاملهٔ کاشان و جربادقان و سایر بلوکات اصفهان بلطف و عنف جمع فرموده عازمِ اصفهان شد، و غلّهٔ اصفهان با آنکه آفتاب بسنبله رفته بود از جهت بلای وبا نادِرو دیده مانده بود، چون میرزا پیر محمد قدم مبارک

در شهر نهاد انتقال و با هیچ اثر نماند، دیگر باره شهر معمور شد، و میرزا پیر محمد فرمود که دفترهای مالی و خراجی را تمام در آب شستند، و اصفهان را بفرزند خود میرزا عمر شیخ داد، و امیر سعید برلاس و شیخ محمد جوان و فاضل را پیش او گذاشت، و ضبط مال دیوان را بخواجه مظفر الدین مسعود نطنزی رجوع فرمود، و شیخ بیساول را بحکومت کاشان فرستاده بشیراز معاودت فرمود، و در مستقر دولت آرام یافت۔

ذکر محاربهٔ میرزا ابابکر و امیر قرا یوسف و کشته شدن معزّ الدین میرزا میرانشاه گورکان

(۸۰۳ھ) سابقاً مذکور شد که میرزا ابابکر چنانکه معتبر خود را (ورق ۲۷۳) در موضع قدرگزین کشته بقردق ارغون رفت و چندگاه آنجا ساکن بود، ناگاه خبر آمد که شکر الله جمال الدین بلغر و بردی بیگ و شرفشاه طارمی اواخر ذی حجه شیخ حاجی عراقی را کشتند، میرزا ابابکر طبل بشارت فرمود واز قردق ارغون براه سجاس بگوزل درآمده و یک دو ماه آنجا بود، شکر الله شرف دستبوس یافت و بمنصب عالی وزارت مشرف شد، درین اثنا خبر عزیمت امیر قرا یوسف بجانب سلطانیه محقق شد، میرزا ابابکر درویش قوچی را با دویست مرد جلد در سلطانیه گذاشته از چلکامزی بپای کوه دماوند رفت و تابستان آنجا گذرانید، و امیر قرا یوسف و امراء تراکمه بسلطانیه آمده یکشب آنجا بودند، روز دیگر سلطانیه را غارت کرده مردم او راخانه کوچ به تبریز و مراغه و اردبیل بردند، و درین ولا سلطان معتصم پسر سلطان زین العابدین بن شاه شجاع که دخترزادهٔ سلطان اویس بود از صدمت حضرت صاحبقران فرار نموده باز آمده پناه بقرا یوسف آورد، و قرا یوسف او را تربیت فرموده بهمدان و لرستان فرستاد و خود به تبریز رفت، و میرزا ابابکر خبر مراجعت قرا یوسف شنیده عازم سلطانیه شد، و درین ولا دانست که شکر الله بلغر با امیر سید رضا کیاء حاکم گیلانات بیعت کرده و از قزوین برده بار رفت، میرزا ابابکر بقزوین آمده خواجه

شرف الدین خالدی و سید عز الدین را با جمعی بطلب شکر الله فرستاد، و ایشان او را ایمن ساخته بقزوین آوردند، و میرزا ابابکر مال خطیر بر وی حواله کرد چنانچه باشکنجه هلاک شد، و میرزا ابابکر اواسط جمادی الاولی بسلطانیه آمده دو شب در میان باروبین رفت و آن نواحی را سه روز غارت کرده غنایم باقردق رسانید، و مراغه را نیز غارتیده لشکریان با عورات و اطفال بی رسیمها کردند، و در جیجال قشلاق فرموده لشکر بکردستان فرستاد تا غنایم بسیار آوردند، و تا بهار آنجا بعیش گذرانید، و در آنجا شنید که امراء جاونی قربانی نوروز و عبد الرحمن با پنجهزار سوار از طرف سمرقند براه خوارزم و مازندران بحدود ری رسیده اند، میرزا ابابکر قاصد فرستاده همه را استمالت داد و ایشان در نواحی درگزین باردوی او ملحق شدند و مجموع بانعام و اکرام مخصوص گشتند، و با ایشان در باب امور ملکی مشورت نموده رای بر آن قرار یافت که عازم آذربایجان شده آن مملکت را از ترکمانان مستخلص سازند و عزم تبریز کردند، واز آنطرف امیر قرا یوسف آگاه شده شانزدهم ذی قعده بشنب غازان آمده و تبارزه گرد او خندقی کندند و امیر بسطام جاکیر با برادران منصور و معصوم و پسرش اخی فرج و امیر حسین سعد و برادرش محمد تا قریب بیست هزار سوار و پیاده پیش قرا یوسف جمع شدند و بیست و چهارم ذی قعده در منزل سرد رود تلاقی فریقین واقع شد میمنه و میسره و قلب و جناح آراسته از طرفین روی بحرب آوردند، بیت

دلاور قرا یوسف نامدار　　بهیجا درآمد چو اسفندیار

امیر بسطام در میدان تاخت و دو کس را ناچیز ساخت، و پیر عمر و بیرم بیگ و جلال الدین خلیفه چند کس را از خم رسانیده گریزانیدند، میرزا ابابکر از مشاهدهٔ این حال، بیت

بغرید بر سان ابر بهار　　چو شیری که بیند بمیدان شکار

ترکمانان را که پیش آمده بودند گریزانیده جلال الدین دیزک را بقتل آورده و لشکر طرفین چنان برهم تاخت که غالب از مغلوب کسی باز نشناخت، شعر

ز تبریز تا دامن سرد رود　　روان گشت خون سپاهی چو رود

زبسیاری کشته در کارزار　　نبد هیچ کس را مجال گذار

(۲۲۳ب) میرزا ابابکر چون شیر گرسنه و گرگ درنده ا[ه]رطرف می تاخت و مردمی انداخت [و] بهر طرف که حمله می کرد[،] ع، اگر بر فریدون زد از پیش برد بعد از زمانها که در دریای قتال غوطه خورده بود چون بمقام خود باز آمد سپاه را برهم زده دید و درمیان گیرودار و اثنای کارزار قضا بساط سلطنت پادشاه معز الدین میرزا امیرانشاه را در نوشت و دبیر تقدیر منشور فنا بنام او نوشت، بیت

او نیز گذشت ازین گذرگاه　　آن کیست که نگذرد ازین راه

میرزا ابابکر عزیمت هزیمت نموده بسلطانیه رفت و ترکمانان غنیمت فراوان گرفتند، و ترکمانی سر سلطان سعید شهید میرزا امیرانشاه را پیش قرایوسف آورد، قرایوسف قهر کرده فرمود که گردنش زدند و سر پادشاه سعید را با بدنش بعزت تمام شسته در سرخاب مدفن ساختند، و بعد از مدتی شمس غوری نام در صورت درویشان استخوان او را بماوراء النهر رسانیده در قبة الخضراء کش مدفون شد، ع، کنج خاکست گنج را مسکن

صبح اگر درین واقعه جامه درید صادقست و ماه اگر درین حادثه چهره خراشید محق، سحاب اگر درین غم بجای آب خون بارد سزاست و دریا اگر درین ماتم کف بر سر آرد روا، آفتاب را مهر نشاید خواند که بعد از او برافروخت و شفق [را] مشفق نباید گفت که دلش بر او نسوخت، و [امیر] قرایوسف میگفت که اگر او را زنده پیش من می آوردند بواجبی رعایت او میکردم، و قرایوسف برین فتح نامدار سجدهٔ شکر حضرت پروردگار بجای آورده و امراء دلاوران را تربیت فرموده اجازت داد، امیر بسطام بولایت خود اردبیل رفته و با ساختگی تمام عازم عراق عجم شده بسلطانیه آمد، و پیشتر درویش حامد آلشتی را که در حسن مشار الیه بود برسالت پیش درویش قوشچی که از قبل میرزا ابابکر کوتوال قلعهٔ سلطانیه بود فرستاد و بانواع استمالت داد، اصلا مفید نیفتاد، و امیر بسطام از منتصف محرم سنه احدی عشر[ة] تا اواسط صفر بحرب و ضرب گذرانیده روز جمعه هفدهم صفر قلعه فتح شد، مهمات آنرا مضبوط ساخته کوتوالی آن را ببرادر خود معصوم داد، و امیر قرایوسف امیر بسطام را

انعام و اکرام تمام فرموده ایالت عراق عجم را برو مسلم داشت۔

حکایت سلطان احمد بغداد

سلطان احمد درین سال اعنی سنه عشر باستحکام بارو و حفر خندق بغداد سعی و اجتهاد نمود، و اواخر سال شاهزاده علاء الدوله ولد سلطان از حبس سمرقند خلاص یافته نزدیک بغداد رسید و سلطان استقبال نمود، و چون چشم او بر قرة العین افتاد از غایت اشتیاق پیاده شد و فرزند گرامی در پای پدر نامی افتاد و یکدیگر را کنار گرفته پدر او را دلداریها نمود و بشهر در آمد چند روز بعیش گذرانیده، و بعد از چندگاه سلطان شاهزاده را بحله فرستاد تا آنجا بفراغت داد عشرت داد، و پادشاه احمد بعادت معهود بشرب خمور و لذت دلدان و حور مفطور بود، و آخر ماه شعبان شاه علاء الدوله را پسری آمد شیخ حسین نام نهادند، و سلطان بجهت طوی بطرف حله رفت و جشنی بزرگ مرتب ساخته مدتی بعیش مشغول بودند، و سلطان باز آمده زمستان در بغداد گذرانیده و بهار فرزند را طلب داشته بخوش وقتی بسر بردند، ع،

هر وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار

وقائع سنه احدی عشر[ة] وثمانمائة

ذکر جشن سنت ختان شاهزادگان

حضرت خاقان سعید بر مقتضی سنت نبوی علیه الصلوة والسلام فرمود که فرزندان که عنوان صحیفهٔ شادمانی و جمال چهرهٔ کامرانی و میوهٔ دل و ثمرهٔ عمر، بیت

دو گوهر کان بختیاری　　دو دری برج کامگاری

غیاث الدولة والدین میرزا بایسنغر و جلال الدین محمد جوکی بهادر سنت موکده و قاعدهٔ ممهد بجای آرند، و فرمان همایون نفاذ یافت که اسباب طوی و مایحتاج مهیا گردانند، صیت [ورق ۲۲۴] این (۲۲۴ا)

سنّت سامعان عالم بالا شنیدند و آوازهٔ این جشنِ همایون باطرافِ ربع مسکون رسید، ماه که سیّارِ اقطار السموات و سیّاحِ منازل و مقامات است طبل بشارت این سور و کوسِ نشاطِ این سرور بر بامِ آسمان فرو کوفت، و عطارد که مستنبطِ علوم و مستخرجِ احکامِ نجوم است ارتفاعِ قوس النهار بدرجه و دقایق حاصل کرده طالعِ وقت مشتمل بر صعود دولت و سهم سعادت اختیار کرد، و ناهید که پرده سرای سراپردهٔ سپهر است زمزمهٔ چنگ بخرچنگ رسانیده نغمهٔ عود از سعود گذرانید و بحرکتِ شوق فلک وار در چرخ آمد، و آفتاب چون ابر نیسان گوهر فشان و چون شاخِ خزان درم ریزان شد و عقیق بخرمن و یاقوت بدامن آورده لعل از خارا و دُر از دریا نثار کرد، بهرام که سپهدارِ انجم و سالارِ کشورِ پنجم است چون چاؤشان بخدمتگاری برخاست و صفها از چپ و راست بیارا است، و سعدِ اکبر بر فرازِ شش پایه منبر خطبهٔ تهنیت به ادا رسانید و از برای دفعِ عین الکمال وَاِنْ یَکادُ ورد خویش گردانید، و کیوان که پیرِ درّاک و صومعه نشینِ قُلّهٔ افلاکست عُودِ قماری بر مجمر خورشید نهاد و طلسم دولت بر صفحهٔ ماه کشید، و در دار السلطنهٔ هراة بموضعِ باغ شهر خرگاههای صد سری و هشتاد سری و خیمهای سقرلاط و سایه بانهای ابریشمین سر بعیّوق افراخت و تختهای زر و نقره بخوشهای لعل و مروارید ترصیع و تزیین یافت، البساطِ نشاط از بخارِ عنبرِ غالیه سای شد و مجلس انس از بخورِ عبیر نافه کشای گشت، و بازارها و دوکانها بر مثالِ باغ ارم خرّم و آراسته کشادند، و قبهای خوب منظر مانند دُرجِ پُر گوهر و بُرجِ پُر اختر برسمِ آیین تزیین دادند، ساقیانِ سیمین ساق ساغرِ زرّین بر دستِ بلورین نهاده و بلعل شکر فروش هر طرف صلای عیش در داده - بیت

گفتی که لعلِ ناب و عقیق گداخت است
در جامِ زر ز عکسِ رخِ او شراب ناب

مغنّیان خوش الحان نواهای خسروانی در بزمِ آن خسرو ثانی میسرایید ند و آوازِ رود و سرود بچرخِ چنبری میرسانیدند، و رامشگرانِ زُهره طبع بزیر و بم چنگ و عود هوش از دل و دماغ می ربودند و دل و جان را فرح بر فرح میفزود، و در هر جا مجلس بسان بهشت برین آراسته و ساقیان نازنین

مانندِ حور عین نشسته و برخاسته، چند روز متصل بعیش و نشاط و عشرت و انبساط اشتغال بود و حضرت خاقان سعید در بارهٔ خواص و عوام انعام و اکرام تمام فرمود و این جشن همایون در دار السلطنهٔ هراة اواخر ربیع الثانی بخوبترین وجهی روی نمود، ع

مجلسِ عیش و نشاط و خرّمی آراستند

ذکر احوال میرزا ابابکر بعد از واقعهٔ میرزا میرانشاه

چون میرزا ابابکر بسببِ واقعهٔ پدرِ مغفور و انهزام لشکرِ مکسور در ممالک آذربایجان و عراق نتوانست بود عازمِ دار الامان کرمان شد و سلطان اویس پسرِ امیر ایدکو برلاس که بعد از پدر و برادر حاکم آنجا بود موکب او را به تعظیم و اجلال استقبال نمود و گفت: ما بنده و بنده زادهٔ این خاندانیم اگر ما را نسبت به فرزندان و فرزندزادگان حضرت صاحبقران چند منتی بدست برآید کدام دولت ورای آن تواند بود و ممالک و خزاین و دفاین همه مبذول است و از انحضرت قبول مأمول، و چند روز بطوی و عیش گذرانیدند، میرزا ابابکر سلطان اویس را بادشاهی باستقلال دیده در خاطرش شعلهٔ حسد زبانه کشید و معنی لا یجتمع فحلانِ فی شَوْلٍ وَلاَ سَیْفَانِ فِی غِمْدٍ بظهور پیوست، و از جانبین وحشت و نفرت آشکارا گشت، میرزا ابابکر فکرِ گرفتنِ سلطان اویس داشت و سلطان [اویس] نیز برلوح اندیشه [این] صورت [می] نگاشت، میرزا ابابکر بسعی بسیار خود را از آن (۲۴۴ب)
ورطهٔ خونخوار بیرون انداخت و عزم جانب سیستان بالخود مقرر ساخت، و در فصلِ تابستان روی به بیابانی نهاد که آبِ آتش فشانِ آن نمودارِ حمیم است و هوای هاویه سانش آیتِ عذاب الیم، و بحدودِ سیستان آمد شاه قطب الدین بقدمِ او شادمان گشته موکبِ او را باکرامِ تمام تلقّی نمود و پنداشت که موافقت با او موجبِ استغنا از استرضای حضرت خاقان سعید خواهد بود، و میانِ میرزا ابابکر و شاه قطب الدین عهود و مواثیق استحکام یافت، و استماع این اخبار سبب آن شد که عزم یورش سیستان مصمّم گشت۔

ذکر عزیمتِ خاقان سعید بجانبِ سیستان

حضرت خاقان سعید عزمِ یورشِ سیستان جزم فرمود و رایات ظفرآیات از دار السلطنهٔ هراة عاشر جمادی الاولی جنبش نمود، بلیت

برعزمِ نیم روز شهنشاهِ کامیاب لشکر کشید تیغ زنان همچو آفتاب

و چون موکبِ نصرت شعار بقصبهٔ اسفزار رسید رای اعلی اقتضاء آن فرمود که لشکر منصور جیبا نمایند، صحرا در صحرا جوشن و برگستوان موج جهان در جهان خود و خفتان و پلارک و سنان نمود، از درخشیدنِ آیینهای چینی در هر جانب خورشیدی لامع و از لمعهٔ تیغ و سنان در هر طرف برقی ساطع، بلیت

تو گفتی که روی زمین ز آهنست زنیزه هوا نیز در جوشن است

سپاه ظفرپناه متوجه فراه گشته بحدود آن ولایت درآمدند، و شاه اسکندر نیال تگین که والی آن ولایت بود قلعهٔ فراه را استحکام تمام داده بود، و حصارِ فراه در اصل حصنی حصین و قلعهٔ متین و ساکنانِ آن بحصانت و جلادت مغرور گشته و مددگارانِ سیستان با آن غرور همداستان شده بودند، لشکر منصور چون قضاء مبرم بر حوالی آن قلعهٔ محکم فرود آمد، بلیت

دزی بود با آسمان هم نورد نبرده کسی نام آن در نبرد

قلعهٔ پای بر ایوان کیوان نهاده و عیّوق در مقابله بمواضع مقاتلهٔ آن از چشم فلک بخناده و با این رفعتِ مقام در غایتِ حصانت و استحکام، و هزار مرد کاردیده گرم و سرد روزگار چشیده که نسرِ طایر از زخم تیر ایشان برخطر بود و کوه راسخ از بیم تیغ نشان برحذر بنمود و در آنجا ساکن بودند، جمعی بهادرانِ سیستان و دلاورانِ زاولستان مثلِ هندو بوقا و محمود شمس و محمود غوری و سیه سوار و محمود سیه سوار و عمر سیه سوار بکنارِ دیوارِ حصار آمده مستعد جنگ و قتال بر پشت دیوار حصار ایستادند، لشکرِ منصور را چون چشم بر ایشان افتاد جمعی از پردلانِ زمانه و پیادولان درخانه که پلنگانِ کوهِ قتال و شیرانِ بیشهٔ جدال بودند مثل محمود شاه چهره و شاه محمود نکودری و یوسف عراقی و خدابداد و حسین خلج و بایزید بندار [؟] ع

شیران جنگ جوی و پلنگان تندخوی

حمله کردند و از دیوارها گذشته پیاده درمیان باغی درآمدند و کار از تیر و کمان بریش و گریبان رسید و باهم برآمیخته بسیار گرز و شمشیر برهم ریختند سیستانیان چون دست بردِ سپاه ظفرپناه دیدند فرار نموده در قلعه خزیدند و دم درکشیدند، امراء دولت و اعیان حضرت منجنیقها ساخته عرادها افراخته و از اطراف سنگها انداخته بحفرِ خندق و کندنِ نقب مشغول شدند، سه نقب بعهدهٔ امیر مضراب، و یکی بعهدهٔ امیر علی ترخان، و یکی بعهدهٔ امیر حسن صوفی ترخان، و یکی بعهدهٔ امیر علیکه کوکلتاش، و یکی بعهدهٔ امیر جلال الدین فیروزشاه، و یکی بعهدهٔ نوشیروان، و یکی بعهدهٔ فرمان شیخ، و یکی بعهدهٔ امیر سید علی ترخان، و یکی بعهدهٔ امیر یوسف خواجه و امیر پکینه و مولانا ابراهیم صدر، و یکی بعهدهٔ امیر خاوندشاه، و یکی بعهدهٔ امیر موسی شیخ و امیر محمد مشرف و جماعت سرداران، سپاهِ سپهر مواکب از اطراف و جوانب خندق میکندند و نقب پیش میبردند، و اهلِ حصار نیز جنگهای مردانه [ورق ۲۷۵] میکردند، ده شبانروز بنوکِ پیکانِ جهان سوز و زبانِ سنانِ شعله افروز آتش قتال التهاب و اشتعال داشت و چهار دیوارِ آن حصارِ استوار چون چشمِ زره و خانهٔ زنبور شد، اهل قلعه دلایلِ عنایتِ الهی و مخایلِ قدرتِ بادشاهی مشاهده نموده بعین الیقین بر ایشان روشن شد که اگر از تیغ شاهِ جهان امان نجویند مجالِ تلافی و امکانِ تدارک نماند، شاه اسکندر نیال تگین و پهلوان شمس دراز و باقی نقبای قلعه از اوجِ رفعت بحضیض مسکنت آمده امیر شاهملک را شفیع ساختند و شفاعتِ او محل قبول یافته آنحضرت رقم عفو بر جراید جرایم ایشان کشید، و چنان قلعه که طوق استخلاص آن بر خسروان جهان بسته بود گشاده شد، شاه اسکندر و سرداران قلعه ببساطِ بارگاه بوسیده آواز وَاِن لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ برآوردند، آنحضرت گناهِ ایشانرا بذیلِ کرم پوشیده همه را تربیت و نوازش فرمود۔ ر۲۷۵ ۱۰۵

و چون خاطر همایون از مهم فراه فراغت یافت عنان جهانگشائی بصوبِ قلعهٔ اوک تافت و پهلوان شمس دراز را با معارفِ سیستان که از قلعهٔ فراه بیرون آمده تربیت یافته بودند مجدداً خلعت پوشانیده و برسم رسالت پیش شاه قطب الدین فرستاد، مضمون آنکه همیشه عنایتِ ما شاملِ احوالِ پادشاهان بوده، و شاه شاهان ابوالفتح که بشرفِ ملازمتِ

حضرتِ صاحبقران مشرّف گشته بوده در بلوکِ ملوک و برگهٔ شاهان بحرمت روزگار میگذرانید وچون او برحمتِ [حق] پیوست مملکتِ سیستان براعقابِ او مسلّم داشته آمد و سخنِ غرضخواه ونمام درحقِّ ایشان محلِ استماع نیافته، وچون ممالکِ متعلّق بدیوانِ ما گرفت همچنان برقرار آن مملکت را بایشان عنایت فرمودیم، واز غایتِ اعتقاد واعتماد که بر جانسپاریِ ایشان داریم شاهانِ فراه که ناتمام مدید در لشکرهای بعید حضرت صاحبقران را کوچ دادند بر موجبِ مکتوبِ ایشان که ذکرِ یاغی گریِ شاهان بعرض رسانیدند سیاست فرمودیم، والحالة هذه، مخالفت از ایشان غریب وعجیب مینماید، میباید که بعقل رجوع کرده تأمّل نماید که آخرِ این کار بکجا خواهد رسید، وایشان را از عادتِ ما معلوم شده باشد که عفو از زلّتِ زیردستان وتجاوز از هفواتِ گنهکاران سیرتِ حمیده وسنّتِ پسندیدهٔ ماست، باید که بر خلافِ گذشته متوجّه درگاهِ عالم پناه گردند که در بارهٔ ایشان غایتِ عنایت ظهور خواهد یافت، حق علیم است وَكَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا که ما قصدِ ملک وجانِ او نداریم واز آنچه پیشتر بودند عزیزتر خواهند بود، واگر بدین تنبیه از گوشِ غفلت برنکشند واز خوابِ غرور بیدار نشوند واز [هواجسِ خذلان و] وساوسِ شیطان روی نتابند هر آیینه عواصفِ سخط در حرکت آید و آتشِ غضب زبانه زند، و بر جمعی اخیار که نه باختیار در میانِ آن اشرارند آن رود که در شریعتِ معدلت جایز نباشد، بنابر آن صبر می نماییم و بحبلِ حلم اعتصام می فرماییم ایشان نیز در نصِّ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ احتیاطِ تمام بجای آورند وبغورِ فرمودهٔ نحن الزمان من رفعناه ارتفع ومن وضعناه اتّضع رسند.

وچون آن جماعت عزیمتِ سیستان نمودند موکبِ همایون دایره دار گرد اوک در آمد، وقلعهٔ آن را که بلاش مشهورست نقطه کردار در میان گرفتند، شاه نصرت پسرِ شاه محمّد با فوجی بهادرانِ سگزی بحصنِ اوک در آمده بجنگ وجدال بیرون آمدند ودلاورانِ لشکرِ منصور حملهاء (۲۷۵ب) بهادرانه پیش بردند، اهلِ حصار پشت بر دیوار استوار داشته چون آتش در حجر وعرض در جوهر ثابت و پایدار ایستاده جنگ را آماده بودند، لشکرِ منصور آبِ رود را از ایشان باز گرفته وایشان بآبِ چاهی که در قلعه بود روز میگذرانیدند، جاخویان نقب زده آبِ چاه را

نیز از ایشان ستدند، شاه نصرت که بحصانتِ حصار و مردانِ کار مغرور بود روی نیاز بر زمینِ تضرّع نهاده از سرِ عجز امان طلبید، وحضرت خاقان سعید مرحمت فرموده لشکر از پای دیوارِ حصار باز خوانده ودر بارهٔ شاه نصرت عاطفت فرمود، واهالیِ قلعه کاردنک [و قلعهٔ] گوین که از توابعِ اوک بود احوالِ قلعهٔ فراه واوک مشاهده کرده ایشان نیز امان طلبیده بیرون آمدند و بمرحمت وعنایت مخصوص گشتند.

وچون آن ولایات مسخّر ومفتوح شد رایاتِ همایون بجانبِ زره در حرکت آمد، وچون بلبِ هیرمند رسید با آنکه شاه قطب الدین سعادتِ خدمت در نیافت کسی نیز نفرستاد، آتشِ قهرِ پادشاهانه بالا گرفت، وفرمان فرمود که بندها را شکستند، سه بند مشهورست که از عهدِ رستم بسته اند یکی بندِ راشکک ودیگری بندِ شهر ودیگری بندِ بلغاغانی که محکم ترست همه را ویران ساخته روی به نهب وغارت وتخریبِ عمارت آوردند، واز اثرِ بی عنایتی در مواضع ومزارع هیچ باقی نگذاشتند وباوجودِ غلّهٔ بسیار در اندک مدّتی قحط از آن دیار برآمد ولشکرِ قیامت اثر بولایت وبتین در آمد وخرابی بسیار شد، ومیرزا رستم که از عراق بدرگاه عالم پناه آمده بود وبنوازشِ پادشاهانه اختصاص یافته فرمانِ همایون نافذ شد که باتّفاقِ امیر مضراب بولایتِ زره رفتند وهمین طریق مسلوک داشتند، وچون آثارِ تسلّط واقتدار دران ممالک بنهایت رسید حضرت خاقانِ سعید عزیمتِ معاودت فرمود، وایالتِ ولایتِ اوک به پهلوان جمال یکیم رجوع فرمود، وولایتِ فراه بشاه اسکندر پسرِ شاه علی که در شمایلِ او آثارِ مردانگی وانوارِ فرزانگی واضح ولایح بود مفوّض شد، وچون ماهِ رمضان که اوّله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النّار درحقِ آن ارادتمندان نزدیک رسیده بود آنحضرت اوقاتِ فرخنده ساعاتِ آن را از نقصِ خدمت بدیانت نمود، و در سلخِ شعبان بسعادت واقبال در مستقرِّ دولت نزولِ اجلال فرمود، ع
چون آفتاب برجِ شرف را جمال داد

ذکرِ آمدنِ ایلچیانِ خطای کرّتِ اوّل

هر سعادتمندی که حضرتِ حق جلّ وعلا او را بلطفِ شاملِ خلعتِ اجتبا پوشانید

دبر اصناف فِرَم برایا حاکم و آمر گردانید و آن دولتمند در سرّاً و ضرّاً آسراً و جهراً از حدودِ الٰهی تجاوز جایز ندارد و حقّ نعمت با فاضتِ عدل و احسان که زبدهٔ اعمال انسانیست گذارد و با وفورِ استغنا و ظهورِ استعلا با عتقادِ تمام اعتراف آرد که لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ و یقین داند که از راهِ بشریت میانِ ذُرّیتِ آدم تفاوتی نیست و تمایزی که حاصل است جز عطیّتِ فضلِ ربّ الارباب که یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ نتواند بود، و استیفاءِ این دولت و استبقاءِ این موهبت برعیّت پروری و مرحمت گستری میسّر گردد، هر آینه زمانه غاشیهٔ همّتِ [او] بر دوش نهد و گردون حلقهٔ اطاعت او در گوش کشد۔

مقصود ازین تشبیب و مطلوب ازین تهذیب آنست که چون موکبِ همایون از شورشِ سیستان باز آمد ایلچیان پادشاه خطای که جهت رسانیدنِ تعزیت حضرت صاحبقران [ورق ۲۷۶] فرستاده بود با بیلاکات و تنسوقات رسیدند و سخن پادشاه (۲۷۶ب)
خود بعرض رسانیدند، و حضرت خاقان سعید دربارهٔ ایشان مرحمت و عنایت نموده اجازتِ مراجعت فرمود۔

ذکرِ عزیمتِ ییلاق بادغیس و از انجا عزمِ ماوراءالنهر

چون اوقاتِ شریفِ ماهِ مبارکِ رمضان باتمام رسید و شرایطِ عیدِ صیام که از کبایر (کذا) شعایرِ اسلام است بجای آورده شد و نیّرِ اعظم شرفِ خانهٔ خویش را مشرّف ساخت، شعر،

بازِ فرّاشِ چمن یعنی نسیمِ نوبهار
بر چمن انداخت فرشی از پرندِ هفت کار

و باغ و راغ بحلّهاء رنگین تزیین یافته کوه و صحرا رشک نگارخانهٔ چین شد، حضرت خاقان سعید فرزند دولتمند میرزا ابراهیم سلطان را بامارتِ دار السلطنهٔ هرات باز داشته امیر جلال الدین فیروزشاه را ملازمِ او گذاشت و فرمان فرمود که امیر لطف الله و باباتمور [لطف الله بابا یا تمور؟] و امیر حمزه قتوقو بسر حد سیستان رفته بر جر باشند، و موکب منصور

پنجم ذی قعده بطرف بادغیس روان شد، و مثالِ همایون باحضارِ لشکرها نفاذ یافت و باندک مدّتی سپاهی که حدِّ آن در وهم نگنجد و عدِّ آن را میزان اندیشه نسنجد در ظلّ رایت نصرت آیت که مطلع آفتابِ فتح و ظفر است جمع آمد، و درین اثناء بمسامع جلال رسید که میرزا خلیل سلطان بدست امیر خدایداد حسینی گرفتار شده و مملکت ماوراءالنهر بهم بر آمد۔

ذکر احوال مملکت ماوراءالنهر درین سال [و نهضت همایون بسعادت و اقبال]

چون میرزا خلیل سلطان شنید که حضرت خاقان سعید در بادغیس لشکرها جمع فرمود او نیز با لشکر فراوان بحوالی کش آمد و آنجا خبر یافت که امیر خدایداد حسینی بکنارِ آب خجند رسید، میرزا خلیل امیر الله داد و امیر ارغون شاه را با سه هزار سوار نامزدِ آن طرف فرمود و هر دو لشکر در حدودِ دیزاق نزدیکِ هم رسیدند و چند روز در برابرِ هم بوده، امراء از میرزا خلیل مدد طلبیدند، و میرزا خلیل با چهار هزار سوار ایلغار کرد و از سمرقند گذشته در قریهٔ شیراز فرود آمد، و خدایداد آگاه شده روز خود را بمخالفان نمود و شب همه شب رانده روزِ دیگر نمازِ پیشین چون برقِ خاطف بمیرزا خلیل سلطان رسید و شعلهٔ حرب برافروخت، و سمرقندیان پریشان شدند، و میرزا خلیل سلطان بحصارِ ویرانِ شیراز در آمد، و امیر خدایداد در زمان شیراز را گرفته او را بدست آورد، و این واقعه سیزدهم ذی قعده وقوع یافت، امیر خدایداد امثله و احکام می نوشت و مُهرِ میرزا خلیل میکرد و باطراف ممالک ارسال مینمود تا تمام ولایتِ ماوراءالنهر خدتنش را مسخّر گشت۔

چون این اخبار بعرضِ حضرت خاقان سعید رسید موکب همایون بیست و یکم ذیقعده عازم ماوراءالنهر شد، و آنحضرت امیر چرکس را پیش میرزا خلیل فرستاده بود، امیر خدایداد نوکرِ خود و نوکرِ میرزا محمد جهانگیر را همراه چرکس فرستاده، در رباطِ قتلغ تیمور باردوی همایون رسیدند و عرضه داشتند که [امیر] خدایداد میگوید که من بندهٔ آنحضرتم و این صورت بنابر خدمتگاری

بظهور آمده، اکنون بهر نوع حکم شود بتقدیم رسانم، حضرت خاقان سعید چوبین قوچین را با نوکرِ خداداد پیش او فرستاد و پیغام داد که حالا اختیاری نمانده و ما میرسیم، هرچه یراق باشد چنان خواهد شد، انشاء الله تعالیٰ [امیر] خدایداد باید که بی تردّد متوجّه گردد که عنایتِ پادشاهانه شاملِ احوالِ اوست، و آنحضرت ششم ذی حجّہ بلب آب رسید۔

(۲۷۶ب) و امیر شیخ نورالدین در وقتیکه [ا]جازتِ جانبِ ماوراء النهر میخواست عرضه داشته بود که هرگاه موکب همایون عازم ماوراء النهر شود من نیز به اردوی اعلیٰ ملحق خواهم شد، و بهمان بلجار به بخارا آمده، امیر خدایداد خبر یافت که امیر شیخ نورالدین به اردوی همایون میرود، از دار الملک سمرقند برسمِ ایلغار سوار شد و بر سر شیخ نورالدین تاخت و مردم او را تار و مار ساخت و بسمرقند باز رفت۔

و موکب حضرت شاه رخی از آب عبور فرمود و امیر خدایداد میرزا احمد میرک و میرزا سیدی احمد را بتسخیرِ ولایتِ حصار فرستاده بود، شاهزادگان پیش از آنکه فرمانی باستحضار ایشان نفاذ یابد باردوی اعلا آمدند و تربیت و نوازش یافتند، و شاه ملک آغا را که خاتونِ میرزا خلیل بود عبد الخواجه باردو رسانید، و در خزار خبر آمد که خدایداد را چون دندانِ طمع در کام ناکامی شکست و کعبتینِ ایام برمرادِ او نگشت میرزا خلیل را بند فرموده بسرعت تمام عزیمتِ هزیمت نمود، و موکبِ همایون بدولت و اقبال متوجّه مستقرِ جلال شد، و پیشتر امیر علاء الدین علیکه را با امنای دیوان بضبطِ شهر و خزاین روان فرمود، و اکابرِ سمرقند تا رباطِ یام آمده شرایطِ استقبال و مراسمِ تعظیم و اجلال بجای آوردند، و میرزا محمد جهانگیر و باقی امراء شرفِ دستبوس یافتند، و سابع عشرین ذی حجّہ دار السلطنه سمرقند مستقرِ موکب همایون آمد، اکابر و اشراف دعا و ثنا به ادا رسانیده نشاط و انبساط نمودند، و آنحضرت همه را بتشریفاتِ پادشاهانه و عنایاتِ خسروانه رعایت و نوازش فرمود، و امیر شیخ نورالدین و امیر بشر بشرفِ ملازمت مستسعد گشته در سلک امرای عظام انتظام یافتند۔

ذکر قضایای فارس و عراق درین سال

میرزا پیر محمد بعد از ضبطِ ممالکِ عراق و فارس متوجّہ حویزه و شوشتر و سایر بلاد خوزستان شد چه امیر خاند سعید برلاس و شیخ زاده [و] توکل که حکامِ آن نواحی بودند مخالفت مینمودند، و میرزا پیر محمد از منزلِ رامهرمز عبد الله پروانچی و عبد خواجه و مولانا صنع الله را پیش شیخ زاده [و] توکل فرستاد و عهدنامه روان کرده پیغام داد که اگر انقیاد نمایند قطعاً متعرّضِ عرض و سر و مال و ناموسِ ایشان نشود و تدارکِ ماضی نکند و از جریمه خاند سعید گذرد و اهالی آن ولایات را از آفات مصئون دارد، و چون پیغام بامراء رسید مشورت کرده قرار دادند که باستقبال بیرون آیند، و میرزا پیر محمد در یک فرسخی شوشتر فرود آمده، امراء با خزاین و پیشکشهای فاخره بیرون آمده شرف بساطبوسی دریافتند و بعواطف پادشاهانه مخصوص شدند، و میرزا پیر محمد در شهر شوشتر بدار الاماره نزول کرد، و چند روز بدولت گذرانیده عازمِ دزفول شد، و آنجا دو سه روز بوده مهمات سرانجام نموده متوجّه حویزه گشت، و در کنارِ رودِ چهار دانگه اصولِ احشامِ کُرد و اعیانِ اعرابِ جزائر مصحوب سید یونس و سید عبد الله پیشکشهاء نیکو فرستادند، و میرزا پیر محمد ممالک خوزستان را مسخّر ساخته و بیات که از مضافاتِ بغداد است تاخته بواسطهٔ تغیّرِ هوا که سبب تب و موجب تعب بود۔ چنانچه امیر خاند سعید برلاس رحلت نمود۔ عنان دولت بصوبِ شیراز بازگردانید، و در آن ولایات معتمدان نشاند۔

تتمّهٔ قضایای فارس و عراق و احوال میرزا اسکندر

چون میرزا پیر محمد با برادران محاربه کرده غالب آمد و میرزا رستم بخراسان رفته پناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد، چنانچه گذشت، میرزا اسکندر نیز عازم دار الامان خراسان شد چندگاه در قریهٔ احمد که میان تون و طبس واقع است بسر برد، و چون روزگار خواست [ورق ۲۷۷] که آن راز آشکار کند اسکندر و جهتِ محافظتِ آبحیاتِ عمرِ عزیز (۲۷۷ل)

در ظلمت شب وَاللَّيْلُ أَخْفَى لِلْوَيْلِ از راهِ بیراهه و بیابان بجانب بلخ و شبرغان روان شد، و بآن ولایات رسیده جمعی باو پیوستند، و میرزا قیدو که در بلخ بود متوهّم شده قصد او کرد و از طرفین لشکرها برابر آورده، میرزا اسکندر تاب مقاومت نیاورد و مردم او متفرّق شدند، خواست که تغییرِ وضع کرده از جیحون عبور کند و متوجّه اوزکند شود، شبهنگام چهره که محلّ اعتماد او بود فرار نمود و آن عزیمت فسخ کرده در بیابان سرگردان میگشت [بیت

تکاوران درزیرِ زین در آورده چو ابر گاهِ مسیر و چو برگاهِ توان]

تا بحوالی اندخود رسید، حاکم آنجا امیر سید احمد ترخان که حضرت خاقان سعید آن ولایت باو عنایت فرموده بود خبر یافته استقبال نمود و شرفِ دستبوس یافته خدماتِ شایسته بجای آورده، امّا عرضه داشت به پایهٔ سریر اعلی فرستاد و شرح قضیّه اعلام داد و میرزا اسکندر از نیمعتی بر حذر می بود لیکن بیت

هر نیک و بدی که در شمارست چون درنگری صلاحِ کارست

دستِ رضا در دامنِ قضا زده سر بگریبانِ توکّل فرو برده بود، بیت

راه رو گر صد هنر دارد توکّل بایدش مرغ زیرک چون بدام افتد تحمّل بایدش

و پای صبر در دامنِ تحمّل کشید، امّا بمقتضی عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ آنچه میرزا اسکندر از آن میترسید سبب بهبود او گردید، و نوکرِ سید احمد آمد و نشانِ جزم آورد که گماشتگانِ حدود و مستحفظانِ طرق پیرامونِ متعلقانِ میرزا اسکندر نگردند، و هر طرف که خاطرِ مبارکش میل نماید خدماتِ پسندیده نموده بسلامت گذرانند، و مکتوبی در بابِ سفارشِ او به برادرش میرزا پیر محمد اصدار یافته بود مضمون آنکه:

جنابِ فرزندِ اعزّ [اکرم] ارشد نور الدّولة والدّین میرزا پیر محمد اطال اللّه تعالی بقاءه میباید که در جمیع احوال نصّ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ را قدوه گردانیده اقاصی و ادانی را از حسنِ اشفاق بهره مند دارد، و بموجب أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ هیچ آفریده اقتباسِ انوارِ این مهم را مستحق تر از جماعتی که فضیلت صلهٔ رحم دارند در خیال نتوان آورد، طایفه که سرِ وجود از یک گریبان برآورده اند و پای نشو و نما در یک دامان کشیده، ثریّا شکل از یک مطلع طلوع

کرده و بروج وار از پی یکدیگر برآمده، و چون جواهری که از یک عقد منتشر شود و کلماتی که از یک لفظ منتشر گردد، و این حالات جز میان اِخوة و اَخوات و اقارب [و] [عَصَبات] نتواند بود که این جماعت را زیادتِ ارادت و اعتقاد در حقّ یکدیگر باشد، و اگر ناگاه عیاذاً باللّه خدشه در میان آید راهِ تمام و حاسد بسته جادهٔ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ گشاده دارند، مقصود آنکه فرزند میرزا اسکندر را باز طلبیده بعنایت و شفقت مخصوص سازد، و ناحیتی از اطرافِ مملکت بدیوان او گذارد.

چون این مکتوب بمیرزا اسکندر رسید با خواصِ خود مشورت نموده عزمِ صوبِ عراق و فارس جزم کرد بامّید آنکه شاید محرّک الْعِرْقُ نَزَّاعٌ زنگِ نزاع از آیینهٔ خاطرِ برادرِ بزرگوار زدوده باشد، و وسیلهٔ صلهٔ رحم رحم در دل او آورده، برین قرار [و براق] متوجّه فارس و عراق شد، ع

هر روز بمنزلی و هر شب جایی

می بود و بیابان و بادیه می پیمود، و چون سرِ راه مضبوط بود و حدود مسدود، تغییرِ وضع نموده صحرا البصحرا میتاخت تا بیست و ششم ماه مبارک رمضان تنگاتنگِ شام از تنگ اللّه اکبر شیراز گذشته و متعلقانرا بیرون گذاشته پیاده از دروازهٔ سعادت در آمد و بخانهٔ خواجه (۲۷ ب)
حسین طبیب رفته در حالتِ افطار خبر بمیرزا پیر محمد رسید و دست از طعام باز کشیده او را باحترامِ تمام طلبید و انواعِ اشفاق و دلداری نمود و اسباب بادشاهی مرتّب داشته در محلّهٔ موردستان در خانهٔ رمضان آقا که اخاجی شاه شجاع بود بخیر و سعادت نزول فرمود، ع

ماه در منزلِ شرف آمد

ذکر احوال سلطان احمد و قضایا که در بغداد و خوزستان واقع شد

سلطان احمد خبرِ مراجعت میرزا پیر محمد از ولایتِ خوزستان شنیده متوجّه شد، و نخست بحویزه رسیده پیش از طلوع آفتاب قلعه را بی خبر چون حلقهٔ انگشتری درمیان گرفت، مستحفظان آن زمان سر از خوابِ غفلت برآوردند که اشعهٔ تیغ یاغی از چهار طرفِ ایشان تابان بود

وسرایسمه [بر-ظ] اسپان سوار شده رو بگریز نهادوندوندانستند که ع

زهری که بجان رسید تریاک چسود

جنگ آوران همه را در شمشیر گرفته، هرکه از تیغ خلاص شد اسیر گشت، سلطان کسی را نگشت، وپیر حاجی کوکلتاش خبرِ حویزه شنیده وقلعهٔ دزفول گذاشته بطرف شوشتر گریخت وامیر الیاس در شوشتر چنان ترسیده بود که بصد سلسله در قلعهٔ سلاسل توقف نمی نمود خود را براهرمز افگند، ومیرزا پیر محمد خبرِ عزیمتِ سلطان احمد شنیده بود وتوکل ونوشیروان برلاس را بمدد امرای خوزستان [فرستاده، امرا در راهرمز بالس رسیدند وبضبط قلعه داری قیام نمودند، سلطان خوزستان را] مسخر ساخته عازمِ راهرمز شد، مولانا قطب الدین قاضی با امرای میرزا پیر محمد گفت: اگر جنگ خواهید کرد عَلَفه وعُلُوفه آماده ست واگر بیرون خواهید رفت پیشتر بیرون روید تا رعایا در بلا نمانند، امرا ورعایا سوگند خورده یکدل شدند وپیادگانِ شهر با قراولان سلطان مبارزتها نمودند، ناگاه نیم شبی سوادِ اغروقِ سلطان با مشاعل فراوان پیدا شد، امرای میرزا پیر محمد هریک بطرفی گریختند ورعایای بیچاره در دامِ بلا گرفتار ماندند، سلطان قاضی قطب الدین را با جمعی پیادگان قتل کرد وباقی رعایا بشوشتر راند وقلعهٔ راهرمز را با زمین هموار ساخت، ومقصود نیزه دار را بکوتوالیِ قلاعِ خوزستان معیّن کرد، در این اثنا شنید که پسرش علاء الدوله عاصی شده متوجّه تبریز گشت، سلطان عزیمت بغداد نمود، واویس نامی که مادرش در حرمِ سلطان بود دعوی فرزندی سلطان میکرد، سلطان بیست هزار دینار حقّ السکوت انعام فرمود واورا نصیحت نمود که بعد ازین مثلِ این سخنان نگوید، ع

او نیز ز سلطان بهمین راضی شد

ذکرِ مخالفتِ سلطان علاء الدوله با پدرش سلطان احمد

سلطان احمد در آن زمان که در خوزستان بود پسرش سلطان علاء الدوله متوهّم شده از بغداد براهِ حلّه واربیل بآذربایجان رفت، امیر قرایوسف آگاه شد که شاهزاده بی اجازت پادشاه آمد مختصر خرجِ الیومی تعیین نمود وماه رمضان گذشته جمعی را ملازم فرمود که شاهزاده را بسرحد ولایت او

رسانیدند، در حدود خوی کُردان ملک عزّ الدین اورا گرفته پیش ملک بردند، ملک اورا دو ماه نگاه داشته خدمات شایسته بجای آورد، وامیر قرایوسف بملک عزّ الدین نوشت که شاهزاده بی حکم پادشاه آمده بود ما بدان سبب اورا رعایت ناکرده عذر خواستیم او نیز باید که بهمین طریق سلوک دارد تا موجب ملالت وخرابی رعیّت نشود، ملک عزّ الدین را طاقتِ مقاومت او نبود شاهزاده را اجازت فرمود، وآن بیچاره را مرغِ روح از قفسِ تن پریده از جان سیر شد وبجانب اردبیل میل کرد که چندروز در صحبت [ورق ۲۷۸] شیخ (۱۲۷۸) سالک ناسک شرف الدین علی صفوی گذراند، قطعه

یا من پدر که باد پُر از نور مرقدش گفتا گر افتدت ز غمِ دهر مشکلی

یا در پناهِ همّتِ صاحبدلی گریز یا التجا نمای باقبالِ مقبلی

چون بنواحی تبریز آمد جمعی بی باکانِ بطّال چون لشکرِ دجّال هجوم کرده شاهزاده ونوکران اورا مقیّد گردانیدند وخبر بامیر قرایوسف رسانیدند واو شاهزاده را بقلعهٔ عبد العجوز فرستاد، بیچاره زخم قوی [...] خاطر هزار آرزو وازمتّکای سلطنت در مقامِ محنت افتاده وتخت وملک برباد داده وچهرهٔ بخت را بناخنِ تغابن میخراشید وجز صبر هیچ چاره نمیدید، ع صبر است دوای من ودردا که مرا نیست

وقایع سنه اثنی عشرة وثمانمایه

بقیّهٔ حکایاتِ ماوراء النّهر

حق سُبحانه تعالی چون سریرِ سلطنت سمرقند را که مملکتِ موروثِ حضرتِ خاقانِ سعید بود، ع

بی دردِ سرِ نیزه وآمارشدِ پیکان

بآنحضرت عنایت فرمود شکرِ نعمای نامتناهی الهی بواجبی ادا نمود، وامیر خداداد با اهلِ بغی وفساد روی بمغولستان نهاد، آنحضرت اوایل محرّم امیر خضر خواجه وامیر حسن کادخواجگی را فرمود که بخراسان رفته با میر لطف الله وامیر حمزه قتوقو که در حدود سیستان اندملحق شده

مدد دیگر باشند، ولد نیاد؟ ترخان را پیش خدایداد فرستاده پیغام داد که: پیشتر معروض داشته بودی که از برای شما کاری کرده ام، اکنون ما از آن کار منت داریم و ثبات قدم این جانب بر طریق وفا و راه صفا دانسته باشد، و تربیت دور و نزدیک و تقویت ترک و تازیک شنیده، چون امری واقع نشده که موجب اجتناب باشد چرا ایما ملحق نمی شود و روی گردانست، چون لد نیاد؟ ترخان باو رسیده رسالت ادا کرد، امیر خدایداد گفت: امیر شیخ نورالدین آنحضرت را برین مزاج نخواهد گذاشت اگر او را مقید سازند من بخدمت آیم، آنحضرت از جواب ناصواب او غضب فرمود و بعزم رزم او نهضت نمود، ع

آتش قهرش معاذالله کز و سوزد جهان

ذکرِ عزیمتِ حضرتِ خاقان سعید بطرف مغولستان وکشته شدنِ امیر خداداد

حضرتِ خاقان سعید را عزیمتِ جانبِ مغولستان تصمیم یافته از دار السلطنه سمرقند بقریهٔ شیراز آمد، و میرزا رستم و امیر سید علی ترخان و امیر شاه ملک و امیر نوشیروان را منغلای ساخته بشاهرخیه فرستاد، و میرزا امیرک احمد و برادرش میرزا بایقرا و امیر سلطان شاه برلاس و امیر حسن صوفی را نامزدِ خجند فرمود، و آنحضرت ییلاق اوراتپه را منزل همایون ساخته، از امرای منغلای خبر آمد که امیر خدایداد عرضه میدارد که اگر امیر شیخ نورالدین بدین جانب آید هر چه یراق باشد بتقدیم رسانیم، آنحضرت امیر شیخ نورالدین را روان فرمود۔

و درین اثنا از نگارخانهٔ غیب صورتی روی نمود که مثالِ آن در آیینهٔ خیال کسی نبود، و شرح این سخن آنست که امیر خدایداد از مغولستان طمع مدد داشت و از محمد خان پادشاه آنجا نقش معاونتی بر لوح اندیشه می نگاشت و محمد خان برادرِ خود شمع جهان پادشاه را بالتماس امیر خدایداد بمدد فرستاده بنواحی تاشکند آمد، و امیر خدایداد باستبشارِ تمام استقبال نموده شرایطِ خدمت بجای آوردند و ندانست که عَسَىٰ اَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ، شمع جهان

در قضیهٔ خدایداد با خواصِ خود تأمل نموده فرمود که با وجود چندان عنایت که حضرت صاحبقران را درباره او بود با فرزندانِ او چه وفاداری نمود، شعر

وفا مجوی از دور سخن نمی شنوی ‌‌ ‌‌ بهرزه طالبِ سیمرغ و کیمیا مباش (۲۷۸ب)

برین یراق اتفاق کرده او را بقتل آورد، و سرِ او را پیشِ امیر شاه ملک فرستاد، قطعه

برای کارزارِ دشمنِ شاه ‌‌ ‌‌ که جانش خصم بود و طبع دشمن
گهی از غنچه سازد هر پیکان ‌‌ ‌‌ گهی بر آب پوشد باد جوشن

جمعی را که مدد و معاونِ خود تصور کرده بود سببِ هلاکِ او شده شرِ آن شریر کفایت کردند، وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ، بیت

ای کرمش کارِ جهان ساخته ‌‌ ‌‌ بی من و تو از همه پرداخته

ذکرِ تفویض مملکت اوزجند بمیرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ

چون ممالک ماوراءالنهر در قبضهٔ اقتدارِ خاقانِ کامگار قرار یافت و انوارِ عاطفتِ آنحضرت بر اطراف آن ولایت تافت رای اعلی اقتضا فرمود که میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ را که در ملازمتِ آنحضرت طریقِ جانسپاری سلوک داشته بود تربیت نموده مملکت اوزجند را سیورغالِ او فرمود، و برادرِ او میرزا بایقرا او امیر مضراب و امیر موسی کار را تعیین نمود که بآن ولایت روند و مهمات آن نواحی ساخته و رعایا نواخته باردوی همایون باز آیند، و امرای منغلای سرِ خدایداد و پسرِ او الله داد را که در قلعهٔ شاهرخیه بود آوردند و بعنایت پادشاهانه اختصاص یافتند، و امیر شیخ نورالدین که بموجب حکم عازم ملاقات خدایداد بود چون عنایت ایزدی قضیهٔ او را کفایت فرمود امیر معاودت نمود و عرضه داشت که لشکر مغول بولایت آمده مبادا که خرابی کنند اگر اجازت باشد بجانب ولایت خود رود، و آنحضرت اجازت فرمود بشرطِ آنکه زود باز آید و امیر شیخ نورالدین قبول کرد، و آفتابِ رایتِ همایون سایهٔ دولت بر ولایت خجند انداخت، و بمسامع جلال پیوست که بعد از واقعهٔ امیر خدایداد نگاه بانانِ امیرزا خلیل سلطان باتفاقِ او بطرفِ الاقلعه رفتند و به امیر خالق

پسر امیر خدایداد پیوستند، فرمان همایون نفاذ یافت که امیر شاه ملک و جمعی امرای نامدار بجانب الآرو روند و ایشانرا بدست آرند، و رایات ظفر آیات عازم دار السلطنهٔ سمرقند شد۔

ذکر آمدن میرزا خلیل سلطان پیش حضرت خاقان سعید

امیر شاه ملک بطرف الآن کوه رفته قلعهٔ آنرا محاصره کرد، میرزا خلیل سلطان پیغام فرستاد که راه من باز دهید که از قلعه بیرون میروم، و عبد الخالق نیز گفت: شما از در قلعه برخیزید که من پیش حضرت خاقان سعید می آیم، امیر شاه ملک ترک محاصره کرده عازم اردوی همایون شد، و شیخ نور الدین بمیعاد مقرر نیامد، آنحضرت مولانا قطب الدین قرقی و امیر توکل قرقرا را که از اقران بکیاست و فراست ممتاز بودند و در زمان حضرت صاحبقران بامور کلی قیام می نمودند پیش امیر شیخ نور الدین فرستاد، مضمون سخن آنکه: مقرر چنان بود که بزودی مراجعت نماید سبب توقف چیست؟ امیر [شیخ] نور الدین گفت: عنایت آنحضرت درباره خود بسیار بسیار مشاهده کرده ام و از تقصیرات شرمنده ام، بیت

عذر تقصیر بخواهیم که در خدمت رفت ... گر خدا خواسته باشد که بخدمت برسیم

امیدوارم که درین ولا از آمدن معاف دارند و چون رایات همایون بجانب خراسان عود نماید این بنده بخدمت میرزا الغ بیگ کورگان، بیت

کمری بر میان جان بسته ... جان کمروار بر میان بسته

حاضر شوم، و میرزا خلیل سلطان از جانب الآن کوه آمده بامید شیخ نور الدین پیوست، و مولانا قطب الدین صدر و امیر توکل باز آمده معذرت امیر شیخ نور الدین عرضه داشته، حضرت خاقان سعید را عذر او مسموع نیفتاده عنان عزیمت بجانب او انعطاف داد۔

و در آقسولات یحیی کانوکر قدیم میرزا خلیل سلطان آمده احوال او بعرض رسانید و آنحضرت [ورق ۱۲۷ ب] او را بمواعید مستظهر ساخته باز گردانید، میرزا خلیل سلطان بایحیی کار فرستاد که آنحضرت عهد و میثاق کرده که از امرا هر کس باین طرف آید این فرزند او همراه عزیمت اردوی همایون نماید، امیر شاه ملک (۱۲۷ و) و امیر حسن صوفی و امیر علیکه کوکلتاش را تعیین فرمود، هر چند عالمیانرا معلوم بود که بر قول آنحضرت اعتماد میتوان نمود

اما چون معاهده میان اصناف جهانیان، ع، رسمیست قدیم و عادتی مالوفست آنحضرت بدل صافی و اعتقاد پاک بر زبان آورد که: دل و زبان درین سخنان یکسان دارم که اصلاً و قطعاً قصد جان فرزند خلیل سلطان نکنم، و او را عزیز و مکرم دارم، و اگر کسی قصد او کند کائناً من کان بقدر وسع در دفع آن کوشم، و سخن غرضخواه در حق او نشنوم، امرا این عهود از آنحضرت شنوده عزیمت نمودند و بحدود اترار آمدند که [میرزا] خلیل سلطان و شیخ نور الدین در اترار بودند، امیر شاه ملک در کنار آب توقف نمود و امیر حسن صوفی و امیر علیکه را روان فرموده، و امرا ملاقات کرده سخنان حضرت خاقان سعید بعرض رسانیدند، و امیر شیخ نور الدین نیز حاضر بود، میرزا خلیل سلطان بعنایت مستظهر گشت و بر عهد و میثاق اعتماد نموده عزیمت اردوی همایون فرمود، و در موضع ازون آتا بشرف دستبوس مشرف شد، آنحضرت او را باعزاز و اکرام تمام در آغوش آورد و مجلس انس ساخته اسباب عیش پرداخته شد، و آرای متفرق و اهوای منتشر بر ولای دولت قاهره متفق و مجتمع گشت۔

و موکب همایون بجانب دار السلطنه هراة معاودت نمود، و آفتاب اوج معالی عزم برج شرف و مرکز سعادت فرمود، و آوازهٔ این فتح همایون و بشارت میمون در اقطار آفاق و اطراف ممالک ربع مسکون انتشار یافت، بیت

صیت فتحش چو پرتو خورشید ... رود از شرق تا بغرب جهان

ذکر عنایت فرمودن مملکت ماوراء النهر و ترکستان بمهر سپهر سلطنت و کامگاری میرزا الغ بیگ کورگان

حضرت خاقان سعید ایالت مملکت ماوراء النهر و ترکستان را بفرزند سعادتمند راحت روح و قوت دل قرة عین مغیث الدین میرزا الغ بیگ کورگان عنایت فرمود، و هر چند آن فرزند دولتمند در تقدیم اسباب عدالت و تنفیذ احکام سیاست هیچ تهییج و تحریض [به] تصریح

وتعریض محتاج نه، امّا آنحضرت از راه شفقتِ پدرانه و نصیحتِ پادشاهانه مشفقانه فرمود که حق تعالی این موهبتِ عظیم و عطیّتِ جسیم مارا ارزانی داشت و با عجزِ آلت و قصورِ حالت بنظرِ اجتبا مخصوص ساخته فرمانِ ما را در اقطارِ عالم نفاذ داد، وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ. باید که قدرِ دولت و پادشاهی دانسته شکرِ نعمای الٰهی بجا آورد و ابوابِ انصاف و انتصاف بر روی اربابِ حاجات کشاده دارد، بمقتضی يَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ در جمیعِ امور عمل نماید، و علما را که ورثهٔ انبیاء اند علیهم السلام بچشمِ اکرام ملحوظ و بنظرِ انعام محظوظ داشته در حوادثِ دینی از مقتضی فتوی ایشان در نگذرد، و خاندانِ عالیشان متعالی مکان شیخ الاسلام برهان الملة والدّین عبد الجلیل المرغینانی که بصاحب هدایه مشهور است مکرّم و معظّم دارد، و فرزندانِ ایشان را که اباً عن جدٍّ مشایخِ اسلام و صنادیدِ ایام اند بر همگنان تقدیم نماید، و در همه احوال ملاحظهٔ جاه و جلالِ ایشان رعایت فرماید، و قضاة را در (۲۷۹ب) اجرای احکامِ شرعیّه قوی دست دارد، و دهاقین را که سببِ آبادانی عالم و واسطهٔ ارزاقِ بنی آدم اند از ظلم و حیف مصون داشته بعدل و داد مقرون سازد، و طایفهٔ متجنّده را که نگاه دارانِ حریمِ دولت و حافظانِ حوزهٔ مملکت اند بکشاده رویی و خوش سخنی مطیع و منقاد گرداند، و مواجب و مرسوماتِ ایشان را بوقتِ میعاد بتمام رساند، و جمعی که در شرایطِ جانسپاری بواجبی قیام نمایند در ازدیادِ انعامِ ایشان افزاید و بعضی که طریقِ خذلان مسلوک دارند گوشمال بسزا فرماید، فی الجمله در همه احوال بر جادهٔ خَيْرُ الْاُمُوْرِ رفته از افراط و تفریط محترز باشد، و در سرحدها مردم کار دیده گرم و سرد روزگار چشیده معیّن سازد، و بمعموری قلاعِ آن بقاع بواجبی پردازد.

حضرت خاقان سعید اسبابِ سلطنتِ فرزندِ سعادتمند مهیّا فرمود و امرای شجاعت پیشهٔ غضنفر اندیشه و وزرای صاحب کیاست صایب کفایت تعیین نمود و زمامِ حلّ و عقد و عنانِ قبض و بسطِ آن ولایت باصابتِ رای صایب و فکرِ ثاقبِ امیرِ اعظم نوئین اعدل اکرم امیر غیاث الدین شاه ملک بازگذاشته اعتماد بر وفورِ عقل و ظهورِ دانشِ او فرمود چنانچه از فرطِ درایت او مسند روی بنظمِ امورِ مملکت آورد.

ذکرِ تفویضِ ولایتِ حصارِ شادمان بمیرزا محمد جهانگیر ابن میرزا محمد سلطان

چون خاطرِ خطیر و ضمیرِ آفتاب تاثیر از کلیّاتِ مهمّاتِ مملکتِ ماوراء النهر و ترکستان منتظم فرمود موکبِ همایون بصوبِ ممالکِ خراسان مراجعت نمود ولایتِ حصارِ شادمان را بمیرزا محمد جهانگیر ابن میرزا محمد سلطان برسمِ سیورغال ارزانی داشت، و حاصلِ آن ولایت را بنوّابِ او باز گذاشت، و ابوابِ نصایحِ پدرانه مفتوح داشته فرمود که: در همه احوال نیکوکاری را عمده سازد اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ و شرطِ الشَّفَقَةُ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ بجا آورد، و عمّال را فرماید که میانِ رعایا سویّت نگاه دارند و جانبِ ضعفا را برای استرضاء اقویا فرو نگذارند، و نگذارند که از دستورِ متداول و قانونِ متعارف عدول نمایند، و رسومِ محدَث پیدا کنند، و از کمالِ سیاست و فرطِ فراستِ او هر متغلّب در رنج و بلیّت متقلّب باشد، فرزندِ اعزّ این وصایا که بهترین هدایاست بسمعِ رضا اصغا نماید و در کلّ احوال این شرایط را مقتدا و پیشوا سازد و شاهزاده [را شادمان بحصارِ] شادمان راه فرمود.

ذکرِ سیورغال فرمودنِ ولایتِ قندهار و کابل بخدمتِ میرزا قیدو بهادر

موکبِ همایون از جیحون عبور نموده ولایتِ قندهار و کابل و غزنین تا کنارِ آبِ سند و افغانستان که در زمانِ حضرت صاحبقران مفوّضِ میرزا پیر محمد بن میرزا جهانگیر بود حضرت خاقان سعید بفرزندِ ارجمندِ او میرزا قیدو بهادر عنایت فرمود و فرمود که: آن ممالک را باحسان و معدلت رونق و طراوت دهد، و اندیشهٔ ظلم و بیداد و جور و فساد را که عاقبتِ وخیم و غایلهٔ عظیم دارد بر ضمیرِ منیر نگذارند، ع

آیینه همان به که برو گرد نباشد [فالملك يبقى مع الكفر ولا يبقى مع الظلم]

و عنانِ عادت و سیرت بدستِ عقل و بصیرت سپارد، و گوشِ هوش بر مضمونِ عَلَيْكُمْ بِالنَّمَطِ الْاَوْسَطِ دارد و نامِ خوب که مجدّدِ طراوتِ ملک و دعای خیر که مؤکّدِ قاعدهٔ دولت است در بابِ بزرگی خرد نشمرد.

ذکرِ تفویضِ ممالکِ بلخ و مضافاتِ آن بجانبِ میرزا ابراهیم سلطان بهادر

رای آفاقِ گشای حضرت اعلی اقتضاء آن فرمود که ایالتِ ولایتِ بلخ و طخارستان تا سرحد کابل و بدخشان بفرزندِ دولتمند آفتابِ آسمانِ دولت، ماهِ سپهرِ مملکت ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان تفویض نماید و رفع و خفض و بسط و قبضِ آن ممالک بیمنِ عدلِ [ورق ۲۸۰] شامل و حسنِ عقلِ کامل او رجوع فرماید، بنابران نشانِ همایون نفاذ یافت که شاهزاده که در دار السلطنهٔ هراة قایم مقام حضرت خاقانی بود متوجه اردوی اعلی گردد، و شاهزاده امتثالِ مثالِ عالی فرموده و از هراة عزیمت نموده شانزدهم ماه رجب در خطهٔ ... خود بشرفِ ملازمت مشرف گشت (۱۲۸۰)
آنحضرت هر چند نجابتِ قرة العین عَلَیْهِ عَیْنُ اللّٰهِ بعین الیقین میدید و فروغ نور الهی در جبین مبین او مشاهده مینمود و معاینه میدید اما چون مهر و شفقت پدر در حقِ فرزند بمنزلهٔ آفتابست [در] اضاءتِ چشم آنحضرت مشعلهٔ از رای انور خویش که لمعهٔ ایست از بوارقِ یَهْدِی [ی] اللّٰهُ لِنُورِہٖ مَنْ یَّشَاءُ پیشوای عزایم او گردانید و فرمود که: در مصارفِ اعمال و تصاریفِ احوال تقوی و پرهیزگاری که زادِ معاد و عتادِ یومِ التناد است فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی پیرایهٔ عادت و سرمایهٔ سعادت سازد، و قوی و ضعیف را در قضیهٔ معدلت یکسان داند، و رایت ظلم و آیتِ جور منکوس و مطموس گرداند، و از دعای ستم رسیده که اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ پهلو تهی کند، و قاعدهٔ خیرات و بناء حسنات ممهّد و مشیّد، و نام نیک را ابد الدهر باقی گذارد، بیت

نماند بگیتی کسی پایدار   همان به که نیکی بود یادگار

چون کلیاتِ مهماتِ آن ولایات برحسبِ ارادت سرانجام یافت موکبِ همایون اقبالِ سعد وطالعِ میمون متوجه دار السلطنهٔ هراة شده شانزدهم ماه شعبان در مستقرِ دولت و سریرِ سلطنت نزولِ اجلال فرمود ع

چون آفتاب آمده در خانهٔ شرف

ذکرِ کشته شدن سلطان علی بن پیر پادشاه بن لقمان پادشاه ابن طغا تیمور خان

حضرت خاقان سعید نوبت دوم که لشکر بمازندران کشید پیر پادشاه پناه بولایت رستمدار برد و شرح آن گذشت، چون موکبِ همایون معاودت نمود پسرِ پیر پادشاه سلطان علی بالهام دولت و تلقینِ سعادت بعزمِ بساطبوس متوجه گشته در حوالی جهنه مبارکه باردوی همایون رسید و آنحضرت دربارهٔ او تربیت و عنایت فرموده در یورشِ سیستان ملازم بود، بعد از فتحِ قلعهٔ فراه ناگاه بی موجبی فرار نمود و برستمدار رفت که پدرش آنجا فوت شده بود، امیر کیومرث رستمداری او را مددی تمام کرد و نوکرانِ پدرِ او و بعضی مردمِ هرجائی پیش او جمع شدند و خبر توجه رایاتِ ظفر آیات بجانب ماوراء النهر شنیده تسخیر استراباد باخود قرار داد، و چون میرزا الغ بیگ کورگان متعاقبِ موکب منصور روان شد و نوکرِ معتمد خود ابو اللیث را در استراباد گذاشت سلطان علی باغوا و افسادِ جمعی عازم استراباد گشت، و ابو اللیث اسباب محاربه ساخته هر دو گروه با لشکر انبوه بهم رسیدند و آتشِ قتال اشتعال یافت و زخمی کاری به سلطان علی رسیده هلاک شد و سپاه منصور غنیمتِ نامحصور گرفته سرِ سلطان علی را بهراة رسانیدند۔

ذکر آمدن امیر سید علی از ساری و بازآوردن او ولایت او رسانیدن

حضرت صاحبقران هنگام مراجعت از روم و شام حکومت آمل و ساری توابع بجناب مرتضاء اعظم امیر سید علی بن امیر سید کمال الدین بن امیر سید قوام الدین عنایت فرموده بود، و بعد از واقعهٔ آنحضرت حضرت شاهرخی نیز آن ممالک را برو مسلّم داشت، و درین ایام که آنحضرت در ماوراء النهر بود امیر سید مرتضا برادرِ امیر سید علی مذکور بمعاونتِ ساداتِ هزاره جریب که داماد ایشان بود لشکری جمع آورده قصدِ برادر کرد، او والتجا بدرگاه عالم پناه آورد،

وآنحضرت دربارهٔ او عنایت و دلجویی فرمود که او را به مملکت او رساند، و صاحب اعظم خواجه شمس الدین محمد مشرف سمنانی را مقرر فرمود که مصاحب امیر سید علی بولایت ساری رفته امیر سید مرتضی را گوید که: حضرت صاحبقرانی ولایت آمل وساری با امیر سید علی عنایت فرمود وما نیز مقرر داشتیم، حالا استماع میرود که جناب مرتضوی او را از آن ولایت اخراج کرده ازین جانب تحاشی ننمود، این معنی از کیاست وفراست او دور می نماید چه عالمیانرا معلوم ست که ما عنایت ورعایت دربارهٔ ایشان لازم میدانیم وملتمسات ایشانرا بانجاح مقرون میگردانیم، وعاقل بی موجبی وحشت حضرتی که منبت نهال آمال او بوده بدل راه ندهد، وباید که مراسم متابعت بتقدیم رساند وروی از جادهٔ اطاعت نگرداند، واین سخن بنا بر رشدی که از ناصیهٔ روزگار مرتضوی شنیده ایم واثقیم که بسمع قبول خواهد شنود، واگر در دل اندیشهٔ فاسد ودر دماغ غروری باطل دارد بیرون خواهد کرد، امامروز در خراسان که مرکز دایرهٔ دولتست با هشتاد هزار سوار مکمل نشسته ایم وخاطر از جوانب جمع، وضبط آن مملکت ظاهرا احتیاج نهضت رکاب همایون نداشته باشد چه لشکرها که در آن حدود اند وانتظار اشارت میبرند اگر جناب مرتضوی نصیحت وفرمان نشنود شنوانند،

خواجه شمس الدین محمد مشرف امیر سید علی باستراباد رسید، خواجه محمد بساری رفت وامیر مرتضی نصیحت کرده بجایی نرسید، خواجه محمد باز آمد وامیر سید علی در استراباد نوکران امیر خضر خواجه وفوجی از مردم ساری جمع آورده بطریق شبخون بساری رفت، وسید مرتضی را بیرون کرده مملکت بر وقرار گرفت۔

ذکر آمدن سرداران وایلچیان اطراف به تهنیت فتح ممالک ماوراء النهر

در آن ولا که رایات همایون از مملکت ماوراء النهر معاودت نمود امیر نیکپی شاه بدخشانی که شاه بهاء الدین بهادران او را بقتل آورده بود او گریخته پناه بدرگاه عالم پناه آورد وحضرت خاقان سعید او را نوازش نموده بمواعید امیدوار گردانید، واز طرف خوارزم ایلچی امیرزا انگه رسیده تهنیت فتح ماوراء النهر رسانید، وآنحضرت دربارهٔ او رعایت فرموده اجازت داد، ونوکران فولاد خان وامیر ایدکو بهادر وامیر البسی که صاحب اختیار دشت قبچاق وممالک اوزبک بودند برسم رسالت رسیدند وبیلاکات بادشاهانه از شنقار وجانوران شکاری رسانیدند،

مضمون رسالت آنکه:

حسن مکارم اخلاق ولطف مآثر عراق آنجناب در ممالک آفاق خصوصا در ولایات دشت قبچاق اشتهار تمام دارد درین ایام چون خطهٔ مفاخرهٔ سمرقند که منشاء دولت ومبدأ سعادتست بفر قدوم مبارک زینتی تازه یافت وتجدید آن ولایات تعلق بفرمان برداران آن دیوان گرفت واجب نمود شرایط تهنیت بجای آوردن، ملتمس آنکه بعد الیوم اصلاح ذات البین واتفاق جانبین حاصل باشد، بیت

چو ما دوست باشیم با یکدگر ... بود راهها ایمن از شور وشر

آنحضرت ایلچیانرا انعام فرموده بکلاه وکمر بادشاهانه نواخت واز برای فولاد خان وامیر ایدکو وامیر البسی بیلاکات خسروانه معین ساخت، وامیر حسن کارا که بحسن خلق ولطف نطق موصوف بود مقرر فرمود که پیش فولاد خان رود واز برای شاهزادهٔ جوان بخت میرزا محمد جوکی بهادر کریمهٔ از خاندان خانی ودودمان چنگیز خانی خواستداری نماید [ورق ۲۸۱] دختر امیر ایدکو را که از قوم منگقوت (۲۸۱ا)
اند نامزد گرداند، وامیر حسن کارا عزیمت نمود، درین اثنا جمعی ترکمانان در آقرنجه ودهستان بودند ودر فتنهٔ پیر بادشاه فرار نموده برهنمونی بخت کلانتر ایشان تیمور سالار ایل والوس خود جمع کرده وبیورت اصلی آورده بشرف بساطبوس رسید، آنحضرت گناه ایشان عفو نموده احشام را در ان مقام یورت داد وهمه آسوده خاطر آرام گرفتند ونشستند۔

ذکر فرستادن جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی بجانب سیستان

درسال گذشته گذشت که موکب ظفرنشان از یورش سیستان بازگشت وعزیمت ماوراء النهر فرمود، ع،

اکنون چو بدولت وظفر باز آمد

حکام سیستان تمهید معذرتی نموده عرضه داشتند که اگر آن حضرت جناب ولایت مآب

شیخ زین الدین الخوافی را روان فرماید و خونِ اهالی سیستان بخشیده هر آینه ایشان ایمن شده بخدمت شتابند، آنحضرت ملتمس مبذول داشته جناب ارشاد انتساب را رخصت عزیمت فرمود و اکابرِ سیستان استقبال نموده وظیفهٔ احترام بجای آوردند، و جناب شیخ عنایت و مرحمت که حضرت خاقان سعید وعده فرموده بود به اهالی آن ولایت رسانید، اکابر آنجا مثل شاه مسعود برادر شاه قطب الدین و قاضی سابق حرب و باقی اعیان سیستان با تیغ و کفن بدرگاه عالم پناه آمدند، جنابِ شیخ زبانِ فصاحت بشفاعت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ برگشاد و اَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی برخواند و بموقفِ عرض رساند که قدمِ صادق این جماعت از موضعِ ثبات لغزیده است و آنحضرت را درین باب اقتدا بسنّتِ الٰهی باید کرد که با کمالِ قدرت و جلال بر آثم و جرایمِ بندگان وقوف می یابد و در عقوبت اِهمال و اِمهال میفرماید، و چون از درِ توبه درآیند توبهٔ ایشان قبول میفرماید، و روشنست که سیستانیان مدّتها نسبت با این خاندان طریقهٔ خدمتگاری و وظیفهٔ جانسپاری بجای آورده اند، و حالا اگر در کفرانِ نعمت قدمی گذارده اند و خاطرِ منوّر آنحضرت آزرده جزای خویش دیدند، و زهر قهر چشیدند، و انگشت ندامت گزیدند، والحالة هذه، بامّیدِ رحمتِ پادشاهانه ع

با تیغ و کفن بزینهار آمده اند

آنحضرت را بواعثِ مرحمتِ جبلّی در حرکت آمده شفاعتِ جنابِ شیخ قبول فرمود، و خطِ عفو بر جرایدِ جرایمِ ایشان کشید، و همه را انعام و اکرام نموده شاه نصرت ولد شاه محمود که در قلعهٔ طوس محبوس بود اطلاق فرمود و مصاحب اکابر سیستان پیش پدرش شاه محمود فرستاد، و شاه مسعود ملازم اردوی همایون گشت۔

ذکرِ آبادان گردانیدنِ شهر مرو

حضرت خاقان سعید پانزدهم ذی قعده بطالعِ سعد و اختر همایون بر صوبِ بادغیس که تنزّهات آن در فصلِ بهار خرّم‌تر از روی نگار و خوشتر از وعدهٔ دلدار است نهضت فرمود، و چون قواعدِ سلطنت بعمارت استقرار می یابد و معاقدِ خلافت بزراعت نشو و نما می نماید خاطر انور حضرت چنان اقتضا فرمود که شهر مرو را که بمرورِ زمان مندرس و ویران بود بحال عمارت باز آورد،

و آن خطّه که از مشاهیرِ بلدانِ خراسان است و تختگاهِ سلاطین کامران و بدستبُردِ روزگار و حوادثِ لیل و نهار درهم ریخته و از عمارات آن جز رسوم و اطلال نمانده عمارت کنند، و [از خط] سنه [ثمان] عشر و ستمائه که تولی خان پسر چنگیز خان حکم بویرانی آن فرمود تا این سال که بنیاد عمارت شد ا صد و نود و چهار سال گذشته بود، القصّه آنحضرت فرمود که در مجموعِ بلادِ خراسان ترک و تاجیکِ دور و نزدیک روی بدین مهم آوردند، و نخست آب که قوامِ معیشت انسان بدان منوط بل اصلِ خلقت اشیا بر آن مربوطست جاری ساختند، و فرمان همایون نفاذ یافت که آبِ مرو که از نهر مرغاب است و بندِ آنرا آب برده و جوی انباشته جوی را باز رو بند و بند را ببندند، و بدین امر خطیر از امراء کبیر علاء الدین علیکه کوکلتاش و امیر موسی، و از دیوانیان امیر علی شقانی مقرر شدند، و کاری که فرضاً پادشاه با خیل و سپاه بیکسال نتواند کرد باندک مدّتی و سهل فرصتی با تمام رسید، و زمینهای چون دلِ عاشقان خراب و بسانِ کارِ هنرمندان بی آب چون رخسارِ خوبان و عذارِ لاله رویان طراوت و صفا و رونق و بها یافت، و اطراف و جوانب که مساکنِ ارانب و اماکنِ ثعالب بود منبتِ درختانِ ریّان و مبیتِ مرغانِ خوش الحان گشت، و سالِ اوّل پانصد زوج عوامل بزراعت مشغول شد، و خلایق بتمدّن و توطّنِ آن مایل شدند، طول جوی از سرِ بند تا دروازهٔ علمدار که مقبرهٔ بُرَیْدَه و حَکَم (علمدارانِ حضرت رسول الله صلّی الله علیه و آله وسلّم) است دوازده فرسنگ و عرض در اوایل بیست گز تا پانزده گز و عمق از پنج گز کمتر نیست، و در شهر مساجد و بازارها و حمّامات و خانات و خوانق و مدارس و دیگر بقاع خیر ساختند، و چون آب رفته بجوی مرو باز آمد و عمارت شهر ساخته [و پرداخته] شد امراء متوجّه پایهٔ سریر اعلا گشتند، و حضرت خاقان سعید تا آبِ مرغاب [برفت و] بسبب گرمی هوا بجانب ییلاق کیتو باز آمد، و دران فضای دلکشای آدابِ عید اضحی بجای آورده عازم دار السلطنة هراة شد، بیت

بیمنِ عونِ الٰهی بدولت و اقبال
رسید موکبِ عالی بمستقرّ جلال

ذکر وقایع ممالکِ فارس و عراق و شهادتِ میرزا پیر محمّد و جلوس میرزا اسکندر

سابقاً بموقفِ عرض رسید که میرزا اسکندر بشیراز آمده میرزا پیر محمد او را دلجوئی نموده و عزمِ تسخیرِ ولایتِ کرمان فرمود، و مراحل پیموده بمنزلِ دوجاهه (۹) رسید، خواجه حسین شربت دار که میرزا پیر محمد او را از طبیب زادگی بمرتبهٔ امارت رسانیده بود و ملک و مال صاحب اختیارِ مطلق گردانید آن ناپاک با جمعی بی باک بعدی اتفاق کردند و نیمشب در خرگاه آن بادشاه عادل سلیم القلب در آمده او را بدرجهٔ شهادت رسانید، و میرزا اسکندر آگاه شده با دو رفیق طریقِ شیراز پیش گرفت و بعد از دو شبانروز باقبال و سعادت از دروازهٔ دولت در آمد و بخانهٔ امیر تیمور خواجه که قایم مقام میرزای سعید شهید بود رفته صورتِ واقعه باز گفت، امراء که در شهر بودند آن حرکت از میرزا اسکندر گمان بردند، و چون لشکریان رسیده شرح قضیه باز نمودند اعیان و کلویان فارس با میرزاده اسکندر بیعت کرده او را بادشاهی برداشتند، و خواجه علاء الدین محمد که کلانتر کلویان بود بضبط شهر و بار قیام نمود و خواجه حسین بعد از فراغ از واقعهٔ بادشاه سعید برادر خواجه علی را فرمود که بوثاق میرزا اسکندر رفته او را نیز شربتِ شهادت چشانده و ع او همعنانِ باد بشیراز رفته بود

(۲۸۲ ا) و امیر عبد الصمد همان زمان بطرف یزد رفت، و باقی امراء مطیع حسین ناپاک شدند، [ورق ۲۸۲] و آن ملعون بعظمتی هر چه تمامتر بظاهر شیراز آمده و در میدان سعادت چتر بالای سر او داشته از چهار طرفِ شهر جنگ انداخت، و بدربِ موردستان آمده با کلو علاء الدین محمد سخن گفت و جوابهای محکم شنید، و میرزا اسکندر در درون دروازه آن سخنان را شنیده و آن روز تا شب از طرفین تیراندازیهای مردانه و جنگهای بهادرانه کردند و آخر روز یکی از امراء از دروازهٔ موردستان بشهر در آمده و خواجه حسین آگاه شد سراسیمه وار از راهِ جعفر آباد عازمِ یورت گشت، و امرا و لشکر میلِ میرزا اسکندر کردند و میرزا اسکندر شمشیر کشیده فرمود که دروازهٔ موردستان کشایند تا امراء و لشکریان در آیند، و دران شب دیجور عبورِ یوم النشور بر صراط ظاهر شد، روز دیگر صباح آن نابکار نمک حرام مخدوم کش بجانبِ میرزا اکرمان فرار نمود و میرزا اسکندر

جمعی را که شرارِ شرارتشان زبانه کشیده بود بسیاست فرمود، و مملکتِ فارس بی مانع و منازع بحکمِ استحقاق و حقِّ وراثت بتحتِ تصرّف و تسخیر در آمد، بیت

درشنا اسکندر ثنایش گر گویم رواست زانکه سدِّ مملکت به از سکندر داشته

و امراء که میرزا پیر محمد الشان را بطریق منغلای بکرمان فرستاده بود ازین خبر متفرق گشته عازمِ شیراز شدند، امیر صدیق در راه حسین لعین را گرفته و یک گوش او بریده با خنجر برسمِ نشانی پیش میرزا فرستاد و او را بمزارِ شیخ سعدی قدس سرّه آورده بعضی از ریش و بروت او تراشیدند و آرایشِ خاتونانه کرده برگاو نشاندند و کلاهِ دولت بر سر نهاده پیش میرزا اسکندر آوردند، میرزا اسکندر از و پرسید که چرا قصدِ قتلِ برادرم کردی؟ گفت اگر من قصد او کردم ترا خود بدنیامد، میرزا اسکندر کارد کشیده بدست خود چشم راست او را از حدقه بیرون آورده فرمود که او را بزخمِ چماق هلاک کردند و سر او را باصفهان فرستادند تنش سوختند و بعد از [دو] سه روز که آویخته بودند سوختند، و مجموع امراء پیش میرزا اسکندر جمع آمدند۔

دواروغهٔ یزد با آنکه نوکر قدیمی خاندانِ عمر شیخی بود مخالفت نموده امیر عبد الصمد طایر را گرفت بیک ملک آغا را که مخدومهٔ او بود غارت کرده از شهر بیرون راند و میرزا اسکندر خبر یافته امیر عبد الله و عبد الکریم و خواجه محمود خوارزمی را بمحاصرهٔ یزد فرستاده خود عازمِ اصفهان شد و در صحرای کوشکِ زرقولتای فرمود۔

ذکر سلطان معتصم

و پیش ازین سلطان معتصم بن زین العابدین بن شاه شجاع که امیدگاهِ دودمانِ اویسیّه و پشت و پناهِ خاندانِ مظفریه بود کشته شد، احوال چنان بود که چون پدرش را بسمرقند بردند او بجانب شام افتاد و بعد از واقعهٔ حضرت صاحبقران عازم عراق و آذربایجان شد و امیر قرا یوسف او را نیک دید و روزی چند در تبریز بعیش گذرانید، بعد ازان باتفاق امیر بسطام جاگیر و رهنمونی قاضی احمد صاعدی عزمِ اصفهان کرد و میرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمد و امیر سعید برلاس و امیر جلبانشاه که در اصفهان بودند باستقبال رفته و جنگ ناکرده متوجه یزد شدند و امیر شاه نوکر جلبانشاه در کاشان بود باتفاق صاحب اعظم خواجه غیاث الدین سیدی احمد ضبط شهر کرده و خود را از کاشانیان و کاشانیان را از لشکر سلطان معتصم نگاه داشتند

وشرطِ حزم بجای آوردند.
وامیر فاضل از میرزا عمر شیخ که عازم یزد بود جدا شده در کوشک زر پیش میرزا اسکندر آمد
(۲۸۲ب) وصورت احوال بعرض رسانید، میرزا اسکندر امیر صدیق وامیر کیومرث و بیان را
درعقب امراء که جنگ ناکرده بطرف یزد رفته بودند فرستاد وخود متوجه سلطان معتصم گشت،
و در حوالی آتش گاه هردو لشکر بهم رسیدند وجنگ درپیوست، واصول واعیانِ فارس
بجانبِ سلطان معتصم رفته ودشمن دلیر گشته نزدیک قول میرزا اسکندر راندند اما لشکر
اسکندری به نیروی بازوی حیدری دود از دودمان مظفری برآوردند وسپاهِ سلطان معتصم
پشت داده روی بگریز نهاد، اکثر سرداران آذربایجان وعراق دستگیر شدند وپای بند تقدیر
گشتند، وسلطان معتصم بدرِ اصفهان رسیده خواست که اسپ از جوی جهاند وشاهزاده مردی
گران بود خود را نگاه نتوانست داشت بقفا افتاده، دلاوری ازعقبش رسیده سر اورا
از بدن جدا کرده وآتش فتنهٔ او فرو نشست، وملک فخر الدین نطنزی نیز کشته شد، وامیر بسطام
جاگیر بجانب بغداد رفت وقاضی نظام الدین احمد صاعدی طوقِ تعصب در گردن انداخته
باتفاق رعایای چهار دانگه و دو دانگه از کوتاه اندیشی اهلِ دراز پیش گرفت، و هرچند میرزا
اسکندر ایلچی فرستاده فائده نداد ومسموع نیفتاد، وبدان واسطه آن بهار وتابستان
تا نصف خزان در بیرونِ اصفهان خرابی تمام واقع شد، درین ولا میرزا رستم از حضرت
خاقان سعید اجازت یافته نزدیکِ اصفهان رسید، قاضی احمد صاعدی که از متهوّران جهان
برسر آمده بود با دیگر سرداران استقبال نمود، ومیرزا اسکندر خبر یافته امیر عبد الصمد را که از حبسِ
یزد خلاص شده بجانب ورزنه آمده بود روان فرموده وامیر خان سعید برلاس را بتاختِ
جرباذقان تعیین نموده موکبِ اسکندری عازم دار الملکِ شیراز شد.
وجمعی امرای میرزا پیر محمد که از اصفهان متوجه یزد بودند وامرای میرزا اسکندر صدیق وکیومرث
وبیان ذکره‌ا متعاقب ایشان عزیمت نمودند بیکدیگر رسیده جنگ کردند ولشکر میرزا اسکندر غالب آمد،
امیر جلبانشاه برلاس بصدیق وکیومرث پیوست، وامیر شیخ محمد جوان وامیر خان سعید برلاس از راه کرمان
بخراسان رفته بمیرزا رستم پیوست وباعث گشته واجازت یافته بعراق آمد چنانچه مذکور شد.

وامراء میرزا اسکندر که بمحاصرهٔ یزد رفته بودند یزدیان بتنگ آمدند وامیر عبد الصمد را از
حبس بیرون آورده جهت صلح پیش میرزا اسکندر فرستادند وطاهر را نیز گذاشتند، وابابکر که سردار
یزدیان بود طاهر را قایم مقام خود ساخته نیمروز از قلعه بیرون آمد، طاهر فرصت غنیمت
شمرده در قلعه که بطرف شهر بود دربست ودروازهٔ بیرون را گشاده قاصدی بمعان باد
پیش امراء فرستاد وامراء لگام ریز در قلعه تاختند ومهمّات آن مضبوط ساختند وبسیار از
اشرار بقتل آمدند، ومیرزا اسکندر امیر یوسف جلیل را بحکومت یزد مقرر فرمود.
وچون ممالک فارس وبعضی از عراق عجم میرزا اسکندر را مسخّر ومسلّم شد عرضه داشتی بخدمت
حضرت خاقان سعید فرستاد وپیغام داد که بعد از واقعهٔ جانسوزِ برادرِ سعیدِ شهید کار ملک بر سَنَنِ
استقامت بفرِّ دولتِ قاهره منتظم است وعرصهٔ ممالک از مزاحمت اضداد مستصفی،
والتماس نمود که از برادران هر که صلاح دانند نامزدِ عراق گردانند تا ممد ومعاون یکدیگر باشند،
وحضرت خاقان سعید رقمِ اختیار بنام میرزا بایقرا کشید وطبل وعلم وعبید وخدم وسایر
اسباب بادشاهی مرتّب داشته [ورق ۲۸۳] روان فرمود، وبمیرزا اسکندر نوشت که (۲۸۳ا)
چون لطف یزدانی وفضل ربّانی اسلافِ ما را بمحضِ عنایت نفاذِ امر وجریان حکم کرامت فرمود
واز اسلاف باخلاف رسید وخدای تعالی آن فرزند را مقالید امر ونهی مملکتی که به تختگاه
سلیمان علیه السلام منسوب است ارزانی داشت شکر آن بجا باید آورد تا موجبِ دوام
دولت گردد، وبر موجب ملتمس او ﴿سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ﴾ میرزا بایقرا را متوجه آن صوب
گردانیدیم، باید که طریقهٔ عاطفت مسلوک دارد تا عقدِ الفت انتظام گیرد وکارِ مواققت
التیام پذیرد، بحمد الله که جناب فرزندی ازین وصایا مستغنی است اما بنا بر تذکار تکرار نهایت
منتظر از خصایصِ کرم ولطایفِ شیم فرزندی آنست که بر ادای وصلت رحم را در ظلِّ
شفقتِ خویش دارد، چه رعایتِ اقارب را در ثباتِ دولت اثری ست هرچه عظیم‌تر اکنون
صدقِ شفقتِ ما برادران خویش لازم شناسد وپیوسته طریقِ مکاتبات مسلوک داشته
ابوابِ مراسلات مفتوح دارد وآرزوئی که باشد اعلام نماید تا در اتمامِ آن وظایفِ اهتمام
مبذول افتد وباجابت موصول گردد، انشاء الله تعالی.

ذکرِ فرستادنِ میرزا خلیل سلطان بجانبِ عراق و آذربایجان

میرزا خلیل سلطان ملازمِ حضرت خاقان از ماوراء النهر بهراة آمده بود و آنحضرت او را در محلِ نیک فرود آورده مواجب بواجب تعیین نموده نوکرانِ او را رعایت فرمود، و میرزا خلیل سلطان چندروز بعیش گذرانیده خدمت پیش گرفت و روز و شب خود را نقشِ شادُروانِ قصرِ دولتِ آنحضرت ساخته ملازمتِ پایهٔ تختِ سلطنت از اقبالِ سعادات دانست، آنحضرت را مهر و محبت در حرکت آمده اسبابِ سلطنتِ او مهیّا فرمود، و امراء نامدار مثلِ امیر حمزه قنوقو و بیک فولاد و خضر سپاهی و صدر حسن و خواجگی را با ده هزار سوارِ نامدار تعیین نمود که متوجّهِ عراقِ عجم و آذربایجان شوند که تعلّق بدیوانِ پدرِ مرحوم [او] امیرزا امیرانشاه داشته، و هر جا توانند مستخلص گردانند و هر کجا مصلحت دانند مقام کنند، و آنحضرت فرمود که رایاتِ همایون متعاقب متوجّهِ آن بلاد است، و میرزا خلیل هفتم ذی قعده عازمِ عراق گشت، و درین اثنا نوکر میرزا اسکندر مهر قوجاق قوچین از جانب فارس رسیده بیلاکاتِ پادشاهانه بعرض رسانید، و اخبارِ آن دیار باز گفت و آنحضرت او را تربیت و عنایت فرموده خوش باز گردانید و سخنانِ خوب فرستاد۔

ذکرِ وقایعِ عراق [عرب و] عجم و احوالِ سلطان احمد

سلطان احمد سال گذشته که تسخیرِ ولایتِ خوزستان فرمود مقصود نیزه دار را در آن قلاع تعیین نموده عازمِ دار السلطنه بغداد شد، و آخرِ زمستان او را در بغداد عارضه پیدا شده بدلالتِ اطبّا میلِ هوای ییلاق نموده تا نیاتِ شیخ المشایخ اویس قرنی قدّس سرّه آمد، و مزاج او روی بصحّت آورد، و امراء او را بر عزیمتِ جانبِ سلطانیه کردند و نمودند که بسطام جاگیر باصفهان رفته و پسرش بایزید کودکی در آنجا نشسته، بمجرّدِ آوازهٔ شما قلعه باز میگذارد، و خرّم شاه درگزینی نیابت مبالغت کرد، سلطان بهمدان آمد و شنید که بسطام شکسته حال از اصفهان باز گشته و از عزیمتِ سلطان آگاه شده معصوم برادر خود را در سلطانیه گذاشت و بارزه بیل رفت،

سلطان ا درقروق سلطانیه فرود آمد، و حکّامِ اطراف تخصیص سیّد عبد الرزاق که بتغلّب (۲۸۳ب) حاکمِ قزوین شده بود بپیشِ سلطان آمده و بتشریفاتِ پادشاهانه مخصوص شد، سلطان قاصد پیشِ معصوم فرستاده وعده های نیکو داد او التفات نکرد، سلطان گفت صبر کنیم تا خود پیشِ ما آید، و درین اثنا از بغداد خبر آمد که اویس نامی بفرزندی سلطان منسوب شده و جمعی مفسدان خیالِ سلطنت در دماغِ او نشانده اند، سلطان را مجالِ توقّف نماند، بسرعتی تمام بحوالی بغداد آمد و عقدِ جمعیّتِ آن جماعت از هم ریخته هر کس بجانبی گریختند، و مانع بن شدیث که خمیر مایهٔ آن فساد بود و اویس مذکور گرفتار شدند۔

ذکرِ احوالِ آذربایجان و امیر قرا یوسف

امیر قرا یوسف موسمِ بهار با امیر شمس الدین محمد دواتی و امیر سیدی احمد و اندون شمس الدین عزیمتِ صحرای مُوش کرد، و ملک صالح والی ماردین خبر فرستاد که امیر قرا عثمان قصدِ ماردین کرده، اگر بفریاد نرسند اختیار از دست خواهد رفت، امیر یوسف از راه بیابانی که از آنجا براق باد نمیتوانست گذشت و فلک را از دیدنِ آن سر حیرت میگشت بحدود آمد آمد، و امیر قرا عثمان لشکر بصحرا کشیده هر دو سپاه بهم رسیدند و میان ایشان محاربهٔ عظیم رفت، صحرای مُوش و حوش و طیور را البساطی شد پُر فایده و سماطی پُر مایده، عاقبت قرا یوسف غالب آمد و قلعهٔ ماردین را تصرّف نموده داروغه نشاند، و لشکر را اجازت داده آن تابستان در ییلاق الاطاق گذرانید و فصلِ خزان بدولتخانهٔ تبریز آمد، و لشکر بجانبِ ولایتِ شکی فرستاد، والی آنجا امیر سیدی احمد با لشکر در برابر آمد، و مردمِ قرا یوسف یراقِ جنگ ندیده بعضی مواضعِ شروان را غارتیدند و به تبریز آمد، و دهمِ ماه شعبان سلطان احمد کس فرستاده التماس نمود که چُلگاء همدان را جهتِ ییلاق باینجانب گذارند، امیر یوسف التفات ننموده فرستاده را اجازت داد، و بیست و هفتمِ شعبان ملک عزّ الدین شیر (کذا) با پیشکشهای لایق آمده امیر یوسف را از فرستادنِ لشکر بجانبِ شروان منع کرد و کسان بشروان روان کرده امیر شیخ ابراهیم را بر صلح دلالت کرد، و او بنا بر صلاحِ مسلمانان شکسته بسته

صلحی برهم بست، وامیر یوسف آن زمستان در تبریز گذرانید وخشک سال بود، فصل بهار عاشر ذی قعده خبر آمد که کیامرد طالقانی ومزید بکنه نواحی قزوین را غارت کردند، امیر بسطام در حدود قزوین بایشان رسید وآتشِ حرب برافروخته بسطام غالب شد، وامیر یوسف از الاطاق باوُنیک آمد، وآنجا جمعی از شیخ حسن حاکمِ آرزنجان [کذا] شکایت کردند، امیر یوسف چهل وپنج روز محاصره کرده مردم [ا]رزنجان بتنگ آمدند وتضرّع وزاری نمودند، امیر یوسف مرحمت فرمود وشیخ حسن پیشکشهاء مناسب فرستاده خود نیز بخدمت آمد، وامیر یوسف او را تربیت وعنایت فرمود ودر ولایت ارض یک قلعهٔ نیک داد و[ا]رزنجان را بناصر الدین پیر عمر که وزیر او بود تفویض فرمود واین احوال در شهور سنهٔ ثلث عشر وثمانمایه واقع شد، ودرین ولا خبر آمد که سلطان احمد عازم تبریز است۔

وقایع سنهٔ ثلاث عشر[ة] وثمانمائه

ذکرِ نهضتِ بادشاه برجیس قدر بهرام قهر بولایتِ ماوراء النهر

حضرت خاقان سعید عزم یورشِ ماوراء النهر جزم فرمود وسببِ این عزیمت آن بود که در اواخر ذی الحجه خبر آمد که امیر شیخ نور الدین گرد فتنه برانگیخته وخاک ادبار بر فرقِ روزگار خود بیخته با جمعی بی باک بحوالی سمرقند آمد، وامیر شاهملک از سمرقند [بیرون آمده] ونزدیکِ قزل رباط بهم رسیدند ویک شب از طرفین پاس داشتند، بیت

سفیده چو برزد ز کهسار سر　　پدید آمد از دور رخشان سپر

هر دو لشکر صفها آراستند، از طرفِ امیر شیخ نور الدین چند پشته بود ولشکر او تمامی نمود دستِ چپ
(۲۸۴) وراستِ او بهم پیوسته بیکبار حمله حمله کردند [ورق ۲۸۴] وبر قولِ امیر شاهملک نزده ازجا
برگرفتند، وامیر وفادار گرفتار شده شکستی تمام بلشکرِ امیر شاه ملک رسید، وشاهملک بازگشته بطرف قراتپه بیرون رفت وبکوه الافراق که میانهٔ کش وسمرقند است پناه برد۔

وچون مضمون این قضیه بمسامع جلال رسید فرمان فرمود که امرای نامدار چون مهر وسپهر تیغ زن وسپردار مثل امیر مضراب بهادر وامیر یادگار شاه ارلات وامیر توکل برلاس وامیر نوشیروان برلاس وامیر محمد صوفی ترخان وامیر یوسف خواجه وامیر عجب شیر متوجهِ ماوراء النهر شوند، وجمیع امراء چون امیر حسن صوفی ترخان وامیر محمد بیگ وامیر خواجه نامزد ولایت قومس ودامغان شدند که از آن حدود باخبر باشند، وشاهزاده جوان بخت معز الدین میرزا بایسنغر قایم مقامِ آنحضرت در دار السلطنه هراة مقرر شد وموکبِ همایون بطالعِ سعد وفالِ میمون چهاردهم محرّم بعزمِ یورش ماوراء النهر نهضت نمود۔

ودر منزلِ مَرُّو ذانه جانبِ سمرقند عرضه داشتی رسید که بزرگانِ سمرقند مقدّمهم خواجه کامل الدین عبد الاوّل وخواجه عصام الدین وقاضی صلاح الدین ومولانا قطب الدین وامیرک دانشمند وخواجه فضل الله ابو اللیثی فرستاده بودند مضمون آنکه: روز دوشنبه شانزدهم ذی حجه خبر محاربهٔ امیر شیخ نور الدین وامیر شاهملک بسمرقند رسید، وهمان روز محمد الیقرا بدروازه آمده سخن شیخ نور الدین رسانید، سمرقندیان بتیر جرخ او را چنان زدند که بر پلاس نهاده پس بردند، وروز جمعه امیر شیخ نور الدین خود بدرِ شیخ زاده آمد که محافظت آن باهتمام خواجه عصام الدین واولاد شیخ زاده ساغرجی بود وسخن گفته کسی جواب نداد، وبار دیگر بدر آهنین رفت که خواجه عبد الاول وقاضی صلاح الدین آنجا بودند وسخن گفت خواجه عبد الاوّل گفت ما مردمان طالب علمیم ما را باحکومت کار نیست، حاکمِ ما میرزا شاهرخ است فرزند خود را بما اینجا گذاشته بود شما ایشان را گر آرید با شما را تا اجازتِ حاکم نباشد اختیار نخواهیم داد، وبزرگان بعد از عرضِ این سخنان التماس نموده بودند که هرچند زودتر این جمع فقرا را از دستِ ظالمان خلاص دهند، حضرت خاقان سعید قاصدی چین با بسمرقند فرستاد واز سرعتِ نهضتِ همایون بشارت داد۔

ودر منزلِ جیجکتو بای بخشی نوکر امیر شاهملک عرضه داشت آورد که میرزا الغ بیگ در کنارِ آب بموضع کلف پول نشسته واین بنده با امیر نوشیروان متوجه سمرقند گشت، ودر موضع قبله از جانب امیر مضراب خبر آمد که امیر شیخ نور الدین رسید۔

وشرح آن چنانست که چون شیخ نور الدین ظفر یافت امیر رستم طغای بوغا را الضبط بخارا فرستاد وچنگیز اغلان ایکش را وخود متوجه سمرقند شد، وچون آنجا اختیاری نیافت عم زاده خود امیر شیخ حسن را فرمود که بخارا آب رفته حصار کرکین را محاصره کنند، ودرین اثنا پسر امیر خدایداد حسینی بی اجازت

امیر شیخ نور الدین بمنزل و ولایتِ خود رفت و وهنی تمام بحالِ او راه یافت، وفادار را که مقید داشت بقتل آورده بترمذ آمد، و میرزا محمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان را که در ولایت حصار بود بهر حیله و تدبیر پیش خود آورد، و درین اثنا شنید که امیر شاهملک بسمرقند آمده و رایتِ ظفر نشان از طرفِ خراسان بآموِیه رسید، شیخ نور الدین میرزا محمد جهانگیر را بجانب سمرقند برد بامیدِ آنکه شاید مردم آنجا او را پیش آیند و چنگیز اغلان و عبد الکریم امیر سیف الدین را در ترمذ برابرِ (۲۸۴ب) امیر مضراب گذاشت، و سلطان بایزید را بکلف فرستاد که مقابل میرزا الغ بیگ نگاه دارد، و خود بسمرقند رفته بر شهر دست نیافت، و دو سه روز در باغ دلگشا و کان گل گذرانید.

و چون حضرت خاقان سعید بمنزل قاو تو رسید نوکرِ امیر شاهملک آمده سرِ دولت تیمور تواچی را باردوی همایون رسانید، و آنحضرت با لشکرهای بحر جوش بکنارِ جیحون بکلف آمد که میرزا الغ بیگ آنجا بود، و سلطان بایزید که از مخالفان در برابر کر و فری نمود چون خبرِ وصولِ رایاتِ فرقدسای و اعلام سپهر آرای شنید رو بگریز نهاده خیمها انداخت و مضمون مَنْ نَجَی بِرَأسِهِ فَقَدْ رَبِحَ دست آویز ساخت، و چون خبر گریختنِ سلطان بایزید در ترمذ بچنگیز اغلان و عبد الکریم رسید ایشان نیز فرار بر قرار اختیار کردند، و فرمانِ قضا جریان نفاذ یافت که عساکرِ منصوره باد پایانِ آتش گذار در آن دریای مُغرِق که دجله و فرات نسبت بآن جویچه باشد و کُر و ارس در جنبِ آن چشمه نماید، و سند و هیرمند در پهلوی آن جدولِ تقویم باشد رانند، و روز جمعه هفتم صفر موکبِ منصور از آب عبور فرمود، و امیر مضراب نیز از گذر ترمذ گذشته باردوی اعلا آمد، و آنحضرت میرزا الغ بیگ و امیر مضراب را بجانب کش فرستاده بآهستگی روان شد بیت

همی رفت با هوش و رای و درنگ
که سرعت پشیمانی آرد بجنگ

امیر شیخ نور الدین چون از عبورِ سپاه ظفر پناه آگاه شد تجلّدی نموده از حوالی سمرقند عازمِ کنارِ آب گشت، امیر شاهملک سوار و پیادهٔ سمرقند جمع ساخته با فیلان و بزرگان بعزمِ رزمِ امیر شیخ نور الدین بیرون آمد، و او عطفهٔ عنان کرده بریشان تاخت و صولتِ او سمرقندیان را پریشان ساخت، و اسلحه و اموالِ گریختگان را گرفته شوکت او زیادت شد، و از غایتِ غرور

با خود مخمّر کرد که در برابر لشکر منصور آید، و بزرگانِ سمرقند امیر شاهملک را بر ما وقعهٔ کرّت ثانی ملامت گونه میکردند، امیر از بزرگان متوهّم شده ایشان را از شهر همراهِ خود بیرون آورد، و میرزا احمد میرک با پانصد سوار از ولایتِ خود بمددِ امیر شاهملک رسیده باتّفاق عازم اُردوی شدند، و سایر امرا و سپاهیانِ سمرقند بشرفِ بساطبوس مشرّف گشتند، و میرزا الغ بیگ و قوچینان نواحی کش را جمع آورده بموکب ظفر قرین پیوستند، و غلبهٔ کثرت تمام در سلکِ خدمت انتظام یافت.

و امیر شیخ نور الدین نیز مستعدِ جنگ و جدال و حرب و قتال شده در حوالی قزل رباط و آب یام میمنه و میسره و قلب و جناح بسوار و پیاده بر آراست و شرایطِ سپاه آرائی و مراسمِ لشکر کشی بجای آورد، و سپاهِ حضرت خاقان سعید بتاییدِ ملک مجید آراسته بود، و در وقتی که هر دو سپاه صف کشیده در برابر هم رسیدند امیر شیخ نور الدین در حقّ امیر مبشّر بدگمان شده او را بقتل رسانید، و فرمودهٔ مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ برِ خویش ظاهر گردانید، و دلاورانِ طرفین روی بسوی میدان آورده آتشِ حرب بالا گرفت، و دایرهٔ قتال اشتعال یافت، یک پسر امیر خدایداد از جانبِ مخالف جنگهای مردانه کرد، و میرزا احمد میرک پیش رفته او را گریزانید، و بایاور را فرود آورد، و قوچینان آثار شجاعت ظاهر کردند، و آنحضرت که ع همیشه باد منصور و مظفر

بخود آهنگِ جنگ فرمود، و پُردلانِ قول و دلاورانِ قلب بیکبار در حرکت آمدند، و نسیم فتح و ظفر بر عَلَمِ دولتِ حضرت خاقان سعید وزیده شیخ نور الدین [مغرور] منهزم گردید، و در یک ساعت چنان لشکری عدد پایمال بلاو پی سپرِ رنج و عنا شدند، نظم

چاک دامن، تیره دل، افگنده سر کوتاه عمر
چون گل و چون لاله و چون نرگس و چون یاسمن

[ورق ۲۸۵ا] بعضی را که سعادتِ ازل رهنمونی کرد روی عجز بر آستانِ بیچارگی نهاده آیت فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ را عذر خواهِ جرم و گناه ساختند، و جمعی را که مستحقِ سیاست بودند آنحضرت عنایت فرمود.

و روز شنبه نهم ربیع الاوّل صورتِ واقعه روی نمود، و یازدهم ماه باز چتر همای فرسایهٔ دولت بر دار السلطنه سمرقند انداخت و از شعاع آفتابِ اعلام و از تابشِ ماهِ خیامِ اطرافِ آن بلده را منوّر ساخت، و از زیارت والد بزرگوار یعنی صاحب قرانِ نامدار در یافته بسایر

امزارات متبرکه قیام نمود، و از روحانیت اکابر آن جا یاری و امداد استمداد فرمود، و اهالی سمرقند بار دیگر از نوایب و قبضهٔ حوادث خلاص یافته شرایط تهنیت بجای آوردند، و آنحضرت هریک را باندازهٔ رتبت بر بساط قربت مجال داده، و امیر شاه ملک را با سپاهی نامدار بجانب اترار فرستاد تا هر که از اتباع شیخ نور الدین در آن حدود باشند مستاصل گرداند، و چون خاطر از ممالک ماوراء النهر بتمام انتظامی یافت و کارها بتازگی قوامی یافت حضرت خاقان سعید بفال میمون و طالع مسعود عزیمت مراجعت فرموده بیستم ربیع الاول از دار السلطنه سمرقند بصوب خراسان روان شد و در حوالی کش بر [illegible] اعلا عرضه داشتند که حمزه سالار و جمع فتنه انگیز بعد از انهزام شیخ نور الدین بجانب حصار شادمان رفته هنوز دست از عناد و فساد کوتاه نگردانیده اند، آنحضرت امیر مضراب را بدفع فساد آن مفسدان فرستاد، و موکب ظفر شعار از خزار ایلغار کرده عنان جهانگشای بسمند غزالی رفتار انعطاف داد، و چون خورشید بر سبز خنگ فلک سوار گشته روان شد و اوایل ربیع الآخر در دار السلطنه هراة نزول فرمود، نظم

اعلام تو بر عالمیان میمون باد

ذکر آمدن ایلچیان اطراف چون موکب همایون در مستقر دولت آرام گرفت

چون دار السلطنه هراة از سعادت نزول موکب همایون رونق و صفا یافت و انوار عدالت آثار بر اطراف آن بلاد تافت، و جهانیان از العنایات بیغایات بهره مند گردانید و مراسم خیرات و مناظم حسنات باقصی الغایة رسانید لاجرم صنادید عالم روی امید بآن درگاه معظم نهادند، و خود را ذره وار در تاب آفتاب دولت آنحضرت جلوه دادند، و رسل و رسایل با صنوف تحف و صایل فنون وسایل بدرگاه سلاطین پناه فرستادند، امیر ایدکو بهادر از ولایت اوزبک و دشت قبچاق، و امیر شیخ ابراهیم از ولایت دربند و شروانات، و امیر سید عز الدین از هزاره جریب و پسر امیر سید علی کیا از بلدهٔ ساری، و امیر حسن کیا از قلعهٔ فیروزکوه، و از ولایت گرمسیر و قندهار چند روز متعاقب از این ولایات ایلچیان میرسیدند و پیشکشهای مناسب گذرانیده سخن حکام خود را بوسیله

امراء عظام بعرض میرسانیدند، و درگاه جهان پناه سجده گاه ملوک جهان و بوسه جای صنادید ایران و توران گشته بود، بیت

زبسکه بر در او سجده میبرند ملوک مجال نیست قدم را از ازدحام جباه

حضرت خاقان سعید ایلچیان را بکرامت تشریف و عنایت انعام مشرف ساخت و همه را اعتنا بغایت نموده اجازت فرمود۔

ذکر آمدن مودود گرمسیری و پیرک بدرگاه عالم پناه

امرای گرمسیر و قندهار که ایلچیان بدرگاه عالم پناه فرستاده بودند در اثنای عرضه داشت باز نمودند که پیر محمد پسر امیر قتلو، و امیر تومان قندهاری که به پیرک مشهور است، بر مودود خروج کرده او را از ولایت بیرون تاخت، و مودود و پیرک متعاقب رسیده (۲۸۵ ب) خاک درگاه عالم پناه را سرمهٔ دیدهٔ امید ساختند و مودود و پیرک که خصمان لا یجتمعان بودند بیکبار در خانه ملازمت یکی نمودند، بیت

چنان بساخت جهان را هوای دولت او که از طبیعت اضداد رفت ناسازی

امرای بزرگ در دیوان اعلا معاملهٔ ایشان را پرسیدند و بغور قضیه رسیدند، صورت واقعه در آینهٔ عدالت چنان روی نمود که غبار کدورت بحقیقت از جانب مودود بود، حضرت خاقان سعید گذشته را عفا الله عما سلف برخواند و آیهٔ [illegible] واجب دانست که حکومت به پیرک مفوض باشد و مودود در پایهٔ سریر اعلی بملازمت قیام نماید۔

ذکر عمارت مدرسه و خانقاه حضرت خاقان سعید که درین سال باتمام پیوست

درین سال که موکب همایون از ولایت ماوراء النهر معاودت فرمود دار السلطنه هرات در نهایت معموری و آبادانی بود، و مدرسه و خانقاهی که حضرت خاقان سعید بنا فرموده بود باتمام پیوست، و حسن تمام آن بقعه را از طراوت و لطافت آن بقاع روی نمود و درین مقام جواد خوش خرام قلم باستیاری رقم چند در صفات دار السلطنه هراة خواهد پیمود۔

در صفت دار السلطنهٔ هراة

دار السلطنهٔ هراة بلده ایست دلگشا تر از بوستان ارم و خطهٔ جانفزا تر از گلستانهای عالم سوادی چون گیسوی ماه رویان دلاویز و معمورهٔ چون چهرهٔ سیمبران طرب انگیز، خوانده دم عیسی در انفاس نسیمش مضمر و حیات آب خضر و نشاط بادهٔ جان پرور در صفات هوایش مختصر، هوای جانفزایش در لطافت و اعتدال مایه بخش نسیم بهار، قصرهای زرنگارش بر کنار آبهای خوشگوار جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، نعت عمارات دلپذیرش ارم ذات العماد، وصف طرح انهار بی نظیرش الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ، مصر را از سوز فراق روی عزیزش جامه در نیل و نیل را از غیرت زلال او سنگ در قندیل، بیت

از آب روی رود هری بر جمال مصر — نیل کشیده را نبود رونق و بها

آبش خاک را در چشم کوثر فشانده و چشمهٔ حیوان در ظلمات حیرت نشانده، و بلدان خراسان که افخم ممالک اقلیم رابع تواند بود دار السلطنت [هرات] در آن قریب بمرکز واقع است، چه طول هر اقلیم از مبداء که جزائر خالدات است صد و هشتاد درجه گرفته اند و عرض از خط استوا نود درجه، و از این نود درجه شصت و شش معمور است باقی در طرفین از افراط گرما و سرما مقام نوع مردم نمی تواند بود، و طول هراة نود و چهار درجه و کسر بیست و عرض آن سی و چهار درجه و کسری، پس از این تقریر بوضوح پیوست که دار السلطنت هراة اقرب بلاد است نسبت با مرکز معمورهٔ عالم، لا تشعب الی المرکز اقرب، لاعتدال و یترتب علیه غایة افضل و نهایة الکمال. حضرت خاقان سعید چون آن بلده را مستقر سریر سلطنت و مرکز دایرهٔ خلافت فرمود فرمود که بازارها که قدیم الایام تمام پوشیده نبود و مردم بازار از گرد و غبار و تزاحم اقطار رحمت بسیاری یافتند آنهارا انگاختند و بنیاد بازارها گچ و آجر بر آورده طاقهای عالی بستند و جا جا از بهر روشنائی باز گذاشته و باقی را فراهم آوردند، بازارها بر بسیار در چشم جهان نگاری و در چمن روزگار بهاری روی نمود، و وضع چهار سوی مربع تسامی الاضلاع واقع بمرکز دایرهٔ خیر البقاع، و از چهار دروازه چهار بازار بآن محل میرسد۔

وضع مدرسه و خانقاه معارف پناه

بطرف شمال تحت القلعه در جانب جنوب مدرسهٔ عالی و خانقاهی [ورق ۲۸۶] متعالی (۱۲۸۶)
پیوسته بهم، و در میان آن بقعه صحن سرای بزرگ و صفّه و طاقی رفیع و بر دو طرف دو منار بلند قامت، بدیع استقامت، ارتفاع یافت، و از شعشعهٔ طلا و لاجورد انوار بهجت آثار بر در و دیوار آن بقعه تافت، مهندسان دقیق اندیشه و بنایان چابک عمل، نازک پیشه غایت صنعت و کمال دقّت بظهور آوردند، و قواعد معاقد آنرا در اعلا معارج متانت و اقصی مدارج رصانت بر آوردند، و درین سال یعنی سنه ثلث عشرة این دو بقعهٔ بدیع منوال بشرف اتمام و حدّ کمال رسید، در عرصهٔ روی زمین از سرحد روم تا اقصای چین [درس و فتوی را] موضعی بنزاهت و موقعی بطراوت آن دو بقعه نشان نمیدهند، نفایس کتب مشتمل بر اصول و فروع و محتوی بر معقول و مشروع در صنادیق پرداخته و معدّ و مهیّا ساخته، و افراد علماء اعلام بتدریس زمرهٔ انام و افادت خواص و عوام معیّن شده، ریاض دین بزهاب تقوی و جواب فتوی ایشان شاداب و سرسبز، طلاب مجدّ و اهل تحصیل مستعد رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ بیت

چو صبح دوم جمله پاک اندرون
قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ

و نقش العلم لا یعطیك بعضه حتی تعطیه كُلَّكَ [بكلك] هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ بر صفحهٔ صدق رغبت نگاشته، و از فواضل انعام پادشاه اسلام ما یحتاج و اسباب معاش چون وظایف درس و تکرار مرتب داشته هٰذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ، و از نحاریر علماء امه و صنادید فضلاء ائمه که مشتری از آفتاب دانش ایشان فروغ سعادت اقتباس نماید و عطارد از دقت فطنت ایشان اسرار علوم التماس کند چهار دانشمند متبحر که عناصر کردار هر یک مدار کارخانهٔ دین متین سیّد المرسلین بودند برسم تدریس در مدرسهٔ کریمه تعیین نمودند نخست جناب مولانا اعظم قدوهٔ نحاریر الامم مولانا جلال الدین

یوسف ادیبی، و دیگر جناب عالی، مرجع الافاضل والاهالی مولانا جلال الدین یوسف حلاج، و دیگر مولانا اعظم اکرم حاوی الکمالات مولانا نظام الدین عبدالرحیم یار احمد، و دیگر مولانا الامام افضل علماء الانام خواجه ناصر الدین لطف الله خواجه عزیز الله مقرر شد ند.

و در روز اجلاس حضرت خاقان سعید در آن بقعهٔ مبارک تشریفِ حضور ارزانی داشت، و اکابر ایام و مفاخر انام حاضر شدند، و این علماء اعلام بدرسِ علومِ اسلام چون فقه و تفسیر و تقریر دلپذیر اشتغال نمودند، و در میدانِ بیان گوی سبقت بچوگانِ رویت از همگنان ربودند، و منصبِ شیخی خانقاه معارف پناه بجناب شیخ الاسلام اعظم قدوهٔ مشایخ العالم خواجه علاء الدین علی چشتی تفویض یافت، و شرحِ بزرگیِ مشایخ آن خاندان محتاجِ شرح و بیان نیست (ع)

والامر اوضح من نارٍ علی علم

و همچنین در خانقاه سایرِ مباشرانِ اعمال و متصدیانِ اشغال از امام و مؤذن و واعظ و دیگر کارکنان مقرر شدند، و اوقافِ شایسته برین دو بقعهٔ مبارکه بر سبیلِ اشتراک مقرر گشت، و درین تاریخ یعنی سنه اربع و سبعین احوال این دو بقعه در غایتِ جمعیت و رفاهیت است، و منصب شیخی بخادم الفقرا حاوی این اوراق عبدالرزاق ابن اسحٰق مفوض است، ع،

هر کسی پنج روزه نوبتِ اوست

القصه قبة الاسلام هراة بیمنِ تختگاهِ حضرت خاقانِ سعید مجمعِ اساطینِ سلاطین و مطلعِ خورشید
(۲۸۶ ب) پادشاهانِ روی زمین و کعبهٔ احرار و ابرار و قبلهٔ اخیار و احبار و مسکنِ اقطاب و اوتاد و مامنِ زهاد و عباد گشت، قطعه،

از جماعت روزِ جمعه جامعِ مجمور او	میکند با کعبه رفعتِ حج اکبر همسری
اهلِ فضل او همه کامل در انواع علوم	بوده هریک نادری در عهد خویش از نادری

و کار شهر هراة در آن مرتبه رواج و رونق یافت که لطافت متنزهاتش دیباچهٔ عکس بر رخسارِ بغداد روان ساخت، و طراوتِ ثمراتش سمر سمرقند را در گوشهٔ طاقِ نسیان انداخت، مصراع،

دین بود اندر دولتِ سلطانِ اعظم شاهرخ

و شرح بناء دار السلطنهٔ هراة و احوالِ ملوکات و حالاتِ ولایات قلم دو زبان بشرح و بیان تقریر

نموده و تحریر فرموده هر کرا میل مطالعهٔ آن باشد گو رساله که علحده در آن باب مسطور است بنظرِ اشرف مشرف سازد، ع،

تا میلِ آن کرا بود و چون کند نظر

ذکرِ بناء باغ سفید و بنیادِ کوشک

حضرت خاقان سعید فرمود که بر جانب شرقی شمالی هراة بموضعی که پیشتر بباغ سفید موسوم بود در فضائی چون عرصهٔ امید وسیع و بنائی چون ذروهٔ فلک رفیع مهندسان دانا و بنایان توانا روز جمعه بیست و چهارم ذی قعده بطالع سعد و ساعتِ میمون عمارتی بنا نهادند، و در میان باغ جنان بر روی جهانیان کشادند، و بخوبترین اسلوبی طرح کشیدند، و چهرهٔ اولُ الفکرِ آخرُ العمل بچشم بصیرت دیدند، اساسی که تا بنیادِ جهان و نهادِ عالم است کس مثلِ آن نشان نداده، باغی که شمیم نسیم آن نکهتِ مشام و عنبر بمشامِ جان فرستاده، و کوشکی که علوّ قدر از چرخ برین گذرانیده و اوجِ رفعت تا ذروهٔ مشتری رسانید، قطعه،

چمن از دلکشی چون عارضِ دوست	سرایش از خوشی چون چهرهٔ یار
یکی زاسعد گردون کرده معمور	یکی را بخت میمون بوده معمار

چهار طاقِ ایوان مقرنس آن را بطاقِ مقوّسِ کیوان رسانیده و کنگرهٔ قصرِ رفیعش از نطاقِ مشتری گذرانیده، ایزار دیوار از احجارِ شیشه مفروش و تماثیلِ منبت بر آن مثبت و منقوش، هر کس فسحتِ آن دید یا از نزهت سرا رسید از شوق روح پرور فردوس اعلا شنید، بیت،

گلابست گوی بجویش روان
همی شاد گردد ببویش روان

نقاشان چابک دست در هر خانه کارنامه پرداخته و بر هر غرفه و منظره چون نگارخانهٔ چین ساخته، عمارتی چنین عالی و اساسی چنان کریاس گردون متعالی بیمنِ دولت و علوِ همتِ آنحضرت بأندک مدتی تمام شد، ع،

در غایتِ لطف و خرمی گشت تمام

ذکرِ نهضت همایون بصوب ییلاق بادغیس و آمدنِ ایلچیان از ممالک

موکب نصرت شعار اوایلِ بهار میلِ ییلاق فرموده اواخر ذی قعده بجانب بادغیس عزیمت نمود و در آن فضای خرّم طبقاتِ لشکرها با خیل و حشم در ظلِّ رایتِ فتح آیت که مطلع خورشید فیروزیست جمع آمدند، و ابان تواچی که بولایت اوزبک پیش امیر ایدکو رفته بود عود نموده بعرض رسانید که امیر ایدکو در تعظیمِ قدر و تفخیمِ امر هیچ دقیقهٔ نامرعی نگذاشت و بورودِ مکتوب سرِ افتخار بر فلک افراشت، و از کلماتی که بر زبانِ فصیحِ امیر ایلچیان رجوع کرده بود و حکایاتی که به اداءِ عذر بـ... او حواله نمود مشتاقِ روایحِ مصافات و موالات بمشامِ صدق میرسید، مضمون آنکه: بنده و خدمتگارِ آن حضرتم و بهر چه فرمایند فرمان بردار، توقّع از اعطافِ آنحضرت آنکه همین طریقه مرعی داشته در رفعِ حجابِ مغایرت و فتحِ بابِ مودّت راه مراسلت و مکاتبت که سلوت مخلصان بآن تواند بود مفتوح و مسلوک فرمایند و بسخنانِ صاحب غرضان التفات ننمایند، بیت:

(۲۸۷ا) [ورق ۲۸۷] قول صاحب غرضان گوش مکن بهرِ خدا

یار ما باش که ما از دل و جان یار توییم

و بخدماتِ لایقه اشارت دریغ ندارند که در اتمام آن آثارِ دولتخواهی بظهور رساند.

و همچنین از اطرافِ ممالک که پیش ازین ایلچیان آمده بودند و مصحوب ایشان قاصدان رفته مجموع شادمان و خرّم باردوی معظم رسیدند.

ذکرِ قضایا که در عراق عجم واقع شد

چون میرزا اسکندر ممالکِ فارس مضبوط ساخت مکمنِ همّت بلندش بر کنگرهٔ قصرِ تسخیرِ عراق عجم انداخت و امیر عبدالصمد و امیر صدیق را بجانبِ اصفهان روان فرمود، و ایشان بقصبهٔ ورزنه آمدند و قلعهٔ آنرا محکم ساخته امیر زارستم خبر یافت و قلعه را محاصره کرد، و میرزا اسکندر آگاه شد امیر تولک و امیر یوسف

جلیل را بمدد فرستاد و خود نیز متوجه شد، میرزا رستم از آمدنِ تولک و یوسف جلیل واقف گشته باستقبال ایشان آمد، ایشان مردِ میدانِ رستم نبودند پناه بقلعهٔ خرابه و تسخیر بردند، میرزا رستم و میرزا بایقرا که در آن نزدیکی بعراق آمده بود عزم محاصره کردند، ناگاه شنیدند که میرزا اسکندر بقصر زرد رسید میرزا رستم عازمِ اصفهان شد و میرزا اسکندر چنان بتعجیل آمد که بعضی رستمیان را اسکندریان گرفتند و همچنان بسرعت می آمدند، میرزا رستم سه فرسنگ استقبال نموده هر دو لشکر بهم رسیدند، مصرع:

غریوِ کوس و بانگ نای برخاست

و آن دو لشکر چون امواجِ بحرِ اخضر یا افواجِ دشتِ محشر برهم زدند و میرزا اسکندر ظفر یافته میرزا رستم باصفهان درآمد و میرزا اسکندر بموضع آتشگاه فرود آمد.

پیش ازین میرزا خلیل سلطان بموجبِ فرمانِ خاقان سعید از خراسان با ده هزار سوار بجانب عراق و آذربایجان آمده بود چنانچه شرحِ آن گذشت و مقرر چنان بود که هر جا خواهد ساکن شود، او چند گاه در ولایت ری می بود، درین ولا میرزا رستم کس فرستاده استمداد نمود میرزا خلیل سلطان بقصدِ مصالحه میانِ برادران عزیمت فرمود و هر چند پیغام صلح پیش میرزا اسکندر فرستاده مفید نیفتاد، و میرزا اسکندر در یک طرف اصفهان مقام داشت میرزا خلیل سلطان از طرفی دیگر باصفهان درآمد، و میرزا اسکندر هر روز جمعی بدروازه فرستاده از طرفین جنگهای سخت میکردند اما از عدم قوت قوتِ اصفهانیان فوت شده از تعذرِ اسبابِ معیشت طاقت ایشان طاق شد، میرزا رستم بضرورت اصفهان را گذاشته عازم جانب امیر قرا یوسف گشت، و میرزا اسکندر جمعی را تا قم در عقب فرستاد اما نرسیدند، و میرزا خلیل سلطان در اصفهان بود و میرزا اسکندر همچنان عناد و خصومت می نمود، درین اثنا جمعی از لشکر شول و اکراد بی اجازت میرزا اسکندر برگشتند، بدین سبب ترکِ محاصره گرفته عازمِ شیراز شد، و اصفهانیان بمحنِ غلا و بلای قحط مبتلا شدند و آتشِ جوع مشتعل گشت و صعوبت نایافت از حد گذشت، از مواشی آنچه داغِ استحلال بر جبین داشت هر کس بهر چه ممکن بود می خرید و هیچ جا نمیرسید، تمام چوبهای عمارات و ستونهای ایوانات بجای هیزم بسوخت، بیت:

بسوخت آتشِ قهر تو جمله را تر و خشک چنین بود چو در افتد بمرغزار آتش

و در ایامِ در بندانِ اصفهان گویند میرزا خلیل سلطان بسرِ پالیزِ درویشی رسید که در شهر آبِ چاه

مزروع گردانیده بود و درویش خربزهٔ آورده شرط خدمت بادا رسانید، میرزا خواست که
(۲۸۷ ب) درویش را رعایتی فرماید میسّر نشد، درویش را اعذر خواهی نمود فاعتبروا یا اولی الابصار،
میرزا خلیل از اصفهان به ری آمده عرضه داشت بپایهٔ سریر اعلا فرستاد مضمون آنکه چون در صفهان
از جهت قحط نمیتوانست بود بجانب ری عود نمودیم، اکنون هرچه فرمایند عمل نماید۔

ذکرِ آمدنِ سلطان احمد به تبریز و قتلِ او بفرمانِ امیر قرا یوسف ابن امیر قرا محمد ترکمان

سلطان احمد دوازدہم محرّم از دار السّلام بغداد عازمِ آذربایجان شده در نواحی همدان اکراد آن بلاد را در قبضهٔ اقتدار آورد، شاه محمد بن امیر قرا یوسف در ییلاق اوجان واقف شده عزیمت خوی نمود و سلطان بیست و هشتم ربیع الاوّل در دولتخانهٔ تبریز نزول فرمود و کسان در عقب شاه محمد فرستاده در سلماس باو رسیدند و او را گریزانیدند درین حال امیر قرا یوسف در ولایت ارزنجان بود و ضبط و یاسامشی مهات آن نواحی می نمود و شرح آن گذشت، چون این خبر شنید متوجه تبریز شد، و روز جمعه بیست و هشتم ربیع الآخر سلطان و قرا یوسف در قریه اسد که دو فرسخی تبریز است بهم رسیدند و از طرفین صفها کشیده اسباب مقاتله و جدال ترتیب داده ابوابِ محاربه و قتال گشادند بیت

زپیکانِ الماس و پرِ عقاب   نبُد هیچ پیدا رُخِ آفتاب
ز سرخاب سرخ آب برسانِ رود   گذر کرد بر دامنِ سر درود

آتشِ حرب برافروخته تا بالتهاب جانِ دلیران بسوخت، سلطان بنفسِ خود جنگهای مردانه و کوششهای بهادرانه فرمود اما ع   چون سعادت نبود کوششِ بسیار چه سود
و سپاهِ سلطان مردِ میدان ترکمانان نبود، بیت

قضا را یکی تیرِ زهر آب دار   گذر کرد بر بازوی شهریار
دلیرانِ احمد شهِ سرفراز   گرفتند در پیش راهِ دراز

هزیمت بغنیمت شمردند زود   سراسیمه گشتند برسانِ دود

احمدیان رو بهزیمت نهادند و یوسفیان دست بغنیمت گشادند، سلطان خود را بباغی انداخت، و یکی از لیامِ تبریز بهاء الدین جولاه نام امیر یوسف را مطلع ساخت و جمعی بطلبِ او رفته، چون چشم بادشاه بر ایشان افتاد، بیت

بدانست شه کآمد او را زمان   بدست قرا یوسفِ ترکمان

بحکم رضینا بقضاء الله تعالیٰ این بیت خواند که بیت

چو با من بود لطفِ یزدانِ پاک   نباشد ز مُردن مرا هیچ باک

دست به بند و گردن بکمند داده پیشِ قرا یوسف آمده، و بعد از انواعِ حکایات بفرمان امیر مشار الیه بخنه (کذا) هلاک شد، و چون این خبر بعرض حضرت خاقان سعید رسید از خواجه عبد القادر گوینده که سالها ملازمِ سلطان می بود پرسید که برای سلطان احمد هیچ ساخته، خواجه این رباعی گفته [و عملی ساخته] بموقفِ عرض رسانید، رباعی

عبد القادر ز دیده هردم خون ریز   با دورِ سپهر نیستت جای ستیز
کان مهرِ سپهرِ خسروی را ناگاه   تاریخِ وفات گشت قصدِ تبریز

فی الجمله سلطان احمد را بعد از هلاک دو سه روز بر خاک انداختند بسبب آنکه فتنه انگیزان می ساختند که سلطان بسلامت بیرون رفت، تبریزیان اجازت خواسته بموجب وصیّت سلطان در عمارتِ دمشقیه پهلوی مادر و برادر مدفون شد۔

سپردند تبریزیانش بخاک   سوی خانه رفتند دل چاک چاک

و شاه ولد بن شاهزاده شیخ علی بن سلطان اویس که ملازم عم به تبریز آمده بود و سلطان علاء الدوله بن سلطان احمد که در قلعه عبد العجوز محبوس بود شربتِ شهادت چشیدند و بدمشقیه سر نهادند۔
و سلطان در وقت عزیمت تبریز از بادشاه شروان امیر شیخ ابراهیم استمداد نموده بود و او پسرِ خود گیومرث را بعون فرمود، و در روز هزیمت [ورق ۲۸۸] سلطان احمد گیومرث نزدیک رسیده متحیّر بماند، ع   نه رای سفر کردن و نه روی اقامت
امیر قرا یوسف او را گرفته در قلعه ارجیس حبس فرمود، و امیر شیخ ابراهیم هرچند مال التقبّل نمود مفید نبود۔

چون امیر قرا یوسف را این فتوحات میسّر شد از غارت و گناه تبریزیان که مدد سلطان احمد کرده اند گذشته از راهِ مرند عزیمتِ یورت خود نمود، و چندگاه آنجا بوده بعزمِ قشلاق به تبریز آمد، و درین اثنا شنید که میرزا رستم از محاربهٔ برادر و قحط اصفهان روگردان شده متوجّهِ تبریز است چنانچه ذکر آن گذشت، امیر قرا یوسف شرایط تعظیم تقدیم نمود و چند روز طویهاء سنگین فرمود، و بعزم روان داشتنِ میرزا رستم اواسطِ رجب بطرفِ مراغه آمد، و در حدود لیلان امیر محمد ساره و ترکمان از جانب عراق عرب آمده بتشریف و نواخت مشرّف شد، و اواخر رجب میرزا رستم را با نوکران خدمتهاء خسروانه و خلعتهاء ملوکانه تعیین نمود و اسبان خوب کشید و جمعی نوکران اعتمادی ملازم ساخته روان داشت، و خود در غایت عظمت و نهایت اُبّهت بطرف تبریز رفت۔

وقایع سنه اربع عشرة وثمانمائه

ذکر قضایا که در خراسان واقع شد

حضرت خاقان سعید در افتتاح این سال بسعادت و اقبال در ییلاق بادغیس بود چنانچه صریر قلم سخن پرداز شرح آن باز نمود، و درین اثنا میرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمد از جانب فارس و عراق بخدمت آنحضرت آمد، و سبب آن بود که میرزا اسکندر چون آن ممالک در تصرّف آورد صلاح وقت دران دید که میرزا عمر شیخ و میرزا سلطان علی بن میرزا رستم را که برادر زادگان او بودند از مملکت عذر خواهد چه ایشان را استعدادِ سلطنت از روی وراثت و استحقاق متعیّن بود، متوهم شد که ناگاه جمعی ایشان را بران دارند که سر بطلب ملک برآرند و اختلال بسلطنت و زوال بدولتِ او رسد، و شاهزادگان ازین معنی منزّه و مبرّا بودند، فی الجمله ایشان متوجّه دار الامان خراسان شده اواخر محرم در ییلاق بادغیس دستبوس یافته منظور کیمیا خاصیت گشتند۔

هم در ییلاق بادغیس ایلچی هندوستان رسید که خضر خان پادشاه بعضی ازان ممالک اظهارِ اذعان نموده قاضی مولتان را که واسطهٔ عقدِ اکابر آن دیار بود با تحف و هدایا ارسال نموده

نام و القابِ آنحضرت را زینتِ منابر و نقشِ دنانیر ساخته بعرض رسانید و آنحضرت ملتمسات او بایجاب مقرونِ گردانیده و تشریفاتِ گرانمایه پوشانیده انعام و اکرام نمود و اجازت مراجعت فرمود، و حمزه چهره نوکر میرزا الغ بیگ رسید و یکی را از مغولان مقیّد رسانید و عرضه داشت که امیر شیخ نور الدین پیش محمد خان بادشاه مغولستان رفته داو شمع جهان را بمددِ او فرستاده قریب سیرام رسیده اند و شرح این سخن گفته آید انشاء الله تعالیٰ۔

وسلطان اویس پسر امیر ایدکو برلاس از جانب کرمان قاصد فرستاد که میرزا اسکندر ممالکِ فارس و عراق مضبوط ساخته عازمِ کرمان شد و در نواحی کرمان خرابی بسیار میکند۔

درین ولا باز نوکر میرزا الغ بیگ آمده مغولی را در بند آورده اخبارِ سایر (کذا)، کرد و شرح آن آید۔

• بعد ازین حضرت خاقان سعید خاطرِ خطیر از طرف ما وراء النهر جمع ساخته لشکرها را اجازت فرمود و از عرصه بادغیس عنان مرکب کامرانی بمستقر جهانبانی انعطاف داده در دار السلطنه هراة باغ زاغان مرکز پرکار دولت و نقطهٔ دایره خلافت | آمد (۲۸۸ب)

و درین ایام نوکر امیر شیخ ابراهیم از مملکت شروان رسیده پیشکشهاء پادشاهانه بعرض رسانید و آنحضرت فرستاده را عنایت فرمود و رعایت کرده باز گردانید۔

و از جانب سمرقند خبر آمد که امیر شاه ملک بجانب مغولستان رفته و انجای بسیار گرفته و این سخن محتاج بیان است۔

ذکر باغی شدن امیر شیخ نور الدین کرّت ثانی

سابقاً مذکور شد که امیر شیخ نور الدین در حوالی سمرقند منهزم گشت اما همچنان سودای استقلال در خیال داشت و هر زمان سرِ راهی میگرفت و هر طرف فتنه می انگیخت، نویین اعظم امیر شاه ملک عرضه داشت بپایهٔ سریرِ اعلیٰ فرستاد که شیخ نور الدین ترک باغی گری نمیکند اگر فرمان شود صوران را محاصره کنیم شاید که آن صید وحشی بدام آید، حضرت خاقان سعید فرمود که صلاح و فسادِ آن طرف بعهدهٔ اوست هرچه مصلحت داند چنان کند، و امیر شاه ملک اواسطِ رمضان سال گذشته

از سمرقند متوجه صوران گشت و امیر موسی کا و امیر حمزه ترخان را منغلای ساخت، و امیر شیخ نور الدین خبر یافته راه گریز پیش گرفت و پناه بمغول برد، امراء منغلا در عقب رفته باز ماندگان او را اثر شیر در گله و گرگ در رمه نمودند و باز آمدند، امیر شاه ملک پیش امیر عبد الخالق پسر امیر خداداد حسینی که در آن ملک صاحب طرفی بود فرستاد و پیغام داد که چون لشکر ما عود نماید هر آینه شیخ نور الدین ایمن گشته بصوران آید، باید که در کمین باشد که احتمال دارد که او را بدست آرد، امیر عبد الخالق که میان او و امیر شیخ نور الدین عداوتی عظیم بود، مصرعه

تیغی کشیده بر سر ره در کمین نشست

امیر شیخ نور الدین بی خبر در ولایت در آمد و امیر عبد الخالق ناگهان بر وی تاخت و جنگ بسیار کرده جمعیت او را پریشان ساخت و امیر شیخ نور الدین با سی سوار باز ارجانب مغول رفت، و امیر عبد الخالق اگرچه او را میتوانست گرفت اندیشه کرد که اگر او را از میان بردارد امیر شاه ملک او را نیز در آن طرف نگذارد، فی الجمله امیر عبد الخالق از جمله غنایم ده هزار اسپ گرفت و مریض شده بعد از هفده روز وفات یافت، بیت

بفیروزی اندر بترس از گزند که یکسان نگردد سپهر بلند

امیر شاه ملک جای او را بعد از تسخیر آن بلاد بتیمور ملک پسر حولدای داد که در شمایل او دلایل مردانگی و مخایل فرزانگی مشاهده می افتاد، امیر شیخ نور الدین پیش محمد خان پسر خضر خواجه بادشاه مغولستان رفت و سعی کرد که ایلچیان امیر شاه ملک را که آنجا بودند گرفتند و خان پانزده هزار مرد مقرر فرمود که همراه برادر او شمع جهان متوجه ماوراء النهر شوند و امیر شاه ملک توقف یافته صورت حال عرضه داشت پایه سریر اعلی کرد و میرزا الغ بیگ در سمرقند توقف نمود و امیر شاه ملک عزم رزم مخالفان جزم کرد، و مغولان بمحاصره قلعه سیرام که در تصرف کسان امیر عبد الخالق بود اشتغال داشتند خبر توجه امیر شاه ملک یافتند، عازم جانب او شدند، و امیر شاه ملک از عزیمت ایشان آگاه شد، تدبیری اندیشید که موافق تقدیر آمد، و شرح آن چنانست که شایستم که نوکر شایسته او بود با دو هزار سوار نامدار مقرر فرمود که ایلغار کرده بولایت ینگی در آیند و بخانهای مغولان که در آن ولایت بود دستبردی نمایند، شایستم روز و شب بسرعت سیر نموده بنوعی شتافت که مخالفان را بستر امن در خواب غفلت

خفته یافت و آن مجموع را غارتیده خانها را زیر و زبر گردانید و الجای بسیار گرفته شش هزار اسپ بخدمت امیر شاه ملک رسانید، مغولان این خبر شنیده از هم فرو ریختند و هر یک بطرفی گریختند۔

و امیر شاه ملک احوال معاودت مغولکان عرضه داشت پایه سریر اعلی نمود در وقتی که موکب همایون [ورق ۲۸۹] در ییلاق بادغیس بود، آنحضرت لشکرها را اجازت داده بمستقر دولت مراجعت فرمود (۲۸۹ ا)
چنانچه ذکر آن گذشت، اینست شرح احوال که قلم عنبرین خال به طیب عده آن مقال مشکسای گشت۔

ذکر توجه حضرت خاقان سعید بجانب ماوراء النهر

چون امیر شیخ نور الدین از طرف مغولان طرفی بر نبست و دندان طمع او در کام ناکامی شکست روی بحیله آورده کسان بمغولستان فرستاد و بصورت عرضه داشت پیغام داد که: بارها گفتم که امیر شاه ملک با شما دوست نیست و عذر میکند، باور نمیکردید، اینک تمام الوس را برهم زد، اگر تدارک این قضیه نخواهید کرد ضرر او زیادت خواهد شد، محمد خان با لشکر فراوان عازم ماوراء النهر شد، خبر بسمرقند رسید و میرزا الغ بیگ شرح واقعه بپایه سریر اعلی رسانید، حضرت شاهرخی به احضار لشکرها فرمان فرمود و بدولت و سعادت عزیمت ماوراء النهر جزم نمود، و چهارشنبه سلخ ربیع الاول از دار السلطنه هراة بباغ مختار آمد و با لشکرهای جهان روان شده بآب مرغاب رسید، و قاصد میرزا الغ بیگ خبر رسانید که مغولان بولایت خود باز گشتند۔

و شرح این حال از روی اجمال آنست که محمد خان از تختگاه خود بموضع علان باشی که میان ینگی و صوران است آمد، و امیر شیخ نور الدین ملحق شد، محمد خان با اعیان دولت خود مشورت نموده، مردم کاردیده، تجربه یافته، گفتند چه موجب ست که ما برای شیخ نور الدین با قومی با قوت و با جمعی با شوکت دشمنی کنیم و حال جنگ معلوم نیست، ایلچی حافظ نام پیش امیر شاه ملک فرستاده پیغام داد که سابقاً میان با عداوتی نبود و صورت نزاعی که روی نمود به انگیز صاحب غرضان بود، این زمان با تو دوستی می کنیم اگر میان تو و شیخ نور الدین نزاع باشد ما او را حمایت نمی کنیم، امیر شاه ملک ایلچی را رعایت کرده خوشدل باز گردانید و نوروز بخشی را با بیلاکات پادشاهانه بخدمت محمد خان فرستاد و از جانبین قواعد مصادقت تاکید یافت۔

درین اثنا نوکر میرزا الغ بیگ ملک یساول رسید و بموقف عرض رسانید که میان میرزا الغ بیگ و امیرشاه ملک کدورتی واقع است، آنحضرت از جهتِ معاودتِ مغول و خبر ملک یساول در عزیمت جانب ماوراء النهر متردّد بود و چند روز در النگ جیجکتو توقّف نمود و امیر سید علی ترخان جهتِ تحقیق اخبار بسمرقند ارسال فرمود، امیر سید علی تفحص احوال نموده دانست که ازان وقت که آنحضرت امیرشاه ملک را عنایت فرمود و در ممالک ماوراء النهر صاحب اختیار ساخت تمام امور بر وَفق رای جمهور بفکرِ صایب و نظرِ ثاقب منتظم گردانید، و با میرزا الغ بیگ در مقام نصیحت و دولت خواهی است، امّا اکثرِ طباع خاصه بادشاهان را نصیحت تلخ آید چه ایشان همه وقت طعمِ ایام را شیرین و خوشگوار بکامِ خود خواهند و همه عالم را فرودِ خود بینند، و اگر امیر بنا بر مصلحت خلاف رای شاهزاده کرده باشد اصحابِ اغراض آن را بربی حسابی و سبکساری ارشت حمل کنند و بنوعی دیگر باز نمایند، و چگونه گمان توان برد که نصیحت موجب عداوت گردد، بلیت

داروسبب دردشد اینجا چه امیدست زایل شدنِ عارضه و صحّتِ بیمار

امثال این قضایا از قیدِ حسّاد و مکرِ اضداد بعید و بدیع نیست خاصه بدرگاهِ سلاطین، فی الجمله امیر سید علی ترخان باز آمده شرح احوال بعرض رسانید و ازان طرف امیرشاه ملک متوجهِ مغول شد، حضرت خاقان سعید
(۲۴۹ب) خواست که ضبطِ مملکت بنوعی نماید که مناسب [ناموس سلطنت باشد، بنابران موکب ظفرنشان عازم سمرقند شد و بقیّة الاسلام بلخ آمده بر جیحون پل بستند و موکب منصور بیست و یکم جمادی الاولی عبور فرمود، و میرزا الغ بیگ و جمیع بزرگان در منزل قشقا شرف دستبوس یافتند و آنحضرت چون آفتاب در بیت شرف [در] دار السلطنة سمرقند نزول نمود و بمزار اکابر آن دیار و صاحبقران نامدار رفته صلات و صدقات بمستحقان رسانید، و مرغزار کان گل لشکرگاه گردانید و بعد از چند روز نوکر امیرشاه ملک سرِ امیر شیخ نورالدین را آورد، و شرحِ این سخن از نوادرِ وقایع است.

شرحِ قتلِ امیر شیخ نورالدین بن حسن تدابیرِ امیرشاه ملک بدستِ هزار فداق

هرکرا تسییر درجهٔ طالع بجرمِ قاطع رسد هرآینه از نظرِ سعادت اثرِ نحوست یابد و هرصورت که باخود نقش بند و غیر آن در آینهٔ خیال جمال نماید، بیت

هزار نقش برآرد زمانه و نبود یکی چنانچه در آیینهٔ تصوّر ماست

وکسی را که درین معنی شکّی باشد و حکایات گذشته را باور نکند گو بچشمِ عبرت صورتِ این حال مشاهده نمای و بگوشِ هوش این حکایت استماع فرماید (کذا) چه در تواریخ قدما و مؤلفاتِ فضلاً چنین حادثه مطالعه نه رفته و معاینه نه گشته.

وکیفیتِ واقعه چنان بود که چون امیرشاه ملک عزیمتِ مغولستان نمود و در کنار سیحون عزم پل بستن نمود امیر شیخ نورالدین آگاه شد قاصدی پیشِ چنگیز اغلان فرستاد و پیغام داد که من با امیرشاهملک بد کرده ام و خود عذرخواهی نمیتوانم نمود توقع آنکه میان ما واسطه شوی و هرچه ازین طرف تقبّل نمائی بتقدیم رسد، چنگیز اغلان رمضان اوزبک را که از اعیانِ نوکران او بود و بحرب زبانی آبِ لطف با آتشِ عُنف امتزاج میتوان نمود روان نمود و فرمود که: امید بجناب امارت مآب آنست که ملتمس رد نکنند و نصیحت قبول فرماید چه معلوم ست که درخت دشمنی میوهٔ پشیمانی بار آرد و تخم نزاع ثمرهٔ انقطاع دهد، شمارهٔ سوابقِ مودّت و لواحق محبّت در میان بوده اگر آنجناب نصیحت بسمع رضا اصغا نمایند من قبول میکنم که امیر شیخ نورالدین بعد ازین در مقام رضاجوئی درآید، امیرشاه ملک گفت: اگر بسرِ صلح و صفا دارد تومان آقا و برادر او شیخ حسن و لوکرش ستنکم و پسرش محمود شاه را پیش ما فرستد تا سخنِ او را اعتماد را شاید، این مثل مشهور است که هرکه شیرِ گرم خورده تا آب پُف نمیکند نمیخورد، شیخ نورالدین ما را بسیار بازی داده است.

چون امیر شیخ نورالدین از جانب چنگیز نومید شد علیکا نوکر امیر تابان را که مدت چهار ماه دربند داشت پیشِ امیر موسی کا و امیر دولت خواجه فرستاد که شما تاکی جانب شاهملک اند اگرفته اید؟ وقت آمد که طرفِ ما گرفته آشتی دهید، اگر او بدرشتی سخن گوید او را بلطف و نرمی ازان منع کنید، امرا سخن گفته، امیرشاهملک ایشان را پیش امیر شیخ نورالدین فرستاده خود متعاقب بصوران آمد و قاصد روان داشته گفت: اگر بگناه اعتراف کرده میگوئی "بد کردم" من با تو صلح میکنم و اگرنه میان من و تو جنگ است، امیر شیخ نورالدین گفت اگر امیرشاه ملک با دو نوکر بدرِ قلعه آید تا من نیز با دو نوکر بی رسول و پیغام سخن کنیم بهتر باشد، بعد ازین قرار

هر دو یکدیگر را دیده سلام کردند کنار گرفته پرسیدند.

امیرشاهملک گفت: همه عالم را معلوم ست که حضرت صاحبقران ترا بمنزلهٔ فرزندان تربیت فرموده بدرجهٔ بزرگ امارت رسانید، و تو خود انصاف ده که هیچ آفریده با این خاندان این جرأتِ بی حرمتی کرده که تو می کنی حالا الماضی لایذکر، ع

که گفته اند بزرگان که از گذشته نگویند

(۲۹۰ الف) من بر کرم حضرت خاقان سعید اعتماد دارم [ورق ۲۹۰] که تو اگر در مقام اعتذار آئی ترا گزندی نرسد، امیر شیخ نورالدین گفت ریسمان که بگسیخت درست نمیشود و اگر شود پیوند گره باقی ماند، بیت

رشته چو گسیخت می توان بست | اما بمیان گره بماند

سخن صلح قرار نگرفت، امیرشاهملک تومان آغاز اسلام کرده و زمانِ حضرت صاحبقران را یاد آورده در گریه شد و امیرشاهملک شیخ نورالدین را گفت: روز بلند شد و هوا گرم از برای ما شامیانه و خوردنی فرست تا زمانی بیاسائیم، بیت

چند روزی که درین مرحله فرصت داری | خوش بیاسای زمانی که زمان این همه نیست

بدین سخن او را فریب داد، آه از دنیای غدار و فریبِ آن با یکدیگر!

القصّه موسی کا و امیر دو لتخواجه چند نوبت آمد شد کرده، سخن صلح بجای نرسید، امیرشاه ملک چون دید که امیر شیخ نورالدین صلح نمیکند فکرِ هرقداق با امرا در میان آورد، امرا گفته او از ان نیست که همچنین قصدِ او توان کرد، ع

کجا همای بدامِ کسی در آرد سر

امیر شاه ملک با امرا دیگر سخن نگفته با خود گفت: این کار جز بدلیری نمیشود و این سرّ با کسی نباید گفت، ع

گر اهلِ عقلی این همه با خویشتن بگوی

امرا را گفت: یک بار دیگر این بی دولت را نصیحت کنید که اگر خود فرزندِ پیش بندگی حضرت نمیرود دولتِ نیک خود را فرستد تا بازگشتن را ناموسی باشد، امرا رفته و امیر شیخ نورالدین با دو سوار نزدیکِ قلعه ایستاده با ایشان سخن می گفت، امیرشاه ملک هرقداق را گفت: تو مرا بجای برادری بل بیشتر، اگر امروز قدم جرأت در پیش نهی و بر این معنی که در خاطر آمده اقدام نمائی شاید که ظفر روی

نماید و نامِ دلاوری بر روی روزگار باقی ماند، درین حال که امرا بازگردند ترا پیش شیخ نورالدین باید رفت و او چون ترا ببیند هر آینه طلبیده در آغوش خواهد گرفت، چون تو نزدیک رسی پیاده شو و چون سر فرود آرد که ترا در آغوش گیرد او را دلیر و مردانه چنان در آغوش گیر که دستهای تو بر پشتِ او هم رسد و او را محکم گرفته از اسپ فرو کش و در زیر آور و دن عهدهٔ تو و ترا نگاه داشتن عهدهٔ ما.

و هرقداق بدرِ قلعه رفته چون چشم شیخ نورالدین بر و افتاد آواز داد هرقداق پیاده شد چند گز راه زانو زد، و امیر شیخ نورالدین خم شده و آغوش باز کرده او را در بغل گرفت، چون دستِ هرقداق غدار از پسِ پشت امیر بهم رسید بهر زوری که داشت او را فرو کشید و چون بر زمین افتاد، زانو بر سینهٔ او نهاد و شمشیر از میان کشیده، دو نوکر شیخ نورالدین که در برونِ قلعه بودند بر هرقداق تاختند و یکی شمشیر بر بازوی او فرود آورد و هرقداق شیخ نورالدین را بزانو نگاه داشته شمشیر حوالهٔ سوار کرد و چنان زد که لبهای اسپ بریده شد و اسپان رم کرده، شمشیر بر روی شیخ نورالدین مظلوم فرود آورد چنانکه انگشتهای دستِ او که منع تیغ میکرد و بینی با یک نیمهٔ کاسهٔ سر جدا شد و امیر شاهملک اندو بر بالای بلندی چشم بر ایشان داشت، چون هرقداق دست بالا کرد امیرشاهملک با دویست سوار تاخته بدرِ قلعه رسید و هرقداق هنوز بر سینهٔ شیخ نورالدین بود، چون مدد رسید برخاسته یک دو شمشیر دیگر بر سر او زد و سرش از تن جدا کرده بر خاکِ مذلت انداخت.

امیر شیخ نورالدین اگرچه روزی چند با امیرشاهملک شطرنج منازعت باخت و در بساطِ مقابله و مقاتله اسپِ مخاصمت تاخت و در پس فرزین بندِ فریب ممکن ساخت عاقبت نظر از بازیِ خصم برداشته و فیل بندِ غدر او را در اعدام انگاشته در خانهٔ ما نشست و رقعهٔ حیات بر افشاند، بیت

(۲۹۰ ب) به پیل بازی خود گرچه ساخت فرزین بند | بیک پیادهٔ شه رخ ز اسپ دور افتاد

امیرشاهملک هرقداق را که چنان امر خطیر ارتکاب نمود تربیت و نوازش بسیار فرمود و او را گفت که: همه عمر ممنون تو خواهیم بود، هرقداق عرضه داشت که اگر من در خدمت مشقتی تحمّل کردم بامیدِ رضای مخدوم بر من آسان گشت، و کار چنین جز بمساعدتِ دولت نتواند بود، و کدام خدمت ازین زیادت باشد که نامِ خدمتگاری بنده در میانِ الوس باقی ماند، و این همه نتیجهٔ فکرِ صوابِ بندگی مخدوم است.

امیر شاهملک بعد ازین واقعه قلعهٔ صوران را محاصره کرد حضرت خاقان سعید امیر شاه ملک را طلبیده فرمود که اهالی قلعه از تو در وهم اند تو پیش ما آی تا ما کس فرستاده ایشانرا طلب داریم، امیر شاهملک کمر فرمان بسته بسوی بحضرت بهشت صفت که وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا آورد ع

دست مدار از کمر مقبلان

ذکر معاودت حضرت خاقان سعید از جانب ماوراء النهر

چون مهمات ولایات ماوراء النهر به تجدید مضبوط شد و اطراف ممالک از آسیب بی باکان محفوظ گشت حضرت خاقان سعید عزم مراجعت فرموده موکب منصور از کان گل کوچ کرده بگوک گنبد آمد، آنجا میرزا احمد میرک کمر انقیاد بسته شرف دستبوس یافت و بعنایت مخصوص شد، و امیر شاهملک نیز بسعادت ملازمت مشرف شد و آفتاب عاطفت از اوج جلال بر چهرهٔ احوال او تافت، و میرزا الغ بیگ در همان منزل طوی عظیم کرده پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانید، و امیر شیخ حسن برادر امیر شیخ نور الدین عرضه داشت فرستاده اظهار انقیاد کرد، آنحضرت توکل چهره را فرستاده فرمود که اگر ایلی تومان آغا را پیش ما فرست، و چون میان میرزا الغ بیگ و امیر شاهملک اندک غباری شده بود فرمان همایون نفاذ یافت که امیر شاهملک عازم خراسان شود، و موکب عالی با کوکبهٔ دولت و اقبال در دار السلطنه هراة نزول اجلال فرمود، و بعد از چند روز بانوی عظمی تومان آغا رسیده، و آنحضرت در تعظیم شرایط تکریم تقدیم نموده قصبهٔ کوسویه را به رسم سیورغال بر نواب او مسلّم داشت و حالا در آن قصبه و نواحی از آثار خیر او مدرسه و خانقاه و رباط بغایت معمور است۔

ذکر وفات میرزا خلیل سلطان و والدهٔ اش خانزاده

موکب منصور چون بدار السلطنه هراة رسید خبر واقعهٔ جانسوز و نایبهٔ جگردوز شهزادهٔ جهانیان نصیر الدین میرزا خلیل سلطان شنیدند که در ملک ری بعارضهٔ دو سه روزه شانزدهم رجب با حسرت شباب بمنزل تراب رفت، از حدوث این حادثه و نزول این نازله دلهای عزیزان در آتش

و جانها در کشاکش ماند، بیت

از بسکه خون دیدهٔ احباب موج زد ... از گریه چرخ بر سر طوفان حباب شد

هنوز گوش از صدمهٔ صدای زلزلهٔ کوس رحیل خلیل خلاص نیافته طنین ارتحال والده اش مهد علیا خانزاده در شرفات قصر دماغ و غرفات حجرهٔ خیال پیچید، ع

داغی نگشته نیک که داغی دگر رسید

و آن بانوی کبری در مشهد مقدس رضوی وفات یافت و در جوار روضهٔ بزرگوار مدفون شد، مثل آدمی و احوال او و سرانجام و مآل او چون مسافریست که منزل او مهد است و مسکن آخر لحد، و میان این دو منزل مرحلهٔ چند معدود، و چند روزی محدود، هر سالی چون مرحلهٔ، و هر فصلی چون رباطی، و هر ماهی فرسنگی، و هر هفته میلی، و هر روزی قدری، و هر ساعتی مسافتی، و هر دمی قدمی، و آدمی در وی ایمن نشسته، و از منزل آخرت فارغ گشته، رباعی

بنگر که به بن رسید افسانهٔ عمر ... آمد بگداز شمع پروانهٔ عمر

تو غافل و خوش نشسته و باد اجل ... هم کاه امید برد و هم دانهٔ عمر

ذکر قضایای ممالک فارس و عراق (۱۲۹۱)

میرزا اسکندر در ماه صفر لشکر معتبر از ممالک فارس مرتب ساخته عازم ولایت کرمان شد و اول بسیرجان رسیده محاصره کرد، سیرجانیان بارهٔ بیرون را به طرح ریخته در قلعهٔ کوه گریختند و میرزا اسکندر جمعی بمحاصره گذاشته متوجه کرمان شد، و هر جا لشکر او رسید از عمارت و زراعت اثر نماند، فوجی امرا به رسم ایلغار بطرف بم و جیرفت و سایر گرمسیرات فرستاده خود بنواحی کرمان آمد، و جمعی که محاصرهٔ سیرجان میکردند بعیش مشغول شده طریقهٔ حزم فرو گذاشتند اهل قلعه ناگاه شبخون آورده دستبردی نمودند چنانچه امرای محاصره بیک اسپ و تازیانه به اردو آمده، میرزا اسکندر غضب فرموده گریختگان را بنوعی ادب کرد که سبب عبرت دیگران شد، و میرزا اسکندر امیر عبد الصمد را بجانب خبیص فرستاده سلطان حسین بدفع او از کرمان روان شده میان ایشان جنگی سخت بوقوع پیوست، عاقبت برهان الدین عبد الصمد ظفر یافت و همچنین امرا که بگرمسیرات رفته بودند

غالب شده هر دو گروه مظفّر و منصور باز آمدند۔

میرزا اسکندر بر ظاهر کرمان نزول فرمود، کرمانیان مرتضاء اعظم سید شمس الدین بمی را قدّس سرّهٗ بیرون فرستاده مال و خراج قبول کردند، میرزا اسکندر بنا بر حسن اعتقاد که در بارهٔ سیّد اعظم داشت و نیز شنید که میرزا رستم از درگاهِ قرا یوسف عود نموده با صفهان رسید و قطب الدین طارمی باغی شد، این معانی سببِ آن گشت که التماس سیّد قبول کرده صلح نمود و بجانبِ شیراز معاودت فرمود۔

و چون میرزا رستم از جانب تبریز باصفهان آمد خواجه احمد صاعدی که صاحبِ اختیار بود بامیه اکابرِ عراق استقبال نمود، و میرزا رستم یکدو ماه در اصفهان کامگار و کامران گذرانید، و چون خواجه احمد صاعدی خلافِ احکام رستمی میکرد میرزا رستم در بابِ قتل او بارکانِ دولت مشورت نموده قرار دادند که چون بمبارکباد عید اضحیٰ که در آن نزدیک واقع بود آید او را تنها بمجلس آورده از میان بردارند، و بموجبِ مقرّر عمل نموده کارِ او تمام شد، ع

نشنیدهٔ که هر که بمرد او تمام شد

اصفهانیان با میرزا رستم دل دگرگون کردند و میرزا اسکندر نزدیک اصفهان رسیده میرزا رستم طاقتِ مقاومت نداشت، بضرورت عازمِ خراسان شد۔

ذکر احوال امیر قرا یوسف و فرزندانِ او درین سال

چون امیر قرا یوسف خاطر از جانب سلطان احمد جمع نمود و تختگاه دار الملکِ تبریز تصرّف نمود اراده اش آن بود که اسم خانیّت در میان اولادِ او باشد بنا برین تختی زرّین سلخت و طوی بزرگ ترتیب داد و اکابر اعیان آذربایجان را احضار نمود و پیر بوداق که ارشدِ اولاد او بود بتاج و کمر سرافراز ساخت و پادشاهی برداشت، و بر تخت زرّین نشانده نوکروار پیشِ او بخدمت قیام نمود و چند روز طویهای بزرگ فرمود، و خلعتهای پادشاهانه و کمرهای خسروانه باعیان آذربایجان و امرای ترکمان داد و همه پیشکشهای مناسب گذرانیدند و بعد از طوی برصدر فرمان چنین نوشتند که: سلطان پیر بوداق یرلیغیدین ابو النصر یوسف بهادر نویان سوزمیز۔

و هم درین سال شاه محمد پسرِ بزرگتر امیر قرا یوسف بغداد را مسخّر کرد، و آنچنان بود که بعد از واقعهٔ سلطان احمد اولادِ شاهزاده ولد بن شاه زاده شیخ علی بن سلطان اویس یعنی سلطان محمود و سلطان محمد و سلطان اویس حاکم بغداد شدند و میانِ ایشان اختلاف عظیم شد، امیر شاه محمد بن امیر یوسف در اردبیل بود این اخبار شنیده طمعِ ملک بغداد کرد، و ایلغار کرده ناگاه بدروازهٔ سوق سلطان (۲۹۱ ب) فرود آمد و درین حال سلطان محمود پسر بزرگتر شاه ولد حاکم بود و از قِبَل او عبد الرحیم ملّاح صاحب اختیار، جمعی اشترا امیر بختایش را که در زمانِ پادشاه شحنه و داروغه بود گفتند با وجود تو این کشتی بان را چه محل حکومت باشد، اتّفاق کرده ملّاح را بقتل آوردند و بغداد پر غوغا شد، اولاد شاه ولد و دُندی سلطان بنت سلطان اویس بغداد را بطرح ریخته بجانب شوشتر گریختند و شاه محمد بغداد را گرفت و قلعه هیت و بعضی کردستانات در قبضهٔ تسخیر آورد و سالها در ان مملکت فرمان او روان بود۔

وقایع سنه خمس عشر [ة] و ثمانمائه و تتمه سنه اربع عشر [ة]

میرزا رستم اواخر شهور سنه اربع [عشرة] پناه بدرگاه حضرت خاقان سعید آورد، بیت

نهاده روی بدرگاه او وضیع و شریف
کشاده گوش بفرمانِ او قضا و قدر

و شرفِ دستبوس یافته آنحضرت او را بحسن اشفاق و مکارمِ اخلاق معزّز و مکرّم داشت و چشمِ عنایت و نظرِ عاطفت بر انتظامِ احوالِ او گماشته و بار دیگر در بارهٔ او التفات پادشاهانه و اهتمامِ خسروانه بذل نمود، و اسبابِ سلطنت مرتّب داشته بجانبِ عراق فرستاد و آنحضرت زمستان در هراة اتّفاق قشلاق فرمود۔

ذکر عزیمتِ زیارتِ مشهدِ مقدّسِ معلّی و بعضی قضایا و حکایات

چون سپاهِ سرما روی بانهزام و انتها آورد و مزاج هوا آغاز نشو و نما کرد و نسیم اعتدال بخش صبا در تربیتِ اطفال نامیه آثار انفاس مسیحا نمود و آفتابِ جهان تاب بدستیاری ابر گوهر بار اظهارِ اسرارِ زمین فرمود رای حضرت خاقان سعید که طلیعهٔ آفتابِ مطلعِ غیب و جام جهان نمای مجلسِ لاریب است

اقتضای آن کرد که موسم عید اضحی زیارت مشهد مقدس رضوی که اهل تحقیق آن را برابر حج داشته اند بجا آورد، و نهم ماه ذی قعده از دار السلطنه هراة عزیمت فرمود بوقتی که بیت

هزار نافه بهر گوشه کشاده صبا   هزار عقد بهر منزلی گسسته سحاب

درین اثنا بسمع اعلی رسید که مودود گرمسیری که التجا بدرگاه عالم پناه آورده بود چنانچه مذکور شد و مدت چند گاه در هراة ملازم درگاه همایون بود چون مدت توقف او مدید شد و منازع او بعنایت مخصوص گشت مودود در روزی چند دم اللیل و مجلی می زد و بلعل و عسی تعلل میکرد درین وقت که موکب منصور عزیمت مشهد مقدس فرمود مودود فرصت غنیمت دانسته در اثنای راه عازم گرمسیر شد آنحضرت بتفحص احوال او کسی بهراة فرستاد، و چون قوت دولت آنحضرت چنان بود که هر که خلاف او بر دل گذراند جان نبرد و اگر پشت بر دولت او کند محنت روی باو آورد لاجرم چون مودود عزیمت گرمسیر نمود در منزل برسین جماعتی بلوچان که علی تیمور رئیس و مهتر ایشان بود در شکار باو دو چار شدند علی تیمور از وی پرسید که بدین طرف چگونه افتادی جواب داد که آنحضرت مرا بولایت فرستاد، علی تیمور گفت که عنایت نامه باید نمود والا موقوف بود، مودود تیغ کشیده چند تن از بلوچان مجروح گردانید و بعضی را بدرجه شهادت رسانید، علی تیمور فرار نمود و مودود تاخته در عقب او بود تیمور پسر علی تیمور از پس مودود ع

چو ابروی خوبان کمانی بچنگ

تیری بر شانه او زد که از سینه اش بیرون آمد و از اسپ افتاده تیر فنا از شصت قضا بهدف جان او رسید، جماعتی بلوچان مودودیان را مقید ساخته با سر مودود بهراة فرستادند و قاصدی که از اردوی همایون بتفحص حال مودود آمده بود با سر مودود بیک روز بهراة رسید ع

هر که برتافت سر از حکم تو جان داد بباد

و چون موکب همایون بطالع سعد و اختر فرخنده، قطعه

بوقت آنکه ببرج شرف رسد خورشید   بگاه آنکه بصحرا کشد صبا لشکر
دهان لاله کند ابر معدن لولو   کنار سبزه کند باد مسکن عنبر

بمشهد مقدس معلی رسید و شرایط زیارت بجا آورده صدقات بمستحقان رسانید۔

و درین ولا مرتضای اعظم سید عز الدین حاکم مملکت قومس که چند بار ذکر بزرگی او گذشته از راه حسن اخلاق و صفای عقیدت بشرف ملازمت رسید و پیشکشها که از چنان بزرگی مناسب چنین حضرتی باشد گذرانید و عز قبول یافته بعواطف پادشاهانه سرفراز شد و در سلک امرای کبار و ملوک نامدار و سادات عظام انتظام یافت، و نوکر امیر سید علی از بلده ساری و برادر امیر حسن کیا از فیروزه کوه آمده پیشکشها و عرضه داشتها گذرانیدند، و جمال حال ایشان بزیور اخلاص آراسته شد، و رایات همایون بجانب دار الملک عود نموده امیر سید عز الدین چون دولت و سعادت ملازم بود، و آنحضرت از راه بادغیس بموسمی که نقاش چابکدست طبیعی در تصویر حلل ربیعی دستکاری مینمود شکار کنان و صید افگنان جمعه عاشر محرم الحرام در دار السلطنه هراة مقام و آرام فرمود۔

آمدن ایلچیان پادشاه خطای

درین ولا از ولایت خطای ایلچیان از پیش دای منک خان پادشاه چین و ماچین و سایر آن ممالک رسیدند، فرمان همایون نفاذ یافت که شهر و بازارها آیین بندند و هر صنعت در کمال هنر ظاهر کرده دکان خود را آراید، و امرا برسم استقبال بیرون رفته مقدم ایشان را بر خود مبارک داشتند، و همه را بتعظیم تمام در شهر آوردند، زمانی بود چون روز جوانی فرح افزای و هنگامی چون شب وصل غم زدای، حضرت خاقان سعید فرمان فرمود که باغ زاغان را چون باغ جنان آراسته بیساولان بهرام صولت ضرغام سطوت هر کس را محل و مقام تعیین فرمودند، و حضرت خاقان سعید خورشید طلعت چون آفتاب بر اوج رفعت و سریر سلطنت بر آمد، و عظماء امرا ایلچیان را بشرف دستبوس رسانیده و تبرکات گذرانیده سخنان [ایشان] عرضه داشتند و مکتوب پادشاه خطای باین عبارت بود:

صورت مکتوب پادشاه خطای

دای منک پادشاه معظم نامه ارسال می فرماید بدیار سمرقند مر شاهرخ بهادر را، ما فکر میکنیم خداوند تعالی جمیع خلایق بیافرید آنچه در میان زمین و آسمان است تا هر یک

براحت و رفاهیت باشند، ما بتایید امر خدای تعالی خداوند ممالک روی زمین گشته ایم، بمتابعت حکم الٰهی جهانداری میکنیم، بسبب این میان دور و نزدیک فرق نمیکنیم، همه را برابر و یکسان نگاه میداریم، پیش ازین شنیده که تو نیک عاقل و کاملی و از همگنان بلندتری بامر خداوند تعالی اطاعت مینمائی و رعایا و عساکر را پرورش داده، در بارهٔ همگنان احسان و نیکوئی رسانیده، بسبب آن نیک شاد گشتیم، علی الخصوص ایلچی فرستادیم تا کمخا و ترقو خلعت رسانند، چونکه ایلچی آنجا رسیده تو نیک تعظیم امر ما نموده و مرحمت ما را نیک ظاهر گردانیده، همه خرد و بزرگ شاد گشته اند، فی الحال ایلچی فرستادی تا خدمت و تحفه اسپان و متاعهای آن دیار رسانیدند، بجد صدق نمودن ترا دیدیم که شایستهٔ ستایش و نوازش باشی، پیشتر و رغول باخر رسیدا، پدر تو تیمور فوما بامر خداوند تعالی اطاعت ۲۹۲ب آورده تا ندوی ا پادشاه اعلی ما را خدمت نموده تحفهٔ ایلچیان منقطع نگردانیده، بسبب این مردمان آن دیار را امان داده و همگنان را دولتمند گردانیده، دیدیم که تو همت و روش پدر نیک متابعت نموده، الکنون دو جیحون بای از کسان هزاره سو چود و انگ چنگ صده سون قونچی با جمعهم فرستادیم با تهنیت و خلعت کمخا و ترغوها تا صدق ظاهر گردد، بعد ازین کسان فرستیم تا آمد و رد کنند تا راه منقطع نشود، تا تجارت و کسب بمراد خویش کنند، خلیل سلطان داد زادهٔ تست می باید که وی را نیکو تربیت نمائی تا حق زادگی خویش بجای آورده باشی، تو می باید که بصدق و رای ما متابعت نمائی، اینست که اعلام گردانیده میشود۔

و مکتوب دیگر همراه این مکتوب فرستاده بودند، یکی بیلاکات که فرستاده بودند درانجا مفصل کرده و یکی برمثال خط رله که ایلچیان را باشد، هرکه مکتوبی (صواب مکتوب) بزبان فارسی و خط فارسی نوشته و درهمان مکتوب بخط مغولی مضمون سخن بزبان ترکی نوشته، و درهمان مکتوب بخط خطای همان مضمون بزبان خود نوشته، حضرت خاقان سعید مکتوب را اصغا نموده دقایق آن را بفکر دوربین ادراک فرمود و بعد از اطلاع بر مقاصد همه را باسعاف مقرون ساخته فرمان شد امرا ایلچیان را طوی دهند۔

ذکر آمدن ملک قطب الدین از سیستان

درین اثنا ملک قطب الدین بن ملک محمود که پیشتر از مراسم بندگی متقاعد بود اعتماد بر لطف حضرت خاقان سعید نمود، و بدار السلطنة هراة آمده امراء کبار را شفیع انگیخت و دست در دامن اعتذار آویخت، امرا عرضه داشته که هرچند ملک قطب الدین در خدمتگاری از موضع ثبات لغزیده است رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا گویان با تیغ و کفن عازم درگاه عالم پناه است، و غبار وحشت از آیینهٔ ضمیر منیر آنحضرت زدوده ملک قطب الدین سعادت دستبوس یافت و بامید مرحمت آنحضرت بحیوة نو مستظهر گشت و قدرت استدعای وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ در و پدید آمده از گناه استغفار و اعتذار نمود، بیت

عذر به آن را که خطائی رسید ‎ ‎ ‎ آدم ازان عذر بجائی رسید

و قبول کرد که هر سالی خواسته و احمال آراسته بخزانهٔ عامره فرستد و بخدمت شایسته قیام نماید و آنچه از خراج گذاشته باقی باشد به او رساند و وظیفهٔ بندگی بجا آرد، آنحضرت ملک نیمروز را بجانب ملک تفویض فرمود۔

ذکر روان فرمودن ایلچیان خطا

چون مهمات ایلچیان خطا کفایت شد اجازت انصراف یافته معاودت نمودند، و شیخ محمد بخشی برسم رسالت با ایشان روان شد، و چون پادشاه خطا تا غایت دین اسلام قبول نکرده بر مقتضی شریعت نمیرفتند حضرت خاقان سعید از روی دوستی دو نصیحت نامهٔ عربی و فارسی فرستاد تا باشد که بنور هدایت ایمان مشرف شوند۔

صورت مکتوب عربی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

قال رسول الله يعني محمدا عليه السّلام لا يزال من امتي امة

قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله
وهم علی ذلک لما اراد الله تعالی ان یخلق ادم وذریته قال کنت کنزاً
مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف فعلم ان حکمة جلت
قدرته وعلت کلمته من خلق نوع الانسان [احیاء ۹] آثار العرفان
واعلاء اعلام الهدی والایمان وَاَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ لیعلم الشرائع والاحکام
وسنن الحلال والحرام [ورق ۲۹۳] واعطاه القرآن المجید معجزةً (۳)(۱۲)
یفحم به المنکرین ویقطع لسانهم عند المنازعة والخصام
وبقی بعنایته الکاملة وهدایته الشاملة آثاره الی یوم القیام
ونصب بقدرته فی کل حین وزمان وفرصة واوان فی اقطار الارضین
من الشرق والغرب والصین ذا قدرة وامکان وصاحب جنود مجندة
وسلطان لیروج اسواق العدل والاحسان ویبسط علی رؤس الخلائق
اجنحة الامن والامان ویامرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر
والطغیان ویرفع منهم (بهم) اعلام الشریعة الغراء وازاح من بینهم
الشرک والکفر بالتوحید الزهراء فوفقنا الله تعالی بسوابق لطفه
ولواحق فضله ان نسعی فی اقامة قوانین الشریعة الطاهرة وادامة
قواعد الطریقة الظاهرة وامرنا بحمد الله ان تفصل بین الخلائق
والرعایا فی الوقائع والقضایا بالشریعة النبویة والاحکام المصطفویة
وتبنی فی کل ناحیة المساجد والمدارس وتعمر الخوانق والصوامع
والمعابد لئلا یندرس اعلام العلوم ومعالمها وینطمس آثار الشریعة
ومراسمها ولان بقاء الدنیا الدنیة وسلطنتها واستتب امة
آثار الحکومة وایالتها باعانة الحق والصواب وباماطة اذی الشرک
والکفر عن وجه الارض نتوقع الخیر والثواب فالمرجو والمامول

من ذلک الجانب وارکان دولته ان یوافقونا فی الامور المذکورة
ویشارکونا فی تشیید قواعد الشریعة المعمورة ویراسلون الرسل
والقاصدین ویفتحون المسالک للسایرین والتاجرین لیتاکد
اسباب المحبة والوداد ویتعاضد وسائل المودة والاتحاد
ویستریح طوائف البرایا فی اطراف البلاد وینتظم اسباب المعاش
بین صنوف العباد والسلام علی من اتبع الهدی والله رءوف بالعباد،

صورتِ مکتوب فارسی

بجانب دای منک پادشاه از شاهرخ سلطان سلام مالاکلام، چون خداوند تعالی
بحکمت بالغه وقدرتِ کامله آدم علیه السلام بیافرید بعضی فرزندان او را پیغمبر و رسول گردانید
وبراستی بخلق فرستاد تا آدمیان را بحق دعوت کنند، و باز بعضی ازین پیغمبران را چون ابراهیم وموسی
وداؤد علیهم السلام کتاب داد و شریعت تعلیم کرد و خلقِ آن روزگار را فرمود تا بشریعت
عمل کنند وبر دین ایشان باشند، ومجموع این رسولان مردم را بدینِ توحید وخداپرستی دعوت کردند
واز آفتاب وماهتاب وستاره وشیطان وبت پرستیدن باز داشته وهر کدام را
ازین رسولان شریعتی مخصوص بود اما همه در توحید خدای متفق بودند، چون نوبتِ رسالت
وپیغمبری برسول ما محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم رسید شریعتهای دیگر منسوخ گشت
واو رسول وپیغمبر آخر الزمان شد وهمه عالمیان امیر وسلطان وغنی ووزیر وفقیر وصغیر وکبیر را
بشریعتِ او عمل می باید کرد وترکِ ملت وشریعتهای گذشته می باید داد، اعتقاد بحق ودرست
اینست ومسلمانی عبارت ازینست، پیشتر ازین بچند سالِ چنگیز خان خروج کرد وبعضی فرزندان
خود را بولایتها ومملکتها فرستاد جوچی خان را بحدود سرای وقرم ودشتِ قبچاق فرستاد ودر آنجا نیز
بعضی پادشاهان چون اوزبگ وجانی خان واُرس خان بر سرِ اسلام ومسلمانی بودند وبشریعت
حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم عمل میکردند، وهولاگو خان را ببلاد خراسان وعراق ونواحی (۲۹۳ب)
آن مقرر گردانیدند پس ازان بعضی از فرزندان او که حاکمِ آن ممالک بودند چون آفتابِ شریعت

محمدی صلی الله علیه و آله وسلّم در دلِ ایشان بود همچنان بر سرِ اسلام و مسلمانی بودند، وبسعادتِ اسلام مشرّف گشته بآخرت رفتند، چون پادشاه راست گوی غازان واولجایتو سلطان و پادشاه سعید ابوسعید بهادر، تا نوبت حکومت و فرمان روائی و سلطنت و کامرانی به پدر و مخدوم امیر تیمور کورگان طاب ثراه رسید، ایشان نیز در جمیع ممالک بشریعت محمدی صلی الله علیه و آله وسلّم عمل فرمودند و در ایامِ سلطنت و جهانداریِ ایشان اهل ایمان و اسلام را رونقی هرچه تمامتر بود، اکنون که بلطف و فضل خداوند تعالیٰ این ممالک خراسان و ماوراء النهر و عراق وغیرها در قبضهٔ تصرّف آمده در تمامی ممالک حکم بموجبِ شریعتِ مطهّرهٔ نبویه میکنند، وامرِ معروف و نهی منکر کرده یرغو و قواعد چنگیزخانی مرتفع است، چون بیقین وتحقیق شد که خلاص ونجات در قیامت وسلطنت و دولت در دنیا بسببِ ایمان و اسلام وعنایتِ خداوند تعالیٰ است بارعیّت بعدل و داد والصاف زندگانی کردن واجب است، امید بموهبت و کرم الله تعالیٰ آنست که ایشان نیز در آن ممالک بشریعتِ حضرت محمّد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلّم عمل کنند و مسلمانان را قوّت دهند تا باشد که پادشاهی چند روزهٔ دنیا بپادشاهی آخرت که وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ متّصل گردد۔

ودرین وقت ازان طرف ایلچیان رسیدند و تحفها آوردند و خبر سلامتی ایشان و معموری آن ممالک گفتند، محبّت و دوستی که میانِ پدران بود بر موجب محبّةُ الآباءِ قرابةُ الابناءِ تازه گشت، ما نیز ازین طرف محمد بخشی ایلچی فرستادیم تا خبرِ سلامتی رساند، مقرّر آنست که این [معنی] سبب آبادانی ممالک و نیکنامی دنیا و آخرتست، توفیق رعایتِ اتحاد ومراقبتِ شرایطِ وَداد رفیقِ اهل طریق باد!

حضرت خاقان سعید فرمود که ایلچیان اطراف را چون ایلچی محمد قراامان که با تحف روم آمده بود و ملک قطب الدین سیستانی و ایلچی پیرک از گرمسیر، مجموع ملتمسات ایشان را ساخته وهمه را بانعام واکرام نواخته اجازتِ مراجعت نمود، ع

بازرفتند خوشدل و خرّم

ذکرِ شاهان بدخشان و رفتن ایلچی بجانب ایشان

شاه بهاء الدین بدخشانی قاصدی پیش حضرت خاقان سعید فرستاده بود والتماس نموده که معتمدی روان فرمایند تا مالِ ولایت فرستد و فرزندان خود را بملازمت مشرّف سازد وآنحضرت امیر حمزه تتوقور اکه از اعیانِ حضرت بود ارسال فرمود و مشارٌ الیه بآنجا رسیده، شاه بهاء الدین خیالِ محال واندیشهٔ استقلال بخاطر راه داده بود وانقیادِ احکام ننمود وبانوکران میرزا ایجل در مقامِ مقاتله بود، امیر حمزه باز آمده صورت واقعه بعرض رسانید، آنحضرت فرمود که امراء کبار را امیر مضراب بهادر و امیر سید علی ترخان و امیر فیروزشاه متوجّه بلخ شده در ظلّ چترِ فلک سای میرزا ابراهیم سلطان درآیند۔

وامرا ببلخ رسیده میرزا ابراهیم سلطان همه را انعام فرمود و شاهزاده و امراء عزیمت بدخشان نمودند واز راه بغلان باشکمش آمده شاه بهاء الدین بطرف بدخشان گریخت و لشکرها با امراء به بدخشان درآمدند، و میرزا ابراهیم سلطان [با لشکر پیاده در کشم توقف نمود و شاه بهاء الدین بکوهها سخت و بیشهاء پردرخت رفته بود] لشکر منصور از کان لعل گذشته بولایت سعبان و غند و پامیر درآمدند وآن مواضع منبع آب جیحونست، واز آنجا نیز گذشته، احمال واثقالِ شاه بهاء الدین بدستِ لشکر افتاد، وامراء بکوهها برآمدند که در خیال مردمِ جبال نبود [ورق ۲۹۴] که کسی بیگانه بدانجا تواند رفت، وهر که بایلی پیش آمد بمال وجان امان یافت، (۱۲۹۴) لشکریان بازگشته باغنیمت فراوان بشهرِ بدخشان رسیدند و حکومتِ آن ولایت را به شاه محمود برادر شاه بهاء الدین دادند که پیشتر بدرگاه عالم پناه آمده بود و آثارِ نیکو بندگی بظهور آورده، فرمان شد که در پناه رایتِ میرزا ایجل باشد۔

درین اثنا بسامع جلال رسید که حرمِ محترم میرزا الغ بیگ چون صدف بدردانه آبستن است، حضرت خاقان سعید از غایتِ وَداد که نسبت باحفاد و اولاد داشت فرمود که آن صدفِ شرف را قبل از میعادِ وضع حمل بخراسان آورند، وبموجب فرموده محفّهای پادشاهانه ترتیب کرده با آغایان و خواجه سرایان از سمرقند متوجّهِ خراسان شدند و نزدیک دار السلطنهٔ هراة آغایان

وخواتین استقبال نموده بباغ زاغان فرود آوردند و عاشر جمادی الاولی یکی از خانزادهٔ همایون قادم از کتم عدم بحیّز وجود آمد و چهارشنبه پانزدهم ماه مذکور طوی بعظمت فرمودند۔

ذکر احوال ولایت خوارزم که درین سال هشتصد و پانزده داخل دیوان اعلی شد

چون احوال خوارزم درین دفتر مسطور نشده رقم قلم آنست که از ابتداء جلوس فرّخ فال سال بسال بطریق اجمال باز نماید و شرح وقایع آن ولایت تقریر داده آید۔

وصورت حال آنست که در زمان واقعهٔ حضرت صاحبقران امیر موسی که حاکم خوارزم بود و قوم قراتاتار که آنحضرت ایشان را در هشتصد و شش از مملکت روم آورد چنانچه در مجلد اوّل مفصّل است در زمان سلطنت میرزا خلیل سلطان از ولایت ماوراء النهر گریخته بخوارزم رفتند و میان ایشان و امیر موسی که آتش جنگ افروخته شد و شرار شرارت قراتاتار نواحی خوارزم را سوخته عزم روم کردند، و امیر ایدکو امیر الامراء شادی خان از جانب دشت بطمع خوارزم متوجّه گشت و امیر موسی که بماوراء النهر رفته امیر ایدکو در رجب سنه ثمان و ثمانمائه خوارزم را گرفت، و امیر انکا را حاکم گذاشته بجانب دشت رفت۔

و جمعی عراقیان در روز عید رمضان از میرزا خلیل سلطان روگردان شده از سمرقند عزم خوارزم کردند و آنجا رسیده پیر پادشاه بن لقمان پادشاه بن طغاتیمور خان را که در مازندران از مصاف حضرت خاقان سعید گریخته پناه بخوارزم برده بود بپادشاهی برداشته زر بسیار که میرزا خلیل سلطان بیشمار بایشان داده بود برسم نثار پریشان کردند و عازم مازندران شدند، و قصهٔ آمدن ایشان بمازندران سبق ذکر یافت۔

و امیر انکا برقرار حاکم خوارزم بود تا در شهور سنه احدی عشر احدی خان وفات یافته فولاد خان پادشاه شد و امیر ایدکو بیوسون معهود صاحب اختیار بود و انکا را طلبیده بغلجه را حاکم خوارزم ساخت، و فولاد خان در شهور سنه ثلاث عشر فوت شده تیمور خان پسر [تیمور] قتلغ خان پادشاه شد

و قصد امیر ایدکو کرد و او منهزم بخوارزم آمده ویراق کرده بجانب الوس رفت، و در موضع سام که ده روزهٔ خوارزم [است] اجق بهادر و غازان از جانب تیمور خان باو رسیدند و عزم رزم کردند، بغلجه که پیش ازین حاکم [خوارزم] بود بقتل آمده امیر ایدکو شکسته بخوارزم رسید، و این حال اوائل سنه اربع عشر[ة] بود، دکنه و غازان متعاقب بخوارزم آمدند و امیر ایدکو را شش ماه محاصره کردند، درین ولا خبر آمد که جلال الدین سلطان پسر تغتمش خان تیمور خان را شکسته اردوی او را غارت کرد و تیمور خان میرسد، و قاصد جلال الدین سلطان پیغام رسانید که پیش ازین تیمور خان بود برای او شمشیر می زدید اکنون من خان شدم سعی نمایید و ایدکو که دشمن ماست بدست آرید، باز جلال الدین سلطان اکس فرستاد که اگر ایدکو پسر خود سلطان (۲۹۴ ب) محمود و خواهر جلال الدین که همین پسر داشت فرستد و سکّه و خطبه [بنام ما کند] با وجنگ مکنید و متوجّه شوید، امیر غازان که خواهر جلال الدین سلطان در عقد او بود میل صلح نمود و دکنه که [خواهر] تیمور خان داشت آن خبر نابود انگاشت، درین حال تیمور مفلوک نزدیک خوارزم رسید، غازان دکنه را بشراب مشغول کرده نوکر خود جانخواجه را فرستاد تا تیمور خان برگشته بخت را بقتل آورد، و جلال الدین سلطان شنیده از امیر غازان منت دار شد و نشان فرستاد که غازان خان ماست فرموده او را حکم ما دانید، و امیر دکنه برای تیمور خان عزا داشت، و از امراء محاصره خضر اغلان بجهت اروغ بزرگتر بود، بعد از و دکنه، بعد از ایشان غازان، درین حال از همه زیادت شد، و امیر ایدکو صلح کرد و او بیرون آمده یکدگر را طوی دادند و امراء ترک محاصره کرده متوجّه جلال الدین سلطان شدند۔

قجولای بهادر در موضع بلوقیا بدیشان رسید و بطعنه گفت: خوارزم ناگرفته چرا بازگشتید؟ امراء گفتند: ما مدّت هفت ماه تمام محاربه و محاصره کرده با ده هزار مرد نتوانستیم گرفت، ترا خود سه چهار هزار مرد بیش نیست صلاح بازگشتن است، که ما سخن صلح گفته ایم و او پسر خود را پیش خان میفرستد، قجولای گفت: یک نفس من ایدکو را کافیست۔

باین غرور عزم خوارزم کرد، و امیر ایدکو خبر یافته استقبال نمود، چون لشکر او کمتر بود براه مکر و فریب شب مراحل می پیمود [و روز پنهان می بود] چون نزدیک رسیدند امیر ایدکو لشکر خود را

دو بخش کرد و جمعی را فرمود که چون بیاغی رسند جنگ پیش برند و هزیمت شده پریشان شوند، و گفته بود که نمد کهنه و جُلّ اسب و توبره بشکل بوقچها بسته در وقت گریز هر طرف اندازند چون امیر قجولای رسید و مردم امیرایدکو جنگ پیش برده گریختند لشکر قجولای بتصوّر آنکه یاغی همین بود از حرص آنچا در قفای هزیمتیان تاختند، بیت

از آدمی عجب چه؟ که ماهی در آب نیز جانرا ز حرص در سر کار دهان کند

از طرف دیگر امیرایدکو بهادر با تیغهای رخشان و سنانهای درفشان رسید، قجولای با آنکه لشکر او در پی یاغی رفته بود جز جنگ چاره ندید و کوششهای بهادرانه و حملهای دلاورانه کرده عاقبت بقتل آمد و امیرایدکو سر او را بخوارزم فرستاده فرمود که توق او را برپای کردند و نقاره چیان او نقاره میزدند و یاغی که در پی آنچا رفته بود طوق خود را دیده جوق جوق میرسند و در دام بلا افتاده گردن در غُلِّ غُلّ و دست در قید بند میدادند تا باین تدبیر هزار آدمی دستگیر شدند، و لشکر امیرایدکو غنیمت گرفته بخوارزم باز آمدند و اسیرانرا بندهای گران نهاده برعایا سپردند مقرر آنکه از بندیان هر که گریزد نگاه دارنده را بقتل آورده محلّه او را غارت کنند، و مردم شهر در زحمت افتادند۔

و درین سال یعنی [سنه خمس عشر (ه)] حضرت خاقان سعید لشکری نامزد خوارزم فرمود، از امرای خراسان امیر علیکا و امیر الیاس خواجه با سپاه گران روان شدند و از ماوراء النهر امیر موسی کا با پنجهزار سوار عازم آن دیار شد و نزدیک خوارزم بهم پیوستند، و در آن زمان مبارکشاه پسر امیرایدکو حاکم بود و بیکیجک امیر دیوان و صدر قاضی، چون خبر لشکر محقق شد اعیان ملک جمع آمده مشورت کردند، اکثر صلاح در صلح میدیدند و بعضی براه جلادی رفتند، و باقی جنگ و کارزار اختیار می کردند، درین اثنا امیر علیکا ایلچی فرستاده استمالت گونه داد، و صلح جویان ساوری بیرون فرستادند و اکثر (مردم) خوارزم دل بر صلح نهادند، نوکران امیر سید علی ترخان [ورق ۲۹۵] و امیر الیاس خواجه بطرفی رفته بودند جمعی را کشته و اسیر گرفته، (۲۹۵ ب) خوارزمیان متوهم شدند و جمعی که مایل جنگ بودند جرأت نمودند و غلبه تمام از خاص و عام بیرون آمده جنگ در پیوست، و چون سخن صلح درمیان بود و لشکریان هر طرف پریشان خوارزمیان

آن روز تا شب جنگ سخت کردند، و شب آوازه انداختند که امیرایدکو و چنگیز اغلان رسیدند و نقارهٔ شادیانه نوازند، امراء روز جرأت ایشان دیدند و شب خبر ایدکو شنیدند هم در شب عنان بعزم مراجعت تافتند، و خوارزمیان در عقب آمده احمال و اثقال گرفتند۔

حضرت خاقان سعید از استماع این خبر متغیر شده فرمود که امیر سید علی ترخان و امیر شاه ملک عزم رزم خوارزم نمایند، و لشکر ماوراء النهر پیش ایشان آیند و آنحضرت هر کرا دانست که در آن نوبت بر رعیت ظلم کرده بود عتاب و خطاب فرمود و فرمود که چون درین کرّت بتوفیق الهی خوارزم مسخّر شود از آن جماعت که در آن نوبت جرأت نموده اند انتقام کشند و باقی رعایا را آسیبی نرسانند۔

امرا نزدیک خوارزم رسیده شنیدند که پسر امیرایدکو هر دم خوارزم را خرخشهٔ بسیار کرده و مال بیشمار گرفته بدین بهانه که شما طرف مخالفان داشتید و ساوری بیرون بردید، و بعضی را کشته و جمعی را مقیّد ساخته، خوارزمیان از و متنفّر اند، و نیز شنیده اند که حضرت خاقان سعید کسی را که بر رعیت خوارزم ظلم کرده گوش و بینی بریده، و برین جهت رعایا طبعاً مایل این طرف اند، و پسر ایدکو متوهّم شده بجانب پدر گریخت، و امرا این اخبار تحقیق کرده بظاهر شهر فرود آمدند، و سادات و علما و اعیان شهر با ساوری و پیشکش بیرون آمده شهر تسلیم کردند، و امراء مظفّر و منصور بجانب خراسان و ماوراء النهر باز گشته۔

و امیر شاه ملک چند روز ضبط امور و نسق مصالح جمهور و نظم قواعد مملکت و وضع قوانین معدلت فرمود و بمقتضی رای رزین و خاطر دوربین تمام مهام خواص و عوام سرانجام نمود، و نوکران نیک بمحافظت آنجا باز داشته متوجه پایهٔ سریر اعلی شد و اوایل سنه ست عشر (ه) بدار السلطنه هراة رسید و بنوازش فراوان مخصوص گشت، و بعد از چندگاه حکومت خوارزم بدو مفوّض شد و تا آخر ایام حیوة در تصرف او بود۔

ذکر احوال فارس و عراق و گرفتن میرزا اسکندر شهر قم را

میرزا اسکندر چون در ممالک فارس و عراق فرمان فرمای علی الاطلاق شد قصد تسخیر بلدهٔ قم کرد

وچند ایلچی بطلب خواجه محمد قمی فرستاد، واز مردم خواجه امردی خوش شکل بود او را نیز طلبید، خواجه بهیچ وجه ملتفت نمی شد، میرزا اسکندر عزم محاصرهٔ قم نمود وقلاع نواحی آن را مسخر فرمود وکوتوال قلعهٔ گیو علی دمه سر نام را مقید به در قم برد ودر قم مردم جنگی بسیار بودند، جنگهای سخت کردند، ومیرزا اسکندر را کاری از پیش نمی رفت، درین حال نصر الله صحرائی حاکم ساده اندیشید که هر گاه قم فتح شود نوبت ساده خواهد بود وبا آنکه میان او ومحمد قمی نیک نبود عمزادهٔ خود عماد گور را باچند سپاه جلد بمدد فرستاد وخواجه محمد را بدان مدد قوت وشوکت زیادت شد، میرزا اسکندر از ظاهر قم برخاسته خواست باصفهان رود، مظفر فراهانی که معتمد خواجه محمد بود کتابتی پیش میرزا اسکندر فرستاد وپیغام داد که: اگر حکومت مالی قم بمن تفویض کنند وبعهد وسوگند موکد (۲۹۵ب) سازند شهر تسلیم کنم، چون عهد وپیمان استحکام ایافت آن نمک حرام آغاز مکر وفریب کرد وباخواجه محمد راست آورد که رعیت قم که اکثر در قلعه بودند بشهر روند تا محافظت شهر نمایند ومردم را در شهر متفرق ساخت، وخود باخواص وبرادرزادهٔ خواجه محمد امیر محمود در شهر برسم محافظت گشته در هر جا بهر بهانهٔ ملازمان امیر محمود را می گذاشت چنانچه با امیر محمود بیش تر از پنج شش کس نماند از دروازه کنکان بیرون رفته امیر محمود را گرفت، وفوجی از لشکر میرزا اسکندر که بمشورت مظفر کافر نعمت در خانقاه خواجه علی صفی در بیرون همین دروازه بودند از کمین غدر بیرون آمده در شهر ریختند وامیر محمود را مقید بپای قلعه بردند، خواجه محمد را در قلعه چندان کس نبود که بدفع یاغی قیام تواند نمود بضرورت بیرون آمده، او را باصفهان بردند وخواجه محمد را با برادرزاده بقتل آوردند، وحکومت قم رجوع بعبد الله پروانچی شد وضبط مال حسب المعاهده بمظفر مقرر گشت ومیرزا اسکندر دربن سال اصفهان را تختگاه ساخت، ع

اصفهان را صفای دیگر شد

ذکر احوال مملکت آذربایجان وامیر قرا یوسف ترکمان

امیر قرا یوسف او اخر سنه اربع عشر[ة] در الاطاق ییلاق کرده او ایل سنه خمس ببیار بکر رفت وجهت پسر خود پیربداق که او را به پادشاهی برداشته بود چنانچه مذکور شد طوی بزرگ

ترتیب نمود وهزار گوسفند ویکصد مادیان ذبح فرمود وامرا واعیان آذربایجان وکلان تران ترکمانان را اسپان نامدار وپوستینهای زرنگار داد وعامهٔ سپاه را رعایت کرد وصورت واقعه آن است که از سرداران روزگار که نام ایشان براوراق لیل ونهار نگاشته اند کسی لشکری آراسته تر از امیر قرا یوسف نداشته، فی الجمله بعد از طوی متوجه بدلیس شد، والی آنجا امیر شمس الدین شرایط خدمت بجا آورد واز انجا بقلعه سار ورفته جمعی بمحاصرهٔ آن باز داشت وبماردین آمده خزائن در قلعهٔ آن نهاد وکوتوالی آن به قرابهادر داد وبطرف آمد وامیر قرا عثمان روان شد ومزروعات آمد وجرموک را چرانیده، اهالی جرموک امان طلبیدند وامیر قرا یوسف بقرار آنکه هزار اسپ تسلیم نمایند امان داد وایشان در اداء تعلل نموده امیر یوسف بغلبه قلعه را مسخر ساخت وقتل عظیم شد، واز انجا بشهر ارغنی آمد، وامیر قرا عثمان بمحاربه پیش آمد وشکست یافته بقلعه متحصن شد، وامیر قرا یوسف شهر غارت کرده وبعزم معاودت از آب فرات عبور نموده متوجه صحرای موش گشت ولشکر اجازت داده به تبریز آمد، وشنید که لشکر او که باردبیل رفته بودند بر اولاد جاگیر دست نیافتند وامیر بسطام در سلطانیه است۔

امیر قرا یوسف عزم عراق عجم کرد واواسط جمادی الاخری بسلطانیه آمد ونامه وپیغام در سمع اولاد جاگیر جاگیر نیامد واز سر قهر اماکن ومساکن سلطانیه ویران شده، امیر یوسف بیستم رجب بتبریز باز گشت، از جانب تراکمهٔ قراباغ وشروان فارغ نبود۔

دوازدهم شعبان از تبریز ایلغار کرد وبقراباغ آمده ایلچی پیش ابراهیم فرستاد واو را به صلح پیغام داد، امیر سیدی احمد شکی وکستندیل گرجی با امیر شیخ ابراهیم اتفاق نموده به صلح در نیامدند، وامیر قرا یوسف از آب [ارس] گذشته از طرفین جنگ بسیار کردند وامیر شیخ ابراهیم وبرادر او شیخ بهلول وکستندیل گرجی باغلبهٔ بسیار گرفتار شدند وامیر قرا یوسف کستندیل گرجی وبرادران او را با سی صد نفر از نامداران گرج بتیغ آبدار با آتش دوزخ فرستاد (و) شماخی را غارت کرده بآذربایجان آمده صد تومان چهار پای رانده، بیشتر بسبب سرما تلف شدند، وامیر شیخ ابراهیم وشیخ بهلول مولانا ظهیر الدین قاضی را مقید به تبریز آوردند وجمعی که بصلح راضی نمی شدند بحبس وقید مبتلا گشتند [ورق ۲۹۶] امیر یوسف با امیر شیخ ابراهیم مقرر کرد که آلات مرصع که در مجلس (۲۵۶ا)

شروان می داشته بخزانه سپارد، و شیخ بهلول دویست تومان عراقی و مولانا قاضی صد تومان فرود آورده خلاص شوند، و اموالِ منقرّری با دار سانیده شیخ بهلول و قاضی اجازت یافتند و امیر شیخ ابراهیم در تبریز مانده، اوّلِ بهار عنایت و احسان و کرامتِ امان شاملِ روزگار او شده عازمِ دیارِ خود گشت، و امیر یوسف آخر محرّم سنهٔ ست عشر (۸۱۶) به ییلاق اوجان رفت و منصور برادرزادهٔ بسطام در تبریز محبوس بود۔

وقایع سنهٔ ست عشر[ه]

حکایتِ تزویجِ میرزا محمّد جهانگیر بن میرزا محمّد سلطان

حضرت خاقان سعید امتثالِ اوامرِ الٰہی نموده خواست که بر سننِ نبوی گوهرِ شب افروز که در دُرجِ سلطنت بود با کفوی مناسب امتزاج داده ازدواج فرماید و اندیشهٔ عالم نورد در اطرافِ جهان جولان نمود در قمِ این کار بر احفادِ حضرت صاحبقران کامگار قرار فرمود و میرزا محمد جهانگیر بن میرزا محمد سلطان معیّن شد، و ارکانِ دولت و اعیان حضرت نثارها آورده زرافشانیها کردند، و چند دست رختِ فراش خانه از خیمه و خرگاه و مطبخ و آبخانه و سایه بان و شامیانه مرتّب گشت، و بغالِ هلال نعال و اسبانِ صبا رفتار و بختیانِ کوه پیکرِ هامون گذار قطار قطار بیحساب در شمار آمد، و مجلس بسانِ آسمان بانوارِ کواکب آراسته و چون بوستان بانواعِ ازهار پیراسته گشت، و منجّمانِ ماهر طالعِ وقت اختیار کرده سادات و قضات و اکابر و اشراف را بباغ زاغان آوردند، و چهاردهم جمادی الاخری دُرّی که در صدفِ سلطنت پرورده بود در عقدِ نکاحِ دُرّیِ برجِ دولت میرزا محمّد جهانگیر آمد، ع

مبارک باد این عقدِ همایون!

ذکرِ قشلاق فرمودنِ حضرت خاقان سعید در مازندران بعزمِ یورشِ آذربایجان

از آن زمان که واقعهٔ هایلهٔ پادشاهِ سعید شهید معزّ الدین میرزا امیرانشاه در آذربایجان واقع شد پیوسته حضرت خاقان سعید عزمِ یورشِ آذربایجان داشت و نقشِ انتقام مخالفان بر لوحِ اندیشه می نگاشت، و از جهتِ حوادث و قلایع که در بلادِ ماوراء النهر و خراسان تا حدودِ هندوستان بوقوع می پیوست چنانچه شرحِ آن معروض گشت آن عزیمت در عقدهٔ تاخیر مانده بود، اکنون چون بعونِ عنایتِ یزدانی و تاییدِ دولتِ آسمانی مجموعِ آن بلاد مضبوط شد و خبرِ انقلابِ عراقِ عرب و مملکتِ آذربایجان و استیلای امیر قرا یوسف ترکمان بمسامعِ جلال رسید آنحضرت عزیمتِ تسخیرِ عراق و آذربایجان فرمود، و فرمانِ جهان مطاع باطراف ارسال نمود مقرّر آنکه لشکرهای ماوراء النهر و خوارزم از آن حدود بر خبر بوده احتیاط نمایند و باقی لشکرها بموعدِ لَا یَسْتَأْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ [رسیده باشند؟]، و آلاتِ مقاتله و ادواتِ مقابله ترتیب یافت، لشکرهای چون کوهِ آهن و دریای موج افگن منتظم گشت، بیت

سپاهِ کوه پیکر فوج بر فوج چنانک از روی دریا موج در موج
سراسر با سنانهای زره سم زسر تا پای در آهن شده گم

و چند زنجیر فیلِ کوه پیکرِ عفریت منظر که از سمرقند آورده بودند در مقدّمه مقرّر شد، هر یک بضخامتِ جُثّه کوهی جسیم و بدرشتیِ هیکل طودی عظیم، بیت

همه ژنده فیلان گردون شکوه به تندی چو دریا بهیکل چو کوه

و آنحضرت هژدهم رجب از دار السلطنهٔ هرات نهضت فرمود و چون لشکرِ منصور به نیشاپور رسید رای انور مصراع | کآفتاب از فروغِ آن تابیست (۲۹۶ب)
چنان اقتضا نمود که مکتوبی بجانب میرزا اسکندر روان فرماید و از عزیمتِ همایون اعلام نماید، و دو بیرروشن ضمیر نامه باین عبارت در کتابت آورده :

صورتِ مکتوبی که بمیرزا اسکندر فرستاد

فرزندی اعزّی خلّد ملکهٗ، بسلام مالاکلام مخصوص گشته معلوم فرماید که بفیضِ فضلِ الٰهی ویُمنِ تائیداتِ نامتناهی احوالِ این ممالک برمناهجِ استقامت استقرار یافته وامورِ این ولایات برمجاریِ استدامت استمرار پذیرفته وهرزمان از بارگاهِ حمایت ودرگاهِ احدیت دُررِکرم وغُررِنعم نصیبِ دولت وقسمتِ حشمتِ ما می آید، وهرمراد که برخاطر گذرانیم دولت مساعدت می نماید وروزگار موافقت میفرماید، اکنون همّت برتفریقِ جمع وتمزیقِ شملِ قرایوسف ترکمان وضبط ونسقِ ولایاتِ آذربایجان مصروف است، حالا عزیمت آنست که زمستان درمازندران گذرانیم وچون طلیعهٔ بهار پیدا شود راياتِ شاهی افراخته سوار وپیادهٔ لشکر بااسپانِ پیل پیکر رُخ بدین مهم آورده فرزین بند خصم راکشائیم ودستبرد بانمائیم، چه ازآن زمان که نازلهٔ هایلهٔ برادر ومخدوم پادشاه سعیدِ شهید بوقوع پیوسته [پیوسته] تدارکِ آن قضیه فرضِ عین بل عینِ فرض دانسته ایم امّا بسبب بعضی قضایا که درین ممالک واقع شد چنانچه جناب فرزندی رامعلوم است توجّه بدان طرف میسّر نمی شد امروز بحمدالله تعالیٰ ممالکِ خوارزم وخراسان وزابل وکابل تااقصای هندوستان ومملکت ماوراءالنهر تانواحیِ ترکستان ومازندران باتمامت طبرستان درتحتِ تصرّفِ بندگان است وخاطر ازجوانب جمع وحق تعالیٰ قوت انتقام ارزانی فرموده صدهزار سوار هریک چون ابری غرّان وبرقی رخشان دراُردوی همایون ملازم اند وهیچ آفریده بااین خاندان — که عقدِ ایامش ازانفصام مصئون باد! این جرأت ننموده که قرایوسف نموده، والحالة هذه، سودای استبداد ازسر بیرون نکرده بشیوهٔ مخالفت مستمر است انتقام ازو طبعاً وشرعاً وعقلاً برما وشما ازواجبات ودفعِ او ازمفترضات است اگرما بایکدیگر راه مباسطت گشاده نداریم وجادهٔ اتّحاد نسپریم ودرجذبِ منافع ودفعِ مضار متشارک ومتشابک نشویم دشمن قوت گیرد وطمع اودرمملکت زیادت گردد، ومی باید که دراوّل بهار بالشکر متوجّه شده درحدودِ ری اتفاقِ ملاقات باشد،

وبه هیئات مجموعی روی بدین مهم آورده هرچه صلاح وقت باشد تقدیم اُفتد وپیش از ملاقات ازامراء هرکرا اصلاح داند فرستند تامشورت نموده هرچه مقرر شود باتمام رساند انشاءالله تعالیٰ [وحده]،

وچون نامه تمام شد وشرفِ اختتام یافت درصحبتِ ابوسعید ملک فرستاده آمد، وحضرت خاقان سعید بموسمی که کفهٔ میزان طیّار شد وخریف ازجادهٔ اعتدال بطلوعِ سهیل میلِ انحراف نمود بیت

استاد زرگرِ مهر بگشاد دست وبازو انگنده خوردهٔ زر درکفهٔ ترازو

وفرّاشِ خزان صحنِ باغ وبستان رابساطِ زربفت ساخته وهرطرف دیبای هفت رنگ انداخته، قطعه،

فرشی فگنده بود زدیبای هفت رنگ گیتی زبهرِ مقدمِ سلطان کامگار
ازفرقِ شاخ ریخته زرهای بیحساب بهرِ نثارِ موکبِ میمونِ شهریار

شکارکنان وصیدافگنان بجلکاء مازندران درآمد، اکابر واشراف ازاطراف واکناف روی باُردوی همایون آوردند، امیرعزّالدین ازهزاره جریب وامیرحسن کیا ازفیروزکوه، وامیرعلی ازآمل وساری، وحکامِ گیلانات بدرگاهِ جهان پناه جمع آمدند، ومناسبِ [ورق ۲۹۷] مراتب بعنایت وعاطفت مخصوص شدند وحاجات وملتمسات بشرفِ عرض رسانیده باجابت مقرون شد، واجازت یافته برسرِ اشغال واعمالِ خود رفتند۔ (۲۹۶

ذکرِ مخالفتِ میرزا اسکندر واظهارِ یاغی گری

درآن زمان که موکبِ ظفرنشان درقشلاق مازندران بود ابوسعید ملک ازجانبِ اصفهان عَود نمود وبعرض رسانید که مزاجِ میرزا اسکندر ازقانونِ اعتدال انحراف یافته است، وحال آنکه چون واقعهٔ میرزا پیرمحمّد واقع شد چنانچه گذشت ومیرزا اسکندر برسریرِ سلطنتِ عراق وفارس متمکّن گشت خطبه وسکّه بنام والقابِ حضرت خاقان سعید آرایش داد، وایلچی جهتِ رسانیدنِ این خبر بخراسان فرستاد، امّا چون خزاینِ بگوهر وزر مشحون گشت وعددِ سپاه ازذرّاتِ آفتاب افزون شد رایتِ

جلالت تا محدّبِ فلک الافلاک برافراشت و آیتِ سلطنت با قلامِ شُهُب ثواقب بر جبهۀ کواکب نگاشت، هر روز آثارِ هیبت او ورد لها بیشتر و هر ساعت ساحتِ ولایتش وسیع تر می شد عَلَمِ بی نیازی بر بامِ آسمان برآورد و سر از ربقۀ اطاعتِ آنحضرت بدر آورد و بی حجتی ظاهر و دلیلی باهر گمان برد که آنحضرت جهتِ تسخیرِ فارس و عراق بمازندران آمده، و بظنّی خطا خود را در معرضِ خطر و بلا آورد وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا، شیطانِ آمال و بسیاری ملک و مال او را بر آن داشت که جوابِ ناصواب از سرِ غرور و گردن کشی در صحبتِ نوکری که همراه ابوسعید بلک آمده بود بعرض رسانید آنحضرت بدان سخنان التفات نفرموده فرمود که اگر نتواند آمد امیری بآن مقدار لشکر که برلق داند فرستد، و نوکر او را رعایت نموده اجازت فرمود، و نوکر بخدمت میرزا اسکندر پیوسته صورتِ حال عرضه داشت، میرزا اسکندر را شقاوتِ بخت و نحوستِ طالع در چاهِ بلا و مهلکۀ فنا انداخت، بیت

بلی شقاوتِ اصلی چو در کسی آویخت ‌ ‌ ‌ بسا که شربتِ ناکامیش چشاند باز.

الغصه مخالفت ظاهر کرده خطبه و سکّه بنامِ خود ساخت و راهِ خراسان مسدود کرده سواران بسرحدها تاخت، و جمعی از اصفهان بسمنان فرستاده صوفی آباد را غارت کردند و فوجی از راهِ بیابان بقهستان خراسان آمده، چون مردم این دیار خبردار بودند مخالفان از ضربِ تیغِ خراسانیان فرار نمودند، میرزا اسکندر را جمعی خوشامد گوی بی عاقبت بر مخالفت می داشتند و چنین امری خطیر را حسنِ تدبیر می پنداشتند، و او را خود درین معنی بکسی احتیاج نبود چه در عنفوانِ جوانی و ریعانِ زندگانی بگنج و سپاه مغرور و بتاج و سریر مسرور شد، و شهواتِ نفسانی و لذّاتِ جسمانی هر روز با تجرّعِ اقداحِ راح بر رواح می رسانید و هر شب در آغوشِ گل رویانِ صباح بصباح متّصل می گردانید با وجود مدامت [مدام - ظم] سایرِ مسکرات و مخدّراتِ دیگر در کار بود-

مثنوی

چو خسرو کند میلِ مستی و خواب ‌ ‌ ‌ شود بی گمان کارِ ملکش خراب
سیاساتِ رنج و تعب کردن است ‌ ‌ ‌ ایالت نه بازی و می خوردن است
اگر شاه آگاه باشد مدام ‌ ‌ ‌ همه کارِ عالم شود با نظام

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ لِلْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ،

ذکرِ ایلچی فرستادن میرزا اسکندر باطراف و اظهارِ خلاف

میرزا اسکندر اظهارِ خلاف کرده نخست راهها مسدود فرمود و جمعی تعیین نمود که نواحیِ ری که ممرِ لشکرِ منصور بود آتش زدند، و این چنان است که دریا را بانباشتن ترسانند و زمین را از زلزله بفشردنِ پا ساکن گردانند، و دیگر از تخیّلات بیلاکات بسرحدها فرستاد و شیوۀ بغی (۲۹۷ب) و عنادِ خود را در خاطرها قرار داد، از انجمله کافی اسلام را بطرفِ سیستان و قندهار و گرمسیر نامزد فرمود و چند سر اسپِ تازی و زینهای زرّین و خلعتهای فاخر جهتِ سردارانِ ولایاتِ مذکور ارسال نمود، و شاه بهرام با کافی اسلام همراه بود و مکاتبات مصدّر باین عبارت القائم باموراِلمسلمین و ولی امیر المؤمنین السلطان اسکندر، من امره المطاع روان کرد مضمون آنکه :-

حضرت عزّت جلّ و علا از دیوانِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ سلطنتِ ممالک بما ارزانی داشته بعنایتِ ازلی واثقیم که هر روز موادِّ این معانی در تزاید باشد، حالا مطمحِ نظرِ سعی و مطرحِ شعاعِ قصدِ ما آنست که بلادی که در تصرّفِ جدِّ ما امیرِ بزرگ صاحبقران بوده بتمامی مضبوط گردانیم، قرا یوسف که خود را بوجودِ تراکمه استظهاری تصوّر کرده بود بیک حملۀ ما را پای نیاورد، بیت

سیل اگر سنگ را بگرداند ‌ ‌ ‌ چون بدریا رسد فرو ماند

و تا آن زمان که حضرت شاهرخی با ما طریقِ ایلی و خویشی و دوستی مرعی داشت ما نیز رعایتِ جانبِ ایشان میکردیم، اکنون بالشکرِ گران متوجّهِ مازندران گشته اند ما نیز اصفهان را معسکرِ همایون ساخته، مقرّر است که هفتاد هزار سوار اوایلِ بهار جمع باشند، میباید که ایشان با ما یکجهت بوده سوار تاختِ ایشان بحوالیِ هراة رسد و چون این قضیه را از پیش برداریم آن ولایت را با کابل و زابل و بعضی خراسان سیورغالِ ایشان خواهیم فرمود-

مثلِ مشهور ثَبِّتِ الْعَرْشَ ثُمَّ انْقُشْ را بر طاقِ نسیان نهاد، بیت

چنین گفت رستم خداوندِ رخش   بدشت آهوی ناگرفته مبخش

فی الجمله کافی اسلام عازمِ سیستان شد، قضا را در رباط اشتران نوکر داروغهٔ طبس اورا شناخته اسبان و بیلاکات را دید، عرضه داشت بدار السلطنه هراة فرستاد، و میرزا سیورغتمش که در هراة قایم مقام حضرتِ خاقان سعید بود فرمود که نشانی بنام ملک قطب الدین ارسال نمودند که کافی اسلام از طرفِ عراق بدان جانب آمده می باید که اورا پیدا ساخته بدین طرف فرستند، و از انجانب خدمتِ کافی بنواحی سیستان رسیده از آمدنِ خود خبر داد، و ملک فی الحال کسان فرستاد نا اورا گرفته مقید ساخته و با مکتوبات و بیلاکات بجانبِ هراة بردند و از هراة باردوی همایون رسانیدند، حضرت خاقان سعید چون مکتوبات میرزا اسکندر با مهر و نشان و خاتمه و عنوان دید حکایتِ مخالفت او که تا غایت محمول بر حسد و افترا بوده شکی در آن داشت تحقیق باور فرمود و حجابِ ظن از چهرهٔ یقین رفع نمود، با وجود این صورت آنحضرت خواست که در معرضِ معارضه نیاید، شعر

اذا انتَ قابلتَ المسیٔ بما اتی   فانتَ لعمری والمسیٔ سواءُ

امراء عرضه داشتند که چون میرزا اسکندر آوازهٔ عصیان در جهان انداخت و عالم آسوده را آشفته ساخت اگر در سیاست او اهمال رود عقدِ سلطنت منتظم نگردد، بیت

اگر نباشد تیغ سیاستِ سلطان   بنای ملک بیکبارگی شود ویران

از راه معارضةُ الفاسد بالفاسدِ و دفعُ الشرِ بمثلهِ عدول نباید نمود، آنحضرت فرمود که آنچه شما میگویید عین صواب و مصلحت ملک ست امّا اگر فرزند اسکندر از روی نادانی و غرورِ جوانی بر حرکاتِ ناشایست اقدام نمود تواند بود که به نصیحت پنبهٔ غفلت از گوشِ او بدر آید و بر قبایحِ اعمال و فضایح افعال خویش واقف شده از درِ توبه و انابت درآید، و اگر دشمن باشد ز دست او چه برآید، بیت

اگر بصلح میسر شود که با دشمن
رهِ وفاق روی آشتی به از جنگ ست

مارا نظر بر آنست که رعیت زحمت نیابند، امراء دعا گفتند۔

ذکر احوالِ عراقین و آذربایجان و توجه میرزا اسکندر بعزمِ رزم و از راه برگشتن

امیر قرا یوسف زمستان در تبریز گذرانیده اوّلِ بهار [ورق ۲۹۸] بولایتِ خود رفت و امیر ابراهیم را که در تبریز مقید داشت گذاشت، چنانچه گذشت، و همچنین محمد پسر منصور برادر زادهٔ بسطام جاگیر که در تبریز اسیر بود در بارهٔ او عنایت فرمود و ولایت اردبیل خلخال را بر رسم سیورغال باو کرم نمود و در آن ایامِ خلایقِ آذربایجان بقحط و غلا مبتلا بودند و نرخ غله بپایه رسید، ع (۲۹۸ ل)

کز آن فراز تر اندر ضمیر پایه نماند

بیت

گذشت چون پروین بقیمت سنبله   کارِ گندم این چنین بالا گرفت

قرا یوسف تابستان بعراقِ عجم آمد و خرابی تمام بحالِ آن دیار خاصه سلطانیه و قزوین راه یافت، ناگاه امیر یوسف شنید که محمد پسرِ منصور که امیر او را گذاشته بود باز مخالفت نمود، و در غرّه جمادی الاولی خواجه جمال الدین صفوی را در اردبیل گرفت و اسپان و دواب و نقود که موجود بود بباد تاراج داد و خواجه را در قلعه سفرج که در حدود اردبیل است حبس کرد، و در نواحی همدان خبرِ آمدنِ میرزا اسکندر شنید۔

و شرح این سخن آنست که میرزا اسکندر عراق و فارس ضبط کرده اصفهان را مستقرِ سریر سلطنت ساخته بود و در آنجا عماراتِ عالیه فرمود و اساس سلطنتی نهاد، ع

که از ملوکِ عجم هیچکس ندارد یاد

و شهبازِ همتش در اوجِ رفعت پرواز نمود و بعزمِ تسخیر ملکِ آذربایجان از راهِ کردستان توجه نمود و با لشکرِ بیشتر از چون و چند بحدودِ نهاوند رسید، و از آن طرف امیر قرا یوسف عزیمتِ او شنید و هر دو لشکر رو بیکدیگر آورده نزدیک آمدند، از قضای الٰهی امیر قرا یوسف را عارضهٔ عارض شد و اثرِ ضعف ظاهر گشت و از مردمِ او بسیاری بیمار شد و بضرورت مراجعت نمود، و میرزا اسکندر

خبر یافته گفت: میرزا قرا یوسف از بیم ما گریخت و دستِ عجز در دامنِ ضعف و مرض آویخت، و شاهزاده سرِ افتخار بر اوجِ لامکان بر افراخت و کمندِ همّت بلند بر کنگرهٔ قلعهٔ آسمان انداخت، القصّه در غایتِ عظمت به اصفهان آمد و امیر یوسف بهنگامِ مراجعت بقلعهٔ گاورود رسید امیر باباحاجی که آن قلعه را مأمن ساخته به امیر یوسف دم مخالفت می زد درین و لاطریق موافقت مسلوک داشته با تحفه و بیلاک پیش آمد، امیر یوسف او را اکرام تمام نمود و ولایات که در حوالی گاورود بود سیورغال او فرمود و لشکر اجازت داد ده عاشر جمادی الاخری بدولت خانهٔ تبریز فرود آمد۔

و درین سال شاه محمد بن امیر قرا یوسف از بغداد قصد امیر سارو ترکمان حاکمِ شهر زور کرد و از طرفین کوشش نموده شاه محمد غالب آمد و امیر محمد را گرفته در قلعه هیت محبوس کرد و فرزندانِ او را در بغداد شهر بند فرمود و بعشرت اشتغال نمود۔

و راویِ اوراق عبد الرزاق بن اسحٰق السمرقندی درین سال در دار السلطنه هراة دوازدهم شعبان از کتمِ عدم بملکِ وجود آمد، قطعه

عیان نشد که چرا آمدم کجا بودم
دریغ و درد که غافل زجانِ خویشتنم

چگونه طوف کنم در فضای عالمِ قدس
چو در سراچهٔ ترکیب تخته بندِ تنم

اگر ز خونِ دلم بوی شوق می آید
عجب مدار که همدردِ نافهٔ ختنم

امید آنکه عاقبت عافیت باشد انشاء اللّٰه تعالیٰ۔

وقایع سنه سبع عشرة [۵]

ذکر فرستادن میرزا بایسنغر از مازندران بخراسان

چون فصلِ زمستان به آخر رسید و نسیم جان پرور بهار در اطرافِ صحرا و مرغزار و چمن و گلزار وزید حضرت خاقان سعید فرزندِ سعادتمند را، بیت

جوان و جوانبخت روشن ضمیر
بدولت جوان و بتدبیر پیر

غیاث السلطنة والدین میرزا بایسنغر را که به اشرفِ مراتبِ پادشاهی نوادرِ مواهبِ الٰهی در جبینِ مبین او پیدا بود و دلایلِ کامگاری و مخایلِ شهریاری در ناصیهٔ همایونش هویدا می نمود به امارت مملکتِ خراسان تعیین فرمود، و شاهزاده رکابِ فلک سای و عنانِ جهانگشای اوایل محرّم از قشلاق (۲۹۸ ب) مازندران بصوبِ خراسان معطوف ساخت، و چون خورشید عالم آرا عزمِ بیت الشرف کرده سایهٔ همایون بر آن بلاد انداخت، و چهارم صفر در مستقرّ دولت نزول فرمود، ع

غیرتِ فردوس شد از قدمِ او هراة

از یُمنِ موکبِ میمون و فروغِ طلعت همایون عالمیان در ظلالِ اقبال آسودند و جهانیان در مهادِ امن و امان غنودند، قطعه

اسکندر آن زمانِ که هری را نهادپی
گر داشتی ز دولت و اقبالِ شه خبر

در وی بجای خاک سرشتی همه عبیر
در وی بجای سنگ نهادی همه گهر

اکابر و اشراف غبارِ موکب او را سرمه مثال در چشمِ افتخار کشیده می گفتند، بیت

خاکِ سمِ سمندِ ترا تکیه گاهِ ناز
این هر دو گرد بالشِ مشکینِ دیده باد

ذکر تمرّدِ سیّد علی کیا در ولایتِ ساری

در آن زمان که موکبِ ظفر نشان در قشلاق مازندران بود جمعی ارباب غرض به سیّد علی کیا رسانیدند که خویشان و برادرانِ او که صفت الاقارب کالعقارب دارند پیشِ امرا و نوّاب تقصیرات او می شمارند و می خواهند که حکومتِ آن ولایت بدیگری دهند و مزاج همایون به نسبت او دیگر گونست، و درین اثنا او را به اردوی همایون طلب داشتند، و او متوهّم شده عذری معلول و سخنی نامقبول گفت، حضرت خاقان سعید را تعلّل او عجیب و غریب نمود چه بعنایت آنحضرت مملکتی وسیع در تصرّف او بود، آنحضرت امراء عظام امیر مضراب بهادر و امیر الیاس خواجه را نامزد ولایت او فرمود و فرمود که پیش از ملاقات [قاصد] فرستاده گویند که اگر به سخن صاحب غرضی متوهّم شده عالمیان را معلوم است که بی رخصتِ شریعت قصدِ ملک و مال هیچ آفریده نداریم و از طریقِ عدل و احسان عدول نمی جوئیم و راه ظلم و طغیان نمی پوئیم می باید که خود را در ورطهٔ هلاک

نیندازد و در کمندِ بلا مقید و مبتلا نسازد و در خرابیِ ولایت و خونهای ناحق نکوشد و صورتِ انصاف از چشمِ عقل نپوشد، اولاً عنایتی که در بارهٔ او کرده ایم بدیدهٔ بصیرت مشاهده نماید و ثانیاً مآلِ آن قضیه که بکجا میرسد ملاحظه کند، حالا بیست و چهار سال است که حضرت پدرِ مغفورِ ما آن مملکت به شمشیر کشاده و حکومتِ آن ملک هم بایشان داده و ما نیز بر همان قاعده مسلّم داشته ایم، باختیار نمی خواهیم که در فرمان آنحضرت تغییر واقع شود و الآمر صدّ این همه بسیار نه.

چون امیر سیّد علی کیا از توجه امراء و فرموده حضرت اعلی خبر یافت کسان پیش امراء فرستاده خدمتها قبول کرد و پسر خود را با لشکر و هدایا به اُردوی همایون فرستاد، و آنحضرت گناه او بخشیده کرامتِ عفو ارزانی داشت.

ذکر قضایای ولایتِ ماوراء النهر درین سال

سابقاً مذکور شد که در زمانِ عزیمتِ قشلاق مازندران فرمان شد که لشکرهای ماوراء النهر از همان حدود برخبر باشند، میرزا الغ بیگ ایلچی فرستاده امیرک احمد را طلب فرمود و او توهم کرده اِبا نمود و میرزا امیرک احمد گفت که از مزاجِ میرزا الغ بیگ می ترسم و نمی توانم آمد و بندهٔ دولت خواهم، میرزا الغ بیگ امیر بایزید پروانچی را که معتمد او بود بجانبِ اندگان ارسال نمود فرمود که سخنِ او سخنِ منست، هر شرط و عهد که کند به آن وفا نمایم، امیر بایزید پیش او رسید چندانکه سعی کرد بجای نرسید اما وعده کرد که پسرِ خود را بخدمت فرستد، آن وعده بسر آمد و پسر نیامد، میرزا الغ بیگ کورگان عازمِ اندگان شد و میرزا امیرک احمد قلاعِ آن نواحی محکم ساخته بکوه رفت و [ورق ۱۲۹۹ر] (۱۲۹۹ر) میرزا الغ بیگ قلعهٔ اخسی را که اعظمِ قلاعِ او بود محاصره فرمود، و آن قلعه الیست که از شرفاتِ آن سنبلهٔ فلک توان چید و از غرفاتش غلغلهٔ ملک توان شنید، اهالی قلعه بحصانت مغرور گشته آهنگ جنگ راست کردند و لشکر منصور اطرافِ قلعه را چون چشمهٔ زره و خانهٔ زنبور ساخته، قلعه مسخّر گشت و اموالِ فراوان بدست لشکریان افتاد، و میرزا الغ بیگ رعایا را در ساحت امن و حریم امان مقام داد، و پایندهٔ بکاول را کوتوال ساخته بجانبِ اندگان روان شد و میرزا امیرک احمد به کوهها سخت قبور دست رفته بود،

میرزا الغ بیگ امیر موسی کاوامیر محمد تابان را بحکومتِ اندگان مقرر فرموده موکبِ منصور بسمرقند معاودت فرمود.

و میرزا امیرک احمد از مراجعتِ میرزا الغ بیگ خبر یافته با لشکری که از مغولستان بمددِ او آمده بودند عازمِ اندگان شد، امیر موسی کاوا (کذا) و امیر محمد تابان و امیر علی قوچین بعزمِ رزم از اندگان بیرون آمده بحوالی اوش رسیدند، و چون از حالِ یاغی خبر نداشتند بی احتیاط فرود آمدند، و میرزا امیرک از حالِ ایشان آگاه بوده (؟) ناگاه بسر ایشان رسید، و امیر موسی کاوا امیر محمد تابان و امیر علی و دیگر بهادران را بقتل آورده، امیر رستم پسر امیر سلیمان شاه با مخالفان جنگ کنان عازمِ اندگان شد، و میرزا احمد تا اندگان آمده جنگِ بسیار کرد و امیر رستم و باقی امراء اندگان را نگاه داشتند و مغولان آنجا گرفته بمغولستان بازگشتند.

ذکرِ عزیمتِ حضرت خاقان سعید بجانب ممالکِ عراق و فارس

چون آفتابِ عالمتاب بمحاذاتِ نقطهٔ اعتدالِ ربیعی رسید و جمشیدِ خورشید طناب سراپردهٔ بادشاهی از دنبالِ ماهی بر گردن بره بست و از آبگیرِ حوت بنزهتگاهِ حمل آمد حضرت خاقان سعید چهاردهم محرم مکرّم از جلگاء مازندران عزم جانبِ ملکِ ری فرمود، بیت

زنعلِ باد پایانِ تگاور زمین گفتی که گردونی ست دیگر

و چون راياتِ نصرت آیات سایهٔ همایون بر خطهٔ دامغان انداخت ایلچی امیر بسطام از سلطانیه رسید و بموقفِ عرض رسانید که: بندهٔ خدمتگارِ آنحضرتم کمرِ خدمت بر میان و حلقهٔ بندگی در گوش منتظرِ فرمان ع

بهرچه حکم کنی نافذست فرمانت

چون صیتِ نهضتِ همایون استماع نمودم، ارادت آن بود که برسم اقامتِ خدمت زمین بوسید می نمائم موانعِ روزگار بر خاطرِ نوّابِ معدلت شعار واضح باشد، اگر اعلامِ فرخنده اعلام عزمِ اینجانب نمایند ملتمس از نوّابِ کامیاب آنکه پیشتر شرفِ اِعلام ارزانی فرمایند تا حسب المقدور مایحتاجِ خدّام سرانجام نماید و نعلِ لشکریان و نعلِ اسپان بعزِّ قبول

مقبول آید، بیت

کسی که عزّ قبول تو یافت در عالم　　بچشمِ همّتِ او ملکِ ری نماید خوار

گوشِ هوش باستماعِ اخبارِ آنطرف نهاده و دل و جان به امتثالِ فرمان داده، بیت

همه چشیم تا پدید آئی　　همه گوشیم تا چه فرمائی

آنحضرت ایلچی امیر بسطام را از بیت فرموده نوکری همراه او فرستاد و پیغام داد که بر نیکو بندگی او اطّلاع یافتیم، باید که قلعه را استحکام داده پسر یا برادرِ خود را باردوی همایون فرستد ع

تا اعتماد بر سخنش بیشتر شود

و چون موکبِ همایون بحوالی ری رسید جمعی نوکرانِ میرزا اسکندر را از اصفهان گریخته آمدند و بعرض رسانیدند که لشکری از اصفهان نامزد محاصرهٔ ساوه شد،

و سبب آن چنان بود که (در وقتیکه) رایت ظفر نشان در قشلاقِ مازندران بود نصر الله (۲۹۹ ب) حاکم ساوه التماسِ داروغه نمود و آنحضرت ملتمس مبذول داشته نوکری بساوه فرستاد و میرزا اسکندر آگاه شد امیر یوسف جلیل و امیر جلبانشاه برلاس و امیر عبد الله پروانچی و سعد الله را نامزدِ محاصرهٔ ساوه کرد، حضرت اعلی برین حال واقف شده جمعی از لشکرِ منصور نصرهم الله بانتصارِ نصره تعیین فرمود تا رعایای ساوه از مساوی آن گروه خلاص یابند، امیر حسن صوفی ترخان و امیر سید علی ترخان و امیر دولتخواجه اناق و امیر چهارشنبه با ده هزار سوارِ نصرت شعار عازمِ آنجانب شدند۔

امرای میرزا اسکندر از توجّه امراء و عزیمت حضرت اعلی خبر یافته با یکدیگر مشورت نمودند باتّفاق گفتند: ما همه بنده و بنده زادهٔ حضرت صاحبقرانیم اگر چه میرزا اسکندر نبیرهٔ آنحضرتست امّا بر قول و فعلِ او اعتماد نیست و حضرت شاهرخی فرزند صاحبقرانیست فرزند بولایت از نبیره اولی باشد خاصّه فرزندی که فرمان فرمای اقالیم عالم و پادشاهِ ربع مسکون باشد، امراء چون این معانی در میان آوردند هر یک دیگری را در امتثالِ آنحضرت از خود راغب تر دیده مجموع اتّفاق کردند که با لشکرِ منصور جنگ نمی کنیم، و چون امیر یوسف جلیل در قضیهٔ جهانملک چنانچه گذشت با مخالفان اتّفاق داشته بود اعتماد نکردند و او را گرفته مقیّد ساختند و امرای نامدار

ملحق شدند، و هنوز آنحضرت در ملک ری بود که این صورت در آیینهٔ فتح روی نمود و فاتحهٔ این یورش بی قتل و کشش چنین فتحی میسّر شد۔

و چون موکبِ ظفر شعار بقلعهٔ شهریار آمد بیان قوچین و پسر عبد الله پروانچی و سعد الله شرف زمین بوس یافتند و متعاقب نصر الله صحرائی بسعادتِ بندگی مستسعد گشت و بعنایت سرفراز شد، و رایاتِ نصرت سایهٔ دولت بر ولایتِ ساوه انداخت، امیر حسن صوفی و امیر سید علی و سایر امراء با امرای میرزا اسکندر رسیدند و یوسف جلیل را مقیّد رسانیدند و آنحضرت دربارهٔ امرای نو در آمده غایاتِ عنایات بظهور آورده، امیر یوسف جلیل که بعد از واقعهٔ جهانملک در اطرافِ عالم سرگردان گشته و انواعِ حوادث بر سرِ او گذشته عاقبت باتّفاقِ پدر بزیارت کعبهٔ معظّم فایض شده و بعد از آن ملازم میرزا اسکندر گشته، چون پیش آنحضرت آوردند جریمهٔ او را عفو فرموده گناه او را نابوده انگاشت و مضمون عَفَا اللهُ عَمَّا سَلَفَ بر لوحِ فرمودهٔ السلطانُ ظلُّ اللهِ نگاشت تا یوسف جلیل قوی دل و فسیح امل از گناه استغفار نمود شفیعُ المذنب اقرارُهُ وَتوبتُهُ اعتذارُه و آنحضرت حکومتِ قم بعبد الله پروانچی ارزانی داشته امیر یوسف حاجی وزیر را بضبطِ قلعه و کوتوالی گذاشت۔

ذکرِ شکار فرمودن در صحرای ساوه

حضرت خاقان سعید در فضای دلگشای صحرای ساوه هوای صید و نشاطِ شکار فرمود بیت

چون رای پادشاه نشاطِ شکار کرد　　اوّل بلطف صیدِ دلِ روزگار کرد

وانگاه چون بمرکبِ دولت سوار شد　　بر خسروانِ روی زمین افتخار کرد

در آن بیابان گورخر بسیار مهیّا شد، خاصّه فصلِ بهار، لشکرِ نامدار جبال و صحاری را نرگه کرده قمرغهٔ شکار بهم پیوست سگان معلّم در دویدن و یوزان در غریدن و باز و شاهین و چرغ و للچین در پرواز آمدند، قطعه

چون باز تو گشاده کند پرّ و بالِ خود　　خورشید را نهیب بود، ماه را حذر

فردا بزیر سایهٔ طوبی کند چرا　　هر صید را که بازِ تو گیرد بزیرِ پر

و وحوش را در دشت میدانِ دویدن و طیور را در هوا مجالِ پریدن نماند آنحضرت با امرای نامدار

ووزاری سعادت یار ومبازرانِ بهرام اقتدار دربهترین ساعات بر اسپانِ ماه سیر هلال نعال چون خورشید بر سبز خنگِ فلک سوار شدند واز خونِ وحشیانِ صحرا وبیابان لالهستان گشت وگور خر وآهوی [ورق ۲۰۰] بسیار کشته سباع را مایدهٔ پر فایده بهم رسید۔ (۲۰۰ الف)

موکبِ ظفر نشان بجراوفراهان آمد وپیشتر امیر حسن صوفی وامیر الیاس خواجه قلعهٔ ایغان که درآن نواحی بود محاصره داشتند وهنوز فتح نشده بود، آنحضرت جمعی را بمدد ایشان فرستاده بفرّ دولت قاهره مسخّر گشت، ودر مقام کورکان سه نفر از رؤسای اصفهان بآستانِ ظفر آشیان آمدند وبعنایت پادشاهانه والتفاتِ خسروانه اختصاص یافتند۔

ذکرِ رسیدنِ موکبِ ظفر نشان بحوالی اصفهان

چون رایاتِ ظفر آیات نزدیکِ اصفهان رسید وبمرحلهٔ باغ رستم که دو فرسخی اصفهانست فرود آمد، وهر کرا سعادت مساعدت نمود از اصفهان روگردان شده درسلک عبید وخدم منتظم گشت، شیخ محمد خویشِ امیر عبّاس گریخته رسید ومتعاقبِ او شیخ علی قزاق با سیصد سوار بمعسکر همایون پیوست، ودر مقامِ آتش گاه جمعی حَشَمیان بدرگاهِ عالمپناه آمده بعرض رسانیدند که خیل خانهٔ ما در بیرون دروازهٔ اصفهانست اگر مرحمت فرموده فرمایند که جمعی دلاوران نزدیکِ شهر آیند شاید که آن مسکینان ازآن بلا خلاص یابند، حکم همایون نفاذ یافت که امیر مضراب بهادر وامیر الیاس خواجه نزدیک شهر رفته معاودت نمایند که حشمیان باردوی اعلی رسند، امراء چون باد که عرصهٔ خاک بپیماید وسیل که از فراز به نشیب آید رو بشهر نهادند، قراولان میرزا اسکندر دربرابر آمده از طرفین مردانِ مرد دلاورانِ صف نبرد وگردان معرکهٔ دلاوری ونهنگان دریای صفدری همه جنگجوی وتندخوی کوی دررُوی آوردند، دلهای شیرانِ بیشهٔ جنگ ودلیرانِ میدانِ نام وننگ چون شعشعهٔ آفتاب در اضطراب آمد، میرزا بایقرا که از جفای برادر دلی پر آذر داشت چون آتش خروشان ودریای جوشان گشت، امراء امیر جلبانشاه برلاس ولطف الله بابا تیمور وخضر خواجه پسر امیر شیخ علی بهادر وتوکل باورچی وعلیشاه آزاد که هر یک بنوکِ پیکانِ کوه گداز سوار را برزین وزین را بر اسپ واسپ را بر زمین دوختی وبه تیغ صاعقه فعل آتش جهانسوز در اطراف

معرکه برافروختی حمله کردند، مبارزانِ اصفهانی در حملهٔ اول محلِّ خود باز گذاشته روی بمحلّات آوردند وبهادرانِ سپاهِ منصور درعقبِ ایشان ریختند وبتیغ جهانسوز وخدنگِ آتش فروز خاکِ معرکه باخون برآمیختند۔

امیر لطف الله برسرِ پُل ایستاده حشمیان را می گذرانید وچندانکه یاغی قصدِ او کرده همه را بزخمِ شمشیر باز گردانید، واز آن طرف امیر عبد الصمد وامیر جنید حملهای بهادرانه نمودند اما لطف الله را از سر پل دور نتوانستند کرد، وزخمِ شمشیر باو رسید وشمشیرِ او شکسته همچنان جنگ میکرد، عاقبت اصفهانیان گریزان شدند ودلاوران حشمیان را باردوی همایون آوردند۔

میرزا اسکندر را از شکستی که در صدمهٔ اوّل بلشکرِ او رسید واحوال کشتگان ومجروحان شنید حیرت بر ومستولی شده آتش غیرت در نهادِ او زبانه زد واز صفحاتِ احوالِ سپاهِ نصرت شعار امارات فتح وظفر مشاهده کرد وعلامات زوالِ اقبال بر وجناتِ آمالِ خویش معاینه دید وارکانِ دولتِ خود را بخلوت طلبید ومشورت نموده برآن قرار دادند که با تمام سپاه بیرون آیند، لشکری چون ذرّاتِ آفتاب فراوان وچون قطراتِ سحاب بی پایان بیت

لشکری بحرسیل موج شکوه ثابت وپایدار همچون کوه
همه بهرام طبع وکیوان هوش همه پولاد ترک وآهن پوش

از شهر بیرون آمدند وندانستند که بیت

هر کرا بخت رهبری نکند | کوشش وجهد یاوری نکند (۲۰۰ ب)

حضرت خاقان سعید فرمود که کورکای جنگ کوفته ودلاورانی چون قضا نافذ عزم بر باد پایانی چون عمر سبک رو روی بقهر اهل شهر آوردند بیت

بحکم شهنشاهِ گردون شکوه بجوشید لشکر چو دریا وکوه

چون صفهای طرفین ولشکرهای جانبین راست شد میرزا اسکندر صولت وصدمتِ لشکرِ منصور دیده دانست که تابِ مقاومت نمی آرد سردارانِ عراق وگردن کشانِ فارس یراق واتّفاق کرده ع

بجز پشت دادن ندیدند روی

وَلَّوْا عَلَیٰ اَدْبَارِهِمْ نُفُوراً برخوانده روی برتافتند ولشکرِ منصور درقفای هزیمتیان شتافتند،

خلقی بسیار بقتل آمد، و میرزا اسکندر نزدیک شد که بدست آید بهزار حیله باصفهان درآمد، و موکب منصور بظاهر اصفهان فرود آمد، و در آن مقام شیخ دردی از قلعهٔ شهریار و بایزید پسر امیر بسطام از قلعهٔ سلطانیه بدرگاه عالم پناه آمده بعنایت سرافراز شدند۔

درین اثنا ناگاه سیصد سوار پوشیده از دروازهٔ برانغار بیرون آمده آهنگ جنگ کردند، امیر الیاس خواجه دربرابر آمده بسیار بقتل آورد و باقی مقهور و مقسور بشهر گریختند امّا امیر الیاس خواجه را زخم رسید، حضرت خاقان سعید فرمود که دیوارهای حصار به طناب پیموده برامراء بخش کردند چنانچه کسی اینچنین از شهر بیرون نتواند آمد، چهاردهم ربیع الاول لشکرهای جهان تومان تومان و قشون قشون پیرامون شهر فرو گرفتند۔

ذکر فتح دار الملک شیراز و شرح آن

چون خبر موکب همایون حضرت خاقان سعید بدار الملک شیراز رسید کولیان و کلانتران باتفاق شیخ محمد ساتق که داروغهٔ میرزا اسکندر بود فکر عاقلانه کرده گفتند شک نیست که آنحضرت اصفهان را فتح خواهد فرمود و مارا استدعا نمود، اگر پیشتر کسان فرستاده صورت دولتخواهی عرضه داریم خدمتی بجا آورده باشیم، برین اتفاق پسر میرزا اسکندر و پسران امیر عبد الصمد و شیخ لیساول و یوسف قورچی و داراب را که جماعت معتمد میرزا اسکندر بودند گرفتند و خطبه و سکّه بنام و القاب همایون آراسته تحف و هدایا بدرگاه عالم پناه فرستادند، حضرت خاقان سعید بکنه بخشی و لطف الله بابا تیمور را به ضبط اموال و حکومت آن مملکت تعیین نمود و امیر حسن صوفی و امیر جلبانشاه برلاس را جهت آوردن پسر میرزا اسکندر و پسران امیر عبد الصمد روان فرمود۔

درین جا سلطانشاه چهره که معتمد میرزا اسکندر بود ضبط برجی معتبر می نمود نوکرانش نمکحرامی کرده او را کشتند و بارو وی اعلی آمدند و هر روز و هر زمان نقصان به اصفهانیان رسیده قوّت لشکر منصور زیادت می شد، اصفهانیان لاف جلادت زده بیرون می آمدند و مبارزان دلاور پیش میرفتند، اوّل بسر نیزه یکدیگر را نگاه میداشتند و تیر و کمان گذاشته تیغ و سنان برمیداشتند و ریش و گریبان گرفته سر موئی در جنگ فرو نمیگذاشتند تا مدّت محاصره به پنجاه روز کشید۔

و در آن ایام از اطراف ممالک اخبار بدرگاه جهان پناه رسید، اوّل میرزا الغ بیگ از ماوراء النهر شیخوی قراوناس را فرستاده حکایت قتل امیر موسی کاوا و امیر محمد تابان و امیر علی قوچین بردست میرزا احمد میرک چنانچه گذشت بعرض رسانید، آنحضرت بر قتل آن امرای نامدار تاسّف خورده فرمود که قضایای عراق پیش نهاد همّت عالی است، چون فراغی روی نماید در مستقر دولت تدارک آن شود، انشاء الله تعالی۔

دیگر نوکر بکنه بخشی از شیراز آمده عرضه داشت که امیر لطف الله [بابا تیمور (کذا)] امیر جلبانشاه بقتل آورد بگمان آنکه جلبانشاه خروج خواهد کرد آنحضرت لطف [الله] نادان را که بر چنین امر بی تحقیق اقدام نمود و بکنه بخشی را عزل فرمود و امیر سید علی ترخان را بحکومت آنجا تعیین نمود و فرمود که [ورق ۲۰۱ ذ] آن غدر را تحقیق کند۔ (۹۲۰۱)

دیگر از ولایت تستر قاصدان دندی سلطان دختر سلطان اویس رسیده اظهار انقیاد کردند، آنحضرت ایشان را نواخته اجازت فرمود۔

و دیگر در وقت عزم محاصرهٔ اصفهان عبد الله پروانچی و علی درویش را بجانب کاشان فرستاده بودند، ایشان رعیّت را ایل ساخته آن ولایت را ضبط نمودند و عرضه داشت رسید۔

ذکر فرستادن مولانا غیاث الدین قاضی سمنان باصفهان

در اثنای محاصرهٔ اصفهان بسمع همایون رسید که میرزا اسکندر از حرکات خود پشیمان شده باز خطبه و سکه بزیور القاب آنحضرت آراسته می سازد، حضرت خاقان سعید را رافت بادشاهانه و مرحمت بهانه می طلبید که او را نصیحت نموده براه خیر دلالت کنند تا باشد که از خواب غفلت بیدار شده دیگر آتش حرب افروخته نگردد و خدمتگاران قدیم که بضرورت در آن طرف اند سوخته نشوند، بنابران مولانا غیاث الدین سمنانی که دانشمند متورّع بود مقرّر شد که باصفهان درآمده با میرزاده اسکندر گوید که سخن صلح نظر بر صلاح طرفین و اصلاح جانبین است تا مملکت خراب نشود و رعیّت در اضطراب نباشند، قاضی بشهر درآمده سخن رسالت عرضه داشت، و میرزا اسکندر از تندخوئی و درشت گوئی و مذمّت و منقصت دقیقه فرو نگذاشت و از استبداد بی بنیاد

هیچ نیندیشید تا بموجب قضای رفته رسید با و آنچه رسید، قاضی باز آمده صورتِ ماجرا بعرض رسانید، حضرت خاقان سعید دانست که میرزا اسکندر سخنِ صلح را بر عجز و قصور حمل می کند، هیهات هیهات، شعر

ونحن رجالٌ نرتدی الحِلمَ شیمةً ونغضبُ احیاناً فنَزدی العوالیا

فرمود که علاجِ مزاجِ او جز بقهر و اپذیر نیست و حَسمِ موادِ فسادِ او جز بشمشیر درّ و شعِ تدبیر نه۔

بعد از چند روز میرزا اسکندر امیر توکل قرقرا که بزرگترین امرای او بود و بدیانت و دانش آراسته و محمد بیگ را با ده سر اسپ پیشِ آنحضرت فرستاد و التماس نمود که آنحضرت عود نمایند تا من بفراغ خاطر پیشِ ایشان آیم، آنحضرت فرمود که اگر پیش ما آید او را عزیز داریم و اگر نمی آید بطرفِ یزد یا همدان رود، ما راهِ او باز دهیم، قاصدِ او رفته و سخن گفته، راضی نشد، و همچنان بر سرِ عصیان بود و هر روز جنگ می شد و اگر سپاهِ نامدار بسعیِ بسیار بر بالای دیوار بر می آمدند چون دیوار طرفِ شهر بیست گز یک انداز بود و مردم شهر بزخمِ تیر بیرونیان را از سرِ دیوار دور می کردند، و درین اثنا آنحضرت امیر سلطان بایزید برلاس و امیر چقماق شامی را بتسخیرِ ابرقوه فرستاد۔

ذکرِ جنگ سلطانی و فتحِ اصفهان

چون مدتِ محاصرهٔ اصفهان بدرازی کشید حضرت خاقان سعید همتِ عالی بر اتمامِ مهمِ اصفهان مصروف داشته اعلامِ گیتی ستان برافراشت، و دوم جمادی الاولی که غرّهٔ صباحِ دولت بود فرمان فرمود تا دلیران و دلاوران چون شیرژیان و پیل دمان در حرکت آمدند، از نفیرنای و خروشِ کوس غلغله در طاسِ نگون گردون افتاد، و آواز نعره و فریاد بقمهٔ پروین و قبهٔ چرخِ برین رسید، بیت

چنان شد زخمِ کوس و نعره و جوش که گردون پنبه محکم کرد در گوش

مبارزان چون ابر و باد روان گشته تیر از کمان چون ژاله باران شد و چون سفیرِ تیر از تدبیر باز ایستاد و کار بزبان سنان و پیام حسام افتاد، دلاورانِ طرفین و دلاورانِ جانبین

دست در گریبان یکدیگر زده شده و خنجر کاری می ساختند و سرها [ورق ۳۰۲ ب] بر مثال گوی (۱۳۰۲) در میدان معرکه می انداختند بیت

زهر سو گشته چندانی بهم پیوست که راهِ جنگ بر لشکر فرو بست

زمین از خونِ مردان موجزن گشت سپرها خشت و جوشنها کفن گشت

آن روز از صباح تا رواح میانِ ارواح و اشباح قهرِ خدائی جدائی میفرمود و میان ضارب و مضروب و غالب و مغلوب فرق نبود، از خسته و کشته فضای هامون حکمِ کوه و پشته گرفت و از خوناب کشتگان زنده رودِ اصفهان گونهٔ لاله ستان پذیرفت، عاقبت نسیمِ فتح و ظفر بر رایتِ حضرت خاقان سعید وزید و علمِ دولتِ مخالف چون بختِ او برگردید و لشکر منصور نردبانها بر دیوار نهاده بر آمدند، و مخالفان اندرون در آمدند، میرزا اسکندر با خواص خود روی بقلعه نهاد و شب بموافقتِ حالِ پریشانِ ایشان تیرگی آغاز کرد بیت

بر چرخ بناتِ نعش و پروین بستند نقابهای مشکین

و لشکر مظفر بر سرِ دیوارها، حصار مشعلها روشن کرده، آن شب از پرتو مشاعل با روز مقابل بود، درین اثنا امیر عبدالصمد گریخته پیش آنحضرت آمد، میرزا اسکندر را از فرار عبدالصمد آگاه شد، آهِ جگرسوز از درونِ غم اندوز بر آورد و سراسیمه وار قلعه باز گذاشته فرار نمود، علی الصباح که ع

جهان از شعشعهٔ آفتاب روشن گشت

سپاهِ نصرت پناه پای در کوچهٔ غارت نهاده دست بتاراج بر آوردند، چندان زر و اهر جواهر و کنوزِ نقود و طرایفِ حلی و لطایفِ اوانی و ظرایفِ ظروف و غرائبِ اقمشه و عجائبِ امتعه بدستِ لشکریان افتاد که کثرتِ آن ثروت هنگامهٔ آز را در دلها شکست و عُدّتِ آن غنیمت دروازهٔ نیاز را بر خاطرها فرو بست،

حضرت خاقان سعید را چون این فتحِ همایون دست داد پشتِ دولت بمسندِ سلطنت باز نهاد و رسمِ ظالمانِ متهور و قانونِ عادلانِ مختبر بر داشت و بنهاد، و فتح نامها بممالکِ ماوراء النهر و ترکستان و کابل و غزنین و هندوستان و خراسان و خوارزم و مازندران و طبرستان

روان فرمود و براسم شکرِ الٰهی قیام نمود،

چون میرزا اسکندر از قلعه بیرون رفت جمعی متعاقب رفته او را گرفته بخدمتِ حضرت خاقان سعید رسانیدند، و چندان که از وی سخن پرسید ندزبان مکالمه بسته بجواب نپرداخت و از [افعالِ] ذمیمه شرمنده سر در پیش انداخته، آنحضرت رعایت صلهٔ رحم فرموده او را ببرادرش میرزا رستم سپرد که جانب اخوّة فرو نگذارد، و خود نقشِ اجرامِ سماوی و تعبیهٔ شطرنج دوران فلکی مهرهٔ اخوت بوصفی در ششدر انداخت و نرادِ قضا بر بساطِ دهر منصوبهٔ باخت که جهانیان انگشت تحیّر بدندان تفکّر گرفتند، شخصی که از نازکی اگر در پردهٔ حدقهٔ خورشیدی گفتی [بستر] درشت است و دود شدی میلِ آهن تافته بجور در حدقهٔ او کشیدند، نزدیک بود از ان حرکت در معرضِ مرضی مهلک افتد و موجب جنونی مفرط شود، نوبت سلطنتش بانقضا رسید و دورِ خلافتِ او بخلافت کشید، از دورِ چرخِ جفا پیشه و از جورِ سپهرِ خطا اندیشه آن دولت منتهی شد و آن سعادت منقضی گشت،

ذکرِ حالاتی که بعد از فتح اصفهان وقوع یافت

چون دار الملکِ عراق حضرت سلطان آفاق را مسخر و مفتوح شد و سرِ سرداران و رقاب گردن کشان در طوقِ طاعت و حلقهٔ عبودیت آمد آنحضرت لشکر را از غارت منع فرمود و بر مصداق شعر

أَحْسِنْ اِلَى النَّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوبَهُمْ فَطَالَمَا اسْتَعْبَدَ الْاِنْسَانَ اِحْسَانُ

عمل نمود و سایهٔ امن و امان بر احوال خواص و عوامِ اصفهان انداخت و همه را در حریمِ عدل و نعیم احسان ماوی ساخت و صد هزار دینار کپکی که نذر [ورق ۳۰۲] مزارات فرموده بود لفقرا و مستحقان رسانید و ثلثِ مالِ بیت المال برعایا بخشید و نظم و نسقِ مهمات ملکی فرمود و بضبطِ ممالک و حفظِ مسالک اهتمام نمود، و بعضی لشکریان را بجانب خراسان اجازت مراجعت فرمود و خزائنِ خاص و زواهر جواهر و دُررِ غرر و اوانی زرّین و سیمین و اسلحهٔ هندی و مصری و چینی آلات و فراشخانه بدار السلطنهٔ هراة فرستاد و ممالک فارس و عراق بارباب استحقاق رعایت (۳۰۲)

فرمود چنانچه غزالِ قلمِ مشکین رقم در مشامِ ایام عطرسائی خواهد نمود،

ذکرِ تفویضِ ایالتِ اصفهان بجانب میرزا رستم ابن میرزا عمر شیخ

امیرزا رستم مدتی مدید در ممالک ما وراء النهر و ولایتِ خراسان و مازندران ملازمِ حضرت خاقان سعید بود و در چند معرکه براسمِ جانسپاری قیام نمود و پیش ازین سالها در اصفهان حاکم و نافذ فرمان بود، درین وقت چون بتائیدِ مهیمنِ خلاق تمام ممالک فارس [و عراق] در قبضهٔ ۳ اقتدار قرار گرفت و مجدداً رؤسِ منابر و وجوهِ دنانیر بنام و القابِ همایون زیب و زینت یافت آنحضرت حکومتِ تختِ عراق و ایالتِ دار الملک اصفهان بجانب بادشاه معظم میرزا رستم مسلّم داشت، و جنابش باز بر سریرِ فرمانروائی آن مملکت ممکن گشت و اکابر و اشراف رغبةً و رهبةً سر بر خطِ حکمِ او نهادند و بحکمِ انتساب و استحقاق صنادید دار الملکِ عراق عنان عبودیت بکف عنایت او دادند بیت

در دستِ ما چو نیست عنانِ ارادتی بگذاشتیم تا کرم او چه می کند

و او نیز رعایا را که زیر دستِ عناد پایمالِ بلا گشته بودند حسنِ عنایت و لطفِ رعایت مرعی داشت و جمعی را که در سوابقِ ایام بر هر گونه اجرام و آثام اقدام نموده بودند نابوده انگاشت، ساکنان ۸ آن بلاد که از جور و بیداد بهر طرف افتاده بودند از عدلِ شامل و لطفِ کامل عزمِ اوطان نمودند، و میرزا رستم تا در حیوة بود حکومتِ مملکت اصفهان بموجبِ فرمان مفوّض نوّاب دیوان او بود،

ذکرِ تفویض فرمودن ولایت همدان و لرستان بمیرزا بایقرا

میرزا بایقرا در غرّهٔ شباب و ریعان جوانی در میدان پردلی و پهلوانی آمده بود، و در شمایلِ او دلائلِ مردانگی و مخایلِ فرزانگی پیدا و هویدا می نمود، حضرت خاقان سعید چشمِ عنایت بحالِ او داشته و نظرِ مرحمت بر وی گماشته ایالتِ همدان و قلاع و روجرد و نهاوند و تمام لرستان بوی ارزانی

او فرمود، و فرمان داد که بعدل و داد همت بر آرایش و آسایش جهانیان مصروف دارد، و نگذارد که هیچ آفریده دست ظلم بر روی کسی بر آورد، و ابواب انصاف و انتصاف میان قوی و ضعیف و وضیع و شریف مفتوح سازد، و بجمال تجار که طایران ممالک آفاق و ناشران مکارم اخلاق اند بواجبی بپردازد، میرزا بالقرآن وصایا بسمع رضا اصغا نمود و مراقبت حدود و محافظت عهود در شریعت جهانداری واجب و لازم دانسته متوجه آن ممالک شد،

و حضرت شاهرخی روی بضبط سایر ممالک و نظم باقی مصالح آورد، و ولایت ری را بجانب میرزا ایلجل بن میرزا میرانشاه و مملکت قم را بشاهزاده سعد وقاص که هر یک از حدیقهٔ خانی شجری و از شجرهٔ جهانبانی ثمری بودند تفویض فرمود، و حاصل آن ولایات را در وجوه اخراجات دیوان ایشان تعیین نمود، و ابواب نصایح پدرانه بر روی دولت ایشان باز کرده اسباب و تجملات
بادشاهانه برای هر یک مرتب ساخت و فرمود که: در قوانین معدلت آئین سلطنت اقتدا ۱۰ ا ر ۳۲ ب
بآبای کرام و اجداد عظام نمایند. و اکابر و اشراف آن مواضع را بنظر عاطفت و نشر مرحمت رعایت تمام فرمایند تا خاطرها بر ولا و وداد منقاد و مستعد شود و سبب آبادانی آن بلاد و دیار گردد، شاهزادگان وصایا شنیده بولایت محروس رفتند،

ذکر نهضت همایون بصوب دار الملک شیراز در عین انبساط و اهتزاز

خاطر همایون چون از مهمات ممالک عراق فراغت یافت عنان دولت و سعادت بصوب دار الملک فارس تافت، و فرزند سعادتمند میرزا ابراهیم سلطان را بضبط اغرق گذاشت، و رایت سرعت و اهتزاز بجانب شیراز بر افراشت، و چون ماه لوای همایون بطالع سعد و اختر میمون از افق خطهٔ شیراز طالع شد و آفتاب طلعت آنحضرت بر اطراف آن مملکت لامع گشت حکام شولستان و لورستان و باقی امرا و سرداران روی بار دوی همایون آوردند و بالتفات پادشاهانه مفتخر و سرفراز گشتند، و اهالی شیراز خاصه جمعی که پیش ازین

شرائط نیکو بندگی ظاهر ساخته بودند بعنایت اختصاص یافتند، و نوئین کامگار افتخار الامرا امیر مضراب بهادر بایالت آن ممالک مقرر شده ده هزار سوار ملازم او معین گشتند، و آن ولایت از طرف غربی تا خوزستان و از جانب جنوب تا هرموز نامزد او شد، و در آن ایام امیر مضراب را عارضهٔ عارض شد که اطبا از علاج آن عاجز آمدند و مرغ روحش از تنگنای قفس قالب بفضای جانفزای عالم ارواح پیوست **بیت**

از آن سرد آمد این قصر دلاویز　　که چون جا گرم کردی گویدت خیز

آنحضرت بازماندگان او را رعایت نمود، و میرزا ابراهیم سلطان را طلب فرمود،

ذکر سیورغال فرمودن مملکت شیراز بشاهزادهٔ عالی شان میرزا ابراهیم سلطان

رای آفتاب اشراق سلطان آفاق اقتضای آن فرمود که خورشید سپهر مملکت و ماه آسمان سلطنت میرزا ابراهیم سلطان را بسلطنت مملکت فارس و توابع تعیین فرمود و نظر فرمود که اعتماد دولت بر معرفت مقادیر سپاه و حشم و مراتب عبید و خدم است و اعتضاد مملکت برعایت دقایق امور جمهور و استحکام حدود و ثغور و اهتمام باحوال رعیت و انتظام دین و دولت، ولله الحمد که استحقاق آن فرزند سعادتمند زیادت از آنست که محتاج باین سخنان باشد اما از راه شفقت پدرانه نصیحت پادشاهانه می رود :

می باید که چنان سازد که رعایا در ظل رافت مرفه حال بدعا اشتغال نمایند و لذت ایمنی و حلاوت انصاف بذوق جان دریابند، و حکم جزم کند که نواب جز طریق عدالت نسپرند و در تحصیل اموال دیوانی از قاعده معهود نگذرند، و نام نیک که مجدد طراوت ملک، و دعای خیر که مؤکد اساس دولت، و ثنای جمیل که جمال چهرهٔ جلالت، و ثواب جزیل که موجب کمال سعادت است حضرت ما را آن فرزند سعادتمند را حاصل شود **بیت**

تا صیت نام نیک شود از تو منتشر　　تا ذکر فعل خوب بود از تو یادگار

اگر خواهی که نواحی دولت در قبضهٔ اقتدار تو آمده رغبت رعیّت در متابعت زیادت شود و از ملوک آفاق بمکارم اخلاق مستثنی شوی [برین قاعده که شنیدی کارکنی و ازین تجاوز ننمائی]

شاهزادهٔ جوان بخت زمین خدمت بوسیده بدآن اعزاز و سلطنت به دار الملک فارس یعنی شیراز اهتزاز نمود و روی نیاز بر زمینِ اخلاص سوده گفت **بیت**

من آن کمترین بنده ام شاه را | که بوسم همی خاکِ درگاه را
ببوسیدنِ خاکِ درگاهِ شاه | زدم خیمه بر تارکِ مهر و ماه

(۳۰۳ر) همانا صفای نیّت و خلوصِ طویّتِ بنده بر ضمیر منیر روشن باشد که [ورق ۳۰۳ ر] اگر همه عمر منشکروار کمر خدمت بسته دارد شکر یک مرحمتِ شاه نتواند که بجای آورد **قطعه**

چو طوطیانِ سخن گو اگر شود هر دم | بشکرِ شاه جهانم شکرنثار زبان
هنوز گفته نیاید ز صد هزار یکی | گرم بهر سرِ موئی بود هزار زبان

و آنحضرت بر کمالِ عقل و دانشِ او آفرین فرمود، و ارکانِ دولتِ فارس را بمتابعت او ترغیب نمود،

و اهالی آن مملکت روی بخت و سعادت بخدمتِ درگاهِ شاه آوردند و شاهزاده در مستقرّ عزّ و جلال دست دریانوال کشاد و در بارگاهِ جمشید احتشام بار خواص و عوام داد، و در ارتفاعِ قدر و انتشارِ ذکر و علوِّ مناقب و سموِّ مراتب دوستان انصاف و دشمنان اعتراف آوردند ع وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

ذکرِ معاودتِ خاقانِ عالم ستان بجانبِ خراسان و آمدنِ میرزا الغ بیگ از طرفِ سمرقند

حضرت سلطان آفاق چون بفروغِ رای آفتاب اشراق ممالکِ فارس و عراق ضبط فرمود و ولایات بارباب استحقاق تفویض نمود پای عزیمت در رکاب معاودت آورده عنانِ دولت بسمتِ جهان بپای داد و از تختگاه فارس بدار العباده یزد آمد، و از راه بیابان بقهستان خراسان عبور نمود و در قصبهٔ جنابد بوثاق مرتضای اعظم افتخارِ اعاظمِ الوزراء فی العالم امیر سیّد زین العابدین نزول فرمود، و سیّد مشار الیه خدمات پسندیده بتقدیم رسانید و انواع تحف و مبلاکات لایق برسم پیشکش گذرانید چنانچه مولانا مقری قهستانی در قصیدهٔ شرح آن میگوید

ابیات

فتح شد ملکِ عراق و نصب گشت اعلامِ دین
خصم را زان فتح کسر، احباب را زان نصب جر
آنکه از صد میل کرد انکارِ فعل و قولِ شاه!
شد — چو پیش آمد — ببلی چشم و گوشش کور و کر
کار کارِ دولت است آنرا که دولت داد حق
کی رسد در کارِ او از زمرهٔ باطل ضرر
رنج راه و عینِ تاریکی سکندر را نصیب
خضر را روزی ز عین آبحیات آمد مگر
تلخیِ حرمانِ شیرین قسمِ فرهاد آمده
کام شیرین کرده خسرو در صفاهان از شکر
خسروِ اعظم بقوهستان درآمد از عراق
فتح و نصرت در رکاب، اقبال و دولت راهگر
قیمتِ خاک جنابد در عیونِ خاص و عام
بهتر از کحلِ صفاهان شد که گشت او را ممر
یکسر آمد تا وثاقِ قرة العینِ رسول
مایهٔ مجد و معالی حاوی فضل و هنر
میر زین العابدین آن کز سیادت آمده
پرتوِ نورِ سعادت از جبینش چون قمر
در خورِ بزمِ سلاطین شاه را طوئی کشید

آنچنان کاوصاف او از هرچه گویم بیشتر
گشت شاه از خدمت او خرّم وخندان وشاه
[ورنوا] زش تفضل بگشاد [از دُرِ دُرج دُرر]
شد بفیروزی و دولت کامیاب و کامران
رایت کشورکشائی باز سُوی مُستقر

وبیست ودوم رجب در دار السلطنهٔ هراة نزولِ اجلال فرمود، ومیرزا بایسنغر که در هراة قایمقام آنحضرت بود شرایطِ نثار وپیشکش تقدیم نموده بشرفِ اعزاز سرفراز شد، وسرداران اطراف وگردن کشان اکناف روی ببارگاه همایون ودرگاه میمون نهادند وابوابِ سعادت بر وجوهِ دولت خود گشادند، امیر بسطام جاگیر که از عظمای امرای قدیمی عراق عجم بود ودر سلطانیه واردبیل تا حدود گیلان واران وموغان با خیل وحشم وعبید وخدم ییلاق وقشلاق می نمود درین ولا طریق خدمتگاری مسلوک داشته بدار السلطنه هراة آمد، (۳۰۳ ب) وهمچنین تاج الدوله برادر امیر گیومرث رستمدار ونصر الله صحرائی از ساده وشاه ولی پسر سلطان تواجی از طرف غزنین رسیدند وبانواع عنایت وعاطفت مخصوص شدند، هم درین ایام از جانب امیر قرا یوسف پیک ومکتوب مشتمل بر سلوک جادهٔ دولتخواهی بدرگاه شاهنشاهی آمد، وسید عبد الکهف برادر سید عبد اللطیف از جانب مکه معظّمه زادها الله تعالی شرفاً [و] وتوقیراً با مکتوب حاکم مکه رسید وحضرت خاقان سعید **بیت**

آن خسروی که هر که زمین بوس او کند   بر فرقِ آسمان نهد از افتخار پای

همه را بانعامِ پادشاهانه واکرامِ خسروانه اختصاص داد، ودرین اثنا دُرِ دُرجِ سلطنت ودُرّی برجِ خلافت **بیت**

شاهی که مملکت ز جمالش کمال یافت   عالم ز نورِ رای منیرش جمال یافت

میرزا الغ بیگ کورگان از طرف ماوراء النهر بخراسان آمد ودوازدهم رمضان بدار السلطنهٔ هراة رسید وبشرفِ ملازمتِ حضرت خاقان سعید مشرّف گردید **بیت**

فرخ لسرخ آن پدر که چنین باشدش پسر   خرّم ا آن پسر که چنین باشدش پدر

وباتفاق نورِ حدقهٔ سلطنت ونورِ حدیقهٔ خلافت یعنی برادرِ کامرانِ کامگار میرزا بایسنغر بهادر ملازمتِ پایهٔ تختِ فرقدسای بجای می آوردند، آفتابِ دولت از مشرقِ سعادت بر اطرافِ مملکت تافت وچشمِ جهانیان از فروغِ طلعتِ این دو قرّة العینِ دین ودولت روشنی یافت، بازوی دولت از اعتضادِ دو شاهزادهٔ خورشید طلعت جمشید رایت قوی شد، وپشتِ سپاهِ دین بدو شهسوارِ میدانِ کین متین گشت **بیت**

جهانرا دولتِ انیست مقصد   فلک را صولتِ آنست مقصود

دو ملک بخش کشورکشای ودو خورشید طلعت مشتری رای پیشِ تختِ پدر ایستاده، آنحضرت بزبانِ حال شکر ملک ذو الجلال بجا آورد **شعر**

نِعَمُ الاِلٰهِ علَی العِبادِ کثیرةٌ   وَاَجَلُّهُنّ نجابةُ الاولادِ

ذکرِ ولایاتی که حضرت خاقان سعید بفرزندِ سعادتمند میرزا بایسنغر عنایت فرمود

حق تعالی وتقدس چون ابوابِ سعادت بر روی دولتِ حضرت خاقان سعید گشاد وعنانِ اختیارِ عالمیان بقبضهٔ اقتدارِ او داد بچینِ بصیرت در حقیقتِ وَلَاتَنْسَ نَصِیبَكَ مِنَ الدُّنْیَا تاملی بسزا فرمود واز مضمونِ وَاَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ تجاوز ننمود، وعمومِ خلایق را از حسنِ اشفاق بهره مند گردانید خصوصاً فرزندان وقرابتان (کذا) را بسلطنتِ ممالک رسانید، وهر شهری که بخطبهٔ همایون وسکهٔ میمون مزیّن بود بدولتمندی که بآثارِ عقل اهتدا وبانوارِ عدل اقتدا داشت رجوع فرمود، وچون وفورِ اقبال وظهورِ اجلال در فرزندِ سعادتمند ثمرهٔ [شجرهٔ] سلطنت ونهالِ باغِ خلافت، واسطهٔ عقدِ سلطانی ورابطهٔ سلکِ جهانبانی معزّ الدنیا والدّین میرزا بایسنغر بهادر آنحضرت مشاهده نمود وفروغِ آفتابِ دولت در جبینِ مبینِ او معاینه بود شکرِ مواهبِ الٰهی به ادا رسانیده مضمونِ کلامِ دُررِ نظام بر زبان گذرانید که:

سپاسِ بیقیاس حضرت خداوندی را که تاجِ سرافرازی مارا بلعل ویاقوتِ اولاد دُنا آکیادُنا

مرصّع ساخته از افسر خورشید گذرانید، و قطرات سحاب نسب ما را در صدف شرف دُرهای عالم افروز گردانید، و از افق تفوّق ما چندین نیّر آفاق گیر طلوع یافت که از هر یک نظر مهری بر ذرات ذرّیات آدم تافت، و در طالع مسعود ما باجتماع این کواکب سعد که مشتری سعادت ابدی از حظوظ ایشان خواهد اتّصالاتی نهاد که تاثیرات آن ایّام دولت ما را ع

همه بشارت اقبال و کامرانی داد

و دودمان محتد ما را از آن چراغهای نورانی روشنائی بخشید که شاه اختران بسان روشیان دامن شعاع باز داشته نور فروغ آن خواهد چید، [ورق ۳۰۴ آ] بشکرانهٔ این درجهٔ شرفی که خورشید وجود ما را در نوبهار جوانی و نوروز جهانبانی کرامت فرمود و گلستان عهد ما را بدین شگوفهای نو دمیده (۳۰۴ الف)
شمیم عنبر نسیم فزود بر ما فرض عین است که مردم دیدهٔ جهان بین را در اطراف عالم طواف دهیم و بچشم عقل و نظر بصیرت نگاه کنیم و در آن مملکت که مصلحت دانیم قرّة العینی نصب فرمائیم، بحکم این قضیه رای عالم آرای اقتضا فرمود که فرزند اعزّ ارشد [ارجمند] درّة تاج السلطنت واسطهٔ عقد المملکت غیاث الدّنیا والدّین امیرزا بایسنغر بهادر که از غیث رحمت غیب دُرّیست که تاج خلافت را آب دهد، و مهریست بر سپهر دولت که نگین سلطنت را تاب بخشد، در بارهٔ او تازه انعامی ارزانی داریم و مملکتی وسیع بنوّاب او سپاریم، و امرای شجاعت پیشه ضرغام اندیشه و وزرای صاحب کفایت صایب درایت در دیوان او جمع فرمائیم، و علماء عالم و فضلاء بنی آدم و ظرفای متفطّن و شعرای متفنّن در سلک ملازمان او تعیین نمائیم، بنابران ولایت طوس و مشهد مقدّس و ابیورد و سلقان و جرمغان و خبوشان و نسا و یازر و تمام مازندران و استراباد و شاسمان و کبود جامه و مضافات و منسوبات جرجان بآن فرزند ارزانی داشتیم و زمام مهام آن ولایات بقبضهٔ اهتمام نوّاب او باز گذاشتیم، اگرچه ذات قرّة العین را علیه عین الله سعادت ابدی و عنایت سرمدی از عهد مهد که مهر سکوت از حقّهٔ یاقوت برداشته تا این زمان که بر بساط نشاط بارتباط و انبساط فا درگشته در همه احوال مرضی خصال و محمود فعال بوده و در نظر اهل بینش صورت و سیرت او مستحسن نموده و بتادیب ادّبنی ربّی از تعلیم مؤدّبان استغنا یافته و انوار الهامات الهی بر مرآت آگاهی او تافته اما از آنجا که مهر و شفقت آبا در حق مردم دیده بمنزلهٔ ع

آفتابیست در اضاءت چشم

[خواستیم که] شعلهٔ از رای انور خویش که لمعه ایست از برق یهدی الله لنوره من یشاء بشموع عزایم او سازیم تا در نور آن ناهمواریهای جهان را بدیدهٔ دوربین معاینه دیده مغاکهاء آن را بدبدهای معاندان انباشته گرداند، و دست اعتصام در حبل الله باعتقاد متین محکم ساخته سر رشتهٔ طناب انصاف از غایت اطناب بمشارق و مغارب رساند، باید که رعیّت در سایهٔ آفتاب رعایت او که نمودار سایه بان ظل الله است آسایشی یابد که نبات را زیر دامن سحاب و نیلوفر را در آب، و دیده را در بستر پلک هنگام خواب حاصل آید، کوس عدل را آوازه بجدی بلند گرداند که از غلغلهٔ آن نوشیروان از خواب ابد برخیزد، و ظلم بغایتی رم خورد که تا عهد ضحّاک بپای پس گریزد، و در چهار سوی ولایت از دوالف انصاف دو دار سیاست نصب فرماید که عوانان خاین را از مشاهدهٔ آن مرتبهٔ عالی نماید، و در شرق و غرب عالم آفتاب وار متجسّسان گمارد که مثلاً اگر آفتاب در کلبهٔ درویشی بگرمی سر در آرد و الطاف فرزندی از آن آگاه شود از ابر کف پردهٔ راحتی بر آن بالا کشد، و هر طرف که قصّهٔ محتاجی غنچه مثال از شاخسار انامل سر بر آرد نسیم کرمی بر آن سوی وزاند تا آن بی برگ را در چمن امید گل مراد شگفاند، از ناوک آه پیران کمان پشت که در دل شب کشایند ایمن نخسپد که از سپر ماه روشن گذرانند، سادات و علماء و مشایخ را بمواهب انعام و مواجب اکرام و مراسم تعظیم و مناظم تکریم معزّز و مکرّم دارد و چشم عنایت و نظر مرحمت | بر ایشان گمارد، و اگر خواهد که دایره داران لشکر پرکار وار قامت (۳۰۴ ب)
خدمت دو تا کرده زمین بوس کنند و دایره نکتها بر لوح خاک چنان گردان گردانند که پرکار سپهر در حیرت آن سرگردان ماند، و اگر دور این سودا خاطر خطیر را سر گشته سازد که چندین دوایر نفود از کجا گرد آید یقین داند که دایرات لشکرها برای این کار بار شد، هرگاه مدوّرات دوایر لشکر سلطانی دایر گشت مدوّرات سکّهٔ شیطانی چندان گرد توان آورد که گرد نتوان آورد، بلکه دور خزانه دایرهٔ باید که پرکار سرگردان اندیشه را گرد اگر د آن دور میسّر نشود، و چون پرکار کار برین مرکز راست ایستاد بعد از ان دوایر سپهر پرا مون رضای فرزندی گردد ع

چو پرکار در زیر دست مذهّب

جمعی بهادر که ناموری (کذا) در بابها باشند اگرچه در سلکِ نسبت سهل قیمت اند ایشان را از سمت سماطِ خسروی دور نگرداند، و نظمِ امور ایشان را زیور نطاقِ عزّت و پیرایهٔ کمر شمشیر دولت داند، و هاقین که چشمِ نیاز در هوا داشته کارِ خود را آبی میجویند و آسمان با مهرِ تمام جگرِ ابر را قطره قطره کرده تا بر کشتِ ایشان مائهٔ لطفی می بارد و زمین در درونِ پاره پاره تخم پراگندهٔ ایشان را پرورش داده امیدِ بردارد، باید که در معاملاتِ ایشان طریقِ انصاف مسلوک دارد تا از دود رقمِ ظلمِ اهلِ قلم ع

در خرمنشان نیفتد آتش،

و سایرِ محترفه و پیشه وران را از جور و حیف محفوظ دارد و بعینِ عنایت ملحوظ گرداند،

سبیل اُمَراء و کُبَرا و سادات و قضات و ائمه و اهم و خدم و حشم و عامهٔ رعایا و کافهٔ برایاء ولایات مذکوره آنکه بادشاه و فرمان فرمای خود فرزند اعز را دانسته تمام آن ممالک را محکوم حکمِ او شناسند و سعادتِ دولت او که آن ولایات را مساعدت نموده غنیمتی عظیم و موهبتی جسیم شمرند، و شکرِ عطای ربّانی و مدح و ثنای سلطانی بجای آورند، و از ابتدای سنه ثمان عشر (ة) معاملات آن ولایات را بنوّاب و گماشتگان فرزند اعز جواب گویند، و سر از ربقهٔ طاعت و گردن از طوقِ اطاعت بر نتابند، تا موجب از دیادِ معدلت و مرحمت او شود، انشاء الله تعالی،

وقایع سنه ثمان عشر (ة)

نهضت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و رفتن میرزا بایسنغر بجانب طوس

در اوّلِ فصلِ بهار و هنگامِ اعتدالِ لیل و نهار که امزجهٔ مرکّباتِ طبایع از نشو و نما در اهتزاز آمده مرغانِ خوش آواز در پرواز شدند حضرت خاقان سعید منتصف ذی الحجه سنه سبع عشر (ة) از دار السلطنت هراة بجانبِ سرخس نهضت فرمود، و در آن بلدهٔ شرفِ زیاراتِ مشایخ دریافته عزیمتِ مهنهٔ مبارک

نمود، و در مزارِ منور و الانوار، صاحب السیر و الطیر، سلطانِ طریقت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدّس سرّه شرایطِ زیارت و آدابِ آن مقام بجا آورد، و چند روز در صحاریِ دشتِ خاوران بعزمِ شکار سوار شد و کلنگِ بسیار بچنگلِ چرغ و شاهین و شنغار افگار و گرفتار گشت،

و بعد از فراغت از شکار رای اصابت شعار شاهزادهٔ جوان بخت میرزا الغ بیگ را اجازتِ معاودت بماوراء النهر ارزانی داشت، و امرای اطراف مثل امیر بسطام جاگیر و تاج الدوله رستمداری و دیگران را رخصتِ مراجعت داد، و در اواخر ذی الحجه سنه سبع عشر (ة) جناب میرزا بایسنغر بهادر عزمِ ولایاتی نمود که بتجدید مفوّض بدیوانِ او شده بود، و جهتِ استمالت خواطر و مصالحِ اکابر و اصاغر بر آن بلاد گذری فرمود و اهالی [ورق ۳۰۵] و اعالی قدوم موکب عالی را که سببِ آسایش و آرامشِ (ق ۳۰۵)
آن بلاد دست مراسمِ استقبال و شرایطِ تعظیم و اجلال بجا آوردند، و شاهزاده هر اختلال که باحوالِ آن بلاد راه یافته بود بانواعِ رعایت و عنایت اصلاح فرمود، و چند روز بصید افگندن و جانور پرانیدن اشتغال فرمود بیت

هر جانور که از سرِ دستش کشاد یافت مرغانِ چرخ را همگی تار و مار کرد

و بعد از چند گاه ببارگاه سلاطین پناه باز آمد،

و حضرت خاقان سعید بصوبِ ولایتِ بادغیس عزیمت فرمود، و اوایل [محرّم امراء که در طرفِ خوارزم بودند باردوی اعلی رسیدند و بعرض رسانیدند که احوال] آن دیار بحسن تدبیر نوئین کامگار امیر شاه ملک قرار یافت، و امیر حسن کاکه برسم رسالت پیش امیر یوسف قرار رفته بود باز آمده احوالِ آن ممالک عرضه داشت نمود، و اواسطِ محرّم امیر شاه ملک بموکبِ همایون پیوست، و درین ایّام در خراسان چندان باران آمد که عمارات ویران شده اکثر قنواة انباشته گشت، و اواسطِ صفر خبرِ وفاتِ دندی سلطان دختر [کذا] سلطان اویس از جانب شوستر رسید، و آنحضرت امیر توکل برلاس را بجانب فارس پیش میرزا ابراهیم سلطان فرستاد، و رایاتِ همایون عزیمتِ معاودت بصوبِ دار السلطنة هراة نمود، و دوم ربیع الاوّل در باغ زاغان بدولت و اقبال نزولِ اجلال فرمود،

ذکر بنای قلعهٔ دار السلطنه هراة

اهل بصیرة بر مقتضی وَاجْعَلْ لِی لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْآخِرِینَ سعیها نموده اند که نام ایشان در جریدهٔ ایام باقی باشد بنوعی که سیلاب فنا آن را محو نتواند کرد، واز تند باد فتنه و شر پریشان وابتر نشود، هوشمندِ کامل وخردمند بینا دل در تشیید بنایی کوشد که غبارِ خاک تودهٔ روزگار حسنِ رخسار آن نپوشد واسمِ علوّ و رسمِ سموّ آن در جهان ناپایدار یادگار ماند، بنابرین مقدمه حضرت خاقان سعید درین سال بتشیید حصن حصین وتسدید قلعهٔ منیع متین در دار السلطنه هراة اشارت فرمود

شعر اِنَّ آثارنا تدلُّ علینا   فانظروا بعدنا الی الآثار.

وآن قلعه الیست بر دیوار شمال شهر که در زمان ملوک کرت ملک فخر الدین ساخته، بحصار اختیار الدین مشهور بود، ونوکر او محمد سام درین قلعه امیر دانشمند را که از امراء معتبر خدابنده اولجایتو سلطان بود قتل فرمود، وامیر صاحبقران در وقت فتح هراة دیوار های شهر خراب کرد امّا قلعه را [معتمدان سپرد و بعد از چندگاه فرمود که میانِ قلعه و دیوارِ اصل شهر فاصلهٔ پیدا سازند تا قلعه را] سرکوبی نباشد، پنجاه گز دیوار از جانب شرق بزمین رسانیدند وهفت صد هزار مرد بموجب نسخه کار کرد، وحضرت خاقان سعید چون سریرِ سلطنتِ جهان را مشرّف ساخت دیگر باره در بارهٔ عمارتِ شهر طرح جدید انداخت چنانچه شرح آن مذکور شد، وآنحضرت درین تاریخ فرمود که همان حصارِ قدیمی که بر روی خاک بخشتِ خام بود بسنگ و آهک و گچ و آجر قلعهٔ ساختند که بر بسیطِ خاک بنائی بدان حصانت واساسی بدان رصانت در هیچ مملکت بتکلف از آن نپرداختند **بیت**

حصنی حجرش جواهرِ پاک   اصلش چو زمین ستونِ افلاک

چند بیت در صفتِ قلعه وتاریخ عمارت که بعضی از آن بکاشی بر کتابهٔ قلعهٔ مبارک نوشته اند ثبت افتاد **قطعه**

نهادند بنیاد این حصن عالی   بمیمون زمان وبفرخنده اختر
ربیع دوم صاد و یح ز هجرت   که رفته ز بطحا بیثرب پیمبر
بوضعی نهادند اول هری را   که شد پنج دروازه در وی مقرّر

همان پنج در پنج برجِ حصارش   ببین و بدان جمله در ضرب بشمر
دلیلِ ثباتِ بنایش بدانی   اگر غروه دانی درین نیک بنگر (۳۰۵ ب)
زیادت شود اصل وفانی نگردد   که دایر بود آن عدد تا به محشر
مهندس نهاده درون و برونش   قصوری مقرنس، بروجی مدوّر
ز روی لطافت چو ایوانِ کسری   ز راهِ حصانت چو سدِ سکندر
بنای کمانش چو ایوانِ کیوان   بزلزالِ دوران نگردد مبتّر
سراپای او جمله زیب است و زینت   ز دیبای او جمله زر ست و گوهر
نهادش چو جانست در جسمِ ارکان   سوادش چو نور است در چشمِ اختر

والحمد لله علی حسن الاختتام،

فرستادنِ استمالت نامه بجانب میرزا میرک احمد بن میرزا عمر شیخ

میرزا احمد میرک چون در حوالی اندگان امیر موسی کاد محمد تابان وعلی قوچین را بقتل آورد چنانچه مذکور شد از میرزا الغ بیگ ترسیده عزمِ کاشغر نمود که بمغولستان پیش محمد خان رود، وحضرت خاقان سعید خبر عزیمت او شنید (ه) توکل نوکر او [را] با استمالت نامهٔ بخدمتش فرستاد مضمون آنکه:

اطال اللّٰهُ تعالیٰ بقاءَه فی خلود السعاداتِ الابدیّة وحصولِ المراداتِ السرمدیّة!

وُفور سلام وصنوف تحایا که نسایم آن از مهبِ فیض اشفاق باشد و بریاضِ نفحاتِ حفاوت گذرد، مزیّن بزینتِ مهربانی ومُحلّی بحلیهٔ تعطف جاودانی تاتّل نماید، همگی خاطرِ عاطر وجملگی ضمیر منیر متعلقِ احوال شناسد اشتیاق وآرزومندی بملاقاتِ عزیز فرزندی فوق الحدّ تصور کند، توفیقِ ذوقِ تلاقی مقدر باد! شانزدهم ربیع الاول از دار السلطنهٔ هراة نفاذ می یابد در حالتی که شکرِ مواهبِ یزدانی واجب است، لله الحمد والمنّة،

چنین استماع می رود که میان او و فرزند الغ بیگ بمجرد سخنانِ نامعتبر اهل فساد صورتی که متضمنِ تشویش بلاد و عباد باشد روی نموده، و این خبر در مملکت عراق بما رسید و بسبب بُعدِ مسافت بتدارک آن نپرداختیم، و چون بدار السلطنهٔ هراة رسیدیم شنیدیم که آن فرزند عازمِ مغولستانست، بغایت بعید و بدیع نمود، چه کمالِ اهتمامِ اینجانب نسبت ما برادران و فرزندان من المهد الی اللحد معلوم دارد، و وثوقِ کامل و اعتقاد شامل آنکه از سرِ استظهارِ تمام متوجه شود تا بنا و پدر فرزندی کالجبال الراسیات ثابت باشد، این صورت از روی رعایتِ صلهٔ رحم و راهِ مسلمانی و غمخواری مسلمانان رفع افتاد، از تکلف و تصلف و حمل بر شایبهٔ مکر و حقد عاریست، جمعی که ملازم اند شاید متوهم شده آن فرزند را مانع آیند که حرکاتِ ناشایست از ایشان اختیاراً او اضطراراً صادر شده، مجموع را این ساز دکه ما جریمهٔ همه را عفو فرمودیم، الماضی لایُذکَر، حقاً ثم حقاً که همه را در پناهِ رافت ما داوی خواهیم داد والتوفیقُ من الله المنّان ع

عمرت چو نتیجهٔ خرد باقی بادا!

ذکر آمدن ایلچی امیر قرا یوسف و خبر وفات میرزا اُیجل

امیر قرا یوسف آخر محرم از خواص خود مردانشاه نام که در سخن گذاری مشهور خاص و عام بود ارسال نمود، و فرستاده چون بشرفِ بساطبوس مشرف گردید مکتوبی بوسیلهٔ امرای عظام بعرض رسانید مضمون آنکه :- اگر آنحضرت قلعه سلطانیه را باینجانب ارزانی دارند آنچه وظیفهٔ دولتخواهی باشد بجا آرم، حضرت خاقان سعید فرمود که نشانِ صدق آن خواهد بود که ایلچیان آمد و شد نموده پسر خود را پیش ما فرستد، هرگاه چنین کند ما سلطانی آن دیار تا بقلعهٔ سلطانیه چه رسد بدو ارزانی داریم، و ایلچی را رعایت نموده اجازت مراجعت نمود،

و درین اثنا خبر آمد که میرزا اُیجل را که آنحضرت بعد از فتحِ ممالکِ عراق و فارس بحکومت مملکت ری فرستاده بود [و] چنانچه گفته آمد شاهزاده چند روز در آن ملک بعیش گذرانیده روزگار

[ورق ۳۰۶] جفاکار و سپهر بی مهر حسد برد، و مرضی مهلک روی نموده مرغ روحش از تنگنای (ر۳۰۶)
قفسِ قالبِ مظلم قصدِ پرواز عالم علوی کرد و ودیعت حیاة را او اخر محرم بمتقاضی اجل سپرد بیت

دریغا که آن شاه مقبل نماند ... دریغا که شاهزاده اُیجل نماند

حضرت خاقان سعید بر وفات میرزا ایجل تاسف بسیار نمود و امیرزا ایلنگیر را بجای او مقرر فرمود، و امیر یوسف خواجه و امیر قنا شیرین و امیر عجب شیر در حدود آن ولایت معین شدند، و امیر الیاس خواجه با لشکر گران بصوبِ مازندران روان شد، و چون خبرِ توجهِ امیر قرا یوسف بقصد سلطانیه معلوم شد آنحضرت امیر ابراهیم امیر جهانشاه را با بیست قشون فرستاد که با امیر الیاس خواجه پیوسته بجانب ری روند و باتفاقِ امرا که آنجا اند اگر امیر قرا یوسف متوجه شود بمقابلهٔ او در آیند، و الّا در آن حدود و نواحی بوده اطراف ممالک ضبط نمایند، امرا بموجب فرموده عمل نمودند،

ذکر رفتن میرزا اسعد و قاص پیش امیر قرا یوسف

عاشر ربیع الاول از [جانب] بلدهٔ قم عرضه داشتِ امیرزاده سعد وقاص رسید مضمون آنکه:
امیر بسطام جاگر خبرِ توجه امیر قرا یوسف بجانبِ سلطانیه شنیده و پسرِ خود را در قلعه گذاشته پیش بنده آمد، و اگر فته ام بهرچه حکم شود عمل نمایم،

حضرت خاقان سعید از استماع این خبر متغیر گردید و فرمود که : ما بسطام را تربیت کرده ایم و چون دشمن قصدِ او کند و او پناه بولایت ما آورد او را بلشکر و مال مساعدت می باید نمود، چه محلِ قیدِ او است، می باید که چون فرمان رسد امیر بسطام را بواجبی رعایت نماید، و وارده شیر تواچی بدین مهم مقرر شد و استمالت نامهٔ بنام امیر بسطام بمبالغهٔ تمام فرستاده آمد، و میرزا اسعد وقاص را جمعی مفسدان گفتند که پیشکشی همچو بسطام واری بدرگاهِ امیر قرا یوسف باید رفت که همه عمر ممنون خواهد بود، و شاهزادهٔ ساده دل بقولِ قومی مضل فریفته شده قتلغ خواجه را در قم بر سر اغروق گذاشت و بسطام را گرفته با سیصد سوار در بیابانِ عصیان و تیهِ ضلال گمراه گشته متوجه امیر یوسف شد، و امیر یوسف مقدم او را عزیز داشته باستظهارِ او طمع عراق مجسم کرد و او را دلداری نموده گفت بیت

تو سروی بسوی چمن آمدی — سوی خانه خویشتن آمدی

وامیر بسطام را اطلاق نموده تربیت فرمود، ومیرزا اسعد وقاص میل اقامت نموده، امیر قرا یوسف اخی فرج پسر امیر بسطام را نامزد قم فرمود واو متوجه شد که حرم شاهزاده را با آذربایجان برد، و نزدیک قم رسید، آغا بیکی بنت میرزا امیرانشاه حرم محترم میرزا اسعد وقاص زنی عاقله عالی همت بود، در آن حال با خود گفت: سعد وقاص غلطی کرد، [اگر] ما در آن مملکت بیگانه اقلیم **بیت**

ز دشمن نیاید بجز دشمنی — بقر جام، هر چند نیکی کنی

لحظه فلحظه شاید قصد او کنند، بعد از آن حال ما در میان ترکمان چون باشد؟ از آنجا که کمال تدبیر و تعبیه غور و مکر او بود نوکران خود را مکمل ساخت و چون ترا کمه رسیدند همه را گرفته با تمور شیخ و قتلغ خواجه و شیخ علی زنده که محرک میرزا اسعد وقاص بجانب یاغی بودند بقتل آورد و سرهای آن نامرادان را آن شیر زن همراه نوکر خود شیرزاد پیش حضرت خاقان سعید فرستاد و شرح واقعه اعلام داد، آنحضرت بدین مردانگی او را تحسین فراوان فرمود، **شعر**

ولو کان النّساء بمثل هذا — لفضّلت النّساء علی الرّجال

ع — با وجود او بود تانیث خورشید افتخار

و شیرزاد را رعایت نمود و شیر علی نوکر میرزا رستم را با او همراه کرده با استمالت نامه بطرف قم روان فرمود،

(۳۰۶ ب) ذکر یاغی شدن میرزا بایقرا و قتل میرزا اسکندر بفرمودهٔ برادر او میرزا رستم

چون میرزا اسعد وقاص بتر کمانان ملحق شد مملکت قم و کاشان تا همدان محل فتنه و تشویش گشت، و در زمان فتح اصفهان میرزا رستم میرزا اسکندر را میل کشیده بود و حضرت خاقان سعید نه پسندیده، و آن بصیر را پیش برادر صغیر او امیرزا بایقرا روان فرمود که شاید شفقت اخوّت

در حرکت آید و چون به برادر پیوست روز و شب با خود **ع**

نقش تغییر مملکت می بست

در آب و آینه صورت فتنه می جست و در خواب و بیداری طلب حادثه می کرد و اگر چه از حلیت بینائی عاطل بود در فتنه انگیزی بینایان را اسپ و رخ طرح می داد، رفتن میرزا اسعد وقاص را فرصتی دانسته غنیمت شمرد و میرزا بایقرا را گفت: بهیچ وجه درین حدود دنی توان بود چه میرزا سعد وقاص با لشکر ترکمان عنان ریز خواهد راند و آن زمان مجال گریز نخواهد ماند، عاقبت باغوای جمعی مفسد شریر از قلت عقل و عدم تدبیر این خیال کج راست آوردند که قاصد شیراز شوند **شعر**

واذا اراد الله رحلة دولة — من دار قوم اخطأوا التدبیرا

و چون اقتضای مرور دهر و استدعای جنبش چرخ و نتیجهٔ قران نحسین در سرطان که هم در آن اوان واقع شد آن بود که کار مملکت فارس از دست حوادث در (از ؟) پای افتد میرزا بایقرا بمقتضی مستی شباب و سرعت [بطر بل سابقه] قضا و قدر باتفاق میرزا اسکندر عازم شیراز شد، و نوکر میرزا اسکندر مراد تلبه غافلی کرده بجانب اصفهان گریخت و میرزا رستم را از فکر تباه ایشان آگاه کرد، میرزا رستم خواست که عقد جمعیت ایشان از هم فرو ریزد و جمعی بسر راه فرستاد، و میرزا اسکندر را شقاوت بخت و نحوست طالع بموجب لیقضی الله امرا کان مفعولا در ها ویه هوان انداخت، و لشکر اصفهان در حوالی جرباد قان مخالفان رسید و میرزا اسکندر بدست الوس بیگ واصیل گرفتار شد و او را با اصفهان پیش رستم زمان بردند، میرزا بایقرا بدین سبب تیغ قصد در نیام توقف و تیر سعی در جعبهٔ تخلف ماند و چند روز در گندمان گذرانید، و میرزا ابراهیم سلطان چون خبر مخالفت میرزا بایقرا استماع نمود و ارکان دولت را جمع آورده مشورت فرمود و نوکران میرزا اسکندر که در شیراز بودند چون سونج خواجه وار دوان و مزید باشلیق را بند کرده همراه معتمدی بجانب خراسان فرستاد، (و) بندیان در خان جبش که میان ابرقوه و مشهد مادر سلیمان است معتمد را بقتل آوردند و بگندمان پیش میرزا بایقرا رفتند و بر توقف ملامت کرده بر تعجیل تحریض نمودند **بیت**

جهانگیری توقف بر نتابد — جهان آن کس برد کو بر شتابد

میرزا بایقرا باز عزمِ شیراز کرد، و میرزا ابراهیم سلطان نیز اسباب قتال ساخته باستقبال بیرون آمد و در حوالی بیضا سواد طرفین بهم رسید، نفیر نای و خروشِ کوس صدا در طاسِ نگون گردون انداخت و آوازه نعره و فریادِ دلیران را بیجو و ساخت بیت

از غریو کوس شد سقف هوا پر مشغله   وز فروغ تیغ شد روی زمین پر مشعله

درین ولا بعضی نوکران میرزا ابراهیم سلطان مثلِ شیخ چهره و مسعود شاه شول و غیرهما بجانب میرزا بایقرا تاختند و بازگشته تیر در رویِ ولی نعمت انداختند و جمعی عراقیان در پردهٔ مخالفت راست آمده همین راه می ساختند، میرزا ابراهیم سلطان این معنی دریافت و عنان بجانبِ ابرقوه تافت و شب بشیراز آمده والدهٔ خود طوطی آغا و از خزانهٔ نقد وجوه برداشته تا ابرقوه جائی توقف نمود، میرزا بایقرا صباح جمعهٔ اواخر ربیع الاوّل بدروازهٔ اصطخر شیراز آمد و تا چاشتگاه
(ورق ۳۰۷) سواره ایستاده، چون شهر از پادشاه خالی بود سادات و قضاة و اکابر کلویان (۲۰۷ الف)
بیرون آمده میرزا بایقرا را بشهر در آوردند، و میرزا رستم چون این خبر شنید میرزا اسکندر را که خمیرمایهٔ فتنه بود بقتل رسانید [وَ عِزٌّ مَنْ لَا یَمُوتُ]

ذکرِ عزیمتِ حضرت خاقان سعید بجانبِ مملکتِ فارس کرّتِ ثانی

حضرت خاقان سعید چون خبر مخالفتِ میرزا بایقرا شنید رای عالم آرای که مصباحِ ظلمت زدای و مفتاحِ جهانگشای بود در آینهٔ تدبیر چنان مشاهده نمود که پیش از آنکه او را قوّتی پیدا شود دفع او کند، امیر جلال الدین فیروزشاه را با سپاه ره زنخواه از راه بیابان یزد فرمود که میرزا ابراهیم پیوسته و از التِ خلل و ازاحتِ علل کوشند، و امیر غیاث الدین شاه ملک را بجانبِ ری فرستاد که با امرائی که در آن حدود اند ملحق شود، و امیر شیخ لقمان برلاس مقرر شد که لشکرهای ختلان، و قندز و بغلان و آن نواحی را به اردوی اعلا رساند، و در اندک زمانی لشکر فراوان جمع آمدند بیت

چو شد کار لشکر همه ساخته   وز ایشان دل شاه پرداخته

آنحضرت هفتدهم جمادی الاخری از دار السلطنهٔ هراة نهضت فرمود بیت

بشبگیر هنگام بانگِ خروس   برآمد ز درگاه آوای کوس

و در مزار بزرگوار شیخ الاسلام احمد جام قُدِّسَ سِرُّه بعد از تقدیم آدابِ آن عالی مقام از مردم امیر قرایوسف جاسوسی گرفته احوالِ آن طرف معلوم شد،

و از سمرقند نوکر میرزا الغ بیگ رسیده عرضه داشت رسانید که محمّد خان پادشاهِ مغولستان دعوتِ حق را لبّیک اجابت گفته نبیرهٔ خضر خواجه اغلن نقشِ جهان پسر شمعِ جهان را بجای او نشاندند،

و موکبِ منصور از نشاپور عبور فرموده بحدودِ بسطام رسید، و امیر علاء الدین علیکه امیر سید علی کیا را از آمل و ساری بطریق خدمتکاری بدولت ملازمت رسانید و بعنایت مخصوص شده جهتِ ترتیبِ لشکر بولایتِ خود رفت، و امیر حسن کیا از قلعهٔ فیروزکوه باردوی همایون آمد و شرطِ خدمت بجای آورد، و امیر معصوم برادرِ امیر بسطام از طرفِ اردبیل رسید و احوالِ امیر قرایوسف که در حوالی تبریز بود بعرض رسانید،

فرمانِ جهان ستان نفاذ یافت که امرائی که در حدودِ ری اند متوجّه طرفِ شیراز شوند و قاصد بجانب ابرقوه رفت که جلال الدین فیروزشاه در رکابِ میرزا ابراهیم سلطان بصوب کوشک زرد روند [کذا] و با امرائی که پیشتر رفته اند پیوندند [کذا] و باتفاق عازم شیراز شوند، لشکرها بموجب فرموده در قصر زرد بهم پیوستند بیت

برین گونه رفتند تا قصر زرد   زگردِ سپه شد جهان لاجورد

چون میرزا بایقرا خبر توجّهِ لشکرها شنید در مضیقِ تفکّر و طریقِ تحیّر سرگردان گردید امّا بشیوهٔ تجلّد خود درای داشت و باندیشهٔ خیالِ محال می پنداشت که موکبِ منصور بخود عزیمت نفرمود و آوازهٔ آمدنِ آنحضرت جهت بیمِ او خواهد بود، چون میرزا ابراهیم سلطان با لشکرهای جهان بحوالی شیراز آمد، میرزا بایقرا چهار دیوار حصار ملجا و گریزگاه و مأمن و پناه ساخت و موکبِ منصور از راه قم و کاشان بیست و یکم شعبان باصفهان رسید، و در آن مقام قاصدِ میرزا ابراهیم سلطان عرضه داشت رسانید که میرزا بایقرا در شیراز است، آنحضرت از استماعِ این خبر
(۲۰۷ ب) عزایم پادشاهانه در حرکت آورده از موضع دشت جهیار برسمِ ایلغار بر سمندِ باد رفتار سوار شد، با سپاهِ نصرت بر یمین و لشکرِ ظفر بر یسار، ثالث رمضان اعلامِ فتح پیکر چترِ فرخ اختر از افق الله اکبر طالع شده بظاهر شیراز رسید، و در فضاء جانفزا میدان سعادت

سراپردهٔ دولت باز کشید، چون میرزا بایقرا از وصولِ رایاتِ ظفر آیات خبر یافت دانست که اخترِ شب تاب تابِ آفتابِ عالمتاب ندارد **بیت**

درفشیدنِ ماه چندان بود — که خورشیدِ تابنده پنهان بود

درحال بی نظمِ امور وغا و ترتیب اسباب هیجا نوکر خود قشلاق را پیشِ شاهزادهٔ جوان بخت غیاث الدین میرزا بایسنغر فرستاده طلبِ شفاعت نمود **بیت**

که من بنده ام تا چه فرمان دهی — وگر تیغ بر تارکم می نهی

شاهزاده ملتمسِ او مبذول فرموده بعرضِ حضرت اعلا رسانید که امثالِ این افعال از بایقرا بدیع و شنیع است امّا تا عاصی مرتکبِ معاصی نشود و مجرم بر جرایم اصرار ننماید آیینهٔ عفو فروغ ندهد، و پیکرِ احسان در معرضِ استحسان بناید، اکنون اگر اجازت باشد او را با تیغ و کفن بدرگاهِ عالمپناه آورم تا منشورِ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءًۢ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ بتوقیعِ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ موشح گردد، آنحضرت شفاعتِ فرزند سعادتمند قبول فرمود، و میرزا بایقرا شبِ شنبهٔ پنجم رمضان شرمسار و خجل از شیراز بیرون آمده شرفِ دستبوس یافت و آنحضرت ذیلِ عفو بر زلّتِ او پوشیده از گذشته درگذشت، و غیر از دو سه تن که از برای صلاحِ عام بیاساء خاص شدند، هیچ آفریده بامری مؤاخذ نگشت و چشمِ عنایت بر اهالی آن مملکت گماشت و شعارِ استشعار **ع**

از چهرهٔ روزگارِ ایشان برداشت

ذکرِ حالاتی که بعد از واقعهٔ میرزا بایقرا وقوع یافت

چون خاطرِ حضرت اعلا از قضیهٔ میرزا بایقرا فراغی یافت و او نیز از غایتِ انفعال مجالِ ملازمت نداشت و گذاشتنِ او در آن ممالک محلِّ اعتماد نبود رای عالی چنان اقتضا فرمود که او را بطرف قندهار و گرمسیر فرستند تا به امیرزا قید و مصاحب باشد، و خدمتش را بمعتمدی سپرده روان داشت و موکبِ عالی بدار الملک شیراز در آمد، و فرمانِ قضا مضا نافذ شد که عظماء امراء با لشکرها که در عهدهٔ اهتمامِ ایشانست بعلفخوار هاروند، امیر یادگار شاه

ارلات و امیر نوشیروان برلاس با لشکرها، برانغار بطرف قلعهٔ سفید و شولستان رفتند، و امیر شاهملک با تومانها، جوانغار بجانبِ شبانکاره روان شدند، و میرزا رستم عازمِ اصفهان گشت، و آنحضرت بلدهٔ فرخنده شیراز محلِ اقامت ساخت، و بمصالحِ مملکت پرداخته مفسدان را برانداخت، و اساسِ سلطنت فارس که سمتِ اندراس یافته بود بارِ دیگر بعدلِ شاملِ آنحضرت معمور شد، و امراء لرستان و شولستان **ع**

بدرگاهِ عالم پناه آمدند

و ملک گرگین از ولایتِ لار و ناحیت دریا بار احرامِ کعبهٔ آمال بسته بشرفِ قبلهٔ اقبال مشرف شد و پیشکشهای پادشاهانه بموقفِ عرض رسانید و محلِ قبول یافت، و آنحضرت همه را انعام و اکرام فرموده باوطان و بُلدانِ ایشان اجازتِ مراجعت نمود،

و آنحضرت پیشتر ایلچی بجانبِ شوشتر فرستاده بود و سلطان اویس بن شاه ولد بن شاهزاده شیخ علی بن سلطان اویس را استمالت داده و او فرستاده را معزز و مکرم داشته و قاصد همراه ساخته بشیراز آمدند، و حضرت اعلی ایلچی را رعایت فرموده رخصتِ معاودت [ورق ۳۰۸] نمود (۱۳۰۸) و باقی ماه مبارک رمضان در دار الملک شیراز گذرانید و هلال فرّخ فال شوّال الفجر فروغِ عالم افروز جهان را منور گردانید **بیت**

روزِ طرب از رخ نمود روزه بپایان رسید

رایتِ سلطان عید بر سرِ میدان رسید

و آنحضرت جهت اقامت صلوٰةِ عید عزیمتِ مصلّی فرمود **بیت**

خوشا نسیمِ مصلّا و آبِ رکنا باد — غریب را وطنِ خویش می برد از یاد

اهالی شیراز بزبانِ نیاز با هزار اعزاز میگفتند **قطعه**

طلوعِ کوکبهٔ عید بر تو میمون باد

که هست طلعتِ تو بر جهانیان میمون

مخالفِ تو چو ماه از محاق در کم و کاست

ولیک دولتِ تو چون هلال روز افزون

ذکر سیورغال فرمودن بعضی ممالک عراق عجم بجانب امیر اعظم الیاسخواجه بهادر

چون ممالک عراق عجم بار دیگر ع
تعلق بدیوان اعلا گرفت

حضرت خاقان سعید در هر ولایت سرداری که رعایا در کنف رعایت و برایا در پناه حمایت او توانند بود تعیین فرمود، نوئین اعظم و رستم روز رزم امیر مبارز الدین الیاسخواجه بهادر را بامارت مملکت قم و کاشان و ری و رستمدار تا حد دیلمان باز داشت و زمام تمام مهام آن ولایات بقبضهٔ عدالت و شجاعت او باز گذاشت و فرمان اعلا نفاذ یافت که اموال و متوجهات آن ولایات در وجه اخراجات لشکرها که ملازم او باشند صرف نماید و در تمهید معدلت و تشیید مرحمت که موجب نیکنامی دنیا و آخرتست تقصیر جایز ندارد، و مقاصد خلایق را علی تفاوت درجات بحصول موصول داشته از ملاحظهٔ انزل الناس منازلهم طرفة العینی غافل نباشد و از صلاح و فساد و ضبط ممالک و حفظ مسالک بقدر قدرت خبردار بوده پیوسته قاصدان جهت اخبار [واستخبار] بدرگاه فلک اقتدار فرستد و در استمالت رعیت و آبادانی ولایت و ترغیب زراعت و تحریص عمارت اهتمام تمام بجای آرد و در قهر مفسدان و قمع شریران سعی بلیغ نماید تا مرضی الاثر و محمود الخبر باشد ع

در همه عالم به از نیکی نباشد هیچ کار

ذکر عزیمت سلطان آفاق بعزم زیارت حضرت شیخ مرشد ابواسحق

بر ارباب الباب چون فروغ آفتاب عالمتاب واضح است و بر کبیر و صغیر چون پرتو خورشید جهانگیر لایح که تحصیل سعادات دارین و تکمیل مرادات منزلین بوسیلهٔ محبت اولیاء دین و ذریعهٔ ارادت اصحاب یقین تواند بود بنا بر آن حضرت خاقان سعید عزیمت زیارت حضرت قدس

منزلت عرش منقبت قطب آسمان ولایت مهر سپهر هدایت مرشد الخلق الی الحق شعر

سَمِیُّ خلیلِ اللهِ مُرشِدُ خلقِهِ ‏ رَشیدٌ بنور الله نَوَّرَ قبرُهُ
تَوَسَّلَ اَربابُ الهِدایَةِ بابَهُ ‏ ومَخزَنُ اَسرارِ الولایةِ صدرُهُ
فَاِن رُمتَ اَصحابَ المُنیٰ بوسیلةٍ ‏ اَلَا اِنَّما خیرُ الوسایلِ نذرُهُ

مقرب حضرت الخلاق، قطب الآفاق الشیخ المرشد ابواسحق ابراهیم قدس سره العزیز و فیضه العمیم بیت

حدیث قبهٔ زرین رواق سیمین طاق ‏ کنایه ایست بر ایوان شیخ ابواسحق

شعر

ثلاثةٌ تشرق الدنیا ببهجتها ‏ شمس الضحی و ابواسحق والقمرُ

فرمود و چون بدان مزار متبرک و مرقد مبارک که بحقیقت مقصد دعوات مقبوله و مهبط برکات نازله است رسید جبین اخلاص و اعتقاد بر آستان فلک بنیاد نهاد و شرایط تبجیل و تقبیل و ما یکون من هذا القبیل بتقدیم رسانید و مجاوران و ساکنان را بفضل انعام و بذل اکرام خوش وقت گردانیده، و هنگام مراجعت (۳۰۸ب) بزیارت آفتاب فلک هدایت و مرکز دایرهٔ ولایت سیدی داود قدس سره فرمود، و شرف تقبیل خرقهٔ بهترین عالم صلی الله علیه و آله و سلم دریافت، و مجموع زیارات و مشاهد بزرگان کازرون رفته استمداد نمود و از راه کول بجانب شیراز عود نمود،

و عنایت آنحضرت بار دیگر سلطنت مملکت فارس را بفرزند سعادتمند میرزا ابراهیم سلطان ارزانی داشت و ایالت تختگاه سلیمانی را بحسن معدلت او باز گذاشت و بطریق نصیحت بر زبان شفقت راند که: اگر زمانه چشم زخمی رساند شاید که حسن حکمت الهی در آن باشد ع

شاید که چو وابینی خیر تو در این باشد

تا از خواب غفلت بیدار شده عواقب امور بچشم بصیرت بیند و پشت بمسند اتفاقات دولت که مانند زیارت طیف و سحابهٔ صیف است باز ننهد، از واقعهٔ زمان و حادثهٔ آسمان ایمن نشیند ع

مشو غافل که نتوان شد ز مکر آسمان ایمن

شکر الله تعالی که بذات بیمثال فرزندی طول الله عمره از نوایب زمان و مکاره حدثان آسیبی نرسید و طایفهٔ که هواجس خذلان و وساوس شیطان در ایشان متمکن بود جزای اعمال دیدند و سزای

افعال کشیدند، و حالا اختیاراً و اضطراراً سر بر خط عبودیت دارند، بعد ازین رجا بفضل الهی واثق است که هر روز رایات دولت علی تر و آیات نصرت متوالی تر باشد، باید که صورت التعظیم لامر الله بر صفحهٔ خاطر نگاشته و معنی والشفقة علی خلق الله مرعی داشته بمقتضی آن عمل نماید،

و آنحضرت اصول و اعیان آن مملکت را ترتیب و عنایت فرموده کار مملکت فارس صار کما کان والعناء زیادة اما بعضی اهالی و متوطنان فارس بسبب آن فتنه پایمال قضا و قدر و دستفرسای خوف و خطر گشتند، و اعلام عالم ستان بتائید ملک مستعان از تختگاه سلیمان علیه السلام عازم دار الامان کرمان شد،

ذکر نهضت موکب ظفر نشان بجانب مملکت کرمان

حضرت خاقان سعید در آن زمان که عزیمت تسخیر مملکت فارس میفرمود نشانی بجانب کرمان پیش سلطان اویس بن امیر ایدکو برلاس ارسال نمود مضمون آنکه:-

هر کرا سعادت جاودانی مساعدت نماید و عنایت ربانی نشان فرمان برداری اوراً بتوقیع اولی الامر منکم موشح فرماید بر عامهٔ خلایق واجب است که احرام خدمت او لبسته روی بحریم اخلاص نهند، و دست در فتراک اطاعت او زده عنان بقبضهٔ ارادت او دهند، بتخصیص کسانی که بسوابق مرضی مستظهر بوده آبا و اجداد ایشان در وظایف خدمتگاری این خاندان آثار ید بیضا نموده اند و درجهٔ بلند و منصب بزرگ یافته، اعنی جناب برادری که بواسطهٔ تربیت و عنایت ما در مسند امارت متمکن است، و توقع و چشم داشت از طیب الاعراق و کرم اخلاق آنست که چون بر مضمون مفاوضه واقف گردد بی توقف و تفکر و تردد بدینجانب حرکت فرماید، چند کرت مکتوب نوشته و استدعا نموده اثر اجابت پیدا نشد، مانع آن نهضت مبارک معلوم نیست، اگر شرایط اخلاص و طاعت داری بجای آورد دواعی همت ملکانه و مساعی مکرمت شاهانه بنا بر قضیهٔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها در تقریب و ترحیب اثر ثمرهٔ اخلاص و فر سعادت اختصاص ظاهر گرداند، و اگر از ربقهٔ طاعتداری (۲۰۹) سر تافته ۱۲۹ ا

عصیان ادبار او در یافته باشد و سوابق حقوق بلواحق عقوق تبدیل نماید هر آینه بموجب حکم ذالک بما قدمت ایدیکم بواعث سیاست در تعریک او تحریک داده آید، بحمد الله قدرت مراعات و قوت مکافات حاصل است،

چون ایلچی بکرمان رسید و از احوال سلطان اویس تفرس نمود معلوم کرد که خاطر آمدن ندارد، و ایلچی باز آمده عذر معلول که در تاخیر توجه گفته بود بعرض رسانید، و چون جواب نه بر وفق صواب بود و در وقت فتح اصفهان که او را طلبیده بودند نیز تقاعد نموده بوده این عذر نامسموع ضمیمهٔ آن شد و مزاج همایون متغیر گشته آتش غضب اشتعال یافت و عنان اهتمام بصوب انتقام والی کرمان تافت، و والده و نوکران او را که خدمتی علی الرسم آورده بودند قید فرمود، و عساکر دریا موج، انجم فوج، بجانب کرمان عزیمت نمود **بیت**

سحرگه بهنگام بانگ خروس   نهادند بر کوههٔ پیل کوس

اعلام ظفر پیکر و چتر فرخ اختر از دار الملک شیراز در اهتزاز آمده بنواحی سیرجان رسید، و آنحضرت بزیارت مرقد منور و مشهد معطر شاه شجاع کرمانی که جلوه گاه طاؤسان بساتین انس و تذروان ریاض قدس است فرموده شرایط زیارت بجای آورد، و میل نظارهٔ قلعهٔ سیرجان کرد و آن قلعه الیست که کاتبان دیوان ایوان نیلوفری بخامهٔ خورشید خاوری گوییا بر کتابهٔ آن نوشته اند که **بیت**

فلک را این سرافرازی از آنست   که برجی از حصار سیرجانست

درین اثنا مرتضای اعظم و شیخ الاسلام معظم امیر سید شمس الدین بمی قدس سره از طرف کرمان آمد و آنحضرت جناب مشار الیه را اکرام و احترام فرمود، خدمت سید زبان بشفاعت ان تعذبهم فانهم عبادک کشاده تقبل نمود که اگر آنحضرت لشکر را از خرابی منع فرمایند و عنان عزیمت بجانب خراسان انعطاف فرمایند جناب سید سلطان اویس را شاء الله آنجا بدار السلطنهٔ هراة آرد، آنحضرت با آنکه از سلطان اویس رنجیده بود شفاعت بزرگ رد نفرمود و حکم همایون نافذ شد که لشکر خرابی نکنند، و امرا که بتاخت جیرفت دگرمسیرات رفته بودند باز آمدند، و موکب ظفر نشان بجانب ممالک خراسان مراجعت نمود-

وقایع سنه تسع عشر[ة]

ذکرِ معاودت از ولایتِ کرمان بصوب مملکتِ خراسان

چون قضیهٔ کرمان بتوسّط مرتضاء اعظم سیّد شمس الدین و وعدهٔ آمدنِ سلطان اویس موقوف شد حضرت خاقان سعید از قصبهٔ سیرجان براهِ بیابان عازمِ خراسان گشت، و ولایتِ قهستان از یُمنِ مقدم خاقان گیتی ستان رشکِ روضهٔ رضوان آمد، و اهالی خراسان چندان نشاط و انبساط نمودند ع

که زبان وصفِ آن نیارد کرد

و اکابر و اصاغر و قوی و ضعیف و وضیع و شریف و کبیر و صغیر و برنا و پیر بهزار زبان می گفتند بیت

منّت خدایرا که بتن جان رسید باز — جان را رسید مژده که جانان رسید باز
سروِ سهی که از چمن ملک رفته بود — سوی چمن چمان و خرامان رسید باز
یعنی معینِ دولت و دین خسرو زمان — از ملک فارس سوی خراسان رسید باز

و آن حضرت اواسطِ محرّم در دار السلطنه هراة نزول اجلال فرمود، و اهالی آن بلده را بحسن عنایت و لطف عاطفت رعایت نمود،

ذکرِ میرزا امیرک احمد و میرزا ایلنگیر و فکرِ فاسد و تدبیرِ کاسدِ ایشان

ر ۳۰۹ ب میرزا امیرک احمد بن میرزا عمر شیخ که در نواحی اندگان عصیان میرزا الغ بیگ کورگان نموده امراء را بقتل آورده بجانبِ کاشغر رفته بود و حضرت خاقان سعید رعایت صلهٔ رحم نموده استمالت نامه فرستاده او را طلب فرمود، چنانچه شرحِ آن گذشت، درین اثناء بدار السلطنه هراة آمده بشرفِ ملازمت مشرّف گشت، و او با میرزا ایلنگیر بن میرزا ابابکر مصاحب شد صبح و شام بشربِ مدام مشغول بودند و جمعی نوکران فتّان تخیّلاتِ سلطنت و تسویلاتِ شیطنت در خواطرِ ایشان نشاندند و شرح قضیه بمسامع علیه رسید در اثنای این حال و حجت و جوی این

نقّال از پیش میرزا قیدو [عرضه داشت رسید مضمون آنکه: میرزا بایقرا طائفهٔ بیباک سفّاک با خود متفق ساخته قصدِ میرزا قیدو کرد و او] بر مکرِ او وقوف یافته میرزا بایقرا را گرفت و مفتّنان را بعالمِ عدم فرستاد و میرزا بایقرا در سلاسل و اغلال موقوفِ اشارتِ آنحضرت [است]

امراء کامگار و نوّابِ نامدار بموقف عرض رسانیدند که حقیقت اقرب الاقارب [عقرب] العقارب ظاهر شد و قبایحِ افعال و فضایحِ اعمالِ شاهزادگان از حدِّ عدّ تجاوز نمود، هرچند ایشان را کاری دست نمیدهد اما مترصدِ فتنه اند مبادا که ناگاه چشم زخمی رسد که تدارکِ آن ممکن نباشد، و بعد ازین بر ایشان اعتماد نماند، و واجب است که تادیب ایشان چنان واقع شود که مردم دوربین را دیدهٔ عبرت در آن حیران ماند، چه کفران نعمت و نسیان تربیت سبب انهدامِ قصرِ حیاتست و موجب انهزامِ خیلِ ثبات، آنحضرت با وجودِ این حالات شفقت نموده فرمود که میرزا امیرک احمد متوجه خانهٔ کعبه شود و میرزا بایقرا [ا]ز آب سند گذرد و در ممالک هند هر جا خواهد باشد، و میرزا ایلنگیر را در کشتی نشانند ع

تا بخت و طالعش بکجا سر بر آورد

هر یک را چند نوکر ملازم ساخته از حدودِ ممالکِ محروسه بیرون بردند ع

رفتند چنان که آمدن نیست دگر

ذکرِ جلوسِ شاهزادهٔ عالمیان غیاث الدین میرزا بایسنغر بهادر بر مسندِ دیوان

حضرت خاقان سعید بیت

نوبادهٔ باغ بادشاهی — گلدستهٔ گلشن الهی

غیاث الدوله والدین میرزا بایسنغر را که خاطرِ نقّادش مخزنِ اسرارِ دانش و ضمیرِ وقّادش مطلعِ انوارِ آفرینش بود فرمود که در دیوان اعلی نشیند بیت

بفریادِ فریاد خواهان رسد — بدادِ دلِ دادخواهان رسد

شاهزادهٔ ستوده ذات پسندیده صفات چون روح منوّر و عقلِ مصوّر افسرِ فرخندگی بر سر و قبای زیبندگی در بر، سریرِ دیوان را بفرّ مقدم مزیّن گردانید، و مهمّاتِ عالمیان را بمقتضاء عدالت بفیصل می رسانید، گاه باستماعِ قضایا و دعاوی رعایا که ودایع حضرت عزّت اند بموجب کلکم راعٍ وَ کُلکم مسئولٌ عن رعیّته مشغول گشته بنصّ فَاحکُم بَینَ النّاسِ بِالحَقّ حکم می فرمود و گاه بنظرِ غضب در حالِ ظالمانِ جفاکار نگار کرده بفرمودهٔ وَلَکُم فِی القِصاصِ حیٰوة عمل می نمود و در دیوانِ خاقانِ کامگار روز بار بر یمین و یسار ملوکِ نامدار و دانایانِ روزگار کمر انقیاد بسته ایستاده بودند و گوشِ هوش باستماعِ فرمان نهاده بدل و جان امتثالِ آن می نمودند **قطعه**

زبس هجومِ سلاطین چنان شدست درش که آفتاب بصد حیله یابد آنجا بار
کسی گمان نبرد در جهان بانصافش که بر دلی رسد از گردش سپهر آزار

آمدن امیر شمس الدین لمی قدس سره

جناب سیادت مآب امیر شمس الدین لمی که قضیهٔ سلطان اویس ابن امیر ایدکو را متعهد شده بود از جانبِ کرمان بدار السلطنهٔ هراة [ورق ۳۱۰] آمد و بعرض همایون رسانید که (۳۱۰ا)
سلطان اویس موعظه و نصیحه اگرچه بسیار شنید اما نشنید،

حضرت خاقان سعید را نایرهٔ خشم اشتعال یافته باحضار لشکرها فرمان فرمود و امراء نامدار و لشکر بسیار نامزد جانبِ کرمان شدند، امراء امیر ابراهیم برلاس و امیر یادگار شاه ارلات و امیر حسن صوفی ترخان و امیر علیکه کوکلتاش و امیر حسین صوفی ترخان و امیر فرمان شیخ و امیر قناشیرین و امیر موسی و از ماوراء النهر امیر عادل بیگ و امیر اسکندر و امیر اباجی آق تیمور، و از سیستان شاه قطب الدین، و از فراه شاه اسکندر نیالتکین، و باقی سردارانِ مملکتِ نیمروز و امرای فارس و عراق با چهل هزار سوار نصرت شعار اوایل ربیع الآخر بنواحی کرمان رسیدند و کرمان مجمع فتنه و بلاد مسکنِ رنج و عنا شد،

سلطان اویس به یراقِ مقابله و مقاتله از شهر بیرون آمد اما از بیم سپاه ظفر پناه روبروی نتوانست ایستاد، پشت بدیوارِ حصار باز داد **بیت**

دشمن چو کوه حملهٔ ما را نداشت پای ز آنرو چو کاه پشت بدیوار باز داد

لشکرِ منصور بشدّتِ سنان و حدّتِ تیغ بران و دیده دوزی عقاب پران آهنگِ جنگ کردند و سپاهیانِ کرمان بقدمِ محاربه پیش آمدند، هر روز از آن زمان که شاهِ عرصهٔ نیلوفری بعزمِ جهانگیری از افقِ بحرِ نیلگون سر بر آوردی تا آنساعت که خرگاهِ رحلت بر اطرافِ بنفشه زارِ مغرب زدی گردن افرازانِ فضاءِ وغا و سر بازانِ میدانِ هیجا فرشِ ادیم رنگِ زمین را بخونِ دلیران طراوتِ اطلسِ لعل می دادند، و بزبانِ سنان و بیانِ شمشیرِ جانستان شرحِ جدال و عرضِ قتال می کردند، برین منوال هفتاد روز گذشته اهل شهر تبنگ آمدند،

سلطان اویس بتضرّع سفراء پیش امراء فرستاد که اگر حضرت خاقان سعید خونِ او را بخشیده مرحمت فرماید او اعتماد نموده بخدمتِ بندگی حضرت آید، امراء صورتِ قضیه را عرضه داشتِ پایهٔ سریر اعلی کردند، چون طبیعتِ حضرت بر مرحمت مجبول بود ملتمس مبذول نموده فرمود که سلطان اویس چند کرّت وعده کرده وفا ننمود، اگر حالا درین قول صادق است معتمدی را فرستد و الّا تا شهر مسخّر نشود امراء بر نخیزند، امراء چون رخصتِ مصالحه یافتند مصلحت چنان دیدند که امیر شیخ حسن که جملة الملکِ آن مملکت بود با سلطان اویس عهد و پیمان بسته پیش آنحضرت برند و لشکر از ظاهرِ کرمان برخیزد، کرمانیان شادمان گشته امیر شیخ حسن را بموجبی مقرّر و خدمتی در خور روان ساخته لشکرها از درِ کرمان برخواست،

امیر حسن صوفی و باقی امراء اواخر رجب بهراة آمده امیر شیخ حسن را بشرفِ پایبوس رسانیدند و او عرضه داشت که هر چند عواطفِ بیکرانه و عوارفِ بی بها و بهانهٔ آنحضرت زیاده از آنست که هر چه فرماید بر آن وثیقتی باید یا معاهدی شاید اما از برای تیمّن و تفاؤل بنام باری عزّ و علا چون معاهده میانِ اصنافِ عالمیان و طبقاتِ آدمیان سنّتی مألوف و عادتی معروف است و ممالیک را با مالکان این نوع مباسطت و توقّع یافته سلطان اویس از بهرِ اطمینان خود بنده را فرستاد که از بندگی حضرت عهد نامه برم تا بی تردّد متوجّهِ زمین بوس شود، (۳۱۰ب)

آنحضرت فرمود که لله الحمد که قوّتِ کامل و قدرتِ شامل بنوعی حاصل است که اگر خواهیم لطفاً او عنفاً او را حکم شنوانیم اما بنا بر التماس سلطان اویس به نیّتِ درست و اعتقادِ صافی

خدای را جلّ و علا یاد میکنیم که ازین ساعت که این عهدنامه درمیان آمد دل و زبان ظاهر و باطن درین سخنان یکسان دارم که با سلطان اویس هیچ بدی در دل ندارم و قصد او نکنم و لبقدر وسع در دفع قاصد او کوشم و اگر پیش ازین جهت مصلحت ملک حکم کرده ام یا مواضعه داشته ام یا پیغام داده ام یا نامه نوشته ام این زمان خلاف آن کنم و تا او باین که وعده کرده وفا نماید ما نیز برین وجه که تقریر کرده ایم ثابت باشیم، و برین عهد تا از طرف او نقصی پیدا نیاید وفا نمائیم او میباید که باستظهار تمام متوجه شود ع

کزین طرف همه لطف و رعایت است و عنایت

چون حکایت مخالفتی درمیان آمده اگر او از آمدن ابا نماید در ذمت همت سلطنت فرض عین است لشکر فرستادن بل عین فرض خود متوجه شدن، اگر آید از برادران و فرزندان عزیزتر باشد،

امیر شیخ حسن برین عهد و پیمان عازم کرمان شد

ذکر قضایای ممالک ماوراءالنهر

جناب مغیث الدین میرزا الغ بیگ هفتدهم محرم در ساحل آب خجند برابر شاهرخیه سراپرده همایون باز کشید، و از جانب خوارزم خبر رسید که جبار بردی چنگیز اغلان را گریزانیده الوس اوزبک را مسخر ساخت، میرزا الغ بیگ بعزم معاودت بر سیحون پل بسته اواخر صفر بسمرقند رسید،

و در ربیع الاول امیر حمزه ترخان بآن جهان خرامید و برادرانش امیر محمد صوفی و امیر سید احمد بجهت تعزیت عزیمت ماوراءالنهر نمودند و میرزا الغ بیگ ایشان را نوازش و پرسش فرمود و رعایت کرده رخصت معاودت داد،

و میرزا امیرک احمد که در زمان عصیان ساکن کاشغر بود چون متوجه خراسان گشت چنانچه شرح آن گذشت امیر شیخ علی طغائی را بنیابت خود در کاشغر گذاشته بود، امیر شیخ علی پسر خود را بسمرقند فرستاد و روح امیر بزرگ را شفیع ساخت که میرزا الغ بیگ گناه او را بخشید و کسی بکاشغر فرستاد تا او مملکت تسلیم نموده متوجه سمرقند شود، میرزا الغ بیگ صدرنی و علی تکه بیت

(کذا) را روان فرمود و طغائی کاشغر تسلیم نموده بسمرقند آمد و شاهزاده او را تربیت کرد،

و در وقتی که حضرت خاقان سعید از جانب مملکت فارس بخراسان رسید ایلچیان نقش جهان پسر شمع جهان از طرف مغولستان آمده بیلاکات و تنسوقات آن ولایات آورده اظهار انقیاد نمودند و آنحضرت ایلچیان را بمواهب انعام نواخته و اسباب مصادقت محکم ساخته رخصت عود فرمود،

و از جانب ولایت اوزبک پسران خواجه لاق گریخته آمدند و عرضه داشتند که ولایت اوزبک بهم برآمد،

ذکر مخالفت نوکران میرزا قیدو باو

حضرت خاقان سعید در آن زمان که ممالک قندهار و افغانستان تا حدود هندوستان سیورغال میرزا قیدو بهادر فرمود امیر بهلول برلاس را بضبط مصالح آن ممالک ملازم (او) تعیین فرمود و این بهلول در وقت مخالفت امیر شیخ نورالدین با او موافق بود و چون شیخ نورالدین مغلوب شد امیر بهلول را پیش آنحضرت آوردند، از کمال مرحمت از سر گناه او گذشته او را (ورق ۳۱۱) ملازم میرزا قیدو ساخت بنابر آنکه در زمان حضرت صاحبقران (۳۱۱ ب) پدر او (ملازم) میرزا پیر محمد بود، بهلول برلاس امیر الامرا قیدو شده مستی حکومت او را بر نسیان حقوق داشت و تربیت او را نابوده انگاشت و طریق وفا و مردمی را پشت پا زده دست درد امن بی باکی محکم ساخت و سر از گریبان تسلط بر آورد، و جمعی را چون حسن اختاجی و لقمان قراد عثمان علی با خود موافق ساخته عهد بستند که میرزا قیدو را از میان بردارند و میرزا سنجر برادر او را بجای او نصب کنند، میرزا قیدو آگاه شد از میان ایشان کناره گرفت و صورت حال عرضه داشت آنحضرت نمود، حضرت اعلی امیر نوشیروان و جمعی توچیان را با دو هزار سوار نامزد آن طرف کرده فرمود که میرزا قیدو را بمقر عزّ او رسانند و مخالفان او را آواره گردانند، نوکران قدیمی میرزا پیر محمد که درمیان یاغیان بودند چون آوازهٔ سپاه نصرت پناه شنودند از نمک حرامان برگشته میل ولی نعمت نمودند، و میرزا قیدو بلشکر مستظهر شده

چون آفتاب تیغِ جهانگشای کشاده روی بمخالفان آورد و امداد تابِ مقاومت نیاورده ذرّه وار متفرق و پریشان شدند، و میرزا قیدو مظفّر و منصور بتختِ بخت خود رسید، و بهلول برلاس و حسین اختاچی اعتماد بر کرمِ آنحضرت نموده عازمِ خراسان گشته و امراء را شفیع ساخته بگناه اعتراف نمودند، آنحضرت رقمِ عفو بر جریدهٔ جریمهٔ ایشان کشید و از آن درگذشت ع

گناه را کرمِ او به از هزار شفیع

اگرچه ملامت نمود مواخذه نفرمود،

درین اثنا ایلچی خضرخان از جانب تخت دگاهِ -ظ، هندوستان دهلی رسید، و باتفاقِ فرستادهٔ آنحضرت که بعد از فتحِ ممالکِ فارس بآن طرف رفته بود و همراهِ ایلچی باز آمده پیشکش هائے پادشاهانه بعرض رسانید، و عرضه داشت که میرزا قیدو قاصد فرستاده که در ممالک هندوستان خطبه و سکّه بنام او کنند و ما موقوفِ اشارتِ آنحضرتیم، و التماس نمود که چون اکثر ولایات هندوستان تابعِ فرمانِ خضرخان است اگر در خطبه از برای تسکینِ فتنه نامِ او برند نوّابِ حضرت حاکمند، آنحضرت ایلچی را رعایت نموده و ایلچی دیگر همراه ساخته فرمود که در خطبه اوّلاً ذکرِ القاب، حضرت شاهرخی کنند و آخراً نامِ خضرخان برند، برین فرموده ایلچیان عزیمت نمودند،

ذکر فرستادن میرزا اسیور غتمش بطرف بدخشان

شاه بیکیی شاه از طرفِ بدخشان چهاردهم ربیع الاوّل بدار السلطنهٔ هراة آمد و بر درگاه جهان پناه از برادران و قرابتان شکایت کرد، و شرحِ آن حکایت که شاه بهاء الدین برای ادای مال بدخشان ایلچی طلبیده بود و باز تمرّد نمود و لشکر منصور قصدِ او کرده او پناه بکوه هائے سخت برده بتفصیل گذارش یافت، و امراء که در بدخشان بطلبِ شاه بهاء الدین هر سو شتافتند و از و اثر و نشان نیافتند مملکتِ بدخشان بشاه محمود برادرِ شاه بهاء الدین دادند، شاه بهاء الدین بولایت مغول رفته و از آنجا مأیوس باز آمده، با وجود این حرکات اعتماد بر کرمِ آنحضرت کرده بهراة آمد و احوالِ اختلال بدخشان باز نمود، خاطرِ خطیرِ آنحضرت که عکس پذیر انوار تقدیر است، (۳۱۱ ب) ضبط و دارائی آن مملکت را بفرزندِ سعادت مند میرزا اسیور غتمش بهادر عنایت فرموده و عنان

اوامر و نواهی آن نواحی را بکفِ کفایت و قبضهٔ درایتِ نوّاب او تفویض نمود، و جناب شاهزاده اوایل جمادی الاُخریٰ بالشکرها عازمِ آن طرف شد، و آن ولایت بیُمنِ قدومِ او زینتی تازه در نیتی بی اندازه یافت و ساکنانِ آن ولایت آسوده شدند،

و امیر سلطان احمد هلال بموجب فرموده عزیمت آن طرف نموده، شاه بهاء الدین هم اجازت یافت،

وقایع سنه عشرین و ثمانمایه

ولادت شاهزاده رکن الدین میرزا علاء الدوله

طالع عالم مبارک شد بمیمون اختری گردنانِ مملکت را دولتِ پیدا شد سری

کواکبِ مراد از افق عنایاتِ الٰهی طلوع کرد و نجومِ کامرانی از مطلع تائید ربانی بر آمد، کیوانِ ایوانِ بادشاهی روی بخانهٔ شرف آورد، و بر جبینِ سپهرِ سلطنت باوج کمال پیوست یعنی ولادت با سعادت شاهزاده رکن الدین میرزا علاء الدوله ابن میرزا بایسنغر شب پنجشنبه غرّه جمادی الاولیٰ وقوع یافت **بیت**

طلوع کرد بتائید حق ز برجِ جلال بر آسمانِ شهی اختری همایون فال

خورشید روشن ضمیر سوادِ آن شب را چون سرمه در چشم کشید و بآن میلِ عارضِ دلفروزِ روز را بیاراست، و گردون خوشهٔ پروین بر طبق عرض نهاده سفیده دم در دستِ مغربی را برسمِ نثار پیش آورد **بیت**

دهانِ او فلک از آفتاب پُر زر کرد بدین بشارتِ خوش صبح چون زبان بگشاد

ساعتی که سعدِ آسمانی بآن تولّا نمود و طالعی که مشتری ازان استفادتِ سعادت فرمود زهره بنوای روح افزا پیرِ صاحبِ تمکین کیوان را در رقص و حالت آورده، و بهرام بصاحب طالعی شرفِ سعدِ اکبر یافته، عطارد باصطرلابِ آفتاب ارتفاعِ وقت گرفته،

وبه دواتِ سیمین ماه وکلکِ زرّین شهاب زائچه طالع همایون بجدولِ صبح وشنگرفِ شفق بر اوراقِ افلاک کشید، حضرت خاقان سعید وجناب شاهزادهٔ جوان بخت میرزا بایسنغر را از طلعتِ قرة العین نورِ دیده فزود وصورتِ دل خواه در آئینه مراد روی نموده، امید بفضلِ الهی واثق است که باعلی معارج پادشاهی ارتفاع خواهد فرموده للّٰه الحمد که نقشی که در آئینهٔ خیال آمده بود همان بعینه جمال نمود،

ذکر احوال امیر سیّد فخر الدین وزیر ومآلِ حال او

درین سال بحسب اقتضاء قضای آسمانی وحکم تقدیر یزدانی رنگی از خُمِ روزگار آشکارا شد ونقشی از کعبتین فلک روی نمود که از اوّلِ عهد جهان الی یومنا هذا در نظرِ مورّخان وقلمِ محرّران نیامد بنا بر آن شرح آن بر قلم آمد تا اصحابِ خبرت بچشم عبرت ودیدهٔ بصیرت در احوال روزگار وادواتِ لیل ونهار نظر کنند وبدولتِ فانی مغرور نشوند ع

دُه روزه مهر گردون افسانه است وافسون

وتفصیلِ این سخن آن است که چون میرزا بایسنغر مسندِ دیوان را مشرّف ساخت امیر سیّد فخر الدین به انفراد صاحب دیوان بود ودر اخذ وردّ وحل وعقد متفرد، واعیان موفور روزگار نامحصور حاصل کرده واز کثرتِ اموال قارونِ وقت ودر نخوتِ جاه وجلال فرعونِ عهد شد، ودر آن ایّام حضرتِ خاقان سعید بسعی میرزا بایسنغر صاحبِ اعظم خواجه نظام الدین احمد بن خواجه داؤد را بشرکت سیّد در دیوان نشاند وصاحب مشار الیه خوش ذهن وحاضر جواب بود ودر معاملات وقوف یافته بجدّ وهزل لطیفه‌ها بر مایده خرج می کرد [ورق ۳۱۲] وسیّد را مجالِ تغلّب نمی داد، واو به تنگ می آمد امّا جز تحمل چاره نداشت، وچون معارض بر مکنونِ اسرار ومخزونِ ضمیر واقف بود خوف (از او) زیادت شد، (۵۳۱۲)

ودر تاریخ سنه عشر وثمانمائه خواجه غیاث الدین سالار سمنانی بر سیّد تقریر کرده اورا معزول ساخته یکسال میر دیوان شد، وباز سیّد بر خواجه غیاث الدین رعایتِ رعیّت می نمود امّا مهمّاتِ امراء بموجبِ دل خواه سرانجام نمی فرمود، خواجه وعمّال اورا بعرض گاهِ حساب آورده،

خبط وتخلیط ایشان بتحقیق پیوست، وهمه را مقیّد ساخته، وزارت خواجه غیاث الدین چون سیل زود منقطع شد وروزگار چنان اورا بیفشرد که خون از ناخنش بیرون آمد، ومستوفی قضا بقلمِ فنا رقمِ انتها بر جریدهٔ او کشید، وباز سیّد فخر الدین باستقلال [صاحب] دیوان شد، واز آن جماعت که دربارهٔ او سعی کرده بودند بتکلیف عنیف سیصد تومان برکار نشاند، ودر استهلاک واستیصال آن طائفه غایتِ شرارت بجا آورد بیت

روزی که دست یابی بر اهل روزگار — در عاقبت نظر کن وکوتاه دار دست

دستِ ستم دراز مکن این قدر بدان — کایزد در اجابتِ مظلوم در نبست

شفک دماء مذموم است وساعی آن کوتاه عمر، فی الجمله سیّد از حضیضِ خمول باز باوجِ قبول ترقی نموده پایه ومنصبی یافت که ورای آن در تصوّر نگنجد ورونقِ کارِ او بجدّی رسید که فرمانِ او در اطرافِ جهان چون قضا وقدر نافذ شد، درگاه او ملجاء صغار وکبار وبارگاهِ او امیدگاهِ احرار واحبار واخیار واشرار آمده آنجا او را در وزارت میسّر شد، هیچ وزیر با امیر را دست نداد، وبغایاتِ خلاصه مراداتِ اصحابِ قلم ومراتی همم بنی آدم رسید، ودر جمیع امور تقدیر موافقِ تدبیر او آمد، سطوتِ جبروت ونخوت بروت بر وچنان مستولی شد که پای بر گردنِ اصحاب دیوان واکابر جهان نداد، ملوکِ ایام وصنادید انام واشرافِ اطراف واعیانِ زمان بدرگاهِ او رفته، ودر دهلهٔ اولی هیچ آفریده را بار نبود وچون بچند واسطه رخصت شدی واز چند در بند گذشتی غیر از معدود(ی) نام برده دیگری را مجالِ دخول محال بود واکثر ملاقات ناکرده بازگشتی، بارها در خاطر عقلاء می گذشت که اگر این صاحب از منارهٔ احتشام فرو افتد صد پاره شود ع

بِقَدْرِ الْاِرْتِفَاعِ یَکُوْنُ صَرْعُهُ

درین ولا که شاهزادهٔ عالی جناب میرزا بایسنغر مسند دیوان را بشرف جلوس بیاراست وبسرعتِ درایت وحدّتِ فطانت که نمونهٔ برقِ لامع وآفتاب ساطع بود بتحقیق معاملات التفات فرمود وصورتِ معاشِ ناپسندیده وصفتِ زندگانی ناستوده وطمعِ اموال مسلمانان وتصرف وجوهِ دیوان وخیانات وجنایات سیّد روی نمود، عمّال دیوان هر چند برین سخنان وقوف داشتند باوجود سیاستِ سیّد مجالِ جدال وقوّتِ مقاومت محال می پنداشتند، چون مزاج

جناب بایسنغری بر و متغیّر شد امیر علی شقّاقی که سیّد او را منکوب ساخته بود عرضه داشت که مبلغ دویست تومان روشن سازد، و چهرهٔ حال او که بسان نیلوفر کبود بود چون گل طری تازه و رخشان شد، و شاهزادهٔ عالی جناب فرمود که معاملات سیّد را تحقیق کنند، و میر علی نخست سخن تصرّف خزانه گفت؛ فرمان شد که عرض خزائن کنند، خزانه دار جمعی را که مبلغها برای سیّد برده بودند گفت: وجوه خزانه باز آرید تا نتیجه بر روی کار نیفتد، از آنجمله خواجه پیر علی بن محمد بایزید بود محرم اسرار سیّد که بر قضایای نهانی | اطلاع داشت و تمسّکات او و پدرش در دست خزانه دار بود، ایشان سیّد را متقاضی (۳۱۲ ب) وا او هر روز دفعی می گفت تا سخن بخشونت رسیده قضیّه به دور و دراز کشید، و میان سیّد و پیر علی بر ساز ناسازگاری پردهٔ مخالفت را آهنگ بلند شد بلکه کار از پرده پوشی گذشت و راز از پرده بیرون افتاد،

حضرت خاقان سعید این جماعت را حاضر فرموده بمواجهه تفحّص نمود، خزانه دار گفت زر پیر علی برده، پیر علی گفت به سیّد داده ام و سیّد انکار نمود، آنحضرت دربارهٔ سیّد عنایت کرده فرمود که آنچه از خزانه برده اند و مقبّضه اند بخزانه فرود آورند و بر هرکس چیزی روشن شود باز دهد و هرکرا درمیان آن معامله بود بدین خیانت مقیّد فرمود، و سیّد بر مسند دیوان نافذ فرمان و استرداد وجوه خزانه مفوّض برأی او بود، احوال آن جماعت چنان شد که ع

وای بر حال کسی کش غم کند غمخوارگی

امّا چون این سخن درمیان [آمد] و ایلقاقان هرچه از وهم با خود نیز نمی توانستند گفت آواز بلند دل پرداز می کردند، حضرت خاقان سعید فرمود که تحقیق معاملات سیّد کنند، و جمعی که مالها باو داده بودند از اکثر خطها ستدند، سیّد دانست که شأن امر آتی در واقعهٔ مشکل و مهلکهٔ هائل خواهد افتاد، مصلحت وقت در آن دید که مدّعای خصمان قبول کرده آن مبلغ حصار او باشد حالا بنقد از سؤال و جواب خلاص یابد، مبلغ دویست تومان کپکی قبول کرد که بیک سال جواب گوید، چنانچه هر روز مبلغ سی و سه هزار و سی صد و سی و سه دینار و دو دانگ زر عراقی باشد، و سیّد را مقیّد ساخته بمحصّل سپردند، و درین اثنا رقعهٔ به نیاز بپیش میرزا بایسنغر فرستاد که **بیت**

جگر در تاب و دل در موج خونست   گر آری رحمتی وقتش کنونست

و روح حضرت رسالت را صلّی الله علیه و آله و سلّم شفیع آورده بود، جناب شاهزاده جواب فرمود که:

جناب سیادت مآبی اشارتی که درباب استخلاص نوشته بود و فرموده بود که از برای روح حضرت رسالت بفریاد رسند آری آری **شعر**

لَئِن فَخَرتَ بِآبَاءٍ ذَوِي حَسَبٍ   لَقَد صَدَقتَ وَلٰكِن بِئسَ مَا وَلَدُوا

هیچ شک نیست که روح حضرت رسالت باین افعال راضی نیست، و مع هذا تحقیق شناسد که ما را با دو پای هیچ آفریده در عالم غرضی نیست، آواز کوه و گفتهٔ خود بر اندیشد **بیت**

گر بد نکردهٔ ز کسان چشم بد مدار   پیوسته در رعایت کردار خویش باش

اِنّ اللّٰه یُمهِل ولا یُهمِل مکافات قصد جان و زن و فرزند مردم می باید کشید، سوء اعمال و قبح افعال سبب وبال و نکال می شود **بیت**

ظلم کردی عدل می داری طمع اینت محال

شربتی دادی ببر دم هم از آن شربت بگیر

سیّد چون جواب شنید از حیات مایوس شده پناه بجناب مهد علیا گوهرشاد آغا که والدهٔ شاهزاده بود برده التماس شفاعت نمود، و دل رحیم شاهزاده بر تضرّع و ابتهال و اختلال احوال او بخشود و حکم برداشتن بند او فرمود امّا فرود آوردن قسط هر روزه برقرار بود،

و سیّد باز در هوس وزارت نه شب می غنود نه روز می آسود، آتش طمع او و خیال اشتعال یافت که مال عالم را در معدهٔ حوصلهٔ خود لقمهٔ می پنداشت و اکثر وجوه که بدیوان فرود می آورد از طیّارات می انگیخت، از جمعی نقد و از بعضی قباله می گرفت، با آنکه پهلو به بستر داشت پنبهٔ غفلت از گوش نمی کشید و دایما دهان گشاده و زبان بکام نهاده که از فلان چند تومان و از بهمان چنین [ورق (۳۱۳ ل) ۳۱۳] و چنان حاصل می توان کرد اما روزگار امان نداد، از قصّهٔ غصّه و بلبال احوال بامراض مختلفه و علل متضادّه مبتلا شد، سودای وزارت دماغ او را مخبّط ساخته صفرای مالیخولیا بر سر او تاخت، ضربان دل و خفقان نفس و زردی یرقان و عطش استسقا بر ظاهر و باطن او مستولی شده صاحب فراش گشت و دست اطبّاء ماهر از معالجهٔ او قاصر آمد، حسرت وزارت در سینهٔ پرکینه او با دلی از شدّت انتقام [گرم] و نفسی چون دم زمهریر سرد و چهرهٔ چون برگ زریر زرد با هزاران اندوه

و درو گرفتارِ کردارِ خود گشته، از قیدِ وجود خلاص شد، و در اواخر جمادی الاولی رختِ حیات بمنزل ممات کشید،

مشاهیر خراسان و عراق بل صنادید آفاق با وجودِ او بحیاتِ خود واثق نبودند و در روز واقعهٔ او خلایق [در مجلس] تعزیت به رمز و اشارت تهنیت می گفتند، شاید در هیچ زمان مجلسی چنان مشاهده نشده باشد ع

نویدِ امن امان خاص و عام می دادند

خواجه مرشد منشی در تاریخِ او فرموده قطعه

مشهورِ عصر، سرورِ آفاق، فخرِ دین	کز احتشام سقفِ فلک بود پستِ وی
از صدمتِ قضا شب یکشنبه او فتاد	در گنبدِ سپهر صدای شکستِ وی
تاریخِ فوت او بتامل ازین بدان	ایمن دلند اهلِ جهانی ز دستِ وی

امید بکرمِ مواهبِ لم واهب آنکه عاقبت کار همه بخیر باشد ع

با کریمان کارها دشوار نیست

ذکر آمدن میرزا الغ بیگ کورگان بخراسان و شرح قضایای ماوراء النهر

جناب مغیث الدولة والدین میرزا الغ بیگ از ماوراء النهر عازم خراسان شد و از جیحون عبور نموده، خبر وصولِ او بحضرت خاقان سعید رسید و مهد علیا گوهرشاد آغا و غیاث الدین میرزا بایسنغر و میرزا محمد جهانگیر و میرزا محمد جوکی و باقی شاهزادگان و نوئینان و عظماء امراء چند فرسنگ استقبال نمودند و شرائط اکرام و اجلال بجای آوردند و نوزدهم ربیع الاول شاهزاده بشرفِ آغوش حضرت خاقان سعید استسعاد یافت و آنحضرت ع

بدیدارِ فرزند شد شادمان

و چند روز طویهاء بادشاهانه و جشن هائے خسروانه مرتب داشتند،

و آخر ماه ایلچیان خطا را که پیش ازین بچند ماه آمده بودند طوی داده و انعام فرموده بیلاکات تعیین فرموده اجازت مراجعت یافتند، و هم در آخر ماه سلطان اویس بن امیر ایدکو را که از جانب کرمان آمده بود بسمرقند فرستادند،

و در اوایل ربیع الآخر میرزا الغ بیگ میرزا محمد جهانگیر و امیر شاه ملک را که در آن زودی از خوارزم آمده بودند طوی سنگین فرمود و باقی امراء را به خلعتهای پادشاهانه و اسپانِ خوب دلجوئی نمود و امراء و مقربان میرزا بایسنغر را رعایت کرد و اوایل جمادی الاولی عازم ماوراء النهر شده میرزا محمد جوکی را همراه برد و بیک هفته از هراة بسمرقند آمد و یراق قشلاق در حوالی آب ترک فرموده بیست و یکم رمضان در یورت قشلاق فرود آمد و لشکرها جمع آمدند و میرزا الغ بیگ چند اغلانِ اوزبک را که مقید داشت اطلاق فرموده بولایت شان فرستاد، و دهم حوت که اوایل محرم سنه [احدی و] عشرین بود از یورتِ قشلاق بطرفِ سمرقند معاودت نمود،

ذکر آمدنِ ایلچیانِ خطا و فرستادن امیر اردشیر تواچی همراه ایشان

پادشاه خطا دایمنگ خان باز ایلچیان فرستاده در ماه ربیع الاول رسیدند کلان تر ایشان بی باچین و تو باچین و جانت باچین، و تتق باچین با سی صد سوار و تحفه و بیلاک بسیار شنقار و اطلس و کمخا و زرعو و آلات چینی و غیره رسانیدند و برای شاهزادگان و آغایان [۳۱۴ ب] علیحده بیلاکات بادشاهانه آورده بودند، و مکتوبی مشتمل بر معانی که طرازِ رسایل گذشته ها شد و ذریعهٔ استعطافِ آینده آید مضمون آنکه :

از جانبین رفع حجابِ مغایرت و بیگانگی باید نمود و فتح باب موافقت و یگانگی فرمود تا رعایا و تجار بمرادِ خود آیند و روند و راهها ایمن باشد،

و در کرّت اول ایلچیان آمده بودند چون مراجعت نمودند امیر سیّد احمد ترخان اسپ بوری جهت پادشاه روان داشته بود و در نظر پادشاه بغایت مستحسن نمود و برای او چیز بسیاری فرستاده بود و صورت آن اسپ الغاشان آنجا کشیده باد و اختاچی که عنان اسپ را از دو طرف گرفته بودند ارسال نمودند، و ایلچیان را مهمانداری کرده و مهمات ساخته چنانکه گذشت

روان داشتند؛ و آنحضرت ارده شیر تواچی را همراه ایلچیان بجانب خطای فرستاد

ذکر نهضت رایات نصرت نشان بجانب ولایت قندهار و اسباب آن

حضرت خاقان سعید نوبت ثانی که فتح ممالک فارس فرمود میرزا بایقرا را با وجود قبایح افعال شفقت و رعایت نموده و مقتضی صلهٔ رحم بجای آورده او را بطرف قندهار فرستاد که مصاحب میرزا قیدو باشد و میرزا قیدو رعایت او می نمود اما میرزا بایقرا متوجه بی مهذب گشته در بند قصد او بود؛ میرزا قیدو آگاه شده و او را گرفته صورت واقعه عرضه داشت پایهٔ سریر اعلی نمود؛ فرمان همایون نفاذ یافت که او را از آب سند گذرانند تا در ملک هند هر جا خواهد باشد؛

و درین اثنا خبر آمد که لپسر سیفل قندهاری و ملک محمد که بموجب حکم هر یک در آن ولایات صاحب طرفی بودند با هم نزاع می کنند و رعیت بغایت در زحمت اند؛ آنحضرت امیر حسن صوفی ترخان را بآنجانب فرستاد؛ و چون امیر بآنجانب رسید شنید که لپسر سلطان تواچی شاه ادریس نام غزنین را محاصره دارد و سلطان بایزید لپسر سیفل بگرمسیر در آمد؛ و جمعی دزدان افغان و دیگر میر تواچی قندهار تا کنار آب سند مردم را بافغان آورده اند؛ امیر حسن صوفی این احوال ارسال نمود؛ حضرت خاقان سعید صلاح ملک در آن دید که زمستان در آن حدود قشلاق فرماید؛ و میرزا قیدو و میرزا بایقرا را بجانب هندوستان نفرستاده بود - آنحضرت قاصدی پیش میرزا قیدو فرستاد که چون میرزا بایقرا بطرف هند نرفته او را بدین جانب فرستند؛ و رایات ظفر آیات اواسط سنبله منتصف رجب از دار السلطنه هرات بسرپل مالان فرموده و در آن منزل بشرایط اداء دعای استفتاح اشتغال نمود؛

و در همان روز جهان اوزج قرا از جانب میرزا قیدو رسید و بموقف عرض رسانید که میرزا بایقرا می رسد؛ آنحضرت جهان را در روز پیش میرزا قیدو فرستاد و پیغام داد که ما بجهت هزاره عازم آن طرف شده ایم او باید که خاطر خود بد نکند؛ و چون میرزا بایقرا رسید آنحضرت خضر خواجه را ملازم او بسمرقند فرستاد؛ و موکب ظفر شعار بسه روز بقصبهٔ اسفزار آمد و در سرپل تبان سراپرده

جهان ستان باز کشید؛ و میرزا بایسنغر باردوی همایون پیوست و بعد از هفتهٔ رکاب ظفر انتساب حرکت نموده و کمیت مبارز رفتار مراحل و منازل پیموده چهاردهم [ورق ۲۴۴] شعبان در لب (۲۴۳ ب) آب هیرمند که یورت قشلاق مقرر بود نزول فرمود؛

و در روز دیگر امیر حسن صوفی از جانب قندهار رسید و امرای نامدار با لشکر بسیار بعزم ایلغار سوار شدند؛ و آنحضرت قاصدی تیز در راه پیش میرزا قیدو فرستاده فرمود که او از آن طرف پیش آید و موکب همایون ازین طرف جنبش نماید تا باتفاق هزاره را از میان بردارند؛ و چون در میان اشرار جمعی اخیار خواهند بود که در سوء اعمال و قبح افعال آن بی باکان موافقت ننموده اند؛ و هرگاه سپاه ظفر پناه در آن دیار دست اقتدار برآورد هر آینه آن بیچارگان پایمال محنت و بلا شوند بنا بر آن آنحضرت مولانا صدر الدین ابراهیم را که منصب عالی صدارت بجانب او مفوض بود بصوب هزاره ارسال نموده فرمود که کلانتران ایشان را نصیحت کرده بخدمت آرد؛ درین اثنا رای ذو الجبین که حضرت صاحبقران در زمان فتح هندوستان او را تربیت فرموده بود برهنمونی دولت اقبال دار بدرگاه عالم پناه آمده و عز بساطبوس یافته بعواطف پادشاهانه مخصوص شد؛ و میرزا سیورغتمش با امرای کبار امیر ابراهیم امیر جهان شاه و امیر نوشیروان از جانب بدخشان عزیمت نموده باردوی همایون رسیدند؛ و ملک قطب الدین با لشکر سیستان ملحق شد و سپاهی چون ادوار افلاک بسیار و لشکری چون ذرات آفتاب بیشمار در ظلال اعلام آسمان مثال جمع آمدند و موکب نصرت شعار بجانب قندهار نهضت نمود؛ و بیست و دوم شعبان بظاهر قندهار نزول فرمود و امرای میرزا بایسنغر بایلغار جانب هزاره مقرر شدند؛

و با واخر همین ماه مولانا صدر الدین ابراهیم رسید و مجمل عرض رسانید که سرداران هزاره بشرف بساطبوس می رسند؛ و بدان سبب امراء که عازم ایلغار بودند توقف نمودند؛ و بمسامع جلال پیوست که خیل خانهٔ شوری در مقام عناد اند و انقیاد نمی نمایند؛ فرمان عالی نافذ شد که امیر یوسف خواجه و امیر نوشیروان و امیر حمزه آتش غارت و تاراج در خانمان ایشان اندازند و مادهٔ فساد آن قاطعان طریق را بکلی منقطع سازند؛ و سیم ماه مبارک رمضان

اکابرِ ولایت وشهرِ غزنین قاضی خواجه لقمان و ملک وغیره ع
بدرگاهِ عالم پناه آمدند

و کلانترانِ خیل خانهٔ برتل وافغان خرشوانی شرفِ زمین بوس یافتند،
وستیزه دار از پیشِ میرزا قیدو آمده عرضه داشت که شاهزاده فرار نمود، آنحضرت فرمود که
ترسیده باشد وترحم نموده کسی در عقب نفرستاد: ونهم ماه بخت مراد از جانب میرزا قیدو
آمده نمود که از مردم شاهزاده کسی در کابل نماند، آنحضرت لمیر ابراهیم امیر جهان شاه را نامزد آن طرف
کرده فرمود که: اگر قیدو پیش آید وصلح کند آن ولایت باو گذاشته باز گردد والا آن مملکت را
ضبط نماید، وبعد از دو روز میرزا اسنجر برادر میرزا قیدو آمده بعواطفِ پادشاهانه اختصاص
یافت، وامرا وکلانترانِ هزاره اسپانِ نامدار فرستاده مال ومنال قبول کردند، وموکبِ
همایون بجانب اغرق که در لبِ آب هیرمند بود بدولت وسعادت معاودت فرمود،

ذکر آسیبِ کسری که بدستِ همایون حضرت خاقان سعید رسید

چون عنایت حضرت مالک الملک سبحانه ابواب سلطنت مملکتِ عالم بر روی حضرت
(۱۴۲ب) خاقان سعید اکشاده زمامِ مهامِ جهانیان بقبضهٔ ارادت آنحضرت داد وآفتاب سعادت
او را بدرجهٔ عالی ظلّ اللّٰه رسانید سایه بانِ دولت او را از ذروهٔ فلک اعلی گذرانید قطعه

ملوکِ ماضیه را پیش ازین ستارهٔ فتح ... بآسمانِ سعادت برآمدی گه گاه
ولیکن اکنون هر دم صد آفتابِ ظفر ... طلوع می کند از سایه بانِ ظلّ اله

لاجرم به هر طرف که روی آورد فتح وظفر استقبال نمود وبهر جانب که عزیمت فرمود
دولت وسعادت ملازم رکاب نصرت انتساب بود **بیت**

بهر طرف که چشم نهی جلوهٔ ظفر ... وز هر جهت که گوش کنی مژدهٔ امان

ودر یورشِ قندهار که امرای نامدار از همه طرف مظفر وکامگار باز آمدند زمانه خواست
که نیل عین الکمال بر جمالِ حالِ فرخنده مآلِ آنحضرت کشد، بنا بر آن چون عنانِ جهان ستان
بجانب اغرقِ همایون ویورتِ قشلاق معطوف ساخت وبر سمندِ غزال رفتارِ غزاله دُم دار

سهیل چشم، سپهر جسم، کیوان خشم، مشتری جبین، بهرام کین، آفتاب انبساط، زهره نشاط،
عطارد فطنت، ماه سرعت - چون آفتاب بر سبز خنگ فلک سوار شد، ابر صفت براقی که
چون برق بر روی هوا بی آرام بود، وآتش گوهر بادپای که لسانِ آب بخوش خرامی بساطِ خاک
می پیمود، در اثنای تگ وتاز ونشیب وفراز بجهتِ دفعِ آسیبِ عین الکمال بسر در آمد وحضرتی
که پای عزّت بر تارکِ کیوان می نهاد از پشتِ اسب بر روی زمین افتاد ودست مبارک را
آسیبِ کسری رسید وفغان از جانِ جهان بر آمد، وذاتِ بی مثال را که عینِ سعادت واقبال
بود از تصاریفِ ایام بی فرجام صدمتِ ناتوانی رو نمود، دستی که بوسه جای سلاطینِ عالم شاید
از چشم رحم زمانه اش آسیبِ کسر نبایستی لیکن انبیا که خاصانِ درگاهِ کبریا اند باین نوع زحمت
وبلا مبتلا اند، موسی علیه السلام که در جهان بلسانِ آفتاب انوارِ یدِ بیضا نمود اوّل دست مبارک
او بشعلهٔ آتش دشمن محترق باید بود، وحضرت محمد مصطفی صلی اللّٰه علیه وسلم که از دندان و
لسانِ عذب البیانِ او دُرّ عالم افروزِ وحی می تافت دندانِ گوهر فشانِ او نقصانِ کسر یافت،
القصه چون آسیبِ کسر روی نمود ودر اُردوی همایون شکسته بندی حاذق حاضر
نبود، قاصد همعنانِ باد بدار السلطنه هراة آمد واستاد میرویِ کمان گر که از ماهرانِ آن فن بود
همراهِ شمال وصبا باردوی اعلا رفت وحکمتِ افلاطون ومعرفتِ بقراط در انواع معالجه
یدِ بیضا نمود ودر ازالتِ علّت واستردادِ صحت برهانِ اِنَّهٗ مُؤَیَّدٌ بِرُوحِ الْقُدُسِ بظهور
آورد وبیمنِ دعای گوشه نشینان که ع
دعای گوشه نشینان بلا بگرداند
وحُسنِ عقیدهٔ مخلصان که
فَاِنَّ دُعَاءَ الْمُخْلِصِیْنَ مُجَابٌ
وذاتِ خورشید فرّ از حضیضِ اعتلال باوجِ صحت وکمالِ اعتدال رسید ورنج وناتوانی
باعدای دولت انتقال کرد ع
صحت کمال دارد وعلّت زوال یافت
واستاد میرو بصنوفِ اکرام والوفِ انعام چنان بهره مند گردید که همه عمر آسیب فقر ودرویشی ندید که

ذکرِ تفویضِ وزارت

دریں اثنا رای جهان آرای چنان اقتضا فرمود که صدرِ مسندِ وزارت بمکانِ وزیری آراسته باشد که برای صایب و فکر ثاقب بر سیاقِ آصف و دستورِ نظام الملک طوسی عمل نماید و خاتمهٔ ملک و دین در نگینِ کانِ لیسار او قرار گرفته و خاتمِ عزّ و تمکین بیسارِ لیمینِ آثارِ او شرف (ورق ۲۱۵ و) یافته تا عرصهٔ ربع مسکون از فروغ رای همایون ع (۲۱۵ و)

چون طلعتِ آفتاب روشن باشد

و بسیطِ عالم از مسیرِ قلمِ دستورِ آصف تدبیر طراوتِ گلشن یابد، بحکم سیاقِ این کلمات و سیاقِ این مقدمات حضرت خاقان سعید تفویضِ منصبِ وزارت بجانب خواجهٔ اعظم، دستورِ اعاظم الوزرا فی العالم خواجه غیاث الدین پیر احمد خوافی فرمود زمامِ حلّ و عقد و قبض و بسط بکفِ کفایت و قبضهٔ درایت او سپرد، و او از کمالِ کاردانی در ازدیادِ اموالِ دیوانی بنوعی شروع نمود که هم رعایتِ رعیت مرعی بود و هم در مهمِ دیوان فوت و فروگذاشت نفرمود،

و در سخنانِ حکماء مذکورست و در کتبِ اکابر مسطور که هرچند پادشاه بذاتِ خود کامل و عادل و تمشیتِ مصالحِ سلطنت را قابل و متکفل باشد بی وزرای کافیِ کاردان کارِ مملکت سامان نیابد شعر

ما صابة الخلفاء فیما حاولوا مقرونة بکفایة الوزراء

چه ملوک اگر بنفسِ شریف بامورِ ملک قیام نمایند وزیر باشند نه بادشاه، و چون از وزیر ناگزیرست و وزیر دست و دل و زبان و چشم و گوش بادشاه هست باید که در مصالحِ مال و ملک و لشکر و اسرارِ نهانی چنانکه بر اعضا و جوارحِ مبارک اعتماد دارد او را نیز معتمد داند و مجالِ طعنِ طعّان و خبثِ خبیثان ندهد، چه طعنِ وزیر بنا بر مقدمهٔ مذکور طعن در ذاتِ پادشاه است و هر روز وزیرِ دانا و نایبِ مناسب یافت نشود و بعد از مقامِ سلطنت هیچ منصب عالی تر از وزارت نیست،

فی الجمله چون مسندِ دیوان بوجودِ جنابِ خواجه مشرف گردید انوارِ معدلت حضرت خاقان سعید

چون فروغِ خورشیدِ مشرق در غربِ عالم رسید، و مدتِ سی سال ممالکِ هفت کشور بحسنِ تدبیر آن وزیرِ دانشور طراوتِ بهشتِ برین و لطافتِ نگارخانهٔ چین داشت، و قلمِ بدایع نگار بر اوراقِ لیل و نهار شرحِ آن روزگار خواهد نگاشت بیت

شهنشه بتدبیرِ دانا وزیر بکم روزگاری شد آفاق گیر
همه کارِ شاهانِ خورشید چهر ز رای وزیران رسد تا سپهر
وزیری چنین شهریاری چنان جهان چون نگیرد قراری چنان

ذکرِ رسیدنِ سلطانِ آفاق بیورتِ قشلاق و آمدنِ اخبارِ اطراف و معاودت بمستقرِ دولت

حضرت خاقان سعید منتصفِ رمضان در کنارِ آبِ هیرمند با غروقِ همایون رسید، و در آن مقام میرزا علی بن میرزا رستم از جانبِ اصفهان آمده پیشکش های پادشاهانه بعرض رسانید و عزّ قبول یافت، و اواخرِ رمضان امیر ابراهیم امیر جهان شاه از جانبِ کابل آمده عرضه داشت که میرزا قیدو بکابل رسید و عازمِ اردوی همایونست و امیر شیخ لقمان برلاس به تحصیلِ اموال که مردمِ هزاره متقبّل شده بودند عزیمت نمود، و میرزا سیورغتمش بموجبِ فرمان متوجهِ ولایاتِ خود شد، و امیر نوشیروان و امیر یوسف خواجه و امیر حمزه که بایلغار خیل خانه شوری رفته بودند در آن دیار آثارِ تسلط و اقتدار ظاهر ساخته مظفّر و منصور باز آمدند، و میرزا علی بن میرزا رستم بانعامِ تمام و اکرامِ مالا کلام اختصاص یافته بموجبِ اجازت مراجعت نمود، و درین ولا بعرضِ همایون رسید که جماعهٔ افغانِ هزاره در ادای اموالِ تقبّل تعلّل می نمایند، آنحضرت امیر محمد صوفی ترخان و امیر موسی و امیر لوته را بتاختِ آن جماعت معیّن ساخت، امرا کارِ ایشان ساخته (۲۱۵ ب) و همه را از بنیاد برانداخته بیستم ذیقعده با غنایم باز آمدند،

و آنحضرت منتصفِ ذی الحجه عزیمتِ معاودت نموده از یورتِ قشلاق کوچ فرمود در اوّلِ بهار که اطرافِ دشت و کوهسار بانواعِ ریاحین و لاله زار عکسِ چهرهٔ نگار و نمودارِ رخسار

یار بود رایت ظفر آیت نهضت فرمود **بیت**

درای شتر خاست از کوچگاه — سر آهنگِ لشکر در آمد براه
زرنگین علمهای گوهر نگار — همه روی صحرا شده نوبهار
در آمد بزین شاه گیتی نورد — زگیتی بگردون برآورد گرد

و میرزا سنجر و امیر یادگار شاه ارلات و امیر علیکا و امیر فیروزشاه مقرر شد که ضبط آن مملکت نمایند، و میرزا قیدو را بدلخوشی بهراة آورند و اگر نیاید افسوس او را تاخته و او را پیدا ساخته بپایهٔ سریر اعلی رسانند ع گر نیاید دولت او را موکشان خواهد رساند و آنحضرت امیر عبد الصمد را بحکومت گرمسیر تعیین نمود و امیر حسام را بکوتوالی قلعهٔ قندهار مقرر فرمود و روی رایت منصور بسوی مستقر خلافت آورد **بیت**

آیام بکام و اختران فرمان بر — افلاک نهاده بر خطِ فرمان سر

و موکب معزز معظم دوم شهر محرم مکرم بدار السلطنة هراة رسید و اعیانِ خراسان بتخصیص مقیمان آن بلدهٔ فرخنده مراسم نثار و پیش کش بتقدیم رسانیدند **بیت**

بزرگانِ شهر آفرین خواندند — بر آن گوهری گوهر افشاندند

وجمعی امرا که بطلب میرزا قیدو رفته بودند در استمالت جانب او سعی بلیغ نمودند و چون شهزاده را مرحمت آنحضرت معلوم شد مصاحب امراء عازم هراة گشت و آخر محرم شرف تقبیلِ انامل فیاض یافته بغایاتِ عنایاتِ مفتخر و سرافراز آمد،

وقایع سنه احدی و عشرین

ذکر اجازت ایلچیانِ آذربایجان و خبر وفات میرزا اسعد وقاص

چون موکب همایون از یورشِ قندهار مظفر و کامگار باز آمد ایلچیانِ امیر قرا یوسف و امیر قرا عثمان که پیشتر از جانب آذربایجان آمده بودند همه را رعایت نموده در ماه صفر رخصت معاودت نمود،

و اوایل ربیع الاوّل خبر آمد که میرزا اسعد وقاص که بی موجبی از حضرت خاقان سعید روگردان شده و مملکتِ قم که سیورغال او بود گذاشته عازم آذربایجان گشت چنانچه شرح آن گذشت در عنوان جوانی و عنفوان زندگانی از منزل فانی بسرای جاودانی رحلت نمود و آنحضرت از فرقت شاهزادهٔ پاکیزه صورت ستوده سیرت ملول و محزون شده مراسم تعزیت بجا آورد ح

آری همه کار و بارِ عالم هیچ است

ذکر فرستادنِ امراء بعزم تسخیر ولایتِ بدخشان

درین اثنا بمسامع جلال رسید که شاهان بدخشان اظهار عصیان می نمایند حضرت خلد مکان سعید سید احمد الپ قرا را که برسوم رسالت و آدابِ سفارت آراسته بود بجانبِ شاهان روان فرمود و سید احمد بآنجا رسیده، کلمات وعده و وعید و حکایاتِ ترغیب و ترهیب در ضمیر آن طایفه جای گیر نیامد، سید احمد باز آمده عرضداشت که شاهان پشت بکوه دارند و سر در طوقِ طاعت در نمی آرند، آنحضرت امرای کبار امیر ابراهیم جهانشاه و امیر شیخ لقمان و امیر محمد صوفی ترخان و امیر فیروزشاه و امیر حمزه را مقرر فرمود که سپاه قندز (؟) و بقلان و ختلان و ارهنگ و سالی سرای جمع آورده در ظلال رایاتِ شاهزادهٔ جوان بخت میرزا سیورغتمش متوجه بدخشان شوند،

امرا چون به بلخ رسیدند شاه بهاءالدین که بزرگتر شاهان بود از جانبِ بدخشان آمده و امراء (ورق ۳۱۶) او را گفتند: کلان تر شاهان تویی اگر متقبّل می شوی که مال آن ولایت (۳۱۶ ل)
بدستورِ زمان حضرت صاحبقران بخزانهٔ عامره رسانی ما شفیع شویم که حضرت خاقان سعید حکومت آن ولایت ترا دهد، شاه گفت: اوقات من بر عبادت مقصور است و اختیارِ ولایت پسر و برادر من دارند، امراء ایلچی پیشِ پسر و برادر او فرستاده، جوابِ صواب ندادند، امراء صورتِ حال عرضه داشتِ پایه سریر اعلا کردند، فرمان شد که شاه بهاءالدین را بهراة فرستاده امراء عازمِ بدخشان شوند تا معاملهٔ آنجا بقطع رسد معاودت ننمایند، امراء بموجب فرموده عمل نموده متوجه گشتند، و میرزا الغ بیگ پنجهزار سوار بمدد امراء کبار فرستاده بود و لشکرهای ولایات بموجب فرموده

جمع آمدند بیت

سپاهی گران سنگ چون کوهِ قاف ‌‌‌‌‌‌‌‌ همه سنگ فرسای و آهن شگاف

چون امراء و لشکرها بموضع کشم رسیدند پسر شاه بهاء الدین که لافِ جلادت زده بود و بوفور شوکت مغرور گشته ملاحظه کرد که از کم عقلی خطری بزرگ ارتکاب نموده دارد بی فکری اَعلی دراز پیش گرفته جناب شیخ الاسلام خواجه تاج الدین حسن عطار را که از کبراء اولیاء بزرگ بود شفیع ساخته سر بر خط بندگی و قدم در دایرهٔ فرمان برداری نهاده، و جناب شیخ الاسلام با امرای عظام ملاقات کرده سخن شفاعت درمیان آورد، و امراء صورت شفاعت جناب شیخ عرضه داشت پایه سریر اعلی کردند، و آنحضرت شفاعت جناب خواجه حسن را بحسن قبول مقبول داشته، گناهِ بدخشانیان را بذیل عفو پوشیده و خط احسان بر جرایدِ جرایم ایشان کشیده بدخشانیان مال معهود مع الزیاده تقبل نمودند، و امراء مظفر و منصور اوایل رمضان باز آمدند، و حکومت بدخشان بهمقرار بر شاهان قرار یافت و نشان همایون در آن باب بنفاذ پیوست بیت

بخواهندگان گر کسی زر دهد ‌‌‌‌‌‌‌‌ بجای زر او شهر و کشور دهد

ذکرِ عصیان میرزا قیدو و گرفتار شدن و قیدِ او

هر دولتمندی که عنایت ازلی الواب سعادت بر روی او کشاید و ارادتِ لم یزلی صورت بهبود و صلاح آیینهٔ مقصود او نماید چنان باید که خویشان و قرابتان را چون فرزندان و برادران داند و از مواهب ایزدی همه را بهره مند گرداند چنانچه حضرت خاقان سعید نسبت با جمیع اقربا ابواب مشارکت در ممالک مفتوح فرموده برای هر یک ولایتی و مملکتی تعیین نمود و مقتضی آن لطف و کرم بر دودمان معظم آن بود که بدعای دولت مشغول باشند و در شناخت و شکر آلاء باقصی الغایه کوشند و از کفرانِ نعمت احتراز نمایند و با داءِ شکر گزاری در مقام عبودیت و نیاز آیند وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ، تسبیبِ این مقدمات و تمهید این کلمات قضیهٔ میرزا قیدو است که آنحضرت بچه نوع تربیت او فرموده در حالتی که پدرش میرزا پیر محمد را پیر علی تاز شهید کرده آنحضرت کشندگان او را بالعقوبت تمام قتل کرده

و حکومت بلخ بمیرزا قیدو داد و چون ایل و الوس او بسیار شده رایتِ دولت برافراشته عنایت ممالک گرمسیر و قندهار و بلاد سند تا حدود هند بر و مسلّم داشت و در آن بلاد چنان قوی شد که پیش خضر خان والی هندوستان فرستاده پیغام داد که سکه و خطبه | در ممالک هند از شهر قنوج (۳۱۶ ب)
تا حدود ملتان بنام او کنند و با وجودِ آنحضرت بدین نوع جرأت اقدام نمود، و در وقتی که امیر بهلول برلاس و حسن ختاجی باغی شده قصد او کردند و او گریخته صورت واقعه نمود و حضرت خاقان سعید ده هزار سوار مقرر فرمود که بآنجا رفته شاهزاده را بمقرّ عزّ او رسانند و میرزا قیدو بقوّتِ این خبر بر مخالفان مستولی شد، با این همه الطاف چون موکب ظفر شعار در گرمسیر و قندهار قشلاق فرمود و میرزا قیدو جای خود گذاشته از شرایط خدمت تقاعد نمود و مرحمت پادشاهانه فوجی نفر ستاد که او را بعنف آورند و روی از آن طرف تافته امراء را فرمود که با او بلطف و مدارا معاش کنند و چون این گرده او را بپایهٔ سریر اعلی رسانند و چون شاهزاده بمجلسِ همایون رسید بعین عنایت ملحوظ شد چنانچه شرح این احوال بتفصیل و اجمال گفته شد و شاهزاده چندگاه در دار السلطنه هراة باحترام تمام گذرانید و چون طالع وارون و بخت نگون روزگار او را آشفته گردانید وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ جمعی ملازمان فتنه جو تخیلاتِ سلطنت و تسویلاتِ شیطنت در خاطر شاهزاده نشانده او را بر آن داشتند تا بی موجبی شب دوشنبه نوزدهم رجب از ظاهر دار السلطنه عازم قندهار شد چه اعوان و انصار او در آن دیار بسیار بودند و هم در ساعت خبر بسمع اعلی رسید آنحضرت میرزا بایسنغر را فرمود که با دلاوران پسندیده و دلاورانِ کار دیده بمباد پایان چون عمر شتابان بجانب ولایت هراة رود، روان شدند، و امیر حسن صوفی ترخان و امیر فرمان شیخ و جمعی امراء بر اثر شهزاده روان شدند، و میرزا قیدو نیمشب بقریهٔ توران رسید، و بوته داروغه او به شهر می آمد نوکران میرزا قیدو خواستند که اسپان بوته را بگیرند و نتوانستند، و مردم بوته دانستند که شاهزاده رو براه فرار بل ادبار نهاده، بوته باز گشته قاصدی چون باد پا و به فرستاده و شرح واقعه پیغام داد، میرزا قیدو صباح بحوالی او به رسید، و نوفِ او بهیان دانست، مجالِ توقف نمود بسرعت عزیمت نمود، خواجه نظام الدین که ضابط ولایت بود با جمعی در عقبِ او روان شد و شاهزاده ساعت بساعت ایستاده جنگ می کرد تا جنگ کنان بمزرعهٔ ناب رسیدند، میرزا قیدو

در پناه دیواری بکمین کرد و چون نظام الدین شیرازی داد بهیان از و گذشتند میرزا قید و بر ایشان تاخت و مجموع را پریشان ساخت و خواجه نظام الدین را زخمی سخت رسید، و میرزا قید و بقریهٔ سیرز رفته مردم آنجا نیز آگاه بودند، ملک قطب الدین سر راه گرفته جنگ مردانه کرد و بهلول را که پشت سپاه میرزا قید و بود بقتل آورد، و میرزا بایسنغر چاشتگاه بقصبهٔ او به رسید و زخمیان مزرعهٔ ناب را دید، با وجود شدّتِ گرما و حرارت هوا نه از قوت آنجماعت که فدائی شده اند در دل پاسی، و نه از عدّت ایشان که بی باک گشته اند در خاطر هراسی **بیت**

چو رستم رخش را از صف برانگیخت وز آن شورش چو دریا کف برانگیخت

و میرزا قید و را در حوالئ قریهٔ سیرز زمانی توقّف شده بود و منغلای میرزا بایسنغر با و رسیده و پهلوان محمود و ندانی بهادری تمام نمود، و دشمنان را کجا در خیال میگشت که میرزا بایسنغر بنفسِ شریف با و رسد، ناگاه ماهِ رایتِ شاه از افق معرکه طالع شد و آفتابِ (ورق ۳۱۷) ۱۳۱۷

طلعتِ عالم افروز از مشرقِ سعادت بر آمد، میرزا قید و متحیّر گشته پیاده شد دست به بند داد و گردن بکمند نهاد ع

کجا روم که کمندِ تو میکشد بازم

وامیر فرمان شیخ او را بسته پیش میرزا بایسنغر آورد ع

بقیدِ شاه قید و شد مقیّد

باقی مخالفان جمعی در قیدِ اسار گرفتار آمد و فوجی براهِ فرار رفتند، و میرزا بایسنغر فرمود که کسی را زحمت ندهند غیر صدر جهان که محرک فتنه بود (و) بیاسا مخصوص گشت، و شاهزاده مظفّر و منصور معاودت نموده میرزا قید و را مقیّد بخدمتِ حضرت خاقان سعید رسانید **بیت**

زهی سعادت و اقبال آنچنان پدری که از مساعدتِ بخت آن پسر دارد

و حضرت اعلی شکر نعماء حق تعالی بجای آورد و در سیاستِ اصحاب جرایم بموجبِ مصلحت و مقتضی شریعت عمل نمود، و میرزا قید و را در قلعهٔ اختیار الدین حبس فرمود و جمعی که آثارِ شجاعت اظهار کرده بودند همه را رعایت و عنایت فرموده پایهٔ قدر شان از اقران گذرانید،

ذکر ولایات که بشاهزاده جلال [الدنیا و] الدین میرزا سیورغتمش برسمِ سیورغال مفوّض شد

چون خاطرِ خطیر پادشاهِ گردون سریر را از جانبِ میرزا قید و فراغت روی نمود ولایاتی که مفوض بجانب او بود بفرزند سعادتمند دُرّ صدفِ جلال و درّیِ فلکِ اقبال جلال الدین میرزا سیورغتمش برسم سیورغال عنایت فرمود، و تمام ولایات کابل و غزنین و قندهار و افغانستان با اعمال هندوستان که تعلق بمیرزا قید و داشت مجموع آن ممالک را بتصرّف نوّاب فرزند دولتمند باز گذاشت و فرمود که چنانچه اقتضاء رای رزین و اهتدای عقلِ دور بینِ او باشد رعایت رعایا و حمایتِ برایا که زادِ معاد و عتادِ یوم التّناد (۱) ست پیرایهٔ سیرت و سرمایهٔ سعادت سازد و باخلایق که ودایع حضرت خالق اند طریقِ مرحمت و سبیلِ معدلت مسلوک دارد که اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ و در حراست حدود بعدل و کیاست احتیاط و سیاست بجای آورد و راهها از دزدان و قطّاع الطّریق پاک گرداند، و حفظِ مسالک از لوازمِ ضبطِ ممالک داند، و در همه ابواب لطفِ مجاملت و حُسنِ معاملت رعایت نماید، و همگنان را بنظر عنایت ملاحظه فرماید تا نام نیک ما را و او را حاصل آید، انشاء اللّه تعالی؛

و پادشاه جم اقتدار چندان فرایدِ فواید و دُررِ شاهوار در کنارِ خاطرِ او یادگار نهاد که جوهر شناس عقل با کمال دانائی از معرفتِ قیمتِ آن قاصر آمد و ناطقهٔ سخن سرای قلم با چندان جولان در میدان معانی و بیان از شرح فواید و منافع آن عاجز شد،

شاهزاده چون دید که حضرتِ خاقان سعید جواهر الفاظ در سلک عبارات انتظام داد و ابواب وصایا و نصائح بر روی (دولت) او کشاد روی تواضع و مسکنت بر خاکِ عجز نهاد و گفت که **بیت**

ای شهریارِ وقت و شهنشاهِ روزگار جاوید باش در کنفِ لطفِ کردگار

بنده بمین درگاه که مدارِ لطف وکرم وملاذِ سلاطینِ عالم است حلقهٔ بندگی درگوش وغاشیهٔ چاکری بردوش دارد **بیت**

بربن آستان همچو خاکِ درم　　کمربستهٔ حکم وفرمان برم

وشاهزادهٔ نامدار دُرهای شاهوار که پدرِ بزرگوار برفرق روزگارِ او نثار (دا یثار) فرموده بود

(۳۶۷ ب) همه رابگوشِ هوش استماع نمود | وبا مجموع خیل وحشم وعبید وخدم عازم آن ولایت شد، واکابرِ آن ممالک دراقامت خدمت ومداومتِ ملازمت بریکدیگر سبقت نمودند،

ذکر توجه حضرت خاقان سعید بعزم زیارت مشهد مقدس منور معلا

سلطانِ عالی شان اوایلِ شعبان عزیمتِ زیارتِ سلطانِ خراسان **بیت**

علی ابن موسی رضا گوی ولیس　　که القاب یابد ز نامش کمال

فرمود وچون بآن مقام متبرک ومشهد مبارک رسید شرایطِ زیارت بجای آورده نذور وصدقات بمستحقان رسانید وقندیلی سه‌هزار مثقال طلا که آنحضرت بحُسنِ ارادت ساخته وپرداخته فرمودکه درگنبد مرقد آویختند وپیش ازین مهد علیا گوهرشاد آغا مسجد جامعی درجوارِ قبهٔ حضرت امام علیه الصلوٰة والسلام بنانهاده بود درغایت تکلّف وتزیین ودرین ایام نزدیک با تمام رسید وآن عمارت با لطافت درنظر حضرت خاقان سعید بغایت مستحسن نمود، وآنحضرت چهارباغی وسرائی درجانب شرقی مشهد طرح انداخته بکمّل ساخت که هرگاه عزیمت زیارتِ مشهد نماید موکب همایون درآن باغ وسرا نزول فرمایند،

وآنحضرت ازمشهد بطرف شهرطوس رفته ومیامن آن مزارات بابرکات دریافته بعزم معاودت بجانب دارالسلطنهٔ هراة نهضت فرمود وغرهٔ رمضان درمستقر دولت فرودآمد،

ذکر احوال ولایات ماوراءالنهر درین سال

شاهزادهٔ جوان بخت زیبندهٔ تاج وتخت مغیث الدین میرزا الغ بیگ بادشاهی بود حکمت پژوه وشهریاری صاحب شکوه، درروزگارِ دولت وایّامِ ایالت اودرعتبتِ مملکت

ماوراءالنهر وترکستان ازظلماتِ ظلم بسرچشمهٔ آبِ حیاة عدل واحسان رسیدند وجمیع خلایق درحدایق امن وامان وچمن فراغت ورفاهیت آرمیدند، درتربیتِ اربابِ حقایق بهمه بادشاهان جهان سابق وفایق بود ودرتجدید معالمِ عدل وتاکیدِ مراسم فضل جهدِ بلیغ وسعی جمیل بوجهی نمودکه انوارِ شواهد وآثارِ دلایلِ آن برروی روزگار واضح ولایح خواهد بود **بیت**

درگهش کعبهٔ حاجات خلائق بودی　　حضرتش مجمع ارباب حقایق بودی

وادب این تدوین آن بودکه قلم فرخنده رقم هرجا بنام والقاب آن پادشاه عالیجناب رسد طناب سخن بحدِ اطناب کشد اما چون دراوّل کتاب عذرِ آن خواسته نخواست که تجویز تغییرکند وچون حدیثِ انتخاب درباب بسط القاب گذارش یافت جواد خوش خرام قلم عنانِ سرانجام رقم بصوبِ حکایاتِ مرغوب وضبطِ سخنانِ خوب خواهد رفت **بیت**

ازصدای سُخن خوب ندیدم خوشتر　　یادگاری که درین گنبدِ دوّار بماند

فی الجمله میرزا الغ بیگ اوایلِ محرّم ازیورتِ قشلاق بنواحی خجند بدارالسلطنهٔ سمرقند آمد چنانچه گفته شد، واوایلِ صفر لشکری که بجانبِ خوارزم بمددِ امیرشاهملک رفته بود مظفّر ومنصور بازآمد، ودهم صفر خبرِ وفاتِ خانِ مغول رسید ودهم ربیع الاوّل نوکر صدّیق بهادر ازجانب کاشغر آمده عرضه داشت کرد ایس اغلان نقش جهان راکه خان جته بود بقتل آورده ودرمیان مغولان آشوبست **بیت**

چو در لشکرِ دشمن افتد خلاف　　توشمشیر خودرا بمان درغلاف

میرزا الغ بیگ معتمدی بتفحّصِ احوالِ امرای مغول ارسال نمود وجمعی مغولان که دراُرکِ سمرقند محبوس داشت اطلاق فرمود، وشاهزاده [ورق ۳۱۸] محمد جوکی ماه رجب عازم ماوراءالنهر شد وچون (۳۱۸ الف) ازجیحون عبور نمود میرزا الغ بیگ جمعی امرا را برسم استقبال ارسال فرمود وبرادران چون مه واختر سعد دربرجِ جهانداری قران کردند وچون دوگوهر عالم افروز دردُرجِ کامگاری قرین شدند **بیت**

دوشهریار گزین ودونامدار مَهین　　دواختیارِ زمان ودوافتخارِ زمین

ومیرزا جوکی درباغ دلکشا فرودآمد ومیرزا الغ بیگ چندروز پیوسته شرایطِ ضیافت بهرگونه لطافت بجاآورد وساقیانِ ماه سیما ومطربانِ زهره نوا بادهای گلرنگ بآوازِ عود وچنگ

می پیمودند و عقل و هوش از جان بیدلان می ربودند ع

مطرب و ساقی صلای عیش و راهِ دل زدند

درین اثنا معتمدی که بتفحص احوال مغولستان رفته بود باز آمده شرح پریشانی آن دیار بعرض رسانید و میرزا الغ بیگ خاطر همایون از اطراف جمع ساخته میرزا محمد جوکی را انعام پادشاهانه فرمود و باتفاق عازم خراسان شدند، و منتصف شهر شوال رایات خورشید سای و اعلام عالم آرای آن دو شاهزادهٔ جهان بخش آسمان رخش. **بیت**

دو خورشید فلک قدر و دو جمشید همایون رُخ | جوانمرد و جوان بخت و جوانِ عمر و جوان دولت

از سمرقند بیرون آمده بیست و ششم شوال در زمانِ سعادت و اقبال بدار السلطنهٔ هراة رسیدند و حضرت خاقان سعید که بر سمِ قوشلامشی بولایت فراه رفته بود چون بدولت و سعادت معاودت فرمود شاهزادگان شرایطِ استقبال بجا آورده در رباط امیر داؤد شرفِ دستبوس دریافتند، و آنحضرت دربارهٔ فرزند سعادتمند انواع نوازش و عنایت فرموده طوی های پادشاهانه ترتیب نمود و رخصتِ مراجعت ارزانی داشته شاهزاده پنجم ذی الحجه بدار السلطنهٔ سمرقند رسید،

وقایع سنه اثنتین و عشرین و ثمانمایه

آمدن ایلچیانِ خطای کرّت ثالث

سابقاً در شهور سنه عشرین مذکور شد که دایمنگ خان پادشاه خطا ایلچیان بدرگاه همایون فرستاد و حضرت خاقان سعید اردشیر تواچی را همراه ایلچیان روان فرمود درین ایام اردشیر باز آمد احوال آن ولایت و رسیدن ایلچیان بموقف عرض رسانید، و آخر رمضان ایلچیان بی ماچین و خان ماچین بهراة آمدند و پیشکش و بیلاک و مکتوب گذرانیدند، و مکتوب پادشاه خطا بقلعه ایشان نقل کرده شد،

طریق خطاییان آنست که در مکتوب نام پادشاه در اوّل سطر نویسند و سطرها بمقداری

اندک ازان فروتر گیرند، و هر جا در اثناء مکتوب بنام خدای تعالیٰ رسند بآنجا که رسیده باشد گذارند و باز نام الله تعالیٰ از اوّل سطر گیرند، واگر چنانچه بذکرِ پادشاه رسید همین طریقه سلوک دارند، و این مکتوب که درین تاریخ فرستادند بهمان طریق لفظاً باللفظ نوشته شد،

صورتِ مکتوبِ خطا بلا تغییر

دایمنگ پادشاه معظّم نامه ارسال میفرماید به

شاه رخ سلطان ماتائل میکنیم

خداوند تعالیٰ دانا و عاقل و کامل بیافریده او را تا مملکت اسلام ضبط کند، سبب آن مردمان آن مملکت | دولتمند گشته اند سلطان روشن رای و دانا و کامل و خردمند (۳۱۸ پ)

و از همه اسلامیان عالی تر و بامر

خداوند تعالیٰ تعظیم و اطاعت بجا آورده و درکار او عزّت داشت نمود که موافق تائید آسمانیست، ما پیشتر ازین ایلچیان امیر سرای لیدا باجمعهم فرستادیم بنزدیک

سلطان رسیده اند، بآداب رسوم اکرام و اعزاز بسیار فرموده اند، لیدا و جمعهم بمراجعت رسیدند (و) عرض نمودند، بر ما همه روشن و معلوم گشت ، و ایلچیان بیگ بوقا وغیره بلیدا و جمعهم باهم هدایا شیر و اسپان تازی و یوزان و چیزهای دیگر فرستادند همه بدین درگاه رسانیدند، ما همه را نظر کردیم صدق (و) محبّت ظاهر گردانیده اند، ما بغایت شاکر گشتیم، دیار مغرب که جای اسلام است از قدیم دانایان و صالحان هیچکس از سلطان عالی تر نبوده باشد، و مردمان آن مملکت را نیک می تواند امان و تسکین دادن که بر وفق رضای

حق است عزّ جلالهٔ چگونه

خداوند تعالیٰ راضی و خشنود نباشد، مردانه مردان باهمدیگر بدوستی بودند، دل بدل چو آیینه باشد اگرچه بعد مسافت باشد گویا در نظر هستی همّت و مروّت از همه چیز عزیز تر است لیک در تبع آن نیز چیزی عزیز شود، اکنون علی الخصوص لیدا و جانکقه

باجمهم با ایلچیان بیگ بوقا وغیره را باهم فرستاده شد که نزدیک سلطان هدایا سونقوران هفت دستست که برسانند، این سونقوران را ما بدست خود پرانیده ایم ونیز هدایا کما مع غیرهم فرستاده شد، سونقوران اگرچه در مملکت چین ما نمی باشد لکن علی الدّوام از اطراف دیار برای ما تحفه می آرند بسبب آن کمی نیست، در آن جای شما کم یاب بوده است، خاصانه ارسال داشته شد تا مقابل همت عالی سلطان فرچی باشد، اگرچه اشیا کمینه است لیکن چو صلهٔ محبت ما باشد بقبول سلطان وصول یابد، من بعد می باید که صدق محبت زیاده شود وایلچیان وتاجران پیوسته آمد شد کنند ومنقطع نباشد تا مردمان همه بدولت امن وامان ورفاهیت باشند، البته خداوند تعالی لطف ومرحمت زیادت گرداند، انیست که اعلام کرده شد، تمّت،

ومکاتیب ایشان هر کرّت که پیش حضرت [ورق ۳۱۹] سلطان آفاق آورده اند سه مکتوب بوده ودر هر مکتوبی سه نوع خط، یکی باین خطّ مشهور که این سواد نوشته شد بعبارت فارسی، ودیگری بخط مغولی که خط الیغور انست بزبان ترکی، ودیگری بخطّ ختائی وزبان اهل ختائی، مضمون هر سه خط یکی، ومکتوب دیگر هرچه فرستاده بودند از جانوران وتقوزات وهدایا دران مکتوب مفصل ساخته همچنین بهر سه زبان وهر سه خط ویک مکتوب بمثال خط راه هم همین طریق بهر سه زبان وهر سه خط وتاریخ ماه وسال از ابتدای حکومت آن پادشاه نوشته باشد ع

زنیسان بود حکایت وخطّ ختاییان

ذکر تزویج میرزا محمد جوکی بهادر با مهرنگار آغا دختر پادشاه مغولستان

درآن زمان که شمع جهان پادشاه مغولستان پسر خضر خواجه خان دعوت حق را اجابت کرده وبرادرش محمد خان لسلطنت الوس مقرر شد ایلچیان پیش حضرت خاقان سعید فرستاده اظهار انقیاد کرد، آنحضرت امیر حسن کار اکه بآداب رسالت آراسته بود وچند کرّت

درزمان حضرت صاحبقران بمغولستان رفته مصاحب ایلچیان روان فرمود واقتدا بفرمودهٔ تناکحوا تو الدوا وانکا ثروا نمود واز برای فرزند سعادتمند بیت

نخل باغ پادشاهی دُرِّ دُرجِ سلطنت
مطلعِ نورِ الهی آفتابِ دین وداد

اعنی میرزا محمد جوکی بهادر کریمهٔ از خاندان سلطنت ودودمان خانیّت خواستگاری نمود، محمد خان بغایت شادمان گشته قرائن محبت باوسائل قرابت دست درهم داد ومهد علیا مهرنگار آغا دختر شمع جهان نبیرهٔ پادشاه خضر خواجه که درمیان کرام بنات وابکار مخدرات چشم وچراغ دودمان سلطنت وفرع خاندانِ خانیت بود، جمعی ارکانِ دولت همراه ساخته با تجمّل هرچه تمامتر از مغولستان روان فرمود، وهودج عصمت پناهش بیست وپنجم رمضان بظاهر دار السلطنت هراة رسید وشرایط استقبال بجای آورده، مهد علیا گوهرشاد آغا طویهای پادشاهانه ترتیب نمود وفرمود که درباغ زاغان مجلسی نمودار روضه رضوان بنگارخان ختن وچین آرایش وتزیین یافت وخرگاها هما وسایه بانها سر بسپهر افراشته درمیان النگ خرگاهی بزرگ فلک پیکر گردون منظر وشادروان کیوانِ محل بفروغ واوانی خسروانی آراستند ومحل ومقام هر یک از خواتین [دکلین] اغول معیّن گشت، شاه زادگان وامراء وارکانِ دولت وایلچیان اطرافِ مملکت ما سادری مقرّر شده، یساولان بر اسپان خاص نشستند وبه تیریا سال راست کردند، ودر خوبترین طالعی وبهترین ساعتی کواکب از برج شرف تافته وقمر در طربخانه ثور شرف یافته کار تزویج پرداختند وماه منوّر را قرینِ آفتاب انور ساختند وجواهر ولالی بر سر پیرزین افشاندند وزهرهٔ دولت را پهلوی مشتری سعادت نشاندند وسرو چمن خلافت وغنچهٔ باغ خانیّت را بآیین شرع نبوی وقوانین دین مصطفوی صلی الله علیه وآله وسلّم دست بیکدگر دادند بیت

دو اختر براوج سعادت نشان
نمودند بر تخت شاهی قران
یکی مهر برج سپهرِ جلال
دگر گوهر درج حسن وجمال

حسن جشن از نیکویان سرو قد گلعذار غنچه دهان وشاهدانِ ماه پیکر حور لقا گر بوستانی بود پر گل ونسرین، واستانی نمود پر زهره وپروین بیت

همه شکر لب وبادام چشم وپسته دهن
بنفشه زلف وسمن روی ونسترن رخسار

(۳۱۹ ب) مجلس انس و خرمی ببسان بهشت برین آرایش یافت و آفتاب عیش و عشرت بر اطراف مملکت تافت، ساقیان ماه منظر جام جان پرور به مشتاقان رسانیدند و مطربان شیرین لقا نوای روح فزا از مزمر زهره می گذرانیدند، مطربان شکرین انفاس از هر گونه قول زهره را شرمنده در قانون مزهر ساختند و چون ایام جشن همایون بانجام رسید حضرت خاقان سعید جمعی را که ملازم هودج مهد عالیه آمده بودند انعام تمام فرموده و شاهزادگان و آغایان و ارکان دولت چند روز طویها کردند، و فرستادگان محمد خان آخر شوال اجازت مراجعت یافته عازم مغولستان شدند، و آنحضرت تابستان در حدود بادغیس ییلاق فرموده با ارکان دولت مشورت نموده عزیمت یورش آذربایجان تصمیم یافت،

احوال ممالک ماوراء النهر درین سال

در اوایل این سال هفتم ماه محرم مکرم بانوی عظمی و خاتون کبری آغا بیگم دختر میرزا محمد سلطان که حرم محترم میرزا الغ بیگ کورگان بود بدار الجنان رحلت نمود، در گنبد مدرسهٔ والدش مدفون شد، و میرزا الغ بیگ با وجود کمال وقار بی صبر و قرار شده قطرات عبرات بر صفحهٔ رخساری ریخت و هر نفس از آه و فغان شعله های آتش می انگیخت بیت

شد گرم دمش چون نفس کورهٔ آتش شد تنگ دلش چون دهن کوزهٔ سیماب

عاقبت دست وقار در دامن اصطبار زده دهان گوهر نثار بآیهٔ کریمهٔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کشاده و ترویح روح او را صدقات بمستحقان داد و رسم آش و اطعام و ختمات کلام ملک علام بجای آورد،

و ابو اللیث از جانب اندگان آمده بعرض رسانید که پسر شیر بهرام از جته گریخته بکاشغر آمد و جمعی دیگر متعاقب می رسند، و در سلخ ربیع الآخر براق اغلان از الرس اوزبک روگردان شده التجا بآستان میرزا الغ بیگ کورگان آورد و شرف دست بوس یافته به عنایت مخصوص شد و در سلک شاهزادگان منتظم گشت و چند گاه در سمرقند بود، و میرزا الغ بیگ براق را بپادشاهانه فرموده اجازت مراجعت یافت، و اواخر ماه رجب از کاشغر خبر آمد که دختر

امیر خدای داد قصد پادشاه کرده میان مغولان بلقان است، و در آخر همین ماه ایلچیان خطا که اردشیر تواچی همراه ایشان آمده بود بسمرقند رسیدند و پیش کش های خاصه میرزا الغ بیگ گذرانیدند و شاهزاده ایشان را طوی خورانیده غرهٔ شعبان بجانب خراسان فرستاد و سخن آمدن ایشان بخراسان مشروح گشت،

و میرزا الغ بیگ اوایل شعبان عزم یورش تتاق فرموده امیر اسکندر رهند و بوتارا در سمرقند تعیین نمود و از باغ دل کشا بقرابلاق رفته و آنجا نوکران امیر خداداد از جانب مغول آمده شرف زمین بوس یافتند و روز دیگر نوکر صدر اسلام تواچی از طرف جته رسیده اسپان پیش کش بعرض رسانیدند، و جناب میرزا الغ بیگ بر گذر چناس از آب خجند گذشته، حسن کامه خدمت مهد علیا مهر نگار خانکه که شرح آمدن او بخراسان مذکور شد رسید و میرزا الغ بیگ جهت ثمرهٔ شجرهٔ خانی سوار شده او را بآیین و ترتیب گذرانید، و از تاشکند کوچ فرموده نزدیک بورلاق فرود آمد، و آنجا شخصی بال هونام از جانب اوزبک گریخته آمد و خبر پریشانی اوزبکیان آورد، و بازرگانی هم از آن طرف رسیده موافق خبر سابق گفت میرزا الغ بیگ عزیمت معاودت نمود و امیر ارسلان خواجه ترخان [ورق ۳۲۰ ا] و امیر یادگار رمضان را رعایت و اجازت فرموده (۳۲۰ ل) جمعی سردار مقدم محمود ترخان را بطرف کاشغر روان ساخت و در آن صحرای دل کشا شکار انداخت و بیست و هفتم رمضان از آب سیحون عبور نموده دوم شوال بسعادت و اقبال در سمرقند بی مانند نزول اجلال فرمود، و ایلچیان خطای که از خراسان بازگشته بودند ایشان را طوی داد و قاصد همراه ایشان بجانب خطای فرستاد، و آخر شوال عازم بخارا شده اکابر آنجا شرائط استقبال بجای آوردند، و چهارم ذی قعده در ارک بخارا فرود آمد و دیگر روز بقریهٔ اردو کجن رفته نوکران امیر شاه ملک از جانب خوارزم رسیدند و جانوران پیش کش بعرض رسانیدند، و شاهزاده دهم ذیقعده بمدرسه که معمار همت عالی او ساخته بود درون بخارا درآمد و طلبهٔ علم و ارباب استحقاق را انعام نموده رعایت فرموده عازم سمرقند شده در قریهٔ کوفین امراء که بجانب کاشغر رفته بودند باز آمده درین منزل بموکب همایون پیوستند، و بیست و سیم ذی الحجة بدار السلطنة سمرقند فرود آمد،

ذکر احوال فارس و عراقین و آذربایجان درین سال

درین سال مملکت فارس بحسن معدلت و یمن مرحمت شاهزادهٔ عالی جناب مفتبر سیر وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا و مدبّر بر وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ آتَیْنَاهَآ اِبْرَاهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بیت

خاطر عاطرش مفتبر تر ظاهر طاهرش مدبّر بر

معزّ الدنیا والدین ابو الفتح میرزا ابراهیم سلطان در نهایتِ رفاهیت و کمال جمعیت بود و همچنین دار الامان اصفهان بعدل و احسان میرزا رستم معمور و آبادان اما ولایاتِ عراق عرب و بعضی از عراق عجم و ممالکِ آذربایجان از جور و طغیان امیر قرا یوسف ترکمان ویران، و رعایا از ظلم و بیداد در فریاد و افغان بودند، همه کس روی نیاز بر زمین داشته و دست دعا بآسمان بر افراشته بیت

در همه ملک آن طرف بود ز جورِ ترکمان روی نیاز بر زمین دستِ دعا بر آسمان

وقایع سنه ثلاث و عشرین

ذکر نهضتِ حضرت خاقان سعید بجانب مرو

چون سلطان هفت اقلیم گردون رایتِ همایون بر افراخت و آفتاب عالم آرا سایهٔ سعادت بر بیتِ شرف انداخت و غزالهٔ سپهر از آبگیرِ حوت میلِ چراگاهِ حمل نمود و قوی نامیه در اطرافِ صحرا و بساتین عمال سبزه و ریاحین را عمل فرمود بیت

شاهِ انجم چو مشرف کند ایوانِ حمل عاملِ نامیه را باز فرستد بعمل

حضرت خاقان سعید بطریقِ قوشلامشی عازم ولایت مرو شد و چند گاه در ان فضای دل کشا بجانور پرانیدن و یوز دوانیدن نشاط و انبساط نمود، و باز چون تیر از شصت شاه جهانگیر پرواز می کرد و بانسرِ طائر سپهر از می شد و از آوازِ طبل کره و صحرا پر صدا می ساخت و بزخم

شهپر مرغ تیز پر از بالای گردون بزیر می انداخت و ز ناز شرو دیدنِ نخچیر همه تن چون پرویز چشم گشته بود و از خونِ شکاری چشمِ او چون دیدهٔ کبک کوهساری چشمهٔ خون می نمود، و چند روزی چون بعیش و خرّمی گذرانید عنانِ سمند جهان پیمای بصوبِ ییلاق جانفزای بادغیس معطوف گردانید و از آنجا عزم دار السلطنهٔ هراة نمود و عزیمت یورش آذربایجان مصمّم فرمود،

(۳۲۰ ب) ذکر یورش عراق و آذربایجان و فتح آن ممالک بعونِ ملکِ مستعان

حضرت ایزد متعال تعالی شانهٗ تاج دولت و اقبال سعادت مندی را کرامت فرماید که بهمّت عالی نهمت تقویت دین مبین و تمشیت شرع سید المرسلین نماید، و سریر سلطنت و جهانداری مسند دولت مندی تواند بود که انوار آفتاب عدلِ او در اطرافِ عالم آثار ید بیضا نمود، و چون حضرت خاقان سعید از بدایاتِ احوال تا نهایات سلطنت و جلال طریقهٔ سلوک داشت ضمیر منیر همه عمر برین شیوه گماشت لا جرم عنایت الٰهی بحکم اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا در هر حرکتی فتحی و برکتی میسّر می گردانید، و فیضِ فضلِ نامتناهی بموجب وَیَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا از هر طرف بشارتِ نصرت و ظفر بمسامعِ جهانیان می رسانید، هر روز قواعد دولت محکم دیگر می یافت و هر زمان معاقدِ سلطنت استقرار دیگری می گرفت سرادق اقبال سر بذروهٔ فلک الافلاک رسانیده، و شادروانِ آمال ظلالِ جلال از ایوانِ کیوان گذرانیده، بیت

خاقان اکبر که قدر داوش قضا مدرع ظفر یک میخ در عشش بر کمرِ چرخ مینا داشته

و از شواهد این مقال و دلایل این احوال فتح ممالک عراق و آذربایجانست، که چون رایات ظفر آیات متوجه آن ولایات شد نصرت و ظفر با حسن صور و ایسرِ وجوه میسّر گشت،

و باعث برین عزیمت آن بود که آنحضرت نوکری صدیق نام بجانب امیر قرا یوسف ارسال نمود و پیغام فرمود که امیر یوسف باید که براه موافقت آید و از طریق فساد و شیوهٔ صلاح و سداد گراید، و صدیق مضمون رسالت به ادا رسانیده امیر قرا یوسف المرات

عصیان ظاهر گردانید و صدیق باز آمده مصدوقهٔ آنچه مشاهده نموده بود معرضه داشت و گفت امیر قرا یوسف سودای ارتقای مدارج سلطنت و تمنای (اعتلای) معارج دولت در خیال دارد، و خود را دران مملکت سلطانی باستقلال می شمارد، امرای اطراف اوامر او را مطیع اند و فرمان او دران ممالک مطاع است، حصون حصین ساخته و قلاع متین پرداخته، رسوم شرعیه مختل و بقاع خیر فی رونق و معطّل، ایام و لیالی بفسق و فجور می گذرانند و خیال استقلال دماغ او را مخبّط می گرداند، چون شرح این احوال بمسامع جلال رسید و ازان زمان که سلطان سعید شهید معزالدین میرزا میرانشاه کورگان را در ممالک آذربایجان آن واقعه هائله روی نمود همیشه همت عالی نهمت حضرت خاقان سعید بر انتقام مخالفان و اخراج آن ممالک از قبضهٔ تصرف متغلّبان مصروف بود فامّا بسبب موانع که در اطراف ممالک محروسه واقع می شد عزیمت آن طرف در عقده توقف می ماند، درین ولا چون عنایت یزدانی و تائید آسمانی از حد ختطای تا نواحی عراق عرب و آذربایجان و از اقصای ترکستان تا پایان هندوستان در قبضهٔ اقتدار قرار یافت انوار عزائم پادشاهانه که قرین قضا و قدر و همنشین فتح و ظفر است بر تسخیر عراق عرب و آذربایجان تافت بیت

خطهٔ ایران و توران چون سلیمان زمان … یافت در زیر نگین آمد خطاب از آسمان
کین زمان شمشیر کین بر فرق ترکمان آزمای … در دیار ترکمان نی ترکمان نی ترکمان

(۵۳۱) [ورق ۳۳۱] و فرمان همایون نفاذ یافت که امرای تواچی سامانات لشکرها باز طلبند و سپاه از مواضع در جنبش آمده بمیعاد مقرر «لَا يَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً» بمحل معین جمع آیند و وجه مواجب و مرسومات مالی موفور و نقدی بی حساب برسم الکا عنایت فرمود و ترتیب مصالح مجادله و مقاتله و اسباب استعداد محاربه تعیین نمود، و سی هزار دست جیبای کمل در جیباخانهٔ همایون موجود بود، و هزار دیگر بران افزوده حکم فرمود که هنگام یورش مبارک مرتب سازند، و در ممالک محروسه از اقصای کاشغر و ترکستان و ماوراءالنهر و خراسان و زابل و کابل و سیستان و کرمان و فارس و خوزستان و اصفهان و ری و مازندران بهر ولایت یراکت از تیر و کمان و تیغ و سنان و خنجر و سپر و باقی اسلحهٔ دیگر که سپاهی را بآن حاجت افتد از اموال ممالک

بقیمت وقت گرفته بمعسکر همایون رسانند، و ایلچیان جهة سرانجام این مهام باطراف ولایات رفتند، و میرزا الغ بیگ بموجب فرمان بضبط مملکت ماوراءالنهر و ترکستان و مغولستان معین شد و ده هزار سوار از لشکرهای آن دیار مقرر شدند که درین یورش حاضر شوند، و میرزا سیورغتمش در ولایت گرمسیر و قندهار و کابل و غزنین تا نواحی هندوستان فرمان روان بود و بضبط آن حدود قیام نمود، و امیر سید احمد ترخان بحکومت خراسان مقرر شد،

و حضرت خاقان سعید پانزدهم شعبان در دارالسلطنهٔ هراة از باغ زاغان نهضت فرمود و در النگ کول ماغان نزول فرمود و بسبب حرارت هوا و جمع آمدن لشکرها چند روز دران منزل متوقف بود، و نوئین اعظم امیر شاهملک از جانب خوارزم باردوی اعلا آمد و باتفاق امیر حسن صوفی ترخان بطریق منغلای روان شدند، و موکب ظفر نشان چهارم رمضان که نیّر اعظم سایه بر برج میزان افگنده بود از کول ماغان کوچ فرموده، و از تمام ممالک محروسه سوی ماوراءالنهر پانزده هزار سوار و پیاده از اکابر و اشراف و سپاهیان با سردار تازیک برسم نامبردار معین شد که ملازم اردوی همایون باشند غیر لشکرهای مقرری ولایات، و دوازدهم ماه تربت متبرک جام رسیده شرایط زیارت آن فرخنده مقام بجای آورد، و هژدهم ماه رباط ویزباد مخیم اردوی همایون شد،

و آنحضرت در جلگای نشاپور بهوای صید و نشاط شکار فرمود و بر اسپ سپهر سیر هلال نعل چون خورشید بر سبز خنگ فلک سوار شد بیت

بنیکوئی چو تذرو و بفرخی چو همای … به رهبری چو پلنگ و بسرکشی چو عقاب

و هر طرف که بر اثر شکار می تاخت بنشان نعل آتش فشان روی زمین پر ماه و پر ستاره می ساخت بیت

پر ماه و پر ستاره شود هر زمان زمین … زان شانزده ستاره که بر چار ماه اوست

سگان تازی از حرص شکاری چون باد آتش پای گشته مانند سیل زمین پیمای شدند، و یوزان کاری جهان فراخ بر وحوش و سباع چون دیدهٔ مور و چشم مار تنگ ساختند، و موکب منصور بیست و نهم رمضان شکارکنان از نشاپور عبور نمود و میرزا بایسنغر با امرای تومان ا (۳۱۱

در مقدمه روان شد، و بیست و نهم ماه قصبهٔ بحرآباد معسکر همایون گشته رشک تختگاه کیقباد آمد، و جناب خلافت مآب بسعادت زیارت حضرت قدوة المشایخ اعتضاد المحققین شیخ سعد الدین الحموئی قدس سرّه استسعاد یافته شرایط عید صیام در آن فرخنده مقام بتقدیم رسانید، و ششم شوال بدولت و اقبال سایه بان عظمت و جلال در مرغزار خرقان باز کشیده شرف مزار بزرگوار حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرّه دریافت، و هفتم ماه بزیارت سلطان العارفین شیخ ابو یزید رحمة الله علیه فرموده وظیفهٔ نیازمندی بظهور آورد، و عاشر شوال بظاهر دامغان نزول فرموده چند زنجیر فیل که پیشتر در مازندران می بود هر یک بضخامت کوهی مهیب و بدرشتی هیکل طودی عظیم آراسته ببرگستوانها و زنگها و اسلحهٔ بی مثال **بیت**

همه زنده فیلان گردون شکوه به تندی چو دریا بهیکل چو کوه

بالشکرهای خوارزم و نسا و باورد و سملقان و جرمقان و جرجان و مازندران بار دوی همایون ملحق شدند، و چهاردهم ماه حضرت ثریا مقام چون بدر تمام از افق ولایت سمنان برآمد و شرط زیارت شیخ ربانی رکن الدین علاء الدوله سمنانی قدس الله سرّه بجا آورد، و در آن مقام لشکرهای سیستان و فراه و قهستان و نواحی گرمسیر و قندهار و هزارهٔ آقا و غزنی و کابل ضمیمهٔ سپاه ظفر پناه شدند، و در مرحلهٔ باغ امیر اعظم الیاس خواجه با لشکرها و سرداران بلدهٔ قم و کاشان شرف بساطبوس یافته بیستم شوال از درهٔ نمک گذشتند و بجد و وری در آمده نزدیک راین فرود آمدند، و در آن منزل شاهزادهٔ عالیجناب میرزا ابراهیم سلطان با سپاهی بیقیاس از جانب دار الملک فارس رسید و بعنایت و عاطفت مشرف گردید و میرزا رستم بهادر با لشکر فراوان از طرف اصفهان و امیر قناشرین و امیر چقماق از صوب یزد و کرمان بجلگاه ملک ری در آمده باردوی اعلا پیوستند **بیت**

درآمد در آن دشت لشکر چنان که در جنبش آمد زمین و زمان

سپاهی چو مور و ملخ بی شمار دلیران جنگی و مردان کار

لشکری که عدد آن در نگارخانهٔ خیال نمی گنجید و قوت وهم سیاهی آن سپاه را بمیزان فهم نمی تواند سنجید، امرای تواچی چند روز از احتیاط سان لشکرها کرده دویست هزار سوار در شمار آمد و مفصّل

بموقف عرض رسید، و امیر معصوم جاگیر از قلعهٔ شهریار متوجه زمین بوس گشته در سلک خدام انتظام یافت و چند روز موکب همایون در حدود ری توقف نمود و بتدبیر یاسامیشی اشتغال فرمود،

و از آن طرف امیر قرا یوسف در مقام تصلف و جلادت بود و در طریق شجاعت راه مبارزت می پیمود و ترکمانان دعوی مقابله و آهنگ مقاتله داشتند و نقش محاربه و قتال بر لوح خیال می نگاشتند، هر چند در برابر لشکر منصور عجز و قصور و ضعف و فتور او ظاهر بود اما اصحاب رای و فرهنگ و فارسان میدان جنگ را درین قضیه محل تفکر و مقام تحیر بود و هر کسی را در آینهٔ خاطر صورتی روی می نمود و خواطر پریشان، و از عاقبت حال که معلوم نبود همه کس هراسان، چه امیر قرا یوسف با نام بهادری استعداد تمام حاصل داشت و با وجود کمال شجاعت آلات حرب همه نیز با او بود و سپاهش را اسپان آسوده، و لشکر [ورق ۳۲۲ الف] منصور از راه دور آمده و اسپان ضعیف شده و با این همه فصل زمستان قریب، و صورت فتح و ظفر پیش مردم کم خطر بدیع و غریب، اما جمعی که نصرت ایزدی را بکرات قرین رایات ظفر آیات دیده بودند بیقین دانسته که آنحضرت مؤید من عند الله است دل بر جای داشته دغدغه بخاطر ایشان نمیرسید، (ورق ۳۲۲ ب)

و پیشتر امیر اعظم غیاث الدین شاهملک از پیش خود نوکری پاینده نام بجانب امیر قرا یوسف فرستاده بود و نصیحت عاقلانه فرموده مضمون آنکه خردمند از کاری که عاقبت آن وخیم و خاتمت آن وهیم باشد باید که احتراز نماید اگر پیش ازین حرکتی که موجب خلاف بود سهواً و عمداً واقع شد مضی ما مضی، امروز صلاح در آنست که باعتذار پیش آید و از ترک جنگ با آنحضرت ننگی بنام او عاید نخواهد شد، باید که سخن نیک خواهان شنیده ولایت سلطانیه و قزوین را بدیوان اعلا گذارد و تا حضرت خاقان سعید ممالک آذربایجان و بغداد تا دیار شام و روم بر وی مسلم دارد، امیر قرا یوسف بقوت شجاعت نه چنان مغرور بود که نصیحت و موعظت اصلاح او توان نمود، فرستاده را در تبریز حبس فرمود و از اطراف ولایات آذربایجان و بغداد و اران و موغان [و ضمایم] و توابع آن لشکر فراوان و سپاه گران جمع آورده هر چه در خزانه داشت بر ایشان تفرقه کرد و حضرت خاقان سعید **بیت**

شه دادگر داور دین پناه | چو دانست کآراست دشمن سپاه

از سر نیاز و اخلاص در مناجات حضرت بی نیاز بنده نواز چاره ساز میگفت: اگر عنایت تو بدرقهٔ طریق ظفر نباشد لشکر و عدّت عالمی هیچ است و اگر هدایت تو درین طریق رفیق نگردد راه فتح و نصرت پیچ در پیچ **بیت**

ای همه هستی ز تو پیدا شده | خاک ضعیف از تو توانا شده
از پی تست این همه امید و بیم | هم تو ببخشای و ببخش ای کریم
چارهٔ ما ساز که بی یاوریم | گر تو برانی بکه رو آوریم

ای دست اوهام از دامن ادراک کمالات کوتاه! وای پیر صائب تدبیر عقل در بیابان عرفانت سرگشته و گم کرده راه! کدام دل که در قبضهٔ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ بی چاره نیست و کدام جان که بتیغ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیدُ پاره پاره نیست، اگرچه صاحب تاج و تختیم لازمهٔ ما درماندگی و بندگیست و اگرچه خداوند اقبال و بختیم صفت ما بیچارگی و سرافگندگیست **بیت**

خداوندا همه سرگشتگانیم | اگرچه مالک ملک جهانیم
ز سر تا پا همه پیچیم در پیچ | ز پا تا سر همه پیچیم در پیچ
همه بیچاره ایم و مانده برجای | برین بیچارگی ما ببخشای

بعد از استخاره و مناجات و رفع حاجات بحضرت رفیع الدرجات روی عجز بر خاک تضرّع نهاد و از صمیم دل و صدق نیت از حضرت عزّت فتح و نصرت مسألت نمود و از سروش غیب نوید اجابت شنود و فرمان فرمود که حفّاظ و قرّاء که ملازم پایهٔ سریر اعلا بودند دوازده هزار سورهٔ فتح ختم فرمودند و حضرت خاقان سعید از سر ثبات قلب ع

ثابت و پایدار همچون کوه

پای عزم در رکاب عالم ستانی آورد و بدست حزم عنان جهانگشائی گرفته بضبط لشکر اشتغال نمود و تقدیر که یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ عبارت از آنست ابواب سعادت بر روی دولت آنحضرت بخوبتر وجهی می گشود **بیت**

(۲۲۳ب) بالو عهد فلک آنست که هر کس که کشد | از تو سر زود نهد پیش تو بر خاک جبین

آنحضرت امیر یوسفخواجه را با هزار سوار نامدار بجانب قزوین فرستاده و قاسم نوکر امیر قرا یوسف قزوین را گذاشته روی بسلطانیه نهاده و امیر یوسفخواجه اهالی قزوین را ایمن ساخته وعده داده و اکابر آنجا بدرگاه عالمپناه شتافته و شرف دستبوس یافته فرمان همایون نافذ شد که لشکریان بقزوین نروند و تعرّض نرسانند، و از آنجانب چون قاسم بسلطانیه گریخت و امیر جهانشاه پسر امیر قرا یوسف که حاکم سلطانیه بود خبر شنود بجمع ذخیره و حرب اهتمام تمام فرمود و فرمود که کاه و هیمهٔ رعایا بقلعه آوردند و ترا کمه بدین بهانه سلطانیه را غارت کردند و درهای سراها و تختهای دکانها بجهت چپر بستن بقلعه کشیدند، و هر که استعدادی داشت بقلعه درآمده باقی رعیت بجانب طارمین و گیلانات رفتند و ترکمانان مستعد جنگ و قتال و حرب و جدال شدند **بیت**

بر آراسته مردم ترکمان | بتیغ و سنان و بتیر و کمان

ذکر وفات امیر قرا یوسف کینه پرور و رسیدن آن خبر بخاقان هفت کشور

حضرت خاقان سعید هر مهمی که مطمح نظر همت عالی می ساخت و پرتو ضمیر خورشید تاثیر بر آن می انداخت امارات مَنْ صَحَّحَ الْعَزْمَ سَاعَدَهُ التَّوْفِیْقُ روی می نمود و دلائل هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ روشن و پیدا بود **بیت**

فلک در طاعت درگاه او احرام بربسته | ملک دست دعا بهر فتوح شاه بگشاده

دلیل صدق این مقدمه آنست که چون رایات آفتاب اشراق سایهٔ همایون بر ممالک عراق انداخت عرصهٔ آن ملک را نظلال مواکب نعال مراکب مکلل و مهلل ساخت و در آن ایام امیرزاده جهانشاه قلعهٔ سلطانیه را استحکام میداد ناگاه قاصدی از طرف تبریز رسید خبر رسانید که قرا یوسف در حوالی اوجان جان بحق تسلیم کرد و بهزار درد وداع جهان را وداع فرموده و ترا کمه چون سیماب در اضطراب آمده و سراسیمه شده قلعهٔ سلطانیه را ریختند و بجانب تبریز گریختند و ازین جانب قتلاق بصوب قزوین رفته بود یازدهم ذیقعده در مقام آقخواجه باردوی همایون آمده و خبر وفات امیر قرا یوسف آورد و همان روز قاضی سلطانیه مرتضای اعظم سید شهاب الدین عبدالله بدرگاه جهان پناه آمد همین خبر بسمع اعلی اسمعه الله الشائر رسانید و قوع واقعه محقق [شد] **بیت**

بی درد سر نیزه و آمد شد پیکان　　آن فتح که مفتاح امان بود بر آمد

آری حق سبحانه جناب شاهرخی را مظفر و منصور آفریده بود که بی آسیب حرب و تحمل طعن و ضرب صورت فتح بوجهی چنین خوب روی نمود و آنحضرت این معنی را از نتایج لطف یزدانی شناخت که همای سعادت آسمانی سایهٔ نصرت و ظفر بر چتر آفتاب پیکر آنحضرت و انوار نصراً عزیزاً از جبین انصار آنحضرت طالع شد و آثار فتحاً مبیناً طراز رایات همایون آمد **بیت**

اِنّا فَتَحْنا لَکَ فَتْحاً مُبِیناً　　بر عَلَم خسرو مشرق به بین

موکب جهانگشای و عنان آسمان سای بجانب سلطانیه روان شد و شهزادهٔ جوان بخت میرزا بایسنغر بفرمان خاقان ظفر شعار برسم ایلغار عازم دار الملک تبریز گشت و امیر علاء الدین علیکه کوکلتاش و خواجه قطب الدین محمد مشرف سمنانی برای ضبط اموال وجهات دیوانی در رکاب شاهزادهٔ عالیجناب متوجه شدند و شاهزاده [ورق ۳۲۳ ا] ظفر نشان میرزا ابراهیم سلطان با لشکرهای (۳۲۳ ا)
فارس از راه سجاس بجانب مراغه رفت و رایات نصرآیات چهاردهم ذی قعده بصاین قلعه رسیده پانزدهم ظاهر سلطانیه معسکر همایون مقرر شد، و رعایا بعد از رفتن امیرزاده جهانشاه پناه بقلعه برده بودند آنحضرت ترحم نمود، رعایا را که زیردست عناد پایمال بلا گشته بودند فرمود که چندان در قلعه توقف نمایند که تمام لشکر گذر رود و بعد از آن بیرون آمده شهر و بازار آبادان کنند، و امیر موسی را بضبط قلعه و محافظت رعیت باز داشت، و از سلطانیه کوچ فرموده بیست و هشتم ماه باردبیل رسید و زیارت شیخ المشایخ شیخ صفی الدین قدس سره دریافته ببرکت صحبت شیخ علاء الدین خواجه علی سلمه الله استسعاد یافت، و براه موغان هشتم ذی الحجه از آب ارس عبور نمود و نهم ماه در قراباغ اران بورت قشلاق نزول اجلال فرمود **بیت**

بهر مقام که اعلام او قرار گرفت　　معین و حافظ او بود ایزد متعال

و اشراف از اطراف و اکناف روی بدرگاه جهان پناه آوردند

ذکر عاقبت احوال امیر قرا یوسف

امیر قرا یوسف چند سال بدولت و اقبال در ممالک آذربایجان کامگار و کامران

بود و تسخیر ولایات دیار بکر و عراق عرب و بعضی عراق عجم نموده ضبط آن حدود میفرمود، درین اثنا چون از عزیمت اردوی اعلا خبر یافت نور رایش در ظلمات حیرت افتاده خضر تدبیرش در وادی حیرت راه صواب گم کرد و با خواص خود مشورت نموده رای بر آن قرار گرفت که لشکرها جمع آورده در برابر صف آرائی کرده **بیت**

تا قبضهٔ شمشیر که پالاید خون　　یا آتش اقبال که بالا گیرد

و از اطراف ممالک آذربایجان و اران و موغان و دیار بکر و عراق عرب لشکر بسیار جمع آورد و در ولایت تبریز لشکر پیاده که هرگز معهود نبود طلب نمود، و این بدعت برو مبارک نیامد و از تبریز بیرون آمده سپاهی عرض داد ذرات آفتاب فراوان و چون قطرات سحاب بی پایان **بیت**

همه بهرام طبع و کیوان هوش　　همه پولاد ترک و آهن پوش

همه جوانان نوخاسته و سراسر بزره و جوشن و تیغ و سنان آراسته غافل از آنکه **بیت**

هر کرا بخت رهبری نکند　　کوشش و جهد یاوری نکند

درین ولا قرا یوسف را عرض مرضی طاری شده بیم عظیم در صمیم ضمیر او جای گیر شد از کرده پشیمان و از گفته هراسان بود اما با وجود ندامت جلادت می نمود و لاف قتال و جدال می زد و دعوی سرکشی و استقلال میکرد **قطعه**

بساط حکومت بگسترده بود　　ولی مهلتش فرصت نداد حیات
چنین طرفه منصوبه دست داد　　زیکسوئی شه رخ دگر سوی مات

تا بحکم تقدیر ربانی و امضاء قضای آسمانی دنیای فانی را وداع کرده بسرای جاودانی رحلت نمود و پنجشنبه هفتم ذی قعده از این سرای سپنج و منزل عنا و رنج بدار القرار رفت، جماعت تراکمه متفرق شده بتجهیز و تکفین او نپرداختند و او را در همان خرگاه که وفات یافته بود انداختند و هر یک بطرفی رفته کار خود می ساختند، امیر قرا که مقدم امرا بود با قدم پاشا که محبوب ترین خواتین او بود خواستند که یکی از فرزندان امیر یوسف را بپادشاهی بردارند و باقی پیش او جمع آیند، از فرزندان کسی حاضر نبود، امیر شاه محمد در بغداد بود (و امیر اسکندر در کرکوک (۳۲۳ ب)
[و امیر اسپند بعبد الجوز] و امیر جهانشاه بسلطانیه و امیر ابو سعید در آذربایجان بودند آن نکر

بجائی نرسید و هر کس بجائی رفتند، غزان پادشاه پسر امیر مصر برادر زاده قرایوسف نفایس خزاین تصرّف نموده متوجه قلعهٔ اونیک شد و امیر قرا و قدم پاشا بطرف قلعهٔ النجق رفتند و زنیل بیگ پسر امیر یار علی که برادر زادهٔ دیگر بود بجانب اردبیل رفت و امیر بایزید کُرد مَیل کردستان نمود و امیر علی پادشاه به پسران سعد پیوست و محمد جنکی و امیر الیاس عازم دیار بکر شدند و عقد جمعیت ایشان بدینسان پریشان شد قطعه

دل منه بر دنیی و اسباب او — زانکه از وی کس وفاداری ندید
پند گیر از حال میر ترکمان — آنکه از شمشیر او خون می چکید
از نهیبش پنجه می افگند شیر — در بیابان نام او چون می شنید
عاقبت تبریز و بغداد و عراق — چون مسخّر کرد و قتش در رسید
بود وقتش گشته تاریخ یقین — هر کرا وقتش رسد خواهند دید
۸۲۳
هر که او جان باشدش بند یقین — آنچه او در منزل او جان مبید

و این بیت نیز در تاریخ فوت اوست بیت

وفات میر یوسف شاه به تبریز — کتابت شد بتاریخ کتابت
۸۲۳

القصه با وجود آنکه لشکر منصور در حوالی ری بود و [صورت] واقعه قرایوسف در نواحی اوجان روی نمود ترا کمه چنان بهم بر آمدند که میت را در خرگاه گذاشته راه گریز برداشتند و آحاد الناس خرگاه غارت کرده جامهای میت از بر او کشیدند و گوش او را با حلقهٔ طلا بریدند، پنجشنبه هفتم ذی قعده این واقعه بود جمعه هشتم سیدی محمد کججانی و باقی اکابر تبریز پاینده نوکر امیر شاهملک را از حبس بیرون آورده عذرخواهی نمودند و جثهٔ قرایوسف را از راه تبریز بطرف ارجیس بردند و در مرقد آبای او مدفون ساختند، و در وقتی که رایات همایون به ارجیس رسید جمعی نوکران میرزا بایسنغر قبر او را شگافته جسد او را دیدند که بغایت مهیب بود بیت

چون قصد مرده بعد هلاکش کسی نکرد
کاری چنین ز مردم دانا عجب نمود

ذکر رسیدن شاهزادهٔ اعظم غیاث الدین میرزا بایسنغر بدار الملک تبریز

شاهزادهٔ اعظم میرزا بایسنغر بهادر با سپاه ظفر پناه

یلان دلاور که در رزمگاه — به نیزه ربایند از چرخ ماه

منتصف شهر ذی قعده بممالک آذربایجان درآمده بدولت خانه فرود آمد و اتباع قرایوسف چون کوکب از طلوع خورشید ناپدید شدند بیت

چو خورشید چترش درفشنده شد — عدو چون ستاره پراگنده شد

و خطبه و سکّه بنام و القاب همایون آرایش یافت قطعه

خطبها را زبان بذکر تو تر — تا مَرِ سخن زبان باشد
سکّه ها را دهان بنام تو باز — تا زر در جهان نشان باشد

و اوامر پادشاهانه در آن دیار و بلاد نافذ و مسلّم شد و ملوک اطراف و گردنکشان اکناف رغبةً او رهبةً در دایرهٔ خدمت و ربقهٔ طاعت آمدند و شاهزادهٔ عالیجناب در رعایت رعیّت صورت عدالت منظور نظر عنایت داشته قاعدهٔ مملکت بر سَنَن استقامت قرار گرفت۔ و از کسانی که در دار الملک تبریز پیش میرزا بایسنغر آمدند امیر علی بیگ پسر امیر قرا عثمان بود که امیر قرایوسف او را گرفته در تبریز محبوس داشت و چون آوازهٔ لشکر با امیر قرایوسف رسید قصد قتل او کرد، امیر قرا گفت حالا لشکر [ورق ۳۲۴ ل] سنگین قاصد ماست اگر امیر قرا عثمان (۳۲۴ ل) خبر قتل فرزند شنود او نیز ازین طرف متوجه ما شود، امیر یوسف را این سخن مقبول افتاده او را مصاحب خود مقید می داشت، چون امیر یوسف وفات یافت امیر قرا بکدست جلباء مکمّل و اسب و جامه باو داده گفت: هر جامی روی اجازتست، و او نمد پوش در تبریز پیش میرزا بایسنغر آمده احوال خود عرضه داشت و جناب بایسنغری در بارهٔ او عنایت و رعایت فرموده، در وقت عزیمت قراباغ بموجب اجازت شهزاده بطرف پدر رفت۔

وشاهزاده برحسب اشارت علیه عازم صوب قلعه گاورود شد، وامیر علاء الدین علیکا مصالح رعیت ومهمات مملکت بواجبی ساخت ورسوم محدث که قرایوسف اختراع کرده بود برانداخت ونظم امور شرعیه وضبط مصالح کلیه پرداخت واکابر واشراف آن مملکت همراه او اواخر ذی الحجه در قشلاق قراباغ باردوی همایون رسیدند۔

ذکر عزیمت میرزا بایسنغر بجانب قلعه گاورود وآوردن امیر باباحاجی

میرزا بایسنغر بهادر عزم صوب قلعه گاورود فرمود، وسبب این عزیمت آن بود که امیر باباحاجی پسر امیر شیخ محمد عراقی تواحی نواحی گاورود را ضبط نموده خود را حاکمی مستقل می دانست، ودر زمان میرزا عمر امیر جهانشاه جاکو امیر شیخ محمد را بقتل آورد، ومیرزا عمر امیر باباحاجی را با جمعی امرا فرستاد که امیر جهانشاه را گرفته پیش او برند، جماعت امراء بر امیر جهانشاه مسلط شده باباحاجی را بر آن داشتند که بجهت قصاص خون پدر او را بقتل رسانید، وشرح این سخن در قضایای میرزا عمر گذشت، ودر وقت توجه میرزا عمر بجانب خراسان امیر باباحاجی توقف نموده تخلف ورزید، درین ولا که حضرت خاقان سعید سایهٔ التفات بر ممالک آذربایجان انداخت وقراباغ اران را بقشلاق همایون مشرف ساخت امیر باباحاجی توهم نموده خود نیامد وبرادر خود را بخدمت آنحضرت فرستاد، وحضرت اعلا فرمودند که با چون گناه او را عفو فرمودیم چرا خود نیامد، وحکم جهان مطاع نفاذ یافت که میرزا بایسنغر بآن طرف عزیمت نماید وامیر باباحاجی را بپایهٔ سریر اعلی رساند، وامیر باباحاجی قلعه گاورود را استحکام داده مستعد جنگ ایستاده بود، فی الواقعه که امیر باباحاجی سرداری دلاور بود چنانکه چند سال که قرایوسف دران مملکت استقلال داشت امیر باباحاجی باو طریق مخالفت می سپرد وتمنی مدید این شیوه بسر برد تا آخر کار خود پیش قرایوسف رفت وامیر یوسف بغایت ممنون شده مواضع که در اطراف قلعه گاورود بود بر و مسلم داشت چنانچه شرح این سخن در قصهٔ معاودت قرایوسف از جانب اصفهان گذشت، یعنی در سنه ست عشر (ه) قرایوسف قصد اصفهان کرد وبسبب مرض از راه بازگشت ودر وقت باز آمدن امیر باباحاجی پیش او آمد

چنانچه دران محل مسطور است۔

القصه شهزاده در قلب شتا که مقلوب او مقبول عقلاست، بظاهر قلعه گاورود رسید، امیر باباحاجی در موافقت متردد و از مخالفت متوهم بود، میرزا بایسنغر او قاصد پیش او (۳۲۴ب)
فرستاده مرحمتی که ازین خاندان همایون شامل حال پدر وقبایل او شده بود یاد فرمود وفرمود که درین کار بچشم عقل نگاه باید کرد که مآل مخالفت بکجا خواهد رسید واگر موافقت نموده پیش آید او را گرامی داشته مملکت بر و مسلم باشد وموضعی دیگر اضافت شود، وحضرت خاقان سعید حکم فرموده است که کسان امیر جهانشاه ذکر قصه نکنند، امیر باباحاجی مستظهر گشته از اوج فرمان دهی بحضیض فرمان بری آمد وسر در ربقهٔ رقیت وگردن در طوق طاعت آورد ومیرزا بایسنغر مکارم اخلاق پادشاهانه ومراحم عواطف خسروانه در بارهٔ او بظهور رسانید وامیر باباحاجی در رکاب شاهزادهٔ عالی جناب عازم قراباغ شد، وشانزدهم ذی الحجه سعادت بساطبوس یافته پیشکشها گذرانید ودر سلک امرا انتظم شد۔

ذکر احوال مملکت ماوراء النهر درین سال

اوایل سنه اربع ایلچیان خطای که پیش حضرت خاقان سعید آمده بودند وجمعی که پیشتر از پیش میرزا ابراهیم سلطان رفتند وبعضی که بخوارزم پیش امیر شاهملک بودند مجموع بازگشته بسمرقند رسیدند، وحضرت اعلی امیر شادی خواجه، ومیرزا بایسنغر سلطان احمد وخواجه غیاث الدین نقاش، ومیرزا ابراهیم سلطان امیر حسن وپهلوان جمال، ومیرزا سیورغتمش ارغداق، امیر شاهملک اردوان، وشاه بدخشان خواجه تاج الدین را همراه ایلچیان خطائی فرستادند۔

ومیرزا الغ بیگ یازدهم محرم این جماعت (د) ایلچیان خطائی را طوی بزرگ فرمود ورعایت تمام نمود، وغرهٔ صفر بجانب خطای روان شدند وبسیار از تجار ومردم هر دیار آن سفر اختیار کردند، وحکایات وحالات واحوال واوضاع آن ولایات در رفتن وآمدن ایلچیان چنانچه استماع افتاده شاید که در سنه خمس وعشرین ع

قلم بحسن رقم شرح آن سخن گوید

ذکر عمارات عالیه در دار السلطنهٔ سمرقند

زدولتها رسد گوئی بشارت، ... که شاهان را شود میل عمارت

عماراتی که در آفاق باشد ... چنان به کز لطافت طاق باشد

چو انوار قمر از روشنائی ... چو ایوان فلک در دیرپائی

چون بتوفیق ربانی و تائید آسمانی عرصهٔ جهان و ساحت گیهان بانوار معدلت و آثار مرحمت سلطان سلیمان تخت، فریدون بخت، شاهرخ سلطان آراسته شد و از اقصای خطای تا حد روم و از نهایات ترکستان تا پایان هندوستان امتثال فرمان آنحضرت می نمودند، و اشارات عالیه را در مقام انقیاد بودند، و از شمال اقبال و صبای اعتنای او در گلشن اسلام هر روز غنچهٔ بهجتی می شگفت و در چمن زمین هر ساعت نهال افضال سر می کشید، و ریاض علوم از سحاب رافت او هر زمان سیراب می شد و بستان شریعت از زلال معدلت آنحضرت هر دم خرم و تازه میگشت، و پیوسته قوت دولت و بسطت مملکت و طراوت سلطنت می افزود و ممالک محروسه خاصه مملکت ماوراء النهر در غایت رفاهیت و کمال جمعیت بود و شاهزادهٔ جوان بخت مغیث الدین میرزا الغ بیگ کورگان میل ساختن بقاع خیر و عمارات عالیه فرمود بیت

مروّح بقعها، فرخ بناها
که گوید عقل کل آن را ثناها
بعز دولت سلطان الغ بیگ
مکمّل گشت چندان بقعهٔ نیک [ورق ۳۲۵ ب] (۳۲۵ب)
که از هر بقعهٔ فردوس مانند
فزون شد رونق ملک سمرقند

و در درون شهر سمرقند موضعی که سر دوانیک گویند — وسط بلده و مرکز خطه، نزدیک ارک عالی، اطراف آن بازارهای معمور و خاندانهای مشهور — مدرسه و خانقاهی برابر

یکدیگر بنا فرمود و چند سال در اتمام آن دو مقام اهتمام تمام بذل نمود و در رفعت و تزیین غیرت سپهر برین و رشک نگارخانهٔ چین آمد، و در متانت بنیان و لطافت ارکان هیئت هرمان و صورت توامان نمود، و فی الواقع که لطافت آن دو عمارت بقلم تحریر و رقم تقریر نقش پذیر نیست۔

و شاهزادهٔ کیوان وقار مشتری آثار مستغلات بسیار و مزارع و انهار بران بقاع وقف فرمود و اعلام علماء، و نحاریر فضلا به تدریس و افادت در مدرسه تعیین نمود، و همچنین در خانقاه مشایخ و مباشران صاحب وقوف باز داشت، و زمام مهام آن دو عالی مقام بقبضهٔ اهتمام کاردانان باز گذاشت و از مستغلات و مزروعات موقوفات هر سال چندان حاصل می شد که مبلغی خطیر از مصارف ضروریهٔ آن دو بقعه زیادت می آمد و در خزانه همان دو بقعه مخزون می شد، و بی تکلف در جمیع بلاد اسلام الا ما شاء الله الملک العلام بقعهٔ نزدیک بآن دو فرخنده مقام نشان نتوان داد، و حاوی اوراق عبد الرزاق بحسن اتفاق چندگاه که در دار السلطنهٔ سمرقند مقیم بود احوال برای العین مشاهده نمود۔

و میرزا الغ بیگ که در علوم و فنون صاحب نصیب اوفی و نصاب مستوفی بود بیت

همه دانند کاندر هر شماری ... به از دانش نباشد هیچ کاری
کسی قابل بود از بهر شاهی ... که تعلیمش بود فضل الهی
بشاهان گر نه علم ایزد روان کرد ... بیک سر کار عالم چون توان کرد
اگر چه ز آسمان دارند تعلیم ... خداوندان مسند در هر اقلیم
ولیکن علم کسبی هم شگرفست ... که نی یک حرف از خط چون دو حرفست
اگر چه مه بزیور نیست محتاج ... شرف یابد چو از پروین کند تاج
زری گر دارد افزون قیمت خویش ... بگوهر بستن آخر قیمتش بیش

خواست که انوار دانش خویش چون اشراق آفتاب در اقطار آفاق ظاهر گرداند و فروغ ادراک از مقعر خاک بمحدب فلک الافلاک رساند و صدای رصد کواکب در گنبد گردون اندازد و طنطنهٔ این کار بزرگ در اطراف ربع مسکون منتشر سازد، بنابران با خواص حکما و فحول عقلا

مهندسان عطارد ذکا و فیلسوفان مجسطی کشا که در جمیع علوم و حقایق معقول و مفهوم تخصیص ریاضی و حکمی اعجوبهٔ عصر و نادرهٔ دهر بودند مثل افلاطون زمان مولانا صلاح الدین موسی قاضی زادهٔ رومی، و بطلیموس دوران مولانا علاء الدین علی قوشچی که تربیت یافتهٔ میرزا الغ بیگ بود و بزبان عنایت او را فرزند خطاب فرمود، و این دو محقق دانشمند در سمرقند اقامت داشتند، و مولانای اعظم غیاث الدین جمشید، و مولانای معظّم معین الدین که میرزا الغ بیگ ایشان را از کاشان بسمرقند برده بود انجمنی ساخت، و در معرفت دقایق تنجیم و ادراک غوامض تقاویم با آن دانشوران که بمدد اعقل کل بر کیفیّت هر جزوی از جزای سپهر واقف بودند و بخطوات اقدام (۲۲۵ب) مسافر وهم کمیّت طول و عرض عالم علوی و سفلی می پیمودند و در ابعاد و سطوح اجرام هیچ دقیقهٔ مهمل و هیچ ثانیهٔ نامرعی نماند و در ارتفاع درجات مرتبهٔ سخن بفلک الافلاک رسانده سخنان پرداخت.

و بعد از تحصیل کمالات و تکمیل آلات میل استنباط رصد و استخراج زیج فرمود و در شمال سمرقند مایل بمشرق مقام لایق تعیین نمود و باختیار حکمای نامدار طالعی که آن کار را شاید مقرر شد و بنای آن چون اساس دولت پایدار و بنیاد آن چون قاعدهٔ سلطنت استوار استحکام یافت، تاکید بنیان و تشیید ارکان چون قواعد جبال تا موعد یوم تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا مامون از زوال و مصئون از اختلال آمد، و هیئت افلاک تسعه و اشکال دوایر تسعه و درجات و دقایق و ثوانی تا عواشر و افلاک تداویر و کواکب سبعهٔ سیّاره و صور کواکب ثابته و هیئت کرهٔ ارض و صور اقالیم با کوهها و دریاها و بیابانها و آنچه از توابع آن باشد بنقوش دلپذیر و رقوم بی نظیر در درون خانهای آن عمارت عالی بنیاد رفیع نهاد که نمودار قصر مقرنس سبع شداد بود ثبت و تحریر فرمود، و تقویم آفتاب و سایر کواکب را رصد کرده بر زیج جدید ایلخانی که جناب حکمت مآب خواجه نصیر الدین طوسی استخراج نموده بود فواید و لطایف افزود و در تقویم آفتاب و کواکب دیگر تفاوت صریح ظاهر ساخت، و حکماء بزرگ دران مهم نازک ممد و معاون بودند و آوازهٔ آن امر خطیر در بلاد و امصار اشتهار و انتشار یافت و شاهزاده موفّق گردید تا آن زیج تصحیح یافته تمام رسید و بزیج سلطانی کورگانی موسوم شد و در میان مهرهٔ صناعت تنجیم و اصحاب تقادیم معمول و متداول است.

و چون سخن عمارات عالیه و شرح زیج بنوع بسطی اختتام یافت عنان جواد خوش خرام قلم بصوب حدیث تاریخ و اسلوب معهود باید تافت.

درین سال در مملکت ماوراء النّهر امیر یادگار قتان که حاکم سورام بود وفات یافت و میرزا الغ بیگ امیر شاه ولی را بجای او مقرر فرمود، و اواخر جمادی الاخری امیر جهانشاه ولد امیر قمر الدین التجا بآستان میرزا الغ بیگ آورد و بعنایت مخصوص شد، و هم درین ماه قل محمد پسر امیر خدای داد که صاحب وجود مغولستان بود بسمرقند آمد و تربیت یافت.

تتمّهٔ قضایای ماوراء النّهر

ذکر عزیمت مهد علیا گوهرشاد آغا بجانب سمرقند فردوس مانند

دران زمان که حضرت خاقان سعید عزیمت عراق و آذربایجان فرمود مهد علیا گوهرشاد آغا در دار السلطنهٔ هرات توقّف نمود و شاهزاده محمد جوکی بهادر ملازم والدهٔ بزرگوار بود، و چون فتح عراق و آذربایجان و دفع امیر قرا یوسف ترکمان واقع شد و آن اخبار بخراسان و ماوراء النّهر رسید میرزا الغ بیگ خواست که چند روزی بموجب فرمودهٔ الجنّة تحت اقدام الامّهات بخدمت والدهٔ نامدار گوهرشاد آغا که بلقیس روزگار بود قیام نماید، و آمدن شاهزاده از ماوراء النّهر دشوار بود بنا بران التماس نمود که مهد علیا عزیمت سمرقند فرماید، و هودج عصمت پناه اوایل ربیع الاوّل [ورق ۳۲۶ ا] روبراه آورد و میرزا محمد جوکی ملازم بود و چون میرزا الغ بیگ (۳۲۶ا) خبر عزیمت آنحضرت شنید بعزم استقبال متوجّه گردید و در حوالی بخارا سعادت ملاقات میسّر شد و شرف پای بوس دست داد، و باتّفاق عازم دار السلطنهٔ سمرقند شده اواسط ربیع الآخر در سمرقند فردوس مانند فرود آمدند، و منتصف ماه در باغ چنار طوی پادشاهانه و جشن خسروانه مرتّب شد، و چند روز بنشاط و انبساط گذرانیده میرزا الغ بیگ اسبان با زینهای زر و قطارهای استر و شتر بار خوت سقرلاط و قطیفهٔ قرمزی و دیگر تنسوقهای نفیس برسم پیشکش کشید، و مهد علیا

عزیمتِ خراسان فرمود، و میرزا الغ بیگ بتعظیم و احترام تا رباط یام مشایعت نمود و از جهت مبالغه حضرت والده بازگشت و میرزا محمد جوکی را نیز وداع فرموده و رعایت نموده ملازم والده روان ساخت۔

و میرزا الغ بیگ عزم یورش مغولستان جزم فرموده با لشکر فراوان اواسط جمادی الاخری عزیمت نمود و از قرابولاق امرای کبار امیر اسکندر و امیر بهرملک و امیر بایزید را بطریق ایلغار روان ساخت، و اواخر ماه ملک اسلام از طرف مغول رسیده صورت دولت خواهی مغولان بعرض رسانید، و میرزا الغ بیگ بسعادت معاودت نموده غرۂ رجب در سمرقند فرود آمد۔

ذکر ولادت شاهزاده عبداللہ بن میرزا الغ بیگ و بقایای قضایا

پیش از آنکه میرزا الغ بیگ در سمرقند فرود آید و آن خطه را بنور طلعتِ پادشاهانه بیاراید قاصدی از جانب سمرقند رسید و بشارت رسانید که بیت:

طالع شد از سپهر شرف کوکبی منیر خورشید رای و زهره رخ و مشتری ضمیر

هرچند حضرت حق تعالی جل و علا مفاتیح ممالک عالم در قبضۂ اقتدار خاقان کامگار نهاده بود و زمام حل و عقدِ جمهور بنی آدم بدست اختیارِ فرزندان نامدار آنحضرت داده اما میرزا الغ بیگ ازین بشارت فال دیگر گرفت چه وقت ولادت با سعادت سردارانِ اطراف و گردنکشانِ اکناف روی امید بدرگاه عالم پناه آورده بودند و اتفاق ولادت اوایل رجب بود، و میرزا الغ بیگ بیافتِ این بشارت نشاط و انبساط نمود و بزمِ جمشید آئین رشک نگارخانۂ چین ترتیب فرمود بیت:

آنروز بوقتِ بامدادان زین مژده چو شد زمانه شادان
برداشت زمانه باصد امید زرین دُهلی ز جرم خورشید
صبح آمد و کرد گوهر افشان از مهر بهر طرف زر افشان

و چند روز پیوسته بعیش و عشرت نشسته بودند و مجلس خرمی آراسته و مطرب نشسته و ساقی برخاسته بیت:

نشسته شهنشاه گیتی فروز بفیروزی آورده شبها بروز
نبودی ز نشه دور تا وقتِ خواب مغنی و ساقی و رود و شراب
مغنی سرائیده بر بانگِ رود بعشرتگهِ شه نو آیین سرود
که دولت پناها جوان بخت باش همه ساله با افسر و تخت باش
علم بر فلک زن که عالم تراست بعشرت در آویز کان هم تراست

و چون از مجلس عشرت فراغت روی نمود خاطرِ خطیر بضبطِ مهماتِ سلطنت التفات فرمود۔

و تاسع رجب از پیش امرا که با یلغار رفته بودند قاصد رسید و بعرض رسانید که (۲۲۶ب)
کلانترانِ مغولان بر ایلی آمده ضمیمۂ سپاه ظفر پناه شدند، و شانزدهم ماه سرداران مغول بسمرقند آمده شیر محمد اغلان و سارق اغلان و صدر اسلام که کلانتران بودند شرف دستبوس یافتند و ایشان را بمحلِ مناسب فرود آوردند، و میرزا الغ بیگ همه را طوی بزرگ داده بتشریفات فاخر و انعاماتِ وافر مشرف گردانید۔

درین اثنا خبر آمد که امرای مغول پسر قمرالدین را کشته اند و پسر دیگر فرار نموده روی امید بدرگاه جهان پناه دارد، و سیم شعبان بسمرقند رسید و عاطفت پادشاهانه شاملِ احوالِ او شد، و آخر ماه صوفی اغلان از پیش براق اغلان آمده جانور و اسپ و دیگر تبرکات آورد و پسندیده آمد، و غرۂ رمضان ابوکا و فولاد تیمور با جمعی از جانب جتا رسیدند و تربیت یافتند، و شب ششم شوال بمسامع جلال رسید که شیر محمد اغلان و سارق اغلان و قل محمد و غلبۂ از مردم جتا گریختند، میرزا الغ بیگ فی الحال سوار شد و نماز پیشین ایشان را در بکلینه ییلاق دریافت و شیر محمد اغلان و سارق اغلان را گرفت و امرا را جهت گرفتن باقی گذاشته عود نمود و بمستقر دولت فرمود، و امرا مخالفان را گرفته بعد از چهار روز بسمرقند آمدند و میرزا الغ بیگ کرم فرموده گرفتاران را باوجودِ گناه رعایت نمود، و بیستم ذی الحجه ملک اسلام و صدر اسلام را اجازت داده بجانب کاشغر فرستاد، و شانزدهم شیر محمد اغلان را ایراق پادشاهانه نموده بولایت او روان فرمود، و آخر ماه خبر فتح قلعۂ سروج از طرف کاشغر آمد و میرزا الغ بیگ بعزم قوشلامشی متوجه ولایت بخارا شد۔

وقایع سنهٔ اربع و عشرین

ذکر قشلاق فرمودن در قراباغ اران و باقی حکایات

حضرت خاقان سعید نهم ماه ذی الحجّه بعزم قشلاق در قراباغ اران فرود آمد و ملوک اطراف باصنافِ هدایا بدرگاه جهان پناه آمدند و بارگاه اشرف سجده گاه صنادید و اشراف و بوسه جای اکابرِ اکناف شد، و در روزِ نزول پسر محمد دوانی و کلانتران اوج اغلان بشرف بساطبوس یافتند، و خاقان سعید روز عید بآداب قربانی و شرایطِ آن وقت سعید قیام نمود، و سرداران و حکام آن ممالک را انعام و اکرام فرمود، و در روز عید امرای مملکتِ مصر باش بیک و غیره که از سلطان مصر روگردان شده بودند بدولت ملازمت رسیدند، و هم درین روز سیدی از ولایت لرستان که سابقاً پیش امیر قرایوسف رفته بود بدرگاه عالم پناه آمد، و امرای عراق امیر حاجی مسافر و کلانتران حشم زنکلو و امیر حسین که سردار تراکمهٔ خضرتو بود و امیر جنید جابیردی باردوی همایون رسیده مجموع بعنایات بی غایات اختصاص یافتند، و چهاردهم ذی الحجّه امیر خلیل الله بن امیر شیخ [ابراهیم] که در شمایلِ او دلایل مردانگی و در خصایلِ او مخایلِ فرزانگی ظاهر و پیدا بود و از حرکات و سکناتِ او آثارِ نجابت و انوارِ سعادت روشن و هویدا می نمود از ولایات شروان متوجه زمین بوس گشته پیشکشهای پادشاهانه بعرض رسانید و سوابقِ خدمات آبا و اجداد بلواحق نیکو خدمتی تازه گردانید و بنظر عنایت و عین عاطفت سرافراز شد و باعزاز و اکرام امتیاز یافت بیت

سری که سوده شود بر زمین خدمتِ تو ز نیک قبولِ تو تا حشر سرفراز آمد

(۳۲۷ا) [ورق ۳۲۷] و برادرش امیر منوچهر که به شجاعت و جلادت اشتهار داشت به تقبیلِ انامل فیاض مشرّف شد، و هم درین روز سیدی احمد پسر سیدی علی از ولایت شکی رسیده پیشکشهای لایق بعرض رسانید و بتشریفات گرانمایه مخصوص شد، و همچنین امیر قوستای و سید احمد قرامان و کلانتران نالش بدرگاه همایون آمدند، و امیر عیسی برادر امیر نترک (کذا) و پیر علی برادر عین الملک و امیر شیخ قبانی با امیر جعفر بن امیر منصور که نایب قرایوسف بود و حضرت خاقان سعید سالها او را منصب دیوان عنایت فرمود مجموع اواسط ذی الحجّه به شرف دستبوس مشرف شدند، و شانزدهم ماه میرزا بایسنغر از جانب قلعه گاور رسیده امیر بابا حاجی را ببارگاه اعلی رسانید و دست اعتبار در کمربند جوزا زده پای افتخار از اوج ثریا گذرانید، و روز دیگر یار احمد و شیرزاد پسر امیر قرامان از ولایت گنجه و بردع آمده عزّ بساطبوس یافتند، و ایلچیان گرجستان و نوکران الکیدن زه؟ پسران کستیدن هم از ولایت گرج رسیده سخنانِ حاکمانِ خود عرضه داشتند، دیگر روز امیر بیرم بیگ از جانب خوی بسعادت ملازمت مشرف شد، و نوکر امیر قراعثمان از ولایت دیاربکر و نوکر امیر شمس الدین از بدلیس عرضه اشتها رسانیدند، روز دیگر امیر حیدر کیا عم زادهٔ مرتضای اعظم امیر سید رضا با تنسوقات گیلانات رسید، و همین روز علیکا پسر جالق و حاجی باخبر و شیر کرد و شبلی بهادر و چوپان پسر امیر شیخ علی اویرات که سرداران آن ولایات بودند بدولت ملازمت مستسعد گشتند و امیر حیدر کیا رخصت مراجعت یافته بجانب گیلان رفت، و امیر سهم الدین شنکل برادر امیر شیخ لیرادی از دز کلات آمد، روز دیگر نجم الدین جلال طارمی رسید، و آخر ماه یادگار شاه بدرگاه همایون آمد بیت

ز بسکه بر درِ او سجده میبرند ملوک مجال نیست قدم را ز ازدحامِ جباه

و اوایل محرّم امیر اعظم علاء الدین علیکا کوکلتاش با اکابر و اهالی و قضاة و موالی از دار الملک تبریز بقراباغ آمد، و هفتم محرّم ایلچی مغول اندکوی یارغوجی از پیش بادشاه مغولستان رسیده سخنی که داشت بعرض رسانید، و شاهزاده سزاوارِ خلعتِ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا میرزا ابراهیم سلطان که بجدود مراغه رفته بود عازم اردوی اعلا گشته و بر تبریز گذشته چهاردهم محرّم بملازمتِ خاقانِ کامگار و پدر بزرگوار رسید بیت

ندارد پدر هیچ بایسته تر ز فرزند شایسته شایسته تر

و در اواخر محرّم ملک عزّ الدین شیر که بزرگی خاندانی او از شرح مستغنی است از وسطان متوجه

آستان سعادت آشیان شده اصنافِ پیشکش بعرض رسانید و مقبول قبول آمده، و سلخ محرّم امیر اسپهبد از ساره بدرگاه عالی رسید۔

ذکر شکار فرمودن حضرت خاقان سعید

حضرت خاقان سعید در صحاری اجنام که در زمستان وحوش آن حدود دران محل جمع می شوند عزم شکار فرمود بموسمی که سپهر کحلی پوش از شدّت سرما بهمن سنجابِ سحاب در سر کشیده بود و کوه و هامون پوستین فنک و قاقم پوشیده عساکرِ منصور را که پشتِ امیّد با فتابِ عنایت آنحضرت گرم بود و تمامِ آن بیابان را بسُمّ بادپایان گیتی نورد آب سیر آتش فعل در نورد دیدند از هولِ آتشِ پیکانِ تیر امغز در سر شیر و ببر آب گشته و از بیم خنجر آبگون (۲۲۷ب) دل در برِ سباع و وحوش خون شده بود، و نوکِ پیکانِ غنچه شکل از تنِ آهویانِ مشگین ناف و نخچیرانِ کافوری شکم لاله و خیری می نمود، و از چشمِ خون می کشود چندروز صید و شکار بسیار انداختند۔

ذکر مخالفت نصر الله صحرائی در بلدهٔ ساوه و گرفتاریِ او

دران زمان که موکب ظفر نشان از ری عبور نموده عازم آذربایجان بود بمسامع جلال رسید که نصر الله صحرائی که از خاک برگرفتگان این درگاه و تربیت یافتگان این بارگاه بود۔ چنانچه در یورش اصفهان شرح آن گذشت۔ کفرانِ نعمت نموده و خطبه و سکّه در بلدهٔ ساوه بنام امیر قرا یوسف کرده بود، حضرت خاقان سعید بران افعال اطلاع یافته التفات نفرمود، امیر غیاث الدین شاه ملک از ری قاصد بساوه فرستاده نصر الله را بازخواستی بلیغ نمود، و او چون جهودان خیبر سر از چنبر طاعت بیرون آورده پای از دایرهٔ متابعت بدر نهاد و بر عصیان و کفران راسخ ایستاد، امراء صلاح چنان دیدند که بدفعِ مساویِ اهلِ ساوه مشغول نشوند چه مهم اهم و در پیش است، و امرای ماوراء النهر امیرزاده رستم برلاس و سلطانِ بایزید اروس بوقا و کجک محمد با تومانات بمحاصرهٔ ساوه مقرر شدند، درین وقت امرای ماوراء النهر که

ساوه را فتح کردند نصر الله را همراه بقراباغ آوردند، آنحضرت با وجود چنین جرایم ذیلِ عفو بر زلّات او پوشیده بجان امان داد۔

و امیر اسفندیار در بندری حاکم باب الابواب کمر اخلاص بسته پیش آنحضرت آمد و تربیت یافته معاودت نمود، و همچنین ملوک و حکام که باردوی فلک احتشام آمده بودند بمواهب انعام و مواجب اکرام مشرّف شده عزمِ اوطان نمودند، و درین اثنا ایلچی خضر خان از مملکت دهلی رسیده تنسوقات و پیلاکات بعرض رسانید و امیر خلیل الله دیگر بار از شروان باُردوی ظفر نشان آمده وظیفهٔ ملازمت بجای آورد۔

ذکرِ نهضت سلطان آفاق از یورت قشلاق و طلوع کوکبهٔ بهار و تتمّهٔ قضایای آن دیار

چون سلطان نیمروز بر تخت بهرام دست یافت و لشکر روم بر جیشِ حبش یعنی سپاهِ شب زیادت شد بیت

موی و روی تو شب و روز برابر بودند عاقبت پرتوِ رخسار تو غالب آمد

حضرت خاقان سعید نوزدهم ربیع الاوّل از قراباغ کوچ فرموده عازم تبریز شد و بیست و دوم در حوالی بیلقان فرود آمد، و آنجا بسمعِ اعلا رسید که عطا بهادر که از نوکرانِ جناب مرحوم میرزا عمر بود و از قراباغ بموجب فرمان به ضبط الوس جغتای که دران حدود تعلّق باو میداشته توجّه نمود او را ترا کمه گرفته پیش امیرزاده اسبند برده اند، آنحضرت فرمود که شاهزاده ابراهیم سلطان با فارسان فارس و امیر غیاث الدین شاه ملک با بیست هزار سوار نامدار بطرف نخجوان و سرماتو که یورتِ قدیم پسران سعد که اصل ترکمانست روند و امیرزاده اسبند را نیز دران حدود نشان میدادند، و میرزا ابراهیم سلطان غرّهٔ ربیع الثانی متوجّه آن طرف شد، و درین اثنا نوکر امیرزاده اسبند باردوی اعلی آمده صورت دولتخواهی بعرض رسانید و آنحضرت او را تربیت فرموده بازگردانید۔

ذکر تزویج بنت میرزا ابابکر با امیر خلیل الله شروانی

(۳۲۸ ا) دران زمان که میرزا امیرانشاه کورگان [ورق ۳۲۸] و میرزا ابابکر با لشکر ترکمان محاربه کردند و میرزا ابابکر عنان بر تافت یک دختر میرزا ابابکر با پرستاری چند بدست امیر قرا یوسف افتاد و آن امیر دانا بر عادتِ اکابر او را در حجرِ عاطفت و کنفِ رعایت میداشت و چون بزرگ شد او را [نکاح کرده] از خواتین بمزید حرمت گذراند، و چون امیر یوسف بعالم بقا رحلت نمود و موکب همایون در قراباغ قشلاق فرمود آن کریمه باردوی اعلی آمده بنواخت بادشاهانه سرفراز شد و شاهزاده خلیل الله چون بصدق نیت و صفای عقیدت ملازم رکاب همایون بود آنحضرت خواست که او را بنوعی تربیت فرماید که حسن عنایت دربارهٔ او بخوبتر وجهی روی نماید، بنابران [آن] گوهر درج سلطنت را نامزد او فرمود و امیر خلیل الله بساختگی طوی اشتغال نمود و والدهٔ او از شروان با تجملاتِ فراوان که مناسب چنان کاری بزرگ باشد باردوی اعلی آمد و اسباب طوی ترتیب داده ائمه و قضاة را حاضر ساختند و آن درة التاج پادشاهی را با امیر خلیل الله او اخر ربیع الاول انعقاد شرعی حاصل آمد در منزل قراقونک بیت

آسمان ساخت در آفاق یکی سور و چه سور — که از آن سور شد اطراف ممالک مسرور

اسباب عیش و عشرت ساخته و بزم خرمی بخوبتر صورتی پرداخته [شد] چند روز طویهای بادشاهانه کردند و امیر خلیل الله را نهال اقبال و کامرانی در بر آمده بتجدید شروانشاهِ ثانی شد و خاص و عام و نزدیک و دور خرم و مسرور گشتند۔

ذکر عصیان یار احمد قرامان و گرفتاری او و فتح قلعهٔ اسفرزن

امراء در منزل قراقونک بموقف عرض رسانیدند که یار احمد قرامان آثار عصیان ظاهر ساخته نوکران امراء را که در ولایت گنجه و بردع بودند غارت کرده، رای عالی بر آن قرار یافت که شاهزادهٔ اعظم میرزا بایسنغر همت عالی بتدارک آن مهم مصروف دارد، و امراء نامدار در رکابِ او چهارم ربیع الثانی متوجه شدند۔

و پنجم ماه اردوی گردون اشتباه در جنبش آمده قراول تپه معسکر همایون شد، و دران منازل خوش و مراحل دلکش چند روز بمساعدت بخت فیروز گذرانیده بیست و پنجم ماه منزل حسن خانی مخیم اقبال و کامرانی شد۔

و میرزا بایسنغر چون بطرف یار احمد قرامان روان شد یار احمد از گنجه عازم گرجستان گشت و از راههای سخت و بیشه های پر درخت گذشت و قلعهٔ اسفرزن را که در تصرف کاوس بود بجهت خویشی که با او داشت پناه و گریزگاه ساخت، و عمارت اسفرزن پیش از بناء اسلام بوده اهل گرجستان و روم و ابخاز و فرنگ آن قلعه و کلیسائی که در انجاست تعظیم تمام میکنند، و آن قلعه در میان بیشه بر روی سنگ خارا واقع است و نهری برنگ نیل و زور پیل بجای خندق در پایان آن روان، و برج و بارو کوه شامخ راسی و راسخ، یار احمد چون بآن معقل حصین استظهار یافت بر سنن غرور که اَلَیْسَ لِی مُلْکُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهَارُ تَجْرِی مِنْ تَحْتِی فرو چاه شد، شاهزاده لشکریان را که بیت

بشمشیر از بیشه شیر آورند — به پیکان مه از چرخ زیر آورند

فرمود که ممر لشکر فرسنگ بفرسنگ از خار و خرسنگ خالی ساختند و میرزا بایسنغر از راههای دشوار و معابر انهار اعبور فرمود و آفتاب رایتِ ظفر شعار سایه بران دیار انداخت (۳۲۸ ب) و از طنطنهٔ کورکه و کوس و غلغلهٔ طبل و نقاره و صدای نای روئین و خروش زنگ زرین زلزله در کوه و ولوله در آن گروه افتاده، و لشکر منصور از اطراف چپر بسته جنگ پیش بردند و اهل قلعه با آنکه تاب مقاومت نداشتند حرکت المذبوحین نموده نقش غلط بر لوحِ خیال مینگاشتند، دو سه روز در مقام مقابله آمده عاقبت بعلم الیقین دانستند که اگر از تیغ شاه جهان امان نجویند امکان تدارک نماند یار احمد از روی عجز و اضطرار بیت

تیغ و کفن گرفته فدا کرد جانِ خویش — آمد برون ز قلعه و بگذاشت کارزار

شاهزادهٔ عالی جناب رقم عفو بر جریدهٔ جریمهٔ او کشید، و او را ایمن ساخت، و بعد از تسخیر قلعه عازم اردوی اعلی شد ع

فتوح سوی یمین و سعود سوی یسار

داو اخر ربیع الآخر در منزل حسن خانی بشرفِ ملازمتِ حضرت خاقان سعید استسعاد یافت، روز دیگر یار احمد را سر برهنه و دست و گردن بسته پیش آوردند بیت

سری که گردن از امرت کشید گردونش ۔۔ بر آستانِ تو اکنون کشان کشان آورد

و آنحضرت بر حال یار احمد مرحمت فرموده در عتاب او زیادت ازین نفرمود که خود رابی اعتماد کردی و خون او را بخشیده با میر چهار شنبه سپرد۔

واردوی اعلی از منزل حسن خانی بموضع کتمهٔ غیاثی آمد، و آنجا نوکر امیر علی نبیرهٔ امیر طهرتن از جانب ارزنجان آمده پیشکشها گذرانید و صورت دولتخواهی بعرض رسانید، و غرهٔ جمادی الاولی نوکر ایوانی حاکم گرجستان رسیده اظهارِ انقیاد کرد۔

و روز دیگر در کنار آب بندی ایلچی الکسندر از گرجستان آمد، و قاصد امیر شاه ملک عرضه داشت آورد که علیکاء جالق و سید احمد دیرک یاغی شدند، و امیر قرا عثمان با امیرزاده اسکندر جنگ کرده و امیر عثمان انهزام یافته، و امیر شمس الدین نوکر امیر جاکو که مدتها در طرف ارزنجان و کملخ مانده بود بشرف بساطبوس مشرف شد، و بنظر عنایت مخصوص گشت، و نوکر امیر قرا عثمان و قاضی محمد از پیش امیر شمس الدین بدلیسی رسیده عرضه داشت ایشان مشتمل بر دولتخواهی رسانیدند، و حاکم گرجستان طاء تو نام نوکر و پیشکش فرستاد۔

و در منزل قرا کاروان سرا امیر محمد فضل الله از طرف امیرزاده اسپند آمده احوال عرضه داشت و بابا حاجی از کرمرود و سهند از عادل جوز رسیدند۔

و موکب منصور روز سیم جمادی الاولی از آب ارس عبور نموده در پای ماسته کوه نزول فرمود۔

ذکر فتح قلعه بایزید و شرح آن

حضرت خاقان سعید از آب ارس و پای ماسته کوه گذشته بجلکاء ازراب درآمد، و آنجا بسمع اعلی رسید که قلعه بایزید که از قلاعِ نامدار آذربایجانست و امیر قرا یوسف در وقت آوازهٔ رایات همایون ذخایر و نفایس بآنجا فرستاده و بعد از واقعهٔ او امیرزاده

اسپند آن قلعه را مادهٔ استظهار دانسته مردمِ خود را دران قلعه نشانده، و بی تکلف آن قلعه کوهیست سر بر کرهٔ اثیر کشیده و خارائی پرده بر چرخ اطلس دریده، و هم را عروج بر برج آن خیالِ محال و فکر را صعود بر مصاعدِ آن تصوّری باطل، چشم زمانه را اطلاع بر ارتفاع آن عیان نبود و گوش سپهر نمی شنود که آن [ورق ۳۲۹] قلعه را بکوشش توان کشود بیت (۳۲۹ر)

ولیکن چو خشم آورد بخت شوم ۔۔ شود سنگِ خارا بکردار موم

القصه آنحضرت بیست و سیم جمادی الاولی بحوالی قلعه آمده مستحفظان را بانقیاد خواند، حسام الدین نوکر امیرزاده اسپند بیرون [آمده] بعرض رسانید که امیرزاده اسپند خزاین خود را با ذخایر بسیار این جا گذاشته و تا جان در تن دارند از دست نخواهند داد، آنحضرت فرمود که ترا دولت مساعدت نمود که بیرون آمدی، آری بیت

آنرا که خدای دولتی خواهد داد ۔۔ ناگاه ز سنگِ خارا بیرون آید

و حسام الدین را مصاحب امیر محمد خواجه چهره ساخته سالها چون فتح و ظفر ملازم آستان خاقان هفت کشور بود، و لشکر نصرت شعار قلعه را دایره وار در میان گرفتند و از اطراف و جوانب سایه بانها برافراشته خیمها برپا کردند، و از سهم صلابتِ آن حال دلهای مخالفان در سینه طپیدن گرفت و عقول خیره و رایها تیره گشت، لشکری انبوه که کوه از شکوهِ ایشان در زلزله افتد مانند آتش خروشان و لبسان بحر از باد دمان گشته۔

در قرب نیم ساعت دامن کوه که شهر بند ایشان بود طویلهٔ اسپان و انبارهای غلّه باز ستاندند، و مانند مور و ملخ رو بقلعه آورده و سپر در سر کشیده بکوه بالا رفتن گرفتند، و چندانکه اهل قلعه بسنگ و تیر زخم می زدند و لشکر منصور مجروح شده می غلطیدند دیگری پای بر زبرِ زخمی نهاده بالا می رفت، و در کمر کوه که ممرّ قلعه بود چند برج بر روی خارا می نمود، نوکران میرزا بایسنغر زور بر انجا آوردند و جماعتی از جاخویان سپرها گرفته قصد آن برجها کردند، و اگر کسی را از زخم سنگ و تیر آسیبی می رسید او را پس کشیده پیش می رفتند تا بچنگل و ناخن بر روی خارا بالا رفته خود را بپای برجها رسانیدند و برجها را سوراخ کردن گرفتند، و قاپوچیان قادر انداز روی سپر و پشت چپر اهلِ قلعه را مانندِ بالِ شیخول و پشت

خارپشت گردانیده، هرجا مقدار انگشتی از سرِ برج ظاهر می شد صد تیر پی در پی بآنجا می رسید وسنگی که می انداختند نتوانستند دید که برکجا می آید، بیک ساخت چاخویان بچابکی وجلادت برج راسوراخ کرده خلل درحصار وزلل درکار ایشان افتاد، لشکرِ ظفر شعار در صدمهٔ اولی طامّهٔ کبری بایشان نمودند ودر مقدّمه نوکران میرزا محمد جوکی بر بالای آن قلعهٔ منیع وذروهٔ آن کوه رفیع مکابرةً بر رفتند ومضمون يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا نقدِ وقت شد، وجمعی که برپشت دروازه بودند زخم دار وافگار فغان الامان برآوردند، وپیش ازانکه اهل قلعه راایمن سازند بعضی بهادران که بربالای کوه رفته بودند خودرادر قلعه انداختند والنوار ظفر از صفحهٔ خنجرِ پرگوهر پیدا شد، وچنین حصنی که تسخیر آن در سرِ ملوکِ گذشته نگذشته وهوای فتح آن در ضمیرِ سلاطینِ رفته نیامده قهرًا وقسرًا بضربِ تیغِ یلانِ سپه شکنِ صف آرای وزخمِ پیکانِ گُردانِ عدو بندِ قلعه کشای از اوّلِ بامداد تا آخرِ نمازِ پیشین به امداد فضل الٰهی مفتوح شد قطعه

فتح وظفر بجوهرِ تیغِ تو قایمند ... نی نی که تیغِ تو همه فتحی مجسّم ست
نوکِ سنانت بر ورقِ نصرت وظفر ... حرفیست کاندرو همه آفاق مُدغم ست

حضرت خاقان سعید بر تیسیرِ این فتحِ همایون شکرِ حضرت پروردگار بجا آورد وسپاه نصرت شعار (۲۲۹ب)
غنایم بسیار گرفت وموکبِ آفتابِ اشراق بر سمت ییلاق الاطاق که در فصل تابستان هوای زمستان دارد روان شد، وبیست وهفتم جمادی الاولی در دامن زرنجی فرود آمد ع
بعزِّ دولت آنجا ساخت منزلی

ذکر اجازت فرمودن امراء وآمدن پسرانِ امیر قراعثمان باردوی همایون

رای جهان آرای اقتضای آن فرمود که اغروق بددامن زرنجی توقّف نموده باقی لشکر روی بقلع وقمع اعادی آورند، وآنحضرت بدین عزیمت اواخر جمادی الاولی پای عزم

در رکابِ عالم ستانی آورده عنانِ نصرت بار ستِ تاییا گرفت وباپنجاه هزار سوار همه با ملابسِ زره وجوشن ومراکب چون کوهِ آهن از حدود القار روان شد بیت

یکی روز کز گردشِ روزگار ... بدست آمدش طالعِ کامگار
عنان تاب شد شاهِ فیروز جنگ ... میان بست بر کین بدخواه تنگ

موکبِ منصور غرّهٔ جمادی الاخری دریای اخلاط بر دست چپ گذاشته به ارجیس رسید وامیر غنا شیرین را بجانب قلعهٔ عادل جوز فرستاد، رایاتِ همایون متوجه اخلاط گشته بکول سنائی فرود آمد، ودران مقام امیرِ غنا شیرین که فتح عادل جوز کرده بود سرداران آنجا قدوس وزاهد را باردوی همایون رسانید وآنحضرت از نواحی اخلاط گذشته در منزل مرکتوکه مرغزار خرّم بود چند روز توقف نمود، وامیر محمد کرد اخلاطی بدرگاه عالم پناه آمده اخلاط مسخّر گشت، میرزا اسپند در صحرای موش از آوازهٔ سپاه منصور بدیار بکر رفته از آبِ فرات گذشت، وامیر شمس الدین بدلیسی احرامِ ملازمت بسته بقبلهٔ اقبال وکعبهٔ آمال آمد وبعنایات مخصوص شد، وامیر عبد الرحمٰن حاکم قلعهٔ موش قلعه را تسلیم کرده شرفِ ملازمت یافت، وامیر دولدای که بموجب فرمان حضرت صاحبقران در قلعهٔ اونیک وآن حدود می بود درین ولا به اردوی اعلا آمده بتقبیلِ اناملِ فیّاض سرافراز شد، وملک محمد پسر ملک عزّ الدین شیر که صاحبِ اختیارِ آن دیار بود با سرداران وکلانتران بسعادتِ ملازمت مشرّف شدند، وامیر علی پسرِ امیر قراعثمان وکلانتران آق قویلوق (کذا) به اردوی همایون رسیدند، وظاهرِ اخلاط مرکزِ اعلام آمد، وشانزدهم جمادی الاخریٰ ولایت ارجیس از دولت نزول همایون سعادت بر جیس یافت وامیر بایزید پسر دیگرِ امیر قراعثمان آنجا بدولت ملازمت مشرّف شد، وروز دیگر اردوی همایون در آق بلاق باغروق پیوست، وحکمِ همایون نفاذ یافت که شاهزاده میرزا ابراهیم سلطان وامیر شاه ملک بجانب علیکا جالق وسید احمد دیزک روند وآن بی باکان را که سر به مخالفت آورده اند وگردن کشی می کنند گوشمالی بسزا دهند۔

ذکر مشورت فرمودن در باب اولاد امیر قرا یوسف

با امرا و رسیدن [عظام]

امیر قرا عثمان و رخصت امرای اطراف

چون حضرت خاقان سعید باغروق همایون رسید با امرای کبار مشورت فرمود رای بر آن قرار یافت که سرداران و کلانتران ولایات را بانواع رعایت و اصناف عنایت نموده همه را (۲۳۰ ل) رخصت معاودت فرماید و آنحضرت اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ خوانده عازم تبریز شود [ورق ۲۳۰] بنا بران امیر خلیل الله بجانب شروان، و امیر اسفندیار بطرف دربند، و قوشتای به ارّان، و ملک محمد ابن ملک اعظم بکردستان، و امیر شمس الدین به بدلیس، و امیر محمد کُرد باخلاط، و ملک الامرا به حسن کیف، و پسر سلطان سلیمان بصوب خیزان اجازت یافته روان شدند و مجموع بصلات پادشاهانه و تشریفات خسروانه مشرف گشته باوطان خود رفتند، ولوکرا امیر عیسی از آلنجق آمده صورت دولتخواهی بعرض رسانید، و امیر شیخ قبانی بار دیگر شرف بساطبوس یافت، و امیر قرا عثمان بسعادت ملازمت مشرّف گشته پیشکشهای مناسب گذرانید، و حسن اخلاص سابق را بخدمات لایق لاحق گردانید، و [به] خلعتهای شاهوار و اسپان راهوار و کلاه ملمّع و کمر مرصّع و صنوف اکرام و فنون انعام و شرف اعزاز مخصوص و ممتاز شد ع

دست مدار از کمر مقبلان

ذکر محاربه حضرت خاقان سعید با اولاد امیر قرا یوسف و انهزام تراکمه

درین اثنا که موکب ظفر لوا عازم تبریز شد بسمع جلال پیوست که پسران امیر قرا یوسف امیرزاده اسکندر و امیرزاده اسپند بالشکری فزون از چون و چند عازم آذربایجان شده‌اند و نزدیک اخلاط و عادل جوز رسیدند امرا و اعیان باتّفاق امیر قرا عثمان که دران ولا از امیرزاده اسکندر رو گردان شده بود عرضه داشتند که تا اتباع امیر قرا یوسف را استیصال کلّی نشود امور این مملکت انتظام نمی‌گیرد و احوال اختلال خاص و عام التیام نمی‌پذیرد،

حضرت خاقان سعید سخن امیر قرا عثمان و سایر دولتخواهان بسمع رضا اصغا نمود و از شهر نو بطرف ارجیش معاودت فرمود امیر الیاس خواجه و امیر قرا عثمان را بطریق منغلای بجانب عادل جوز روان داشت و رایات همایون بصوب ارجیش برافراشت، و دوازدهم رجب به بندماهی و روز دیگر بارجیش رسید۔

و از جانب میرزا ابراهیم سلطان و امیر شاه ملک قاصد آمده بعرض رسانید که قوّت دولت آنحضرت علیکا جالق و سید احمد دیزک را گریزانید و پسر علیکا را گرفته ایل و الوس او را زیر و زبر گردانید، و چهاردهم ماه جمعی آغایان از جانب دار السلطنه هراة رسیدند و در پرده سرای عصمت و عفّت محرم حرم گردیدند، و شانزدهم زین الدین عبد الحمید برسم رسالت از مکّه معظّمه از پیش والی آن امیر حسن عجلان رسید و شرح اخلاص اکابر آن مقام بزرگ بعرض رسانید، و امیر محمد خواجه چهره که با امرای منغلای رفته بود با قراول امیرزاده اسکندر جنگ کرده غالب آمد و دو کس را گرفته پیش حضرت آورد، و میرزا ابراهیم سلطان و امیر شاه ملک که بحرب علیکا جالق و سید احمد رفته بودند مظفّر و منصور با غنایم نامحصور باز آمدند، و اولاد امیر قرا یوسف چند نوبت ایلچیان فرستاده سخن صلح بوسیله امرای عظام بموقف عرض رسید، امّا بجای نرسید۔

و آنحضرت عزم رزم ترکمان جزم فرمود و هر روز بجانب ایشان کوچ می‌فرمود تا روز دوشنبه بیست و هفتم رجب المرجّب [که عِشْ رجباً تَرَ عجباً] اردوی همایون بموضع قروق قورقاق فرود آمد و لشکر ترکمان در حدود الشکرد [د] بموضعی که بخیشی گویند اغروق نشانده و جرکند یورت خود را استحکام دادند | و چون سد سکندر ایستاده بیت (۲۳۰ ب)

شده غرق آهن ز سر تا بپای　　همه کوه کوبان پولاد خای

و چند هزار سوار نامدار نیزه گذار قریب دو فرسنگ از اغروق خود پیشتر آمدند و صف جنگ برآراست، و ازین طرف حضرت خاقان سعید بتوفیق ربّانی و تایید آسمانی آداب لشکرکشی و اسباب سپه‌آرائی ترتیب داده میمنه و میسره بشاهزادگان نامدار و نوئینان کامگار و شیران جنگ‌جوی و دلیران تندخوی آراسته شد و چند زنجیر فیل هر یک بضخامت کوه ثقیل در پیش قلب لشکر

باجمعی تیراندازان بر پشت فیلان بیت

بر پشت تمده فیلان برنشسته ناوک اندازان   چو عفریتان آتش بازبر تلهای خاکستر

بازداشتند، و ترکمانان را اندیشهٔ فیلان هراسان داشت که اسپان ایشان هرگز فیل ندیده بودند، و تدبیر اندیشیده گاوان بقوت را جوالهای کاه بار می کردند و بیلا سها و چوبها مشابه و مانند فیل می ساختند، و بعضی فیل مجسّم از گل ساخته بودند و آنرا برگستوان پوشیده مردان مسلّح بر آن سلح شوری میکردند و ترکمانان اسپان بر آن می دوانیدند تا اسپان بران صورت رام شوند.

فی الجمله بهادران جانبین و مبارزان طرفین در طرد و چالش و نادر و دنالش آمدند، آواز طبل و نعرهٔ کوس و صدای کرّنای چون رعد و برق در جوش و خروش آمدند بیت

ز آواز و غلغل جهان جوش کرد   ز کوکب فلک پنبه در گوش کرد

از سحاب کمانها باران سهام باران شد و تیغها چون صاعقهٔ بارقه رخشان گشت بیت

بر آمد یکی ابر زنگار گون   فرو ریخت از دیده دریای خون

دران سیل کز پای شد تا بفرق   یکی ماند گشته یکی گشته غرق

پردلان آثار مردانگی می ساختند و در میدان شجاعت جان در ورطهٔ هلاکت می انداختند، سپر با سر سروران سخت روئی پیش آورد و تیغها با گردن گردنان زبان سرزنش دراز کرد و از طرفین حملهای تند کرده هر دو گروه چون کوه آهن ثابت قدم و پای برجا بودند بیت

ز هر سو نمودند هوش و درنگ   که سرعت پشیمانی آرد بجنگ

آنروز از ان زمان که سلطان شرقی انتساب آفتاب از افق چین طالع شد تا آن هنگام که در ظلام شام غارب گشت خون از تیغ چون باران از میغ می بارید بیت

بر آمد دران دشت بارنده میغ   تگرگش ز پیکان و بارانش ز تیغ

چنین بود تا روز بیگاه گشت   ز شب دامن روز کوتاه گشت

حضرت خاقان سعید در میدان فرود آمد و فرمود که پیش لشکر حَجَر کنند و بهادران شب همه شب پاس دارند بیت

رقیبان لشکر بآیین پاس   نگهبان تر از انجم ره شناس

روز دیگر که صبح عالم آرای از افق مشرق طالع شد و آثار طلیعهٔ سحر در اقطار جهان منتشر گشت و شاه انجم سپر شنگرفی از افق سیمابی بر آورد و تاج گوهر نگار از تیغ کوهسار هویدا و رایات لعل پیکر از طرف شرق برافراخت و پرچم شب از روی بیرق روز برگرفت حضرت خاقان سعید که ماه از آفتاب طلعت او فروغ یافت و آفتاب از پرتو رای او روشنی پذیرفت فرمان فرمود که سپاه نصرت پناه بعزم رزم و پیکار سوار شدند بیت

سحر گه بهنگام بانگ خروس   نهادند بر کوههٔ پیل کوس

(۱۳۳ ا) [ورق ۱۳۲] شهنشه باسپ اندر آورد پای   بجنبید چون باد لشکر ز جای

و لشکر قیامت اثر که جبال از هیبت آن میگداختند و آسمان از صلابت آن سپر خورشید می انداخت قطعه

گردون اثر، زمانه تهوّر، اجل نهیب،   انجم عدد، ملایکه نصرت، قضا توان

جوشان چو اژدها و ز آسیب شان بکوه   در سنگ سال و مه چو کشف اژدها نهان

هر یک بجای جامهٔ دیباد جام می   در بر فگنده جوش و بر کف نهاده جان

میمنه و میسره آراسته روی بخصم آوردند و قریب نیم فرسنگ پیش رفتند ناگاه سپاه ترکمانان با ساز و عُدّت فراوان پیدا شد قطعه

خونخواره لشکری چو ستاره بانبهی   صفها کشیده بر صفت راه کهکشان

بگذاشته حیا و کم انگاشته حیات   برداشته حسام و برافراشته سنان

و از طرفین مبسان تعبیهٔ شطرنج بر بساط آوردگاه صف آرا گشتند و از مردان جنگی فضای صحرا تنگی گرفت، و از شدّت و صلابت آن دو گروه کوه ستوه پذیرفت، هر دو لشکر چون دو دریای اخضر در تموّج آمدند و چون دو کوه پولاد از صرصر تند تر بر یکدیگر حمله کردند قطعه

پس هر دو طایفه به نبرد اندر آمدند   بر یکدگر کشیده همه تیغ خون فشان

این را زمانه داده بفیروزی اقتدار   و آنرا ستاره کرده بد روزی امتحان

از هیبت پلارک چون برگ گندنا   شخص مبارزان شده چون شاخ زعفران

از صاعقه چون باطن آتشکده زمین   و ز زلزله چو ظاهر فالج زده زمان

روی هوا از نیزهای دلاوران نیستان بود و دران میان آثارِ شجاعتِ مبارزان صولتِ شیرِ ژیان می نمود بیت

شهسواران درمیان نیزها جولان کنان ‌‌ ‌ چون براطرافِ نیستان حملهٔ شیرانِ نر

برقِ خنجر بر جانِ دلاوران خندان و سرشکِ تیغِ یمانی بر تنِ کشتگان گریان و درین روز میرزا رستم ابن میرزا عمر شیخ از برانغار جنگی کرد که داستانِ رستم دستان و هفت خوان مازندران بر طاقِ نسیان ماند، و امیر ابراهیم امیر جهانشاه هم از جوانغار مردانگی نمود که آثارِ فرزانگی او بر صفحهٔ روزگار واضح خواهد بود، و پیر حسین سعد را که روی زردهٔ سپاه ترکمان و پشتِ لشکرِ ایشان بود دستگیر کردند، و آنحضرت فرمود که سپاه ظفرپناه کوه تا کوه خیمه و خرگاه در جنگ گاه فرود آمدند (کذا) و جمعی گریختگان از طرف ترکمانان آمده عرضه داشتند که پسرانِ امیر قرا یوسف دل بر مرگ و تن بر جنگ نهاده اند و عنانِ طغیان بدستِ عصیان داده میگویند بیت

زمرگ ار بترسی بنه خود و ترگ ‌‌ ‌ که جنگ آورنده کو نترسد زمرگ

و چون جمشیدِ خورشید از ایوانِ زرافشان بخلوت سرای مغرب خرامید و جمالِ جهان افروزِ روز در نقابِ شبِ تیره نهان گردانید و عرصهٔ عالم جولانگاه سپاهِ زنگ آمد و جیشِ حبش از پشتِ کرهٔ خاک روی بذروهٔ افلاک نهاد و عقلِ دوربین در وادیِ اندیشه سرگردان گشت و وهمِ تیز تک در بیداءِ ضلالت گرفتار شد مبارزانِ طرفین و دلاورانِ جانبین برسمِ طلایه از هر دو سپاه آگاه بودند و شب تا روز بشرایط پاس قیام نمودند۔

روز دیگر که سلطانِ جهانگشا و خسروِ عالم آرای خورشید بر سبز خنگِ فلک سوار شد (۲۳۱ ب) و تیغِ لعل پیکر از نیام برکشید و سپرِ زرّین از روی سپهرِ زرنگاری برآورد حضرت خاقان سعید ا فرمود که سپاهِ ظفرپناه بعزمِ رزم سوار شدند و طبلِ حرب فرو کوفتند بیت

جهان خسروِ آهنگِ پیکار کرد ‌‌ ‌ ببدخواه بر چشمِ بد کار کرد

زغرّیدن کوسِ خالی دماغ ‌‌ ‌ زمین لرزه افتاد بر کوه و راغ

خروشیدنِ کوس و رویینه کاس ‌‌ ‌ نیوشنده را داده از جان هراس

و درین روز سپاهِ ظفرنشان بعظمتی روان شد که از رماحِ نیزه وران بر صحنِ صحرا بیشها عیان بود

و از عکسِ تیغِ خون افشان روی هوا پُر شهابِ زرفشان می نمود، و سپاهِ ترکمان چون ذرّاتِ آفتاب بسیار و بسانِ قطراتِ امطار بیشمار، همه چون شیر و پیل قوی یال و بزرگ هیکل، و مثلِ پلنگ و نهنگ خارادل و آهنین جگر، و مانندِ ببر و گرگ الماس چنگ و فولاد بر بیت

سپاهی چو آشفته پیلانِ مست ‌‌ ‌ همه نیزه و گرز و خنجر بدست

گرفته سپرها ز چرمِ نهنگ ‌‌ ‌ برافگنده برگستوان دیبهٔ پلنگ

در برابر آمدند، هر دو لشکر چون دو کوهِ پولاد صف کشیدند و چون بحرِ اخضر از بادِ صرصر در تموّج آمدند، فضای لشکرگاه از جوشن و زره زار آهنین شد، و هوای رزمگاه از برقِ تیغ و صاعقهٔ سنان آتشین گشت، و آن دو لشکر قیامت اثر درهم آمیختند و بنیزه و شمشیر باهم برآویختند، از آوازِ کوس و نقاره گوشِ گردون کر شد و از فغانِ اسپان و غریوِ دلیران و نعرهٔ نرّه شیران زلزله در کوه و غلغله در گروه افتاد، میرزا رستم بیت

عدو شکار چو رستم، جهانگشای چو آرش ‌‌ ‌ خرد پرست چو دستان هنرنمای چو نیرم

باتّفاقِ امیر ابراهیم جهان شاه دران معرکه شجاعتی نمودند که روانِ رستمِ دستان بر جانِ ایشان آفرین خواند، و امیر شیخ لقمان برلاس و امیر محراب ترخان هم از دستِ راست بیت

بنوکِ سنان و بتیرِ خدنگ ‌‌ ‌ ربودند از روی خورشید رنگ

و از جوانغار امیر علاء الدین علیکه کوکلتاش و امیر جلال الدین فیروزشاه و امیر فرمان شیخ جاری خود نگاه داشته، دستِ راستِ مخالف برایشان حمله کرده امیر لوته و خواجه محمد مشرف سمنانی، جمعی را که در سالاری دستی نداشتند، پیش راندند، ترا کمه آن گوشه را مغتنم دانسته تنی چند بدرجهٔ شهادت رسانیدند و خواجه محمد نیز بساطِ زندگی طی کرد بیت

چنین است تا بوده گردان سپهر ‌‌ ‌ که با نوش زهر است و با کینه مهر

از صدمات و حملات نزدیک بود که ترا کمه گوی ظفر بچوگانِ نصرت بهوکاهِ (؟) مقصود رسانند و چند قطار شتر رانده با خود فتحی تصوّر کردند، درین حال حضرت خاقان سعید فرمود که درمیان میدان خرگاهِ طهارت خانه زدند، و بعزمِ اداءِ نمازِ چاشت که مدّة العمر آنحضرت وظیفه داشت از سمندِ عالم نورد فرود آمده بتأنّی تمام طهارتِ کامل ساخته در نماز شروع نمود و بکمالِ خضوع

وخشوعِ نماز ادا فرمود وروی نیاز بر زمینِ اخلاص نهاده ودستِ امید بسوی آسمان کشاده از حضرتِ بی نیاز فتح ونصرت طلبید، وچون دانست که تیرِ دعایش بهدفِ اجابت رسید پای دولت در رکابِ سعادت در آورد وباز در منقرِ قولِ قرار وآرام گرفت۔

وامیرِ صایب تدبیر غیاث الدین شاه ملک ملازمِ رکابِ عالی بود درین وقت صورتِ خوب در آیینهٔ اندیشه او رو نمود وبمقتضی الحرب خدعة فرمود که نقارهٔ بشارت زده آوازه در انداختند که دوتق ۳۲۲] امیرزاده اسپند را گرفتند، وشاهزاده میرزا بایسنغر چون از تفرقهٔ دستِ چپ آگاه شد از قنبلِ قولِ بسانِ شهسوارِ انجم با جمعی دلاورانِ نامدار که تیغِ آبدار وپیکانِ آتش بار دار از دشمنان باد پیمای خاکسار برآورند عزمِ آن طرف نمود، وحضرت خاقانِ سعید فرمود که پنجهزار سوار برگستوان دار (۳۲۳ الف) ع

گُردانِ ناجوی ودلیرانِ نامدار

بمددِ شاهزاده رفتند وموکبِ همایون در ضمانِ عنایتِ ملکِ بیچون روان شد وسپاهِ نصرت شعار یکبار در جنبش آمد ونایرهٔ قتال وجدال التهاب واشتعال یافت قطعه

شعلهٔ رمحت شهابِ ثاقب آمد روزِ جنگ کز شیاطینِ اعادی می برآوردی دمار
احتراقِ انجمِ سیاره ثابت گی شدی گر نرفتی زآتشِ تیغِ تو برگردون شرار

پُردلان را کار از تیر وکمان به تیغ وسنان رسید ودر اطرافِ معرکه خون چون رودِ جیحون وسیحون روان بود، اولادِ امیر قرا یوسف وامراءِ ترکمان بر گمان آنکه آلاتِ حرب واستظهار بسیار داشتند خود را بخیالِ محال مردِ نبردِ هی پنداشتند، چون ظهورِ لشکرِ منصور وقوتِ دولتِ سپاهِ ظفر پناه معاینه دیدند رخسارِ امیدشان تیره وچشمِ املِ خیره ماند، وامیرزاده اسکندر هر چند سعی کرد که لشکر خود را یاساشی کند نتوانست وبضرورت عزیمتِ هزیمت کرد وچون سایه از شعلهٔ آفتاب وتندرو از چنگلِ عقاب گریزان شد، وبسیاری از تراکمه در قیدِ اسار گرفتار شدند بیت

سرِ رایتِ شاه بر شد بماه زغوغای دشمن تهی گشت راه
زهر سوکشان دشمنی چون نهنگ بگردن در افسار یا پالهنگ

گروهی که چون پیل کردند زور فتادند چون پیل در پای مور
چو خصمان گرفتارِ خواری شدند بسی در میان زینهاری شدند

وآفتابِ دولتِ حضرتِ خاقانِ سعید بر اوجِ سلطنت لامع شد وماهِ رایتِ نصرت از مطلعِ سعادت طالع گشت، وآنحضرت حصولِ این فتحِ نامدار که طراز فتوحاتِ سلاطینِ کامگار تواند بود از محضِ عنایتِ پروردگار دانست وسجداتِ شکر بجای آورد وفتح نامها باطرافِ ممالکِ ماوراء النهر وترکستان وخراسان وزابل وکابل وسیستان وهندوستان ومازندران وفارس وعراق بل تمام آفاق ارسال فرمود وشکرِ مواهبِ الٰهی بواجبی ادا نمود، ولشکرِ منصور غنایمِ نامحصور گرفتند بیت

زبس غارت آوردن از بهرِ شاه غنیمت نگنجید در عرض گاه
همه روی صحرا پر از خواسته بگنجینها گوهر آراسته

واین فتحِ همایون نشان غرهٔ شعبان در موضعِ آلشکرد که بخیشی گویند روی نمود۔

وآنحضرت روز دیگر کوچ فرمود ودر راه نظرِ سلطانِ عالمستان بر اسیرانِ ترکمان افتاد بیت

بخشود بر سختیِ کارشان ز شمشیرِ خود داد زنهارشان

وبر مصداقِ شعر

اَحسِن اِلَی النّاسِ تَستَعبِدُ قُلُوبَهُم فَطَالَ مَا استَعبَدَ الاِنسانَ اِحسانُ

حکمِ اطلاقِ آن همه فرمود، وآنحضرت از راهِ خوی منتصفِ شعبان بدار الملک تبریز رسید، ومردمِ تبریز را که بیمِ غارت بود آسیبی نرسید ورعایا بیُمنِ عدل واحسان در اوطانِ خویش بامن وامان بودند۔

ذکرِ معاودت از مملکتِ آذربایجان بصوبِ ولایت

(۳۲۳ ب) چند روز بمساعدتِ بختِ فیروز دار الملک تبریز مستقرِ سریرِ خلافت آمد واهالی آنجا شرایطِ خدمتگاری ومراسمِ جانسپاری بجا آوردند، ورای عالم آرا که خورشید جهان افروز از فروغ

آن نور ضیا بطریق التماس اقتباس نماید اقتضای آن فرمود که رایاتِ ظفر آیات بعزم معاودت نهضت نمود، و اوایل رمضان خاقان سپهر آستان بسلطانیه آمد و ملوک و حکامِ آذربایجان را رعایت و عنایت فرمود و امثله و احکام همایون ارزانی داشته رخصت مراجعت فرمود، و خاقان ظفر قرین در حدودِ قزوین لشکرهای فارس و عراق را اجازت داد، و میرزا ابراهیم سلطان براه درگزین متوجه فارس شد، و میرزا رستم بهادر عازم اصفهان گشت، و همچنین بولایت یزد و کرمان و کاشان سرداران بموجب فرمان روان گشتند، و آنحضرت از ملک ری بسبب گرمی هوا چند روزی لشکبیر گذشت و امیر الیاس خواجه را با لشکرِ گران در ولایت سلطانیه و قزوین و ری و قم گذاشت، و موکب ظفر نشان اواخر رمضان بمالکِ خراسان در آمد، و نویین اعظم امیر شاه ملک اجازت یافته از راه استراباد بخوارزم رفت، و آنحضرت بر عادتِ معهود در هر شهر و مملکت زیارت مشایخ و اکابر فرمود و از روحانیت اهل الله استمداد نمود، و از حسن اتفاق در وقت عزیمت آنحضرت غرهٔ شوال سنه ثلاث و عشرین در مزارِ مورد الانوار قطب الاولیاء و المحققین شیخ سعد الملة و الدین الحموی قدس سره نزول فرمود، و هنگام مراجعت غرهٔ شوال سنه اربع در همان منزلِ مبارک نزولِ اقبال واقع بود، و آنحضرت در نیشاپور بسعادتِ زیارتِ اکابر مشرف شده از آنجا بجانب مشهد مقدس معلی عزیمت نمود شعر

سلامٌ علی التُّرب الذی ضمَّ جسمه
فیا نِعمَ مشهودٌ و یا نِعمَ مَشهدُ

و شرف آن روضهٔ مبارک و بقعهٔ متبرک دریافت و انوار آن بر روزگارِ فرخنده آثار تافت، و نوزدهم شوال در دار السلطنهٔ هراة مرکز دایرهٔ دولت و اقبال آمد و اکابر و اشراف شرایطِ استقبال و مراسم تعظیم و اجلال بجای آوردند و نثار و پیشکش بتقدیم رسانیدند بیت

مخالف شکن شاه فیروز بخت | بفیروزه فالی در آمد بتخت
بزرگانِ شهر آفرین خواندند | بر آن گوهری گوهر افشاندند
همه شهر و کو را بیار استند | که دیدند از و آنچه میخواستند

ذکرِ قضایا که بعد از استقرار در دار السلطنهٔ هراة ظهور یافت

چون موکبِ ظفر نشان از یورش عراق و آذربایجان بدولت و سعادت معاودت نمود و رایاتِ نصر آیات در دار السلطنهٔ هراة استقرار فرمود ایلچیان هندوستان از پیشِ والی دهلی خضر خان رسیدند، و پیش از یورشِ آذربایجان خضر خان التماس نموده بود که حضرت خاقان سعید قاصدی بجانب او فرستد و آنحضرت مولانا امیر خواجه را که بفصاحتِ بیان و طلاقتِ لسان مشهور بود ارسال نمود، و خضر خان فرستاده را رعایتِ بسیار نمود و تبرکات و بیلاکات در صحبت مولوی فرستاد و اساسِ دولت خود را باظهار نیکو بندگی استحکام داد، از جملهٔ عجایب آن دیار کرگدن آورده بودند، حیوانی غریب شکل، عجیب هیئت، شبیه گاو و سمها شگافته یک شاخ بر میان پیشانی و هیچ آلتِ جارحه بر پوستِ آن جانور کارگر نه، و از پوست او [ورق ۲۲۳] سپر معتبر توان ساخت، اگر چه به جثه برابر گاو باشد اما گویند با پیل جنگ کند (۲۲۳ ا) و غالب آید، فی الجمله آن جانور را بالصنعتهای غریب از گردون و غیره بدار السلطنهٔ هراة رسانیدند.

و محمد طیب که از قرا باغ اران بموجبِ نشان عازم مصر و شام شد، چون بمصر رسید سلطان شیخی وفات یافته بود و مظفر و تاتار صاحب اختیار آن دیار شده، ایلچی را رعایت نمودند و عرضه داشت نوشتند که اگر موکبِ همایون عنانِ دولت بصوبِ این مملکت معطوف فرماید آنچه وظایف دولت خواهی باشد بجای آورده شود، و محمد طیب اواخر شوال بدار السلطنهٔ هراة رسید و عرضه داشتهای اکابرِ آن بلاد بعرض رسانید.

و سلطان قوچی که هم از قرا باغ بجانب دشت قپچاق رفته بود و محمد خان او را رعایت فرموده و اظهار دولتخواهی نموده در ماه ذی قعده باز آمد و صورتِ اخلاص خان عرضه داشت.

ذکرِ قضایای ماوراء النهر و ولادت میرزا عبد الرحمن

میرزا الغ بیگ در اوایل محرم سنه اربع و عشرین بهوای جانور پرانیدن عازم بخارا شد و چون شهبازِ خاطرِ همایون از نشاط شکار و پرانیدنِ شاهین و شنقار فراغت یافت موکبِ منصور

بدستور معهود در ظاهر بلدهٔ فاخرهٔ قشلاق فرموده وجمعی ایلچیان از جانب ولایت ترمت رسیده میرزا الغ بیگ همه را رعایت فرمود واجازت مراجعت نمود، وحضرت وهاب بی منت وفیاض بی غنت جناب الغ بیگ را فرزند سعادتمند ارزانی داشت وهشتم محرم جهان بنور حضور او مشرف شد وموجب نشاط وسبب انبساط آمد ونام همایون میرزا عبد الرحمن امعین شد بیت

بفرزانه فرزند شد سربلند — که فرخ بود گوهر ارجمند

وشتم جمادی الاولی از مغولستان خبر آمد که محمد اغلان مخالف را قهر کرده پادشاهست، وهفتم ماه ابو اللیث از اندگان آمده احوال آن طرف بعرض رسانید، واغلی نوکر پیر محمد اغلان د نوکر صدر اسلام رسید، وامیر ارسلان خواجه ترخان از ولایت سوران آمد، ودر ماه رجب علی کمریت وابو اللیث نوازش یافته بجانب اندگان بموجب فرمان باز رفتند، وامیر جهانشاه ولد امیر قمر الدین رسیده از آمدن خدابردی خبر داد وتربیت یافت، وهفتم شوال نوکر ابو اللیث خبر جنگ مخالفان وگرفتاری مراهق ودیگران رسانید، ونوکر محمد سدید از سولقان خبر آورد که پسران پولاد تمور که از محاربه جتا گریخته بودند گرفتار شدند، ومیرزا الغ بیگ اواخر ذی قعده عازم بخارا شد وزمستان گذرانیده بهار سنه خمس عزیمت خراسان فرمود و بدولت ملازمت پدر بزرگوار وخاقان کامگار استسعاد یافت۔

وقایع سنه خمس وعشرین

ذکر لشکر کشیدن میرزا ابراهیم سلطان بجانب خوزستان

چون مملکت خراسان بل ممالک جهان بحسن ویمن عاطفت حضرت خاقان سعید در غایت رفاهیت بود وهیچ آفریده را خلاف آنحضرت در خاطر خطور نمی شود لاجرم قلم فرخ رقم در اوایل این سال احوال سایر بلاد ودیار بنظر اهل اعتبار خواهد رسانید ونخست قضایای فارس وخوزستان درین داستان گفته شود، انشاء الله تعالی۔

میرزا ابراهیم سلطان چون از یورش عراق وآذربایجان بدار الملک شیراز معاودت نمود واکابر واشراف اطراف مملکت فارس برسم تهنیت بجای آوردند (۲۲۳ ب) وحکام خوزستان بدانچه متوقع بود اقدام ننمودند ودر قواعد خدمتگاری متقاعد بودند، شاهزادهٔ جوان بخت بصوب خوزستان نهضت فرمود ولشکر دریاموج انجم فوج بولایت خوزستان درآمده حوبزه ودزفول را مسخر ساختند وبقایای رعایا پناه بقلعهٔ شوشتر بردند وسپاه منصور قلعه را محصور ساخت وحکام آن دیار بمدافعت روزگار می گذرانیدند وایلچی فرستاده در ذی الحجه سنه اربع وعشرین بدرگاه عالم پناه که ملجاء سلاطین روی زمین است رسید وتظلم واستغاثت نمود که:۔

ما بنده وخدمتگار این درگاهیم وخلاف حکم از ما حرکتی صادر نشده، درخواست آنکه سفارشی بجانب میرزا ابراهیم سلطان عنایت فرمایند تا لشکر فارس ترک محاصرهٔ شوشتر نمایند، بعد از آن از فرمودهٔ این درگاه تجاوز نمائیم ومال دهیم وبلشکر آئیم، آنحضرت ع

بفریاد آن دادخواهان رسید

نشان همایون بجانب فرزند سعادتمند فرستاد مضمون آنکه:۔

"چون رعایاء خوزستان وظایف خدمتگاری بجا آوردند آن مملکت را بشرایط مقرره بایشان گذاشته عازم شیراز شود"

شاهزاده بموجب فرموده عمل نمود ورعایای خوزستان بشروط وفا ننمودند تا درین سال خمس وعشرین باز میرزا ابراهیم سلطان با لشکر گران متوجه خوزستان شد وآن مملکت را قهراً وقسراً مسخر کرد ورسوم بدعت وقواعد فساد برافتاد واساس دین ودولت استحکام داد وسکه وخطبه بنام والقاب همایون آرایش یافت وآوازهٔ فتح ولایت خوزستان بمسامع جهانیان رسید۔

آمدن شاهان بدخشان بدرگاه سلاطین پناه

شاه سلطان محمود شاه ارغون شاه روی امید بدرگاه آسمان رفعت آوردند، وسیم صفر بدار السلطنه هراة رسید بوسیلهٔ امرا بمجلس همایون درآمدند، وحضرت

خاقان سعید شاهانه اعزاز و تکریم نمودند در جرگاهٔ ملوک و امراء جای ایشان تعیین فرمود، و ایشان صبح و شام بآداب ملازمت قیام می نمودند، و در ضمیر منیر آنحضرت حسن اعتقاد می فزود تا عنایت حضرت شمائل احوال شاهان شده فرمان فرمود که امرای کبار مهمات شاهان ساخته و پرداخته همه را تشریفات فاخره پوشانیدند و اجازت مراجعت یافته بولایت خود باز گشتند۔

ذکر نهضت همایون بجانب زاوه و محوّلات و عزیمت میرزا بایسنغر بطرف طوس

حضرت خاقان سعید زمستان بدولت و سعادت در دار السلطنهٔ هراة گذرانید، و اوایل حوت موافق اواخر ماه صفر بطرف ولایت زاوه و محوّلات نهضت فرمود و چند روز بساعات بخت فیروز بشکار و قوشلامشی اشتغال نمود، و جناب میرزا بایسنغر بموسمی که نسیم صبا مسیح آسا داعیهٔ احیا داشت و باد فروردین بر اوراق سبزه و ریاحین نقش نگار خانهٔ چین می نگاشت و سحاب روی لالهٔ آتشین بآب لطافت می شست و در اطراف باغ و بوستان نمودار درفش کاویان و گنج شایگان می رست عزم جانب ولایت طوس و مشهد مقدس معلّا فرمود، و چون باد پای در مرکب پای باد در آورده عنان به سمند آب سیر آتش گهر داد، و خاقان کامگار و شاهزادهٔ نامدار هر طرف که رایات بر افراختند صحرا و بیابان را از شکاری خالی ساختند [ورق ۳۳۴] باز زره پوش چون تیر از شصت شاه جهانگیر می جست و در پرواز (۳۳۴ ب) با گردون همراز می شد، و از صدای جلاجل کوه و صحرا پر آواز می کرد، و بزخم شهپر مرغ تیز پرواز بالای گردون بزیر می انداخت و فضای هوا از طیور باز می پرداخت، و آنحضرت چند روز متعاقب صید و شکار فرمود و بعد از فراغت معاودت فرمود و نهم ربیع الاوّل بمستقر دولت فرود آمد، و در همین روز میرزا الغ بیگ که از ماوراء النهر عزیمت نموده بود بهراة رسید۔

آمدن میرزا الغ بیگ بخراسان

درسال مقدّم مسطور است که میرزا الغ بیگ قشلاق در بخارا فرمود و چون فصل بهار باقبال اعتدال لیل و نهار زینت باغ و گلزار شد و کوه و دشت نمودار بهشت برین گشت بیت

چمن حکایت باغ بهشت می گوید   نه عارفست که نسیه خرید نقد بهشت

میرزا الغ بیگ برسم تهنیت مقدم همایون که از یورش عراق و آذربایجان بدولت و سعادت معاودت نموده و در مستقر خلافت اقامت فرموده متوجّه خراسان شد، و اکابر ماوراء النهر مثل جناب شیخ الاسلام خواجه عصام الدین و خواجه نظام الدین که چون ماه و آفتاب از مزید القاب استغنا دارند و خواجه ابو الفضل خواجه ابو اللیث ملازم شاهزاده نهم ربیع الاوّل بدار السلطنه هراة رسیدند و بدولت دستبوس حضرت خاقان سعید مشرف گردیدند، و جناب میرزا بایسنغر از جانب ولایت طوس و مشهد باز آمده برادران در بارگاه پادشاه عالم پناه بدیدار یکدیگر شادمان شدند، و میرزا الغ بیگ بشکرانه آنکه حضرت خاقان سعید بسلامت و سعادت بمستقر دولت و سلطنت رسید طوی پادشاهانه ترتیب نمود و امرای سپاه و اعیان درگاه را بعنایات پادشاهانه اختصاص فرمود و قرب دو ماه در ملازمت حضرت بدولت گذرانید و اجازت معاودت یافته عنان عزیمت بصوب ماوراء النهر معطوف گردانید و پای دولت در رکاب سعادت آورده بر سمند عالم نورد سوار شد بیت

چون فلک عالم نورد و چون قمر منزل گداز
چون ثوابت رهنمای و چون عطارد کاردان

و بمدت یک هفته از دار السلطنهٔ هراة بخطّهٔ فردوس مانند سمرقند رسید ع

بهشت روی زمین خطّهٔ سمرقندست

ذکر ولادت میرزا ابو القاسم بابر بهادر بن میرزا بایسنغر

درین سال هفتم رجب شاهزاده میرزا ابو القاسم بابر در احسن ساعات و ایمن اوقات از کتم عدم بعالم وجود آمد، انوار مولد همایونش ساحت عالم روشن ساخت و گلزار روزگار بسعادت ولادت او طراوت گلشن یافت، میرزا بایسنغر بفرح و نشاط اسباب عیش و عشرت ترتیب نمود و حضرت خاقان سعید ارکان دولت را طوی بعظمت فرمود و چندگاه از صبح تا شام و از شام تا بام خواص و عام ابواب مسرت گشادند و خلایق دست افشان و پای کوبان قدم بر بساط نشاط نهادند۔

و چون خاطر همایون را از بزم عشرت فراغت روی نمود اندیشه صواب نمای بتدبیر امور ملکی التفات فرمود، و امیر یوسف خواجه و امیر سیدی را با سه هزار سوار نامدار بمعاونت و امداد امیر الیاس خواجه ا فرستاد که باتفاق از آن حدود برخیزند و عراق عجم را (۲۲۲ب)
ضبط نمایند۔

و آخر شعبان نوکران امیر خلیل الله شروانی و امیر سیدی احمد شکی بدار السلطنه هراة رسیدند و عرضه داشت و پیشکش بموقف عرض رسانیدند، و آنحضرت فرستادگان را تربیت فرمود و اجازت مراجعت نمود ع

غرقِ انعام و کرم سوی وطن رفتند باز

ذکر ولادت میرزا محمد قاسم بن میرزا محمد جوکی

بشیران سعادت بشارت دادند که اختر سلطنت از مطلع اقبال طلوع کرد و کوکب دولت از افق پادشاهی برآمد، غرهٔ رمضان جهان از فروغ طلعت میرزا محمد قاسم روشنی یافت، و عرصهٔ عالم از نور ظهور او رونق دیگر گرفت و میرزا محمد جوکی را نهال آمال و امانی و ثمرهٔ شجرهٔ شادمانی از وجود آن مولود که سر الاولاد ثمرة الفؤاد بود برآمد، و از طلعت همایون و غرهٔ میمون آن نور دیده روشنائی چشم جان فزود، و میرزا محمد جوکی طوی بعظمت ترتیب نمود و ارکان دولت و اعیان حضرت را انعام و اکرام فرمود۔

ذکر آمدن ایلچیان که بمملکت خطای رفته بودند و شرح غرایب و عجایب آن دیار

در وقایع سنه اثنتین و عشرین مذکور است که حضرت خاقان سعید ایلچیان مقدمهم شادی خواجه نامزد مملکت خطای فرمود و میرزا بایسنغر سلطان احمد و غیاث الدین نقاش را ارسال نمود، و بتاکید تمام خواجه غیاث الدین را گفته بود که از آن روز که از دار السلطنه هراة بیرون رود تا بروزی که باز آید در هر شهر و ولایت آنچه بیند از چگونگی راه و صفت ولایت و عمارت و قواعد شهرها و عظمت پادشاهانه و طریقهٔ ضبط و سیاست ایشان و عجایب آن بلاد و دیار و اطوار ملوک نامدار روز بروز بطریق روزنامه ثبت نماید، درین سال یعنی خمس و عشرین فرستادگان یازدهم رمضان بهراة رسیدند و بیلاقات و تنسوقات پادشاه خطای بعرض رسانیدند، و حکایات غریب و کلمات عجیب از اوضاع و رسوم آن ممالک تقریر کردند، و چون خواجه غیاث الدین مضمون آن ولایات و حکایات بی غرض و تعصب نوشته بود زبده و نقاوهٔ آن سخنان ثبت افتاد، والعهدة علی الراوی، و درین مقام شرح این کلام بنوع بسطی اختتام خواهد یافت۔

ایلچیان شانزدهم ذیقعده از دار السلطنه هراة روان شدند و نهم ذی حجه ببلخ رسیدند و از کثرت [ا] بارندگی تا غرهٔ محرم سنه ثلاث و عشرین در بلخ ماندند، و از آن جا روان شدند بیست و دوم بسمرقند رسیدند، و میرزا الغ بیگ پیشتر ایلچیان خود سلطان شاه و محمد بخشی را با جمعی خطاییان فرستاده بود، ایلچیان خراسان در سمرقند توقف نمودند تا ایلچی میرزا سیورغتمش ارغداق، و ایلچی امیر شاهملک اردوان، و ایلچی شاه بدخشان تاج [الدین] جمع آمدند و باتفاق ایلچیان خطای عاشر صفر از سمرقند بیرون رفتند و از تاشکند و سیرام و آش پره گذشته

یازدهم ربیع الآخر با ایل مغول درآمدند، خبر یافتند که اویس خان قصد شیر محمد اغلان کرده الوس هم برآمده، و باز خبر صلح و تسکین فتنه رسید، و امیر خداداد که صاحب اختیارِ آن دیار بود با ایلچیان رسیده استمالت داد و پیش اویس خان رفت، و ایلچیان هشتم جمادی الاولی بموضع بیلغوتو که از حساب محمد بیگ بود رسیدند، و چندان توقف کردند که داجیان و نوکران (۲۲۵ الف) [ورق ۲۲۵] شاه بدخشان ملحق شدند، و از بیلغوتو کوچ کرده بیست و دوم از آب کنکر گذشته بیست و سیم محمد بیگ حاکم الوس را دیدند، و پسر محمد بیگ سلطان شادی کورگان دامادِ شاه جهان بود که دختر دیگر او را میرزا محمد جوکی داشت، و بیست و هشتم بجلکاء یلدوز و ایل شیر بهرام درآمدند، و در آن بیابان بی پایان با آنکه آفتاب در سرطان بود آب [illegible] یخ می بست۔

و هشتم جمادی الآخری خبر آمد که پسران محمد بیگ داجی را که ایلچی اویس خان بود غارت کردند، و ایلچیان متوهم شده با آنکه اکثر ایام باران و ژاله بود اندرها و کوهها بسرعت گذشتند، و آخر ماه بشهر طرفان رسیدند، و درین شهر بیشتر بت پرست بودند و بتخانه بزرگ داشتند، و در پیشان صفهٔ صورتی بزرگ بود و می گفتند صورتِ شاکمونی است، و دوم ماه رجب از آنجا کوچ کرده پنجم ماه بقراخواجه رسیدند، و دهم ماه خطاییان آمده اسامی ایلچیان و عددِ مردمِ ایشان نوشتند، و نوزدهم بقصبهٔ اتاصوفی فرود آمدند و آنجا یکی از خاندان مصطفوی و فرزندان مرتضوی خاندزاده تاج الدین از ساداتِ ترمذ و امیر فخرالدین حاکمِ مسلمانانِ قامل بود لنگری ساخته و لنگر اقامت انداخته۔

و بیست و یکم رجب بشهر قامل رسیدند، و درین شهر امیر فخرالدین مسجدِ عالی و معبدِ متعالی ساخته و در غایتِ تکلف پرداخته بود، و کافران نزدیک مسجد بتخانه داشتند که بر اطرافِ آن بتانِ خرد و بزرگ بصوَرِ بدیع نگاشته بودند، و بر درِ بتخانه صورت دو دیو بر یکدیگر حمله کرده نمودند، و منکلی تیمور بایری جوانی صاحب جمال حاکم قامل بود۔

و از آنجا بیست و پنج راهِ چول و بادیه قطع کرده بهر دو روز آب می یافتند، و دوازدهم ماه شعبان در اثنای بیابان بشیر و گاو قطاس دوچار شدند، و آنجا گاو چنان بزرگ می شود که

گویند نوبتی سواری را از پشتِ زین بسرِ قلاخ برد، و مدتی بر سرِ شاخ او بود ع
باشد سخنی غریب اگر راست بود

و چهاردهم شعبان بمنزلی رسیدند که [از] آنجا تا سکجو که اول شهر خطاست ده روزه راهِ چول بود، جمعی خطاییان خبر ایلچیان یافته بموجب فرمان استقبال نمودند و بیکروز در مرغزاری صفهٔ عالی ساخته و سایبانها افراخته و شیرها و صندلیها نهاده، و خوردنیهای قاز و مرغ و گوشت پخته و میوهای خشک و تر بر طبقهای چینی ترتیب داده بودند و بر سرِ هر شیره نخلی بسته و سبزیها و خوانها آراستند، و در آن بیابان طویی مرتب ساختند که در شهرها میسر نشود، و چون از طعام فارغ شدند انواع مسکرات در کار آوردند، و همه کس را گوسفند و آرد و جو تا بیحتاج دادند، و اینها را باحترام تمام پیش ایلچیان فرستادند، و نسخه گرفتند که ایلچیان هر کس چند نفر نوکر دارد، و داجیان حجت گرفتند که زیادت نگویند که هر کس که دروغ گوی شد او را وقعی نمی ماند، و بازرگانان در سلکِ نوکران منتظم شده خدمت می کردند، و نسخه باین تفصیل بود:
امیر شادی خواجه و کوکچه دویست نفر، سلطان احمد و غیاث الدین صد و پنجاه نفر، ارغداق شصت نفر، اردوان پنجاه نفر، تاج الدین پنجاه نفر، و ایلچیان میرزا الغ بیگ رفته بودند و قاصدان میرزا ابراهیم سلطان هنوز نرسیده۔

(۲۲۵ ب) و شانزدهم شعبان ایلچیان را خبر کردند که امروز دانگ داجی که حاکمِ آن سرحد است طوی پادشاهانه می دهد، ایلچیان بیورت او آمدند، و خطاییان بصورتِ مربع فرود آمده طناب در طناب، چنانچه هیچ آفریده بمیان درنتواند آمد مگر از چهار دروازه که بر چهار طرفِ آن مربع گذاشته اند، و میان آن فضائی بزرگ، و در میان فضا دکانی بلند ساخته مقدار یکجریب، و خیمهٔ بزرگ دو تیرهٔ خطائی در پیش شده مثلِ شاه نشینی دامنها برداشته و تالاری از چوب و سایبانها، چنانچه یکجریب تمام سایه بود، و در زیر دو تیرهٔ بزرگ صندلی داجی نهاده، از چپ و راست صندلیهای دیگر، و ایلچیان بر جانبِ چپ و امراء خطا بر طرف راست نشستند، و پیش ایشان تعظیمِ طرفِ چپ زیاده از طرفِ راست است ع
که شاه عادلِ دل در بدن بود سوی چپ

وپیش هریک از ایلچیان وامرا دو شیره نهادند ودر یکی گوشت پخته وقاز ومرغ ومیوهای خشک خطائی، ودر یکی کلیچه ونانهای خوب ونخلی از کاغذ وابریشم بغایت خوشنما، ودر پیش باقی مردم هریک شیرهٔ بود، ودر برابر کورکهٔ پادشاهی که بر مقامی بلند بود خمها وخمرهای چینی وصراحیهای خرد وبزرگ وچینی ونقره، ودر چپ وراست کورکه مطربان ایستاده یا توغن، وکمانچه، وپیپه، ودنی دو نوع که در سر وپهلو نفس کنند، وتنبک وموسیقار، وطبل در روی بر سر سه پایه نهاده، وصنج وچهار پاره، ودهل همه را باصول ونوادر آوردند، وپسران صاحب جمال سرخی وسفیده مالیده وبسان دختران مروارید ها در گوش کشیده بازی گری ها کردند که ع

مثل آن در زمانه نتوان دید

وازین فضای کشاده تا چهار دروازه مردان جیبا پوش نیزها در دست از دو طرف راه ایستاده پای از پای بر نمیدارند، وبیساول حاجت نیست ومردم را در محل مناسب نشانده وکاسه داشته قوش وقراوداد نار وخوردند، امیر دوسون حاکم دیوان کاسه داشت وصندوق نخل بندی با او میبردند، هرکرا کاسه دادند شاخچهٔ نخل بندی بر سر دستار او زده مجلس را گلستانی ساخت، وبازیگران از کاغذ مقوی صورت جانوران ساخته بر روی بسته بودند وهیچ وجه روی وگوش ایشان نمی نمود، براصول خطاییان رقص می کردند، وپسران همچون آفتاب صراحیهای شراب ناب در دست ایستاده، وبعضی طبقهای نقل بر کف از فندق وعناب وچهار مغز وشاه بلوط مقشر ولیمو وسیر وپیاز در سرکه پرورده وترهای دیگر وخربزهٔ بریده وهندوانهٔ بریده در طبقی خانه خانه جدا جدا بر کف نهاده، چون امیر کسی را کاسه داشت آن پسر طبق پیش آورد تا هر نقل که میل کند تنقل سازد، ودیگر لکلکی بزرگ بغایت شبیه ساخته اند، چنانچه پسری در درون او می رود وآن لکلک بر اصول پای می کوفت وهر طرف سر می جنبانید بنوعی که مردم حیران می شدند، آنروز تا شب مجلس عیش ونشاط در غایت خرمی وانبساط بود۔

وهفدهم ماه شعبان بحول درآمده بعد از چند روز بقراول رسیدند، واین قراول قلعه ایست محکم اطراف آن کوه، وراه آن چنان که از در قلعه در می باید آمد وباری دیگر بیرون بشد، ایلچیان بقلعه درآمده همه را شمردند ونام نوشتند واز قلعه بیرون گذاشتند۔

(۲۳۶ل) واز قراول بشهر سکجو آمدند، وداجیان ایلچیان را در یام خانهٔ بزرگ [ورق ۲۳۶] که بر در شهر بود فرود آوردند، ورخوت ایشان مجموع ستانده وبدفتر برده بسپردند، وما یحتاج از ماکول ومشروب ومفروش ومرکوب در یام خانها مرتب می داشتند، هر شب کتی ودستی جامهٔ خواب ابریشمین بایک خدمتگار فرمان بردار برای هرکس مقرر ومرتب بود، واین سکجو شهری معظم وقلعهٔ محکم است، مربعی درست، بازارها کشاده، عرض بازار پنجاه گز شرع، همه آب زده وجاروب کشیده، درخانها خوک اهلی، ودر دکان قصاب گوشت گوسفند وگوشت خوک پهلوی هم آویخته، ودر بازارهای ایشان چهار سوی بسیار، وبر سر هر چهار سو چار طاقی از چوب مجوزه (کذا) بسته در غایت تکلف وکنگرهای بر روی نهاده هم از چوب ومقرنس خطائی بسته، وبر باروی شهر در هر بیست قدم برجی سر پوشیده ساخته، وچهار دروازه بر چهار دیوار شهر برابر هم کشاده از غایت راستی نزدیک می نمود، واز میان شهر تا دروازه راه بسیار بود، وبر پشت هر دروازه کوشکی دو طبقه خرپشته برسم خطائی چنانک در مازندران اما در مازندران بسفال بیرنگ پوشند وخطاییان بچینی پوشیده اند، ودرین شهر چند بتخانه بود هر یک قریب بده جریب بغایت پاک وزمین آن از خشت پخته تراشیده فرش انداخته، وخشت پخته آن بسان سنگ جواهر دارد، وبر در بتخانها پسران خوش شکل ایستاده وصلای عیش وعشرت در داده، مردم غریب را رهبری می کنند واز راه بری می کردند۔

واین اول شهر خطاست وازین جا تا خان بالق که تختگاه پادشاه است نود ونه یام بود همه معمور، هر یامی برابر شهری وقصبه، ومابین یامها چند قرغو (و) کی دی (فو)، قرغو عبارت است از خانهٔ شست گز بلندی، ودایم ده کس درین خانه باشند وآنرا چنان ساخته اند که قرغوی دیگر می نماید، چون قصهٔ پیش آید مثل لشکر بیگانه فی الحال آتش کنند تا آن قرغوی دیگر دیده آتش کند، همچنین آتش میکنند تا در یک شبانروز سه ماهه راه واقف شوند که حالی واقع است ومکتوب مشروح متعاقب رسد، ودر کی دی فو بدست یکدیگر داده می رسانند، وکی دی فو عبارت از خانه داری چند است که در محلی ساکن گردانیده اند ویاساق ومهم ایشان آن است که چون مکتوب یا خبری رسد شخصی آماده ایستاده در حال بکی دی فوی دیگر رساند

همچنین تا آنزمان که بپای تخت رسد، وانکی دی فوتاکی دی فوهی دیگر ده مرّه است، هر شانزده مرّه یک فرسنگ شرع است، جماعتی که در قرغو باشند هر ده روز بنوبت ده کس آید و آن ده که آنجا باشند روند، امّا جمعی که در کی دی فو باشند همانجا ساکن اند و خانها ساخته عمارت و زراعت دارند۔

و از سکجو تا قمجو که شهری دیگرست بزرگ تر از سکجو نه یام بود، و دانکچی که بزرگتر داجیان هر حد بود درین شهر حاکم است، و در هر یامی چهارصد و پنجاه اسپ و درازگوش و برغو برای ایلچیان می آوردند و پنجاه شصت عرابه، و پسران که موکّل اسپان بودند ایشانرا بافو گویند و موکّلان درازگوش را لوفو، و آنها که عرابه می کشند چنپو (کذا) و عرابه کشان بسیار باشند که ریسمانهای عرابه (۲۳۶ب) گرفته بردوش می برند، و در راه هر چند بارندگی و کوه باشد آن پسران عرابها از یام بیام می رسانند، هر عرابه دوازده کس می برند، پسران خوش شکل مرواریدهای دروغی خطائی در گوش و مویها بر سر گره زده، و اسپان با زین و لجام و قمچی می آوردند، و بافویان تا یام دیگر بر سر جلاو بسان بیکان بتعصّب می دوند، و در هر یامی گوسفند و قاز و مرغ و برنج و آرد و عسل و دراسون و عرق و سیر و پیاز در سرکه پرورده و تره می دهند، در هر شهر ایلچیان را طوی دهند، و دیوان خانه را دوسون می گویند، در هر دوسون که طوی باشد اول پیش کورکه رو بطرف تختگاه پادشاه تختی نهند و پرده آویخته و شخصی پهلوی تخت ستاده و نمدی بزرگ پاک در پای انداخته، و امرا و ایلچیان بر بالای آن نمد و باقی مردم در پس پشت ایشان صف صف بسان مسلمانان در صفهای نماز ستاده، و آنکس که بر پهلوی تخت باشد بزبان خطائی ندائی کند سه بار، بعد از آن داجیان سه بار سر بر زمین نهند و ایلچیان و مردم را نیز تکلیف کنند سه بار سر نهاده هر کس بسر شیرهای خود رود، و درین روز که دانکچی در قمجو مسلمانان را طوی می داد و دوازدهم رمضان بود از ایلچیان درخواست کرد طوی پادشاه است و شمارا عزیز داشته چیز خورید، ایلچیان درخواست کردند که درین ماه روا نیست، دانکچی ایشان را معذور داشته هر چه ترتیب کرده بود بوثاقهای ایشان فرستاد۔

و درین شهر قمجو بتخانه بود پانصد گز در پانصد گز، و در میان آن بتی خسبیده، پنجاه قدم

طول آن بت بود، نُه قدم طول کف پای او، و دور کلهٔ سر او بیست و یک گز، و بتان دیگر پس پشت او و بالای سر او هر یک گزی و کمتر و بیشتر، و صورت بخشیان هر یک بمقدار آدمی همه چنان متحرک که گوئی زنده اند، و بر دیوارها صورتگریهای خوب کرده، این بت بزرگ خسبیده یکدست بزیر سر نهاده و یکی بر روی ران، و او را مطلا کرده اند، و نام آن شکمانی فومی گویند، و فوج فوج می آیند و پیش آن بت تک سر بر زمین می نهند، و در گرد آن عمارت همچون خانهای کاسوانسرا بت خانها بود انواع پردهای زربفت و کرسیهای مطلا و صندلیها و شمعدانها و صراحیهای چینی آراسته بودند، و درین [شهر] قمجو ده بتخانهٔ معظّم بود۔

و خانهٔ دیگر ساخته بودند که مسلمانان آنرا چرخ فلک می خوانند مثل کوشکی مثمّن، و از زیر تا بالا پانزده طبقه، و در هر طبقه منظرهای منقّش خطائی و غرفها و ایوانها و برگرد منظرها درافزینها و انواع صورت ساخته مثل تختی زده و پادشاهی نشسته، و از چپ و راست خادمان و غلامان و دختران ایستاده، و مجموع آن پانزده طبقه منظرهای خرد و بزرگ ساخته بودند و صورتهای بدیع پرداخته، و در زیر آن کوشک صورت دیوان که آنرا بر دوش گرفته اند، و دور آن کوشک بیست گز بود و بلندی دروازه ده گز، همه از چوب تراشیده، امّا چنان مطلا کرده که گوئی تمام طلاست، و سردابه در زیر آن میلی از آهن از زیر تا بالا در آن تعبیه کرده و یک سر میل بر کرسی آهن نهاده و سر دیگر بر سقف خانه که آن کوشک در آنجاست محکم کرده چنانکه در سردابه باندک حرکتی [ورق ۲۳۷] آن کوشک معظّم در حرکت می آید، مجموع نجاران و حدّادان و نقاشان (۲۳۷ا) عالم باید که از آنجا تعلیم صنعت گیرند۔

و هر چند بخان بالق نزدیکتر می شدند در شهرها ویامها طویهای ایلچیان زیادت می دادند، و درین شهر قمجو رختها و چهارپایان ایلچیان را سپردند و بوقت بازآمدن همه را باز دادند، و آنچه برای پادشاه آورده بودند از ایلچیان ستادند مگر شیر که میرزا بایسنغر فرستاده بود و پهلوان صلاح الدین شیربان خود بدرگاه پادشاه رسانید۔

القصّه هر روز بیامی و هر هفته بشهری می رسیدند تا چهارم شوّال بآب قراموران که برابر جیحون بود رسیدند، و بر آن آب پلی بزنجیر و بیست و سه کشتی بسته بودند هر زنجیر بسطبری ران

آدمی ده گز از هر طرف بر خشکی گذشته و بر دو طرف آب دو میل آهن هر یک بسطبری میانِ مردی در زمین محکم کرده و زنجیرها بر آن استوار ساخته و کشتیها را بقلابهای بزرگ و زنجیرها استحکام داده و بر بالای کشتیها تختها انداخته و همه محکم و هموار ساخته، ایلچیان بی زحمت عبور نمودند، و در آن طرف آب قراموران شهر معظّم بود، ایلچیان را طوی دادند بیشتر از طویهای پیشتر، و درین شهر تبخانهٔ عظیم بود چنانکه از سر حدّ خطای تا آنجا مثل آن عمارت ندیده بودند، و سه خرابات و دختران صاحب جمال، اگرچه دختران خطائی بیشتر صاحب حسن اند امّا آن شهر را حسن آباد خوانند، از آنجا بر چند شهر دیگر گذشته دوازدهم ذی قعده بآبی رسیدند در برابر جیحون، و از انجا بکشتی سلامت گذشتند۔

و از چند آب دیگر بکشتی و پل عبور نموده بیست و هفتم بشهر صدین فور رسیدند، شهر معظّم و غلبهٔ بسیار و تبخانهٔ بعظمت و بتی جسیم از برنج ریخته و مطلّا کرده پنجاه گز در بلندی متناسب اعضای بر اعضای او صورت دستها، بر کف هر دست صورت چشمی، و آن بت را هزار دست خوانند، و در خطای شهرتی دارد، و کرسی از سنگ خوب تراشیده که این بت و عمارت بر ان کرسی است، و دیگر رواقها و منظرها و غرفها بر گرد او چند آشانه (آشام) اول از کلّه پای او گذشته و آشام دوم بزانوی او نرسیده، و دیگر از زانوی او گذشته و دیگری بمیان رسیده، و دیگری بسینه همچنین تا سر، و سرِ آن عمارتِ متکلّف بمقرنس در آورده و چنان پوشیده که مردم در آن حیران اند، و هشت آشام است و در همه آشامها از درون و برون توان گردید، و این بت را ایستاده ساخته اند و دو قدم او که هر یک قرب ده گز باشد بر بالای دو تیغهٔ ریخته ایستاده و آن خود نمی نماید و گوئی معلّق ایستاده، صد هزار خروار برنج تخمیناً در آن عمل خرج شده باشد، و دیگر بتکان خرد ساخته اند از گچ و رنگ آمیزی کرده و کوهها و کمرها از گچ نموده، و در ان کوهها و کمرها و غارها و مغارها صورتگری کرده چنانکه بخشیان و رهبانان و جوگیان در چلّه نشسته اند و ریاضت می کشند، و تبهار و تکه و ببر و پلنگ و اژدرها و درختان نموده و بر دیوارها صورتگریها کرده در کمال مهارت، و عمارات اطراف در غایت لطافت، و درین شهر نیز چرخ گردانی مثل قمچو امّا از ان بزرگتر و متکلّف تر۔

و همچنین هر روز چهار فرسنگ و پنج فرسنگ می رفتند تا هشتم ذی الحجّه هنوز تاریک بود که بدروازهٔ خان بالق رسیدند، شهری بغایت بزرگ چنانچه هر دیواری یک یک فرسنگ بود و بر دیوارها در دور شهر بسبب آنکه هنوز عمارت می کردند صد هزار خوازه بسته بود، و هنگام صبح دروازه نگشوده بودند ایلچیان را از برجی که عمارت می کردند بشهر در آوردند و بر در کریاس پادشاه فرود آوردند، و بر در کریاس مقدار هفتصد قدم فرش سنگ تراشیده انداخته بود، پیاده از روی فرش گذشته بدرِ اُردو رسیدند، بر هر طرف در پنج پیل ایستاده و خرطومها براه داشته، ایلچیان از میانِ خرطومها گذشتند و درون رفتند، قریب صد هزار آدمی آن زمان را که هنوز روشن نشده بود بر درِ سرای پادشاه بودند، چون ایلچیان در آمدند فضائی دیدند بغایت وسیع و جانفزای و هوائی بسیار لطیف و دلگشا، و در پیش آن کوشکی کرسی آن سی گز، و بر بالای کرسی ستونهای پنجاه گزی بر پای کرده و عمارات بر بالای آن، و طنبی ساخته شصت گز در چهل گز، و در پیش ستونها سه دروازه، میانی بزرگتر و چپ و راست خردتر و این میانه ممرّ پادشاه است و از طرفین خلق می گذرند، و بر بالای کوشک پشت دروازه چپ و راست کورکه و ناقوس نهاده آویخته و دو کس منتظر ایستاده تا پادشاه کی بتخت بر آید، و قرب سیصد هزار آدمی بر درگاه جمع گشته بود و هزار مغنّی ایستاده و آواز بم و زیر باهم، ساز کرده بزبان خطائی و اصول ایشان دعای پادشاه می گویند و دو هزار دیگر سلاح دار ناچخ و دورباش و زوبین و حربه و خشت پولاد و تبرزین و نیزه و شمشیر و گرز در دست داشتند و بعضی بادبیزن خطائی و چتر گرفته، و بر اطراف آن فضا خانها و صفّها و ستونهای معظّم بر کنار صفّها، و دیوار خانها مجموع شبکه و فرش سنگ تراشیده۔

القصّه چون روشن شد آنها که بر بالای کوشک منتظر پادشاه بودند کورکه و دهل و دمامه و صنج و نی و ناقوس فرو کوفتند و آن سه دروازه را گشادند و خلایق درون دویدند، و قاعده در دیدن پادشاه دویدنست، چون ازین فضا بفضاء دوم رفتند آن نیز بغایت وسیع و دلگشا بود و در برابر کوشکی از اوّل بعظمت تر تختی آوردند مقدار چهار گز، و گرد تخت مثلّث همچو خرگاهی قیبن گرفته از اطلس زرد، مجموع زرافشان خطائی کرده و نقوش خطائی سیمرغ وا قدره نموده، و بر بالای تخت کرسی از زر نهاده و از چپ و راست خطاییان صف کشیده ایستاده، اوّل امرای تومان

دهزاره وصده بغایت بسیار، هریک را در دست راست تختهٔ مقدار یک گز بشرع طول
و در عرض یک چهارک، و بغیر آن در جائی ننگرند، و در عقب ایشان فزون از حدّ و شمار
جیبا پوشان و نیزه داران و بعضی شمشیرهای برهنه در دست، صفها راست ایستاده،
مجموع چنان خاموش که گوئی یک متنفس اینجا نیست.

و پادشاه از حرم بیرون آمد و نرد بانی از نقره پنج پایه بر تخت نهادند و بر بالای تخت
صندلی از زر، پادشاه بر تخت برآمد و بر صندلی نشست، مردی میانه بالا محاسنی نه بزرگ
و نه کوسه، مقدار دویست سیصد موی از میانِ محاسن چنان دراز که سه چهار حلقه در کنار
پادشاه زده بود، و از چپ و راستِ تخت دو دختر ماه روی موهای خود بر میان سر گره زده،
(۲۲۸ ا) تخدان و عارض [ورق ۲۲۸ ا] گشاده، و مروارید های بزرگ در گوش، و کاغذ و قلم در دست،
منتظر که پادشاه چه فرماید، هرچه بر زبان پادشاه گذرد قلمی کنند و چون در حرم رود نوشته
بعرض رسانند، اگر حکمی تغییر باید کرد خط بیرون فرستند تا اهل دیوان بدان موجب عمل کنند،
فی الجمله چون پادشاه بر تخت قرار گرفت و صفها از برابر روی پادشاه ایستاد ایلچیان را
با بندیان دو شادوش پیش پادشاه بردند.

اوّل یارغوی بندیان پرسیدند، هفتصد کس بودند، بعضی دو شاخه بر گردن و بعضی
دست و گردن در تخته، و پنج شش را بر تختهٔ دراز در بند کرده سرها از تخته بیرون،
و هر یک را کسی موکّل موی گناه گار گرفته منتظر تا پادشاه چه حکم فرماید، جمعی را زندان و بعضی را
قتل فرمود، و در مجموع خطا هیچ امیر و داروغه را حکم قتل نیست، هرکس گناه کرد گناهِ او را
بر تخته پاره نوشته در گردنش آویختند با زنجیر و دو شاخه و هرچه حدِّ گناه اوست در کیشِ
کافری و بجانب خان بالق پای تخت روان کردند، اگر یک ساله راه است جائی نمی تواند
بود تا بآنجا نرسد.

بعد از آن ایلچیان را نزدیک تخت بردند بمسافت پانزده گز و امیری زانو زده و بخط
خطائی احوال ایلچیان نوشته برخواند مضمون آنکه: از راه دور از پیش حضرت شاه رخ
و فرزندان او ایلچیان آمده اند و برای پادشاه تبرکات آورده و بپای تخت بسر زدن آمده اند،

مولانا حاجی یوسف قاضی که از امرای تومان و مقربان پادشاه بود و از دوازده دیوان پادشاه یکی
تعلق باوی داشت پیش آمد با چند نفر از مسلمانان زبان دان و ایلچیان را گفتند: اوّل
دو تاه شوید و بعد از آن سر بر زمین نهید سه کرت، ایلچیان سر نهاده پیشانی بر زمین نرسانند،
بعد از آن مکتوب حضرت شاه رخ و جناب بایسنغری و باقی شاهزادگان و امراء را در پارچهٔ اطلس
زرد پیچیده بدو دست بلند گرفتند، و قاعدهٔ اهل خطای آنست که هرچه تعلّق بپادشاه دارد
در زرد می پیچند، مولانا قاضی آمد و آن مکاتیب ستاده بخواجه سرای که پیش تخت پادشاه
بود داد، و خواجه سرای پیش پادشاه برد و پادشاه گرفت و گشاد و دید و باز بخواجه سرا داد،
و پادشاه از صندلی فرود آمده بر تخت نشست و سه هزار جامه آوردند، هزار دگله و دو هزار
قبا، و خویشان و فرزندان را قبا پوشانید، و هفت نفر از ایلچیان نزدیک او آوردند شادی
خواجه و کوکجه و سلطان احمد و غیاث الدین و ارغداق و اردوان و تاج الدین و ایشان
زانو زده، پادشاه احوالِ حضرت شاه رخ پرسید و بعد از آن پرسید که: قرا یوسف
ایلچی می فرستد، و مال می آورند؟ گفتند: آری و داجیان نیز دیا بند که ایلچیان او آمده
بود (کذا) و مال آورده، دیگر پرسید که نرخ غلّه آنجا گرانست یا ارزان و نعمت
فراوان؟ گفتند: غلّه ارزانست و نعمت فراوان گفت: آری چون دل با خدای راست
است حق تعالی نعمتِ فراوان ارزانی داشته، دیگر گفت: ایلچی میخواهیم بقرا یوسف فرستم که آنجا
اسپان خوب اند، در راه ایمنی هست؟ ایلچیان گفتند: راهِ امن است اگر حکم سلطان
(۲۲۸ ب) شاه رخ باشد گفت: آنرا دانسته ام، از راه دور آمده اید برخیزید و آش خورید!

و ایلچیان را بفضای اوّل بردند و هر یک را یک شیره و صندلی نهادند، و بهر شیره چنانچه
پیشتر گفته شده بود آش خوردند،

و ایشان را بیامخانه بردند و در یامخانه در هر خانه مکتی خوب و بستر و بالش اطلس و کمخا
(کفش کمخا) و رغایت نازکی دوخته و کوشکه و منبلق (؟) و صندلی و منقل و جایگاه آتش
و ده کتِ دیگر از چپ و راست با بستر و بالشِ اطلس و کمخا و زیلو چها و حصیرهای نازک،
هرکس را بدین نسق در یک خانه مقرر کرده، و دیگ و کاسه و چمچه و شیره، و هر روز ده کس را

یک گوسفند و یک قاز و دو مرغ و هر یک را دو من شرع آرد و یک کاسهٔ بزرگ برنج، و دو کلیچهٔ بزرگ با حلوا و یک ظرف عسل و سیر و پیاز و سرکه و نمک و تره‌های ملوّن و دو کوزه دراسون و یک طبق نقل و چند خدمتگار صاحب حسن برو و قدم از بام تا شام و از شام تا بام.

روز دیگر نهم ذی الحجه هنوز شب بود که سچین آمد یعنی شقاول، ایلچیان را گفت: برخیزید که پادشاه طوی می‌دهد، و اسپان با زین آورده ایشان را سوار کرده به اردوی پادشاه برد، و ایشان را در کریاس اوّل نشاندند تا روز، و آن زمان قرب دویست سیصد هزار آدمی جمع شده بودند، چون روز شد آن سه دروازه کشادند و ایلچیان را بپای تختگاه داد بردند و از برای پادشاه پنج بار سر بر زمین نهادند و پادشاه از تخت فرود آمده ایلچیان را بیرون بردند و فرمودند که خود را سبک کنید که درمیان طوی بقضاء حاجت بیرون نمی توان آمد، ایلچیان پراگنده گشته باز جمع شدند، و درون رفته از کریاس اوّل و دوم که تخت گاه داد است گذشته بکریاس سیم در آمدند، صحنی بغایت کشاده، فرشهای خوب از سنگ تراشیده، و در پیش آن طنبی بزرگ شصت گز، روی اند و کوشکها و روی عمارات و درِ خانهای خطائیان بر جانب جنوب باشد، و درون طنبی تختی بعظمت نهاده، از قد مردی بلندتر و از سه طرف نردبانهای نقره، یکی از پیش و دو از چپ و راست، و دو خواجه سرا ایستاده و بر دهان چیزی بسته از کاغذ مقوّی تا بن گوش، و باز تختی خردتر بر بالای آن تخت نهاده مثل صندلی اما بزرگتر، گوشهای بسیار و متکا دارد و پایهای غریب، و از چپ و راست مثل عود سوزی یا قبّه که بر سر آن نهاده اند، مجموع آنها از چوب مطلا کرده اند ع

تو گفتی همه خود مجسّم طلاست

مولانا قاضی گفت: هشت سالست که این تخت طلا کرده اند و درین مدت از ان هیچ نسوده، و دیگر ستونها و پلها و چوبهای این عمارت از جوشته رنگ کرده و در دغن داده که استادان ربع مسکون در ان حیرانند، و شیرها طعام و نقل و نخل بندی پیش پادشاه نهاده، و از چپ و راستِ تخت داجیان صاحب جود ایستاده، و ترکش و شمشیر بسته و سپر حمایل کرده و در پس پشت ایشان سپاهیان نا چخها گرفته و جمعی شمشیرها برهنه داشته، و در طرف چپ که پیش ایشان زیاده از

راست است جای ایلچیان بود، پیش امرا و هر کس را که تعظیم کنند سه شیره نهند، و از ان فرودتر دو تا بیک شیره، و شاید که دران روز هزار شیره مرتّب بل زیاده پیش مردم نهاده باشند، و دیگر پیش تخت پادشاه نزدیک پنجرهٔ طنبی کور کهٔ بزرگ نهاده و شخصی بر بالای صندلی بلند ایستاده، و پهلوی او اهل ساز منتظر، و پیش تخت هفت چتر هفت رنگ، و بردون طنبی چپ و راست [ورق ۳۲۹] قریب دو بیست هزار سلاح دار ایستاده، و برابر تخت مقدار گز وار که بکمان سخت اندازند مثل جنبلق (؟) ده گز در ده گز، دیوار آن از اطلس زرد و در درون آن آش پادشاه ترتیب کنند و دراسون و هر گاه جهت پادشاه آش و دراسون آورند اهل ساز بیکبار آغاز ساز کنند و آن هفت چرخ زنان می آیند تا نزدیک تخت و آن آش یا دراسون را در حقّهٔ بزرگ نهاده اند و سرپوش هم از جنس حقّه پوشیده، چون اینها مرتّب شده ایلچیان بر پای ایستاده، دری از پس تخت گاه در حرم بود و پردهٔ بزرگ آویخته و طناب ابریشمین بر دو طرف پرده بسته و سرهای طناب دو خواجه سرا گرفته و میان طناب بر بکرهٔ بود که چون طناب را کشند آن پرده پیچیده شود، باین نوع در باز شده پادشاه بیرون آید، و سازها می نوازند، چون پادشاه نشست همه خاموش شدند، و بالای سر پادشاه به ده گز بلندی کلّهٔ بسته بودند چون سایه بانهای چهار ده گزی از اطلس زرد، و چهار اژدر که باهم در حمله اند بر آن باسمه زده، چون پادشاه قرار گرفت ایلچیان را پیش برده پنج کرّت سر بر زمین نهادند و باز گشته بجای خود پیش شیرها نشستند، و غیر آنکه بر شیرها بود هر ساعت آشها و گوشتهای برّه و قاز و مرغ و دراسون می آوردند. (۳۲۹ب)

و بازی گران ببازی در آمدند، اوّل جماعتی پسران چون ماه بسان دختران سرخی و سفیدا کرده مروارید در گوش و جامهای زربفت پوشیده و نخلها و گلها و لالهاء ملوّن که از کاغذ رنگین و ابریشم بسته بودند بر دست گرفته و بر سر خلانیده بر اصول خطاییان در رقص آمدند، بعد از ان دو پسر ده ساله بالای دو چوب معلّقها زدند، و شخصی بر استان خسپید و پای خود را بالا داشت و چندنی بزرگ پای او نهادند و شخصی دیگر مجموع آن نی‌ها را بدست گرفت و پسری ده دوازده ساله آمد و بر بالای آن نی‌ها رفت، و درازی هر نی هفت گز بود

تقدیم کتابخانه آستان قدس رضوی
دکتر علی شاه

باشد، آن پسر بر سر آن نیها انواع بازیها کرد و بآخر یک یک نی می انداخت تا یک نی ماند، بر سر آن معلّقها زد و بازیها کرد، و بعد از ان حرکات غریب ناگاه از سر نی خطا شد چنانکه همه کس گفتند افتاد، آن شخص خفته بر پای جست و او را بهوا گرفت، و از اهل ساز شخصی یا توغن لواخت و دوازده مقام حل نموده بر خلاف اصول خطاییان، و شخصی دیگر پیپه ساز کرد و دیگر موسیقار و باز هم ازین بابگی یکدست بر یا توغن و یکدست بر موسیقار، و صاحب موسیقار یکدست بر موسیقار و یکدست بر پیپه، و صاحب پیپه یکدست بر پیپه و یکدست بر سوراخهای نی، و صاحب نی دهان بر نی و چهار پاره در دست، مجموع بر اصول که خارج نبود.

و این مجلس تا آخر نماز پیشین بر داشت، و پادشاه بازیگران و گویندگان را هم در مجلس نقد انعام فرمود، و پادشاه در حرم رفته ایلچیان را اجازت شد، و در صحن این فضا چند هزار جانور پرنده مثل فاخته و قمری و زاغ و زغن و آقار و موسیچه میوه‌ها و دینه‌ها که افتاده بود می ربودند و از آدمی نمی رمیدند و ایشان را کسی مزاحم نمی شد.

القصّه از هشتم ذی الحجّه سنه اثنتین و عشرین تا اوایل جمادی الاولی سنه ثلث که مدّت پنج ماه باشد ایلچیان درین شهر بودند و هر روز علفه که روز اوّل مقرر کردند بتمام بایشان می رسید، و چند کرّت طویها کردند و در هر طوی بازیگران نوعی دیگر (۲۳۹ب) بهتر از پیشتر بازیها کردند، فی الجمله روز دیگر طوی اوّل که عید اضحیٰ بود، ـــ و پادشاه درین شهر خان بالق از برای مسلمانان مسجدی ساخته است ـــ ایلچیان و جمعی مسلمانان دران مسجد نماز عید گذاردند، و بعد از دو روز ایلچیان را باز طوی داد و عظمت بنوعی دیگر نمود، و در هفدهم ذی الحجّه جماعت گناهگاران را بسیاست گاه فرستادند و قاعده کافرکان خطائی در دفترها نوشته که از بهر هر گناهی چه عقوبت کنند و تفصیل انواع عقوبات و شرح و بسط دران باب

ع قلم نخواست که آن قبح بر زبان آرد

بنابر آن بیان نکرد، و ختاییان در باب گناهکاران احتیاط بسیار کنند، چنانکه پادشاه را دوازده دیوانست اگر شخصی بگناهی متّهم شد و در یازده دیوان روشن گشت و در دوازدهم ثابت نشد آن شخص را امید خلاص است، و اگر شش ماهه را یا زیاده بکسی حاجتست در مهم

گناهگار تا تحقیق نمی شود گناهگار را نمی کشند و در حبس می دارند.

مولانا قاضی بیست و هفتم محرّم پیش ایلچیان فرستاد که فردا سال نو است و پادشاه بار دوی نو در می آید و قولی است که کسی چیزی سفید نپوشد که ایشان سفید در ماتم پوشند، و شب بیست و هشتم نیم شب سحین آمده ایلچیان را بار دوی نو برد، و آن عمارتی عالی بود بعد از نوزده سال تمام شده، و آن شب هر کس در خانه و دکان چندان [فتاره] شمع و چراغ افروخته بود که گفتی مگر آفتاب بر آمده است، و آن شب زهر سرما شکسته بود مردم را بار دوی نو در آوردند و از مجموع ختای و چین و ماچین و قلماق و تبّت و قامل و قراخواجه و جورچه و دریا بار صد هزار آدمی در آن اردو بودند، و پادشاه امرای ولایت خود را طوی می داد و ایلچیان را در بیرون تختگاه شیرها نهادند و امرا در درون بارگاه نشانده بودند، و همچنان قریب دویست هزار آدمی سلاحها گرفته و بادبیزن خطائی ملوّن و منقّش هر یک برابر سپری بر دوش نهاده و پسران و بازیگران بطریقهای غیر مکرّر در رقص و بازی.

وصفت آن عمارت در عبارت نمی گنجد، فی الجمله از در بارگاه تا در بیرون یکهزار و نهصد و بیست و پنج قدم بود و در حرم کسی را وقوف نیست، و از چپ و راست عمارت در عمارت و سرا در سرا و باغ در باغ مجموع سنگ تراشیده و خشت خراشیده که از خاک چینی پخته اند و مطلقا جوهر او بسنگ مرمر می ماند، و مقدار دویست یا سیصد گز سنگ فرش که یک سر موی کج نه شده و نه پیچیده که گوئی بقلم جدول کشیده اند، و سنگ تراشی و نجّاری و گل کاری و نقاشی و کاشی کاری درین بلاد کسی چون ایشان نتواند کرد، و اگر استادان ببینند انصاف دهند، فی الجمله نیمروز طوی آخر شد.

و نهم ماه صفر سحرگاه اسپان آورده ایلچیان را بردند، و هشت روز بود که پادشاه از حرم بیرون رفته بود، و هر سال پادشاه را عادت بود که چند روز حیوانی نمی خورد و پیش حرم نمی رفت و کسی را پیش خود نمی گذاشت و در خانه که هیچ صورت و بت نبود می رفت و می گفت خدای آسمان را عبادت می کنم، القصه آن روز باز گشته بود و بحرم می آمد با تجمّل تمام، فیلان آرایش کرده پیش پیش و محفه مدوّر مطلا بر دوش و علمهای هفت رنگ و سلاح داران و پنج محفه دیگر آرایش کرده مطلا

(۲۴۰ ا) بر دوش مردم و سازها که شرح نمی توان داد و مقدار پنجاه هزار آدمی [رونق ۲۴۰] از پس و پیش می رفتند و یک قدم از قاعده بیرون نبود، و آواز هیچ متنفس بر نمی آمد، مگر سازها، پادشاه بحرم در آمده مردم بوثاقها رفتند.

و دران ایام "شب چراغ" باشد، هفت شبانروز در درون کریاس بادشاه کوهی از چوب بسازند و روی چوب بشاخ سرو می پوشند چنانکه گوئی کوهی از زمرد ست و صد هزار هزار چراغ تعبیه کرده اند و موشکها از نفط ساخته که چون یک چراغ بر افروختند موشک بران ریسمانها دویده بهر چراغ که رسید روشن ساخت چنانکه بیک نفس تمام چراغها از بالای کوه تا پایان روشن می شود، و در شهر در دکانها و خانها چراغ بسیار افروزند، و دران هفت روز گناه بر کسی نگیرند، و پادشاه بخشش بسیار کند، و باقی داران دیوان و بندیان را آزاد کنند، و دران سال منجمان خطائی حکم کرده بودند که از آتش خانهٔ پادشاه را ضرر رسد بدان سبب شب چراغ نساخته بودند امّا امراء بوعده جمع آمده بودند همه را طوی داد و انعام فرمود.

سجین سیزدهم صفر آمده و ایلچیان را برده در کریاس اوّل نشاندند، و خلایق هر دیار زیادت از صد هزار جمع شدند و در کوشک اوّل تختی مرصّع نهاده و درهای کوشک کشاده، پادشاه بر تخت نشست و خلایق زانو زده سر بر زمین نهادند، تختی دیگر آوردند و در برابر پادشاه نهادند و سه کس بر بالای تخت بر آمدند و حکمی که از پادشاه شده بود دو کس [آن] یرلیغ را نگاه داشتند و یکی بآواز بلند بر خواند چنانکه خلایق شنیدند، امّا بزبان خطائی بود و مردم ما فهم نمی کردند، مضمون آنکه: "هم این ماه صفر سر سال ایشان بود و شب چراغ [پادشاه] بندیان و گناه گاران و باقی داران را بخشید، مگر کسی که خون کرده بود، باقی را آزاد کردند، و ایلچی تا سه سال بهیچ دیار نرود، و نقل احکام بممالک دیگر فرستادند، بعد از خواند حکم چتری بر سر حکم داشتند بر چوبی در زر گرفته، و حلقه بران، و طنابی از ابریشم زرد بران حلقه، آن حکم را از بالا فرو گذاشتند و چتر بر بالای آن فرو می آمد، و خلایق و مجموع سازها همراه آن، از پیش کوشک بیرون آمدند و حکم را آوردند تا یامی که ایلچیان بودند، و از آنجا نقل احکام بولایات بفرستادند و چون پادشاه از کوشک بیرون آمد ایلچیان را طوی دادند.

و غرّهٔ ربیع الاوّل باز ایلچیان را طلب داشته پادشاه ده شانقار حاضر ساخت و فرمود که شانقار بکسی می دهم که برای من اسپ خوب آورده است، سه شانقار بسلطان شاه ایلچی میرزا الغ بیگ داد، و سه به سلطان احمد ایلچی میرزا بایسنغر، و سه بشادی خواجه ایلچی حضرت خاقان سعید، و شانقاران بجانورداران خود سپرد.

و روز دیگر ایلچیان را طلب داشته گفت: لشکر بسر حد ولایت می رود یراق کنید تا همراه بولایت خود روید، و ارغداق ایلچی میرزا سیورغتمش را گفت: شانقار نیست که بتو دهم، و اگر می بود هم نمیدادم تا چنانکه آن کرّت از اردشیر توکر میرزا سیورغتمش ستاندند باز تو نستانند، ارغداق گفت: اگر پادشاه عنایت فرموده شانقار دهد کسی از من نتواند گرفت، پادشاه گفت: تو این جا باش که دو شانقار می رسد بتو دهم.

(۲۴۰ ب) و هشتم ربیع الاوّل سلطان شاه و بخشی ملک را طلبیده انعام فرمود سلطان شاه را هشت بالش نقره و سی جامهٔ پادشاهی با آستر و بیست (و) چهار قلعی و لود لنگ و شادو و دو اسپ دیکی ، با زین و صد چوبه تیر نی و پنج گیبر سه پهلوی خطائی و پنجهزار چاو و بخشی ملک را نیز مثل آن امّا یک بالش نقره کمتر بود، و خاتونان ایلچیان را نقره نبود امّا نیمهٔ قماشها فرمود.

و در آن روز ایلچی اویس خان رسید بوتا تیمور آنکا نام با دویست و پنجاه نفر پادشاه را دیده سر بر زمین نهاد و دیوانیان جهت مجموع ایشان جامه دارهای پادشاهانه و علفه معیّن کردند.

و سیزدهم ربیع الاوّل ایلچیان را طلب داشته، پادشاه فرمود که من بشکار میروم شانقاران خود را بگیرید که اگر دیر آئیم معطّل نشوید، و طعنه زد که شانقاران خوب میبرند و اسپ بد می آرند، و شانقاران تسلیم ایلچیان کردند و پادشاه بشکار رفت.

و پادشاهزاده از طرف ولایت نمتای آمد و هژدهم ماه ایلچیان بدیدن او رفتند، در طرف شرقی خانهٔ پادشاه بطریق بادشاه نشسته بود و اطراف همچنان بر آراسته، و بهمان دستور شیرها نهادند و آش خورده متفرق شدند.

غرّهٔ ربیع الآخر خبر کردند که پادشاه از شکار می آید پیش باز می باید رفت، ایلچیان سوار شده

دربراه شنیدند که پادشاه روز دیگر می آید از راه برگشته بوثاق آمدند، وشانقار کبود سلطان احمد مرده بود، دیچین آمد که امشب در بیرون باشید تا سحرگاه پادشاه را توان دید، چون سوار شدند بر دریام خانه مولانا قاضی ایستاده بود بغایت ملول، از ملالت استفسار نمودند پنهان گفت اسپی که حضرت شاهرخی فرستاده وپادشاه در شکار بران سوار بود پادشاه را انداخته وازین جهت قهر کرده حکم فرمود که ایلچیان را مقیّد بشهرهای شرقی ختای برند، ایلچیان بسیار ملول ومحزون گشته وقت سنّت بامداد سوار شدند تا نیم چاشت مقدار بیست مره رفتند وباردوی پادشاه که شب فرود آمده بود رسیدند۔

مقدار پانصد قدم در پانصد قدم دیواری چهار قدم عرض ده گز بلندی هم دران شب درآورده بودند — ودیوار قالبی درختای زود می سازند — ودو دروازه گذاشته بودند، واز پس دیوار که خاک برگرفته اند خندقی شده بود وبر دروازها مردان کاری باسلاح بازداشته وبرگرد خندق [مردان باسلاح] تاروز می گشتند، ودر درون آن از اطلس زرد دو چتر مربع هر یک بیست وپنج گز بچهار ستون برپای کرده ودر گرد آن خیمها وسایه بانها از اطلسِ زرد زرافشان۔

وچون مقدار پانصد قدم بارد و رسیدند مولانا قاضی فرموده ایلچیان پیاده شده هم آنجا باشند تا پادشاه برسد، وخود پیش رفت، چون پادشاه رسیده فرود آمد، لیداجی وجان داجی که بزبان خطای سرای لید وخیکفو می گفتند ایستاده بودند وپادشاه در بحث گرفتن ایلچیان بود، لیداجی وجان داجی ومولانا یوسف قاضی سر بر زمین نهاده درخواست کردند وگفتند: اینها را گناه نیست اگر پادشاهانِ ایشان اسپ خوب یا بد فرستند وبر پادشاه حکم نمی توانند کرد، واگر اینها را پاره پاره کنند پادشاهانِ ایشان را تفاوت نکند ونام پادشاه ببدی برآید، وگویند پادشاه خطای با ایلچیان بی رسمی کرد، پادشاه را سخنانِ نیکخواهان پسندیده آمد، ومولانا قاضی شادمان گشته ایلچیان را بشارت رسانید، [ورق ۱۴۱ ب] وگفت که حق تعالی بر این غریبان رحم کرد وپادشاه مرحمت فرمود، وشیرها آوردند که پادشاه فرستاده بود، گوشتِ خوک با گوشتِ گوسفند آمیخته، مسلمانانِ نخوردند، (۱۴۱ ب)

وپادشاه سوار شد بر اسپ سیاهی بلند چهار دست وپا سفید که میرزا الغ بیگ فرستاده بود عبای زرد زربفت بر اسپ انداخته ودو اخناجی از چپ وراست جامهای زربفت پادشاهی پوشیده جلو اسپ گرفته واسپ آهسته آهسته یک یک قدم برمی داشت وپادشاه قبای سرخِ زربفت پوشیده واز اطلس سیاه غلافی دوخته وریش در غلاف کرده، وهفت عدد محفّهٔ خورد سر پوشیده در عقب برگردن گرفته ودر درون محفّها دختر انی که با پادشاه در شکار بودند می آوردند، ویک محفّهٔ بزرگ هفتاد کس بر داشته می بردند ومقدار انداختن یک تغمار از یمین ویسار از پادشاه دُور سواران صف زده هیچکس یک قدم پیش وپس نمی نهاد، وصفها چندانکه چشم کار می کرد، هر صفی از دیگری بیست قدم دورتر تا درِ شهر صف زده می رفتند ودر میان پادشاه [باده داجی] ومولانا قاضی ولیداجی وجانداجی می رفت، قاضی پیش آمد وایلچیان را گفت: فرود آیید وچون پادشاه رسد سر نهید، چنان کردند، پادشاه فرمود که سوار شوید، ایلچیان سوار شده همراه شدند پادشاه گله آغاز کرده با شادی خواجه گفت: تحفه وبیلاک واسپ جانور که بهدیه فرستند باید که بغایت خوب باشند تا موجب ازدیادِ محبّت گردد، اسپی که تو آورده بودی در شکار سوار شدم از غایت پیری مرا انداخت ودست من درد می کند وکبود شد، بسیار طلا انداخته ام تا اندکی درد تسکین یافته، بعد از ان شانقاری طلبیده ویک کلنگ پرانید وشانقار گذاشته، رسید وسه لکد زده گرفت وپادشاه فرود آمد وصندلی در زیر پای او نهاده بر صندلی دیگر نشست، وسلطان شاه را آن شانقار داد وشانقار دیگر بسلطان احمد داد وشادی خواجه راند اود سوار شد، ونزدیک شهر خلایق بسیار بیرون آمده پادشاه را بزبان خطائی دعا می گفتند وبتجمّل تمام بشهر درآمد، وایلچیان بوثاقها رفتند۔

ورابع ربیع الآخر سچین آمده ایلچیان را برد وگفت امروز پادشاه سنکش (انعام) می دهد، پادشاه نشست وشیرهای سنکشی پیش خود جمع فرمود وفرمود که شیرها بر یک طرف بردند وامراء را هم آنجا فرستاد چنانکه پادشاه میدید، اوّل سلطان احمد را طلب

کردند و شیرهٔ سنکشی داد، و خواجه غیاث الدین و شادی خواجه را شیر(ه) نهادند و کوکجه وارغداق وارددوان و تاج الدین بخشی را شیر(ها) معیّن شد.

و تفصیل شیرها برین موجب است:

شادی خواجه را ده بالش نقره و سی اطلس و هفتاد پارچه قلعی و طرقو و لو و ساد و کنکی و پنجهزار چاو، و خاتونِ لوراچاو و بالش نقره نبود، امّا ثلث باقی قماشها بود.

و سلطان احمد و کوکجه وارغداق را هر یک هشت بالش نقره و شانزده اطلس و طرقو و لو و ساد و کنکی هر یک را با خواتین نو دو چهار وصله بود، و هر یک را دو هزار چاو.

و خواجه غیاث الدین وارددوان و تاج الدین بخشی را هر یک هفت بالش نقره و شانزدهٔ اطلس و طرقو و لو و ساد، کنکی و قلعی ا و دو هزار چاو. (۲۴۱ ب)

ایلچیان سنکشها گرفته بوتا قهار فتند، و ایلچیانِ میرزا الغ بیگ سنکشی گرفته بودند چنانکه گذشت.

و درین اثنا از خواتین محبوبهٔ پادشاه یکی را قضا رسید و اظهار نکردند تا ساختگی غریب تمام شد. هشتم جمادی الاولی خبر فاش گشت که حرم پادشاه درگذشت و فردا دفن خواهند کرد، و درین شب از قضای الٰهی آتشِ از اثرِ (براق) بقصر پادشاه (که نو ساخته بود) رسید و در تمام آن افتاد و حدیث کذب المنجّمین راست شد، و بارگاهی هشتاد گز طول و سی گز عرض و استونها که در آغوش سه مرد نمی گنجید و لاجورد و حل و روغن کرده تمام بسوخت، و از آن روشنائی شهر روشن شد و از انجا بکوشکی بیست گز دورتر رسید، و بارگاهِ حرم که در عقب آن کوشک بود و انان بتکلّفتر آن نیز بسوخت، و در اطراف آن قریب دویست و پنجاه خانه با اسباب درون همه بسوخت، و آن شب تا روز نماز دیگر شد هر سعی می کردند آتش تسکین نمی یافت، و پادشاه و امرا ملتفت آن نشدند که آن روز از روزهای نیک کیشِ کافری بود، امّا پادشاه در بتخانه رفت و تضرّع و زاری بسیار کرد و گفت:

خدای آسمان بر من غضب کرد و تختگاهِ مرا سوخت، من کاری بد نکرده ام، و پدر و مادر نیازرده ام، و بر کسی ظلم نکرده ام.

و ازین غصّه بیمار شد، و بدین سبب معلوم نشد که آن زنِ مرده را بچه نوع دفن کردند.

و طریق ایشان در دفنِ خواتین معظّمه آنست که خواتین بر کوهی معیّن دخمه و مدفن دارند، هرگاه خاتونی را قضا رسید بآیین که رسمِ ایشان است بر دارند و بدخمه سپارند، اسپان خاصهٔ خاتونِ مرده را در ان کوه که دخمه باشد می گذارند که بسر خود میچرد و هرگز اسپان را کسی نمی گیرد، و در ان دخمه بسیاری از دختران و خواجه سرایان می باشند و علفهٔ ایشان پنج ساله بل زیاده پیش ایشان می نهند تا علفه تمام شده ایشان نیز تمام می شوند، و باوجود این آیین بسبب آتش معلوم نشد که آن میّت را چون بردند.

و بیماری پادشاه زیاده شد، پسرش ببارگاه می نشست و ایلچیان را اجازت داده، چند روز که جهت یراق راه در شهر بودند علفه ندادند.

منتصف جمادی الاولی ایلچیان از خان بالق بیرون آمده، داجیان همراه بودند، و بطریق رفتن در باز آمدن بهر یام که می رسیدند همه چیز با اولاغ و عرابه می دادند، و در شهرها و قصبها طوی می کردند و می گفتند: حرمت آنست که در وقت باز آمدن دارند تا محبّت ثابت باشد. غرّهٔ رجب بشهر نیکان رسیدند، حکّام و کلانتران استقبال نموده بار ایلچیان باز نکردند بسبب حکم پادشاه با آنکه قاعده چنان بود که بارِ همه کس را کشایند و احتیاط نمایند تا مثل چاو و غیر آن بیرون نبرند، روز دیگر طوی بعظمت داده تکلّف بسیار کردند، و روز بروز کوچ کرده پنجم شعبان بقراموران رسیدند، و از انجا هر روز بیامی و هر هفته بشهری رسیده طوی می خوردند تا بیست و چهارم شعبان بشهر قمجو فرود آمدند، و این قمجو آن شهر است که ایلچیان در وقتِ رفتن نوکران و چهارپایان خود در آنجا سپرده بودند، همه را بسلامت یافتند، امّا بسبب ناایمنی راه مغولستان دو ماه و نیم دران شهر توقّف شد، و هفتم ذی قعده از قمجو بیرون آمدند، و هفتدهم بسکجو رسیدند، و ایلچی میرزا ابراهیم سلطان که از شیراز می آمد — امیر حسن، و ایلچی میرزا رستم که از اصفهان عزیمت نموده بود — پهلوان [ورق ۲۴۲] جمال، — در سکجو با ایلچیان که از طرف خطای می آمدند رسیدند و راه را بغایت (۲۴۲ آ) تباه نشان دادند و بدین جهت ایلچیان تتی در سکجو مقام کرده منتصف محرّم سنه خمس و عشرین

از سکجو روان شدند، و بعد از چند روز بشهر قراول آمدند، حکامِ قراول گفتند که قاعدۀ اهل خطای آنست که چنانچه در وقتِ رفتن شماره و حلیۀ مردم را نوشته اند بوقت بازگشتن همان دفتر پیش آورده احتیاط نمایند و اگر تقصیر کنند بغضب بادشاه گرفتار شوند، القصّه احتیاط کرده هژدهم ربیع الاوّل از راه بی راهه بی آبه بمشقّت تمام بیرون آمده نهم جمادی الاخری بشهر ختن رسیدند، و از انجا کوچ کرده ششم رجب بکاشغر فرود آمدند، و بیست و یکم ماه از عقبۀ اندگان گذشته ایلچیان جمعی براه سمرقند رفتند و باقی راه بدخشان اختیار کرده بیست و یکم شعبان بحصار شادمان ع

خوش وقت و شادمان رسیدند

و غرّۀ رمضان ببلخ آمدند، و دهم ماه بدرگاهِ عالم پناهِ حضرت خاقانِ سعید آمدند، و شرح احوال بتفصیل و اجمال بموقفِ عرض رسانیدند۔

و چون داستان ایلچیان ختای مشتمل بر انواع عجایب و غرایب و نسبت باوضاعِ این ولایت در غایت غرابت می نمود غزال مشکین خال قلم در صحرای آن رقم نافه کشای شد و خامۀ عنبرین شمامه شبیم [آن نسیم] در مشام ایام عطرسای گشت، فارغ از تعهدِ صحّت و بطلان و سالک از تقبل سود و زیان، والله المستعان و علیه التّکلان۔

تتمۀ قضایای هشتصد و بیست و پنج

عزیمتِ حضرت خاقان سعید بجانب ولایت فراه

درین سال ماه رمضان از جانب آذربایجان خبر آمد که از سرداران ترکمان امیر دولو احمد ناگهان بسلطانیه آمد و آن حوالی و حواشی را خالی ساخت و بجانب تبریز رانده بآن قناعت ننمود، و بار دیگر با گروه انبوه عازم سلطانیه شد و نوکرالیاس خواجه بهادر بمقابله و مقاتله پیش رفت و جنگ سخت کردند و دولو احمد تاب مقاومت نیاورده جریده بیرون رفت، و نوکرانِ او بسیار بقتل آمده جمعی بقید اسار گرفتار شدند و اموالِ او بدستِ تسلّط و اقتدارِ

سپاهِ ظفر شعار افتاد۔

و دیگر از اطراف دشتِ قبچاق از پیش محمد خان بادشاه ولایت اوزبک ایلچیان، عالم شیخ اغلان و فولاد رسیده بوسیلۀ امرای عظام جانوران و اسپان و سایر تنسوقات بموقف عرض رسانیدند و اظهار دولتخواهی نموده، محلّ قبول یافت، و آنحضرت ایشان را به اسپ و زر و کلاه و کمر نواخته برای محمد خان تبرکات بادشاهانه روان ساخت و ایلچیان بموجب اجازت معاودت نمودند۔

و آنحضرت فصل خزانِ بهوای جالو بر انیدن از دار السلطنۀ هراة دهم ذی قعده بجانب ولایت فراه نهضت فرمود، و چون موکب دولت پناه بولایت فراه رسید حکّام و گردن کشانِ ولایتِ سیستان و قندهار و کابل و غزنین تا حدود آب سند و نواحی هند بعزم زمین بوس متوجّه درگاه عالم پناه شده تحفها و پیشکشها بمحلّ عرض رسانیدند و بدولتِ پای بوس سر افتخار از سپهرِ برین گذرانیدند، و آنحضرت همه را انعام و اکرام فرمود و رخصتِ مراجعت نمود، و چند روز در آن ولایت بنشاطِ شکار گذرانید و عنانِ سمندِ جهان پیما بعزمِ معاودت معطوف گردانید (۲۴۲ ب) و هفتم ذی الحجّه در دار السلطنۀ هراة بباغ زاغان نزولِ اجلال واقع شد و زمستان قشلاق هم آنجا اتّفاق افتاد، و در آن روز که موکبِ همایون در دار السلطنۀ هراة فرود آمد از جانب دار الملک شیراز ایلچی شاهزادۀ اعظم میرزا ابراهیم سلطان رسیده خبرِ فتحِ تمامتِ خوزستان بموقف عرض رسانید، و پیشکشها و تحفها گذرانیده محلّ قبول یافت، و آنحضرت فرزندِ دولتمند را تحسین بسیار فرموده فرستاده را انعام و اکرام تمام نمود و رخصتِ مراجعت ارزانی داشته معتمدی بجانب فرزند روان فرموده شکر مواهبِ الٰهی بجای آورد ع

آری بشکر نعمتِ حق می شود زیاد

وقایع سنه ست و عشرین

عزیمت حضرت خاقان سعید بجانب سرخس و نهضت میرزا بایسنغر بجانب مشهد مقدس

چون فصل زمستان بآخر کشید و بشارت نسیم بهار بمسامع اهل اعتبار رسید و دیدهٔ فَانْظُرْ اِلٰی آثَارِ رَحْمَتِ الله از طراوت حسن فروردین و لطافت سبزه و ریاحین آگاه شدند و مرکبات طبایع از نشو و نما در اهتزاز و مرغان خوش آواز در هر مرغزار در پرواز آمدند بیت

بوقت صبح چو مرغ از بهار یاد کند صبوحیان را عیش سحر زیاد کند

حضرت خاقان سعید اوایل حوت از دار السلطنهٔ هراة بهوای جانور انداختن عزیمت ولایت سرخس فرمود، و چون آفتاب لوای جهانگشا سایهٔ همایون بر سر ساکنان آن ولایت انداخت، و شاهباز مرحمت و عنایت بال اقبال بر مفارق ایشان منبسط ساخت، از حدود ماوراء النهر و ترکستان تا اقصای مملکت مازندران تمام اکابر و اشراف و سرداران اطراف باردوی همایون که مرکز دایرهٔ دولت و محیط نقطهٔ خلافت بود رسیدند و شرف بساطبوس یافته بعین عنایت بهره مند شدند، و آنحضرت چند روز بدولت فرخنده و بخت فیروز در آن صحرای دلگشای بجانور پرانیدن التفات نمود، و بعزم زیارت سلطان المشایخ الطود الشامخ صاحب السیر و الطیر شیخ ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره بمهنه نهضت فرمود رباعی

جانا (در) بزمین خاوران سنگی نیست کز خون دل خسته بر آن رنگی نیست
در هیچ زمین و هیچ فرسنگی نیست کز دست غمت نشسته دلتنگی نیست

آنحضرت بصدق و نیاز شرایط زیارت بجای آورد، و فرزندان شیخ که از اکثر مشایخ آفاق بحسن مکارم

اخلاق ممتاز و مستثنی اند خدمات شایسته بتقدیم رسانیدند، و تمام اردوی همایون را بگوسفند و مایحتاج و تبرکات لایقه خشنود کردند، و آنحضرت همه را انعام و اکرام فرموده صدقات و نذور گذرانید، و منتصف ربیع الآخر بسرخس معاودت نموده بعزم ییلاق در متنزهات بادغیس چند روز منزل ساخت، و اواخر ربیع الآخر امیر خضر خواجه و خواجه بردی را مقرر فرمود که با لشکر گران عازم جانب ملک ری شده از آن حدود با خبر باشند.

و جناب میرزا بایسنغر که عزیمت ولایت طوس و مشهد مقدس معلا فرموده بود و زیارت سلطان خراسان علیه الرحمة و الرضوان با شرایط آن بجای آورد، و از آنجا متوجه مرغزار رادکان گشت و چند روز بجانور پرانیدن اشتغال نمود، باز چون تیر از شست [دست] شاه جهانگیر [ورق ۲۴۲ ا] می پرید و در پرواز با نسر طایر بهراز می گشت و یوز از کمین گاه برق وار میجست و در نشیب و فراز بسان شیر حمله می آورد و آهوان را از چپ و راست (۲۴۲ ب) می انداخت و دستها بخون خضاب می ساخت، و چون صحاری از شکاری خالی شد شاه زاده عزیمت ولایت مرو نموده کلنگ بسیار گرفت و چون جمشید خورشید از اوج شرف بشرفه گاه ماه رسید العود احمد خوانان سیوم جمادی الاولی در قراباغ بادغیس باردوی اعلی ملحق شد بیت

گشتند شادمانه بدیدار یکدگر فرخنده آن پدر که چنانش بود پسر

روز دیگر بموجب اجازت سلطان هفت کشور عزیمت نموده ششم ماه در دار السلطنهٔ هراة بمقام باغ سفید که در فصل بهار خوشتر از وعدهٔ یار و خرم تر از وصل دلدار است بیت

بهر سو یکی آبدان چون گلاب شناور شده مرغ بر روی آب

نزول اجلال فرمود ع

جهان ز عدل وی ایمن جهانیان همه خرم

و حضرت خاقان سعید چند روز در ییلاق بادغیس گذرانید.

و در آن اثنا نوکر امیر شاهملک از جانب خوارزم رسید و عرضه داشت رسانید مضمون آنکه: براق اغلان اردوی محمد خان را گرفته بیشتر الوس اوزبک مطیع و منقاد

اد شدند۔

وآنحضرت عزیمتِ معاودت نموده اواخر جمادی الاولیٰ در دار السلطنهٔ هراة نزول اجلال فرمود قطعه

رسد بنگره اکنون عنانِ شهر شادی | چو در رسید بدولت رکاب خسرو اعظم
پناه جملهٔ اسلام و پشتِ زمرهٔ ایمان | مدار ملّتِ احمد مرادِ خلقتِ آدم

ودرین ایام بشارت رسانیدند که در احسنِ ساعات و ایمنِ اوقات هژدهم جمادی الاخریٰ باغِ ملک را شجری بارور و چمنِ دولت را نهالی خوش ثمر پدید آمد بیت

اقبال خبر داد که بر طالعِ مسعود | در خانهٔ خاقان معظم پسر آمد

یعنی امیرزاده علی بن میرزا محمد جوکی بهادر بطالعِ سعد بوجود آمد، و میرزا محمد جوکی را از ظهور قرة العین استظهارِ قوی روی نموده اسبابِ عشرت و طوی پادشاهانه ترتیب فرمود، و چند روز بساطِ نشاط مبسوط ساخته جهانیان از عاطفتِ پادشاهانه بهرهمند شدند ع

شدند از قدمِ فرخش جهان همه شاد

و بموجب فرموده بیت

درین صندل سرای آبنوسی | گهی ماتم بود گاهی عروسی

چون از مقدمِ شاهزاده علی مسرت تمام روی نمود امیرزاده بوزنجر بن امیرزاده پیر محمد بن امیرزاده جهانگیر بن امیر بزرگ تیمور کورگان ازین مرحلهٔ فنا بدارِ بقا رحلت نمود، و حضرت خاقان سعید بوثاق امیرزاده مرحوم فرموده بازماندگان او را طلب داشت و دلداری و رعایت نمود و گفت بیت

رضا بحکم قضا گر دهیم وگر ندهیم
ازین کمند نشاید بشیر مردی جست

هر که در ولایتِ خلقت خلعت قبای بقا پوشید عاقبت در معرضِ فنا افتاده، بر عرصه که عرصهٔ فناست چه اعتماد؟ در مملکتی که قابل هلکت است کدام اعتضاد؟ ع

همان به که نیکی بود یادگار

امیرزاده محمد جهانگیر بن امیرزاده محمد سلطان که بعزّ مصاهرت حضرت خاقان سعید سرافراز بود شاهزاده را از صلبیهٔ آنحضرت مولود عاقبت محمود امیرزاده محمد سلطان در وجود آمده، دوازدهم رمضان جهان بیمنِ قدم فرخنده اش آرایش یافت و طوی بعظمت ترتیب نموده عالمیان بعاطفتِ پادشاهانه محظوظ شدند۔ (۲۴۲ ب)

و حضرت خاقان سعید بآدابِ صیام قیام نمود، و پنجم شوال بدولت و اقبال بصوبِ ولایتِ فوشنج و کوسویه بعزمِ شکار نهضت فرمود، و یازدهم بدار السلطنهٔ هراة باز آمده زمستان در مستقرِ دولت و سریرِ سلطنت قشلاق کرد، و جناب میرزا بایسنغر بطریق قوش لامشی بجانب ولایت فراه رفت، و چندگاه در ولایت فراه بنشاط و انبساط گذرانیده بدار السلطنهٔ هراة آمد۔

وقائع سنه سبع وعشرین وثمانمائه

معاودت حضرت از ییلاق بادغیس و آمدنِ میرزا بایسنغر از جانبِ مشهد و دیگر قضایا

چون سلطانِ بارلیغ آیینِ ربیع سپاهِ سبزه و ریاحین باطرافِ صحرا و بساتین کشید، و بیداد گرانِ خیل شتا پای عزم در رکابِ رحیل آوردند، و موکبِ اعلا غرّهٔ ربیع الآخر برسم جانور پرانیدن متوجهِ جانبِ سرخس شد، و چند روز در آن ولایت نشاطِ شکار فرمود و عنانِ عزیمت بصوبِ ولایت بادغیس عطف نمود، و در آن ییلاق سلطانِ آفاق چندگاه بارگاهِ اقامت برافراشت و خاطرِ خطیر بضبط و تدبیرِ مصالح ممالک مصروف داشت بیت

چو پرگارِ چرخ از بر کوه و دشت
برین دایره چند کرّت بگشت

حضرت خاقان سعید عزمِ معاودت نمود و غرّهٔ جمادی الاخریٰ بباغ زاغان نزول فرمود،

وجناب میرزا بایسنغر که بجانب ولایت طوس و مشهد مقدّس معلّا رفته بود چند گاه در مرغزارِ رادکان صید و شکار فرمود، و چون خاطرِ همایون از نشاط شکار فراغت یافت عنانِ دولت وسعادت بصوبِ سریرِ سلطنت تافت، و ششم جمادی الاخری بباغ سفید فرود آمد۔

وامیر یونس که از امرای عظمای میرزا بایسنغر بمزید اعتبار و اختیار اشتهار داشت پانزدهم ربیع الاول در سنِ شباب وفات یافت۔

و هم درین سال پنجم ماه رجب امیر اعظم حسن صوفی ترخان برادر مهد علیا گوهر شاد آغا عالمِ فانی را وداع کرده بدارِ بقا رحلت نمود و در گنبد مدرسهٔ آن بلقیسِ عهد مدفون شد، مظهر کرم و مروّت و معدنِ سخا و فتوّت بود، رجا واثق که حق تعالی عوضِ نعیم دنیا اضعاف و آلاف نعیم اُخری که وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى ارزانی فرماید، ترویحِ روح اورا ختماتِ کلامِ ملکِ علّام و اطعامِ طعام بجای آوردند، و خلفِ صدقِ او امیر محراب ترخان که در بزم و بخشش ابرِ دُرفشان بود و در رزم و کوشش شمشیر رخشان می نمود حضرت خاقان سعید عنایت فرموده راه و رسم و امارتِ دیوان اعلی که منصب پدر او بود بجانب امیر محراب تفویض نمود ع

خوش بود جای پدر زان پسر

ذکرِ احوال ماوراء النهر و سببِ عزیمت میرزا الغ بیگ کورگان بجانبِ ولایت مغولستان

سابقا در سنه ثلاث و عشرین مذکور شد که شیر محمد اغلان بسمرقند آمد و میرزا الغ بیگ اورا تربیت فرموده او بی اجازت فرار نمود، و میرزا الغ بیگ اورا گرفته باز آورده باز عنایت نموده و اسبابِ سفر او ساخته بجانب مغولستان روان ساخت، و شرحِ این سخن در موضع مسطور خواهد بود، و چون شیر محمد اغلان بولایت خود رسید امراء اتفاق نموده اورا بپادشاهی برداشتند و چون بر سریرِ سلطنت تمکّن یافت نخوت پادشاهی و فرطِ تکبّر مزاج اورا

از قانونِ رعایتِ حقوقِ میرزا الغ بیگ انحراف داده علمِ بی نیازی بربامِ گردون زد [۲۴۴ ب] و رق (۳۴۴ ر) و از مکاتیبِ او عدول از جادهٔ انقیاد معلوم شد۔

و سبب مجدّد در مادهٔ مخالفت درین سال سنه سبع آن بود که پسرِ علی مکریت از ماوراء النهر گریخته پناه باو برده و میرزا الغ بیگ اورا طلبیده شیر محمد اغلان اورا نفرستاد، این معانی موجب آن شد که میرزا الغ بیگ بجانب ولایت خجند عزیمت نمود و پانزدهم ذی الحجه سنه سبع در شاهرخیه قشلاق فرمود و فرمانِ همایون نافذ شد که لشکرهای اطرافِ ممالکِ ماوراء النهر و ترکستان بیلجار مقرّر در موضع معیّن جمع آیند، و امیر بهری ملک و امیر شیخ ابوسعید با سایر امراء و تومانات در حدود اندگان زمستان گذرانیدند و همچنین امرای جوانغار امیر سلطان اویس برلاس و امیر خواجه یوسف و امیر توکل با لشکرهای بموضع قراسمان بسر بردند، و در خلالِ این احوال هلال فرخ فالِ محرّم هشتصد و بیست و هشت بر جهانیان واضح ولایح گشت۔

وقایع سنه ثمان و عشرین و ثمانمایه

ذکر نهضت میرزا الغ بیگ بجانب مغولستان

در زمانی که خسروِ سیارگان از کاخِ کیوان بایوانِ برجیس آمد بیت

از چاهِ دی رسته بفن آن یوسفِ زرّین بدن
واز ابرِ مصری پیرهن اشکِ زلیخا ریخته
خیلِ سحاب از هر طرف رنگین کمان کرده بکف
باران چو تیر بر هدف دستِ توانا ریخته

ولشکرِ سرما از طلیعهٔ سپاهِ بهار روی بانهزام آورد، و نسیم جان پرورِ هوا لطفِ اعتدال پذیرفت، و روزگار از قدومِ فصلِ بهار طبیعتِ حیاة گرفت جناب میرزا الغ بیگ عزایمِ پادشاهانه که قرینِ قضا و قدرت و دواعی خسروانه که همنشینِ فتح و ظفر خواهد بود

درحرکت آورد، و بیست و هفتم ربیع الاوّل موافقِ هشتم حوت لشکرها مرتب داشته ورایتِ نصرت برافراشته بجانب مغولستان روان شد۔

و در اثنای راه آگاهی یافت که بعضی از لشکرِ یاغی در حدودِ آشپره قشلاق کرده اند، رای جهان آرای که در اوایلِ حال نظر بر اواخرِ اعمال اندازد و در بدایتِ فکرت حسابِ خاتمت پردازد چنان اقتضا فرمود که جمعی از لشکرِ منصور بر سبیلِ ایلغار سرعت نمایند، و امیر لقمان و امیر ابوک بزرگ و امیر شاه ولی و امیر اویس قوچین با سپاهی بیت

ره ورای شان رزم و کین ساختن　　هوا ریزشِ خون و تو تاختن

روان شدند براهی که اندیشه بی رفیقِ توفیق از عرصهٔ آن نتواند گذشت و وهم بی قرینِ تقدیر ساحتِ آن نمی یارد در نوشت بیت

نه هیچ ساکن و جنبان درو مگر انجم　　نه هیچ دایر و سایر در ره مگر صرصر

و بعد از ده شبانه روز برهنمونی بختِ آگاه ناگاه بایلی رسیدند که سردار ابراهیم و ایزن و اد لجایتو بودند، چون لشکرِ فیروزی اثر بیخبر بسرِ ایشان در آمدند سوارانِ یاغی بیرون رفتند و ایل و الوس غارت یافته لشکرِ منصور غنیمتِ موفور گرفتند۔

و بعد از دو روز ابراهیم و ایزن و جهانشاه و قمر الدین خنجرِ کین از نیام عداوت کشیده بتیغ آبدار آتش بارِ حرب فرو ریختند و چون شیر بچه بباد داده و مارِ دُم بریده ده هزار سوار شمشیر گذار روی بحرب آوردند، و ازین طرف امرای نامدار جوانغار و برانغار و قولِ مردانِ جنگی محکم داشته در برابرِ خصم آمدند بیت (۲۴۴ب)

دو لشکر بهم بر زدند از کمین　　تو گفتی زدند آسمان بر زمین
نباریدن تیر همچون تگرگ　　ز هر گوشه برخاست طوفانِ مرگ

و از جانبین بسانِ صرصر حملهای تند بردند و از طرفین بر یکدگر حمله آوردند، سرِ سروران گوی میدان و پرچم سنان گشت و پیکرِ شمشیرِ زرنگاری از شنگرفِ خون گونهٔ لعلِ بدخشانی و یاقوتِ رمانی یافت، درین حال جمعی از دلاورانِ لشکرِ منصور عنانِ سبک و رکابِ گران ساخته نیزهای مار کردار بر گوشِ تکاورانِ باد رفتار نهادند و نعره و خروشِ الله اکبر باوجِ دو پیکر

آورده بر مخالفان زدند و جمعیت ایشان پریشان ساختند، و مخالفان روگردان شده بیکبار فرار نمودند و سپاه در عقب رفته ابراهیم و دو پسر او را بقتل آوردند، و این واقعه چهاردهم ربیع الآخر در مقام آق سو بوقورع بپیوست، و سپاهِ ظفر شعار غنیمت و اسیر بسیار گرفتند و میرزا الغ بیگ بمنزل آق سو رسید و امرای ایلغار تربیت و عنایت یافتند۔

و در آن مقام مشورت نموده رای بران قرار گرفت که لشکرها بصورت مجموعی متوجه الوسهای قرانان شدند و از آب چو گذشته و بکوتل ابر کیتو بر آمده بسر خاب رسیدند و از راه بلقون باپیش (کذا) رفتند و بکیتو کوتل بر آمده و نیل کرده باره باری فرود آمدند و از آب جمارون عبور نموده [به؟] عریان برکش (؟) در گوک پنیه سر پردهٔ همایون باز کشیدند، امیر خدای داد از امرای کبار آن دیار احرام درگاه شاهزادهٔ ظفر شعار بسته شرفِ دستبوس یافت و بمزیدِ اعزاز و اکرام و تشریف و انعام مخصوص گشته، شاهزاده جوان بخت رعایتِ کبرِ سنِ او نمود و از رای پیر استکشافِ احوالِ اطراف فرمود و بطرف شیر محمد اغلان روان شد، و در تغوتو سیاهی سپاهِ یاغی دیدند۔

جناب میرزا الغ بیگ پانزدهم جمادی الاخری تعبیهٔ لشکر فرمود، و در جوانغار امیر ارسلان خواجه ترخان و برادرش امیر محمود و در قنبل امیر ابوک بزرگ مقرر شدند، و در برانغار امیر لقمان و امیر هر ملک معین گشتند، و قول لشکر مستقرِ نفس مبارک آمد، و قراولِ قول امیر اسکندر هند و بوقا و ابراهیم ایکو تمور و اویس قوچین و خواجه یوسف و مراد قوچین بودند، و چند قشون مکمل جهت کوماک معین شد که اگر دشمن بسوئی بجائی آورد دمار ازو برآرد و آن چند قشون مانند قضای آسمان و بلای ناگهان بسرِ مخالفان رسند، و از اطراف در برانغار پاینده بوقا و در جوانغار ملک صدر و در قول شیر محمد اغلان لشکر برآراستند۔

دو لشکر چون بحرِ اخضر در جوش و خروش آمده متوجه یکدیگر شدند، از ابرِ کین برقِ نیزه و صاعقهٔ تیر میجست و در فضای میدان تیغ و سنان می رُست، کار از تیر و کمان تیغ و سنان و دست و گریبان رسید، حملهٔ گیراگیر و نعرهٔ هیاهوی برآمد، شیر [محمد] اغلان دانست که بضربِ راست کاری نمی شود، با امرای خود مقرر کرد که دستِ راست و دستِ چپ یکی شده (ه)

بیکبار بر یکطرف حمله کرده تیر باران کنند، اگر صورتی روی داد فهو المراد و الّا گریختن را عذری باشد، برین قرار جمع آمده لشکری زیادت از کواکب بروج و فزون از افواج یاجوج بر جوانغارِ لشکرِ ظفر شعار جمله حمله کردند، امیر ارسلان خواجه چون کوه ثابت ایستاده جای خود محافظت نمود و باغی هر چند سعی کرد او را نتوانست جنبانید، و میرزا الغ بیگ چون آن صورت مشاهده نمود فرمود که تومانات هراول و کوماک از پیش صف قول گذشته بجوانغار پیوستند، چون (۲۴۵ و)
[ورق ۲۴۵] صفوفِ لشکر منصور صَفًّا کَاَنَّهُم بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ استحکام یافت جناب میرزا الغ بیگ فرمود که سورن انداختند، غریو کورکه و آواز کرنای برآمد و از غرّیدن کوس حربی و نالیدن دمامه زلزله در کوه افتاد و سپاه ظفر پناه بیکبار حمله کردند، شیر محمد اغلان

بیت

بفرمود تا تیر باران کنند هوا چون تگرگِ بهاران کنند

یک فصل تیر اندازی بهادرانه کردند اما دولت ابد پیوند دشمنان را مجال نداد و چون تاب مقاومت نداشتند هزیمت غنیمت انگاشتند

بیت

در شتاب از پوست بیرون میجهد مانند مار در هزیمت هر کرا اسهم نو باشد در قفا

و علمِ شاهزادهٔ جهان الغ بیگ کورگان بحولِ یزدانی و تاییدِ ربّانی ارتفاع یافت و آفتابِ فتح و نصرت از مطلع عنایت تافت و لشکرِ منصور آن روز تا شب غیر زدن و گرفتن و کشتن کاری نداشتند۔

و شبهنگام سپاهِ فلک احتشام در موضع بای بات و لقو تو (تقوقو؟) جمع آمدند، و فرمانِ همایون نفاذ یافت که امیر داود ایلچی بوقا با ده هزار سوار در عقب گریختگان روند، و آنجناب رکابِ فلک سای بجانبِ ییلاق یل۔ وز که بهترین ییلاقهای آن نواحی است و در آن موسم از انواع ریاحین ع،

روضهٔ بود از بهشتِ برین

برسمِ ایلغار حرکت داد و غنایم بسیار بدستِ اقتدارِ لشکرِ نصرت شعار افتاد، و جناب خسروِ فیروز جنگ تیسیر این فتح از نتایج لطفِ یزدانی و سعادتِ آسمانی شناخت و رایاتِ

ظفر آیات بعزمِ معاودت برافراخت۔

و موکب همایون از ییلاق یلدوز بموضع قرشی آمد، و در آن موضع سنگ قاش را دیا (قتند؟) که پادشاهان قدیم از طرف ختای آورده بودند و حضرت صاحبقرانی خواست که آن سنگ را بماوراء النهر نقل کند و امیر جهانشاه را با چند هزار مرد آنجا گذاشت و او از نقل کردن آن عاجز شد، و حضرت صاحبقران اظهار تاسف میفرمود که چرا آن سنگ را نیاوردند، میرزا الغ بیگ دو هزار مرد جلد باز داشت تا بگردون آن سنگ را بدار السلطنهٔ سمرقند رسانیدند، و آنجناب بجانب سمرقند باز گشته نوکران جهتِ تبلیغِ بشارت بدرگاهِ سلاطین پناه فرستاد، و در اوایلِ شعبان این خبر سعادت اثر بهراة رسید و دغدغه که از جهت آن سفرِ بعید در خاطرها بود مرتفع گردید۔

تتمهٔ احوال هشتصد و بیست و هشت

در افتتاحِ این سال میرزا بایسنغر بسعادت و اقبال بعزمِ قوشلامشی و شکار عزیمتِ ولایت سیستان فرمود و چند روز بمساعدتِ بختِ فیروز در مملکتِ نیمروز بنشاطِ شکار انبساط نمود، و بعزمِ معاودت عنانِ سعادت معطوف ساخته هفتدهم محرّم در هراة فرود آمد و زمستان در ملازمتِ حضرت خاقان سعید در دار السلطنهٔ هراة قشلاق فرمود، و اوّل بهار حضرت خاقانِ کامگار عاشر ربیع الآخر برسمِ جانور پرانیدن متوجه ولایت سرخس شده میرزا بایسنغر عازم جانب طوس و مشهد مقدس معلّا گشت، و خاقانِ فریدون نشان و پادشاه گردون بارگاه چندگاه در آن دو ولایت جانور پرانیده و یوز و سگ دوانیده و بعیش و خرّمی گذرانیده شکارها کردند و صیدها (۲۴۵ ب)
گرفتند و بدولت و سعادت بمستقرّ سلطنت باز آمدند۔

و آنحضرت اواخر جمادی الاخری امیر یوسف خواجه بن امیر شیخ علی بهادر را با لشکری بجانب ملک ری فرستاد۔

و درین سال هشتم ماه شعبان امیر موسی رکمال وفات یافت، و او در زمانِ حضرت صاحبقران سوابقِ نیکو بندگی ثابت بود، و در نوبتِ دولت آنحضرت خدماتِ شایسته بجای آورد، و آنحضرت فرزندان و متعلقان او را تربیت و نوازش فرمود و داروغه رسم او را

بجانب ایشان رجوع نمود.

ودر اواخر این سال میرزا الغ بیگ که از یورشِ مغولستان فتح وظفر همعنان معاودت نموده بود عزیمتِ ملازمتِ پدر بزرگوار وخاقانِ روزگار فرمود، وپانزدهم ذی الحجه بشرفِ دستبوس وکنار وآغوش استسعاد یافت وبدیدارِ یکدیگر شادمان وخرّم شدند قطعه

زهی مبارک ساعت زهی خجسته زمان که کرد سلطان با خسرو زمان دیدار
زمانه راشده با عیش وخرّمی الفت بهار راشده با باغ وبوستان دیدار

دبرسلامتی ذاتِ عدیم المثالِ شاهزادهٔ بی مثال که ازان یورش باز آمده بود شکرها گفته صدقات بمستحقّان رسانیدند وچند روز طویها داده شاهزاده متوجه ماوراء النهر گشت وشاهزاده محمد جوکی راهمراه ساخته ببیست وهفتم ذی الحجه از دار السلطنه هراة عزیمت نمود وبیک هفته بسمرقند رسید.

واز بدایع وقایع این سالِ همایون فالِ تدوینِ کتاب بدیع آیین ظفرنامه است، که خامهٔ لطافت نگار، ظرافت آثار الطف جهان، اشرفِ ایران، دُرّیِ برجِ فطانت، ودُرِّ دُرجِ متانت مولانا شرف الدین علی الیزدی اَفَاضَ اللهُ عَلَیْهِ غُفْرَانَهٗ ساخته وپرداخته وبقلمِ مشکین رقم نسیمِ عنبر شمیم بمشامِ خاص وعام رسانیده، ورفعتِ سخن از ذروهٔ جوزا گذرانیده بیت

اوّل از بالای کرسی بر زمین آمد سخن او سخن را باز بالا برد وبر کرسی نشاند

وآن کتابِ لطافت انتساب در تمامِ ربعِ مسکون بقوّت ودولتِ همایون قبولِ تمام یافته، وپرتوِ التفاتِ اکابرِ عالم بر آن نیّرِ جهان افروز تافته، جزاه الله تعالی خیراً قطعه

من نمیدانم که این جنسِ سخن را نام چیست نی نبوّت میتوانم گفتنش نی ساحری
آنکه پیشِ لفظ وکلکش باشد آن سحرِ حلال منشیان باشند چون گوساله نزدِ سامری
ساقیانِ لهجهٔ او چون شراب اندر دهند هوش گوید گوش را هان ساغری کن ساغری

ودر بسطِ این سخن هم از منشآتِ آن ذاتِ ملک صفات که وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ که در تعریفِ آن تالیف وتوصیفِ آن ترصیف فرموده والحق بخامهٔ گوهر نثار

[۱ آثارِ] یدِ بیضا نموده سطری چند تحریر خواهد پیوست رباعی

هر بوی که از مشک [۲] قرنفل شنوی از نکهتِ آن زلفِ چو سنبل شنوی
گر نغمهٔ بلبل زپی گل شنوی گل گفته بود گرچه ز بلبل شنوی

وشرحِ کلام در آن مقام چنان سرانجام یافته که:

چون قوّتِ دولت ومزیدِ سعادت اقتضای ابقاء آثارِ ارجمند ودوامِ ذکرِ جمیل ونامِ بلند میکند، زمرهٔ برگزیده آتَیْنَاهُمُ الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ که اشرفِ انام اند علیهم الصلوٰة والسلام در خلوت سرای خلّت این موهبتِ کرامت منزلت را هنگامِ دعوت مسألت نموده اند ودر عقدِ فوایدِ مواهبِ دیگر انتظام نموده که رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ، وارباب علوّ همّت که [ورق ۲۴۶ ب] صحیفهٔ مَحمدتِ ایشان (۲۴۶ر)
برقمِ اِنَّ اللهَ یُحِبُّ عَوَالِیَ الْهِمَمِ مرقوم شده همواره در ادّخارِ ذکرِ جمیل وانتشارِ نامِ نیک جهدِ مستطیع مبذول داشته اند وسعی بلیغ فرموده وبهر قرن وزمان وعهد واوان در القاء رسوم ستوده وادامتِ آثار نموده بانواعِ وسایل واصنافِ اسباب وذرایع توسّل جسته اند وتوصّل نموده، وبی شبه معلوم است که احوال واوضاعی که بتمادی روزگار در هر بلاد ودیار وقوع یابد بتحقیق قصّه قصّه از آن بر سبیلِ تفصیل از دستِ کوشش وسعیِ جمیلِ کسی که قادر نباشد بر احضارِ مردمِ آن بلاد ودیار وارسالِ کتب باطراف واقطار از برای استعلام واستخبار بر نیاید، ولهذا تواریخِ دُوَلِ ماضیه که بنظم ونثرِ عربی وفارسی در سلکِ ضبط وتدوین کشیده اند بغیر از واقعهٔ چند وبعضی احوال بر سبیلِ اجمال از آن مستفاد نمی شود، وچون دولت حضرت صاحبقران وفرزندانِ عالی شان بکمال اختتام رسید ومنقبتِ آن مزیّت انجامید نسبت بدولتهای دیگر نداشت بیت

چه نسبت بکوهِ گران کاه را نه چون کرمِ شبتاب دان ماه را

وازخصایص پیغمبر آخر الزمان که افضل واکمل اولین وآخرین بوده علی ما قال الله تعالی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پس درامت رفیع منزلتش که منشور قدر ایشان بتوقیع معلای كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ موشح ومحلی ست ازمنقبت ارجمند ختم البته بهره باشد بیت

چو در سنبل چرد آهوی تاتار
نسیمش بوی مشک آرد ببازار

وبر بزرگان پوشیده نماند که کمال ختم آن تواند بود که هرچه از قبیل فضایل وکمالات باشد یکی [از امت آن را بغایت کمال ونهایت تمامی رساند چنانچه مثل آن پیش ازان از دست قدرت کسی] بر نیامده باشد وبعد ازان هم بآن نتواند رسید وچون ازجلایل احوال وعظام امور [که — یا] نظام عالم وانتظام مصالح بنی آدم بی آن ممکن نیست خلافت صوریست که سلطنت عبارت ازانست هر آینه باید که آن منقبت ارجمند درین امت سعادتمند بامد اقصی وغایت قصوی ختم رسد.

وچون تایید آسمانی داعیهٔ کشورگشائی وگیتی ستانی در خاطر خطیر سلطان [جهانگیر] جهانبان خاقان اعظم بدیع الشان قطب الدنیا والدین ابو المظفر امیر تیمور گورگان انار الله برهانه انداخت ودر سال هفتصد وهفتاد ویک از عون الهی بسریر خلافت پادشاهی برآمد وبطریقی که تحقیق کرده بتقریر وتحریر شرح پذیر شد معظم معمورهٔ ربع مسکون باندک زمانی در قبضهٔ تسخیر وتصرف آورد وشغل عظیم سلطنت وجهانداری را بمرتبه رسانید که هر که بر مضمون این کتاب بدیع انتساب مشتمل بر بیان وقایع اطلاع یابد واز اخبار وآثار پادشاهان گذشته برخبر باشد [به — یا] یقین داند که از اعاظم سلاطین سابق کسی را مثل آن دست نداده ونه قریب آن دست دهد لاجرم تایید آسمانی ازسابقهٔ عنایت صمدانی مقتضی آن شد که حضرت پادشاه خورشید رای سپهر اقتدار بیت

آن زبدهٔ فذلک محصول هشت وچار　　آن پیش‌کار آفرینش وکم ز آفریدگار

مغیث الحق والدنیا والدین ابو الفتح میرزا ابراهیم سلطان خلد الله سبحانه [سلطانه] بنفس مبارک متصدی ضبط وتبیین احوال وآثار این دولت [پایدار] گشت وسایهٔ التفات در دار الملک شیراز برآن مهم شریف انداخت [چنانچه صنف فی شیراز ۸۲۸ھ] (۲۴۶ب) بزبان رازازان تاریخ بازمیگوید، وداستان داستان جلیل ودقیق تفتیش وتحقیق فرموده بنوعی ترتیب داد وهر قضیه درمحل خویش ایراد افتاد که تامل دران ازمؤیدات نجحی است که درباب وصول این دولت بمرتبهٔ ختم سبق ذکر یافته، چه وقایع متعدد واوضاع مختلف که در یک زمان هریک در مملکتی واقع شده همه را بجای خود بتفصیل شرح دادن بروجهی که هر قصهٔ انان که اندیشه بران گمارند از مبدا تا مقطع بترتیب معلوم شود، هیچ فاضل بارع درهیچ تاریخ رعایت امثال این دقایق التزام نکرده، ودر تفصیل وتکمیل قصه قصه ودرستی وراستی بمثل این ونزدیک باین اتیان ننموده، وچون نسخه بنظر اذکیا ودانشوران که نسخها دیده باشند درآید رواج این سخن بمبالغه محتاج نیست، واین تالیف منیف دراثنای مجالس عالیه که خاطر خطیر بسوانح مصالح ملک وملت التفات می فرمود ازاملای شریف قلمی شد. چنانچه درنسبت وضع این مؤلف بآنحضرت اصلا هیچ مداهنه نیست ومحرر این بیاض در (نز) شیخ این ریاض بغیر از تنقیح وتهذیب عبارت وتصدیر بعضی واستتاهها بتشبیبی که دراصل تاریخ مدخلی ندارد (مدخلی ندارد) واین سخنان ازبرای بیان واقع وتنبیه وچگونگی حال کتاب نوشته شد، نه بقصد محمدت وستایش، چه امثال اینها را درجنب کمالات آن ملک ملکی صفات وقعی چندان نباشد ع

بماهتاب چه حاجت شب تجلی را

والحق نسبت تالیف آن کتاب بدیع انتساب بآن شاهزادهٔ عالیجناب ازکمال انصاف آن قدوهٔ اشراف است ع

انصاف میدهم که چو او منصفی نبود

وقایع سنه تسع وعشرین

عمارتِ مزارِ گازرگاه

هر سعادتمندی که بنورِ عنایتِ ازلی و فروغ هدایت لم یزلی در مجمع الارواح تعارف و آشنائی یافته و عنانِ ارادت بطریقِ سعادت تافته هر آینه میل زیارتِ اهل الله نماید، و در رونق و رواج و عماراتِ مزارات اربابِ انتباه سعیِ بلیغ مبذول فرماید، و از روحانیتِ اکابر استمدادِ همت شعارِ روزگارِ خود سازد، و بمیامنِ آن سرِ ارتفاع بمعارجِ استعلا برافراز د بیت

کسی کاستعانت بدرویش برد　　اگر بر فریدون زد از پیش برد

لاجرم از مواهبِ بخت فیروز هر روز انوارِ سعادت آثار بر وجناتِ احوال واضح گردد و هر ساعت آیتِ عنایت بر صفحاتِ کاینات لایح باشد، بنا بر آن حضرت خاقان سعید در محرمِ این سالِ همایون فال بنیادِ عمارتِ مزارِ مورد الانوارِ آفتابِ آسمانِ ولایت، قطبِ سپهرِ هدایت، مطلعِ انوارِ غیب، مشرقِ اسرارِ لاریب، واقفِ سرایرِ لاهوت، کاشفِ ضمایرِ ملک و ملکوت، مقبولِ بارگاهِ حضرتِ باری قطبِ وقت خواجه عبدالله انصاری قَدَّسَ اللهُ تعالیٰ رُوحَهُ وَکَثَّرَ بَیْنَ الصِّدِّیقِیْنَ فُتُوحَهُ فرمود.

و طرحِ آن عمارتِ عالی رتبت و وضعِ آن اساسِ بدیع منزلت چنان واقع است که در پیشگاه که در جانبِ شرق باشد صُفّهٔ ایوان عالی رو بجانبِ مزارِ بزرگوار در غایتِ رفعت و کمالِ لطافت ساخته، و در دو طرف آن صُفّه صُفّها، و بر بالای آن صفّهای دیگر، و خانهای
(۲۲۷ ر) زیر و بالا در بلندی نزدیک بایوان، و در میانِ آن صفّهٔ عالی و در [ورق ۲۴۷] جانبِ شمال صُفّها و خانها، و در میانِ جانبِ شمال صُفّهٔ بزرگ و همچنین در جانبِ جنوب [خانها] و در میان آن صُفّهٔ عالی، و در جانبِ مغرب که فتحِ بابِ سعادت ست صُفّهٔ عالی، رو بطرفِ مزارِ فایض الانوار، و در میان آن راهگذار، و در دو جانبِ دهلیز که شمال و جنوب است دو جماعت

خانه در غایتِ لطافت ترتیب داده، بیرونِ مزار بزرگوار در طرفِ مغرب کرسیِ رفیع بسته و ایوانِ هم‌عنانِ آسمان ارتفاع یافته بیت

فروغِ طلعتِ خورشید و چرخ زنگاری　　نمونه ایست ز ایوانِ قطبِ انصاری

چو بنگری طرفِ چرخ در بروج و نجوم　　بعینه نگر آن بقعه ایست پنداری

مجموع آن عمارات عالی بعد از آن که بسنگ و آجر در غایت لطافت ساخته بکاشی و زر حل و لاجورد زینت یافته، و خطها و شکلهای ثُقلی و کوفی [و فارسی] بسیار در اطراف و جوانب پرداخته اند.

و حضرت خاقان سعید املاک و اسباب از وجوه شایسته بر آن مزارِ مکرّم وقف فرمود، و مدّة الحیوة اِلّا ما شاء الله تعالیٰ هر پنجشنبه که در اوایلِ ماه واقع تواند بود و زیارت و ملازمتِ آن روضهٔ منوّره نمود، رجا و اثق است که همچنانکه در دنیا سبب مزیدِ دولت بود در سرای آخرت در درجاتِ مغفرت و طبقاتِ مرحمت خواهد افزود ع

بود دلیلِ سعادت محبّتِ آن قوم

و درین سال حضرت خاقان سعید زمستان در دار السلطنهٔ هراة قشلاق فرمود و چون لشکرِ سرما روی بانهزام آورد و سپاهِ بهار استیلا یافت بیت

المنّة لِلّٰه که هوای خوشِ نوروز　　باز آمد و از جورِ زمستان برهیدیم

رایاتِ همایون دوم ربیع الثانی در عینِ اقبال و کامرانی عزم جانور پرانیدن فرمود و رکابِ عالی بجانب ولایتِ سرخس معاودت فرمود، و در راه سرما و برف بنوعی قوی شد که زبانِ قلم تحریر از شرح و تقریر آن عاجز است، و بنانِ بیان از ادای آن متجاوز و چون موکبِ ظفر نشان بسرخس رسید و اطرافِ آن ولایت بیُمنِ مقدمِ پادشاهِ عالمپناه مشرّف گردید چند روز در اطراف و نواحی جانور پرانیده شکار فرمود، و از انجا بزیارتِ جهنهٔ مبارکه عزیمت نمود و از روحانیتِ سلطانِ طریقت صاحب السیر و الطیر [شیخ] ابوسعید بن ابو الخیر قدّس سرّهما مدد خواسته ع

اعلامِ معاودت برافراخت

ع ‌و به ییلاق بادغیس آمد

ومیرزا بایسنغر فصلِ خزان بجانب ولایت سیستان رفته بود وچند روز در اطرافِ مملکتِ نیمروز نشاطِ شکار فرمود و بدولت وسعادت باز فرود آمد و زمستان در باغِ سفید بعشرت گذرانید واوّلِ بهار عازمِ ولایت طوس ومشهد مقدّس منوّر معلّا شد وچندگاه در مرغزارِ رادکان ونواحی آن جانور پرانید، وصحرا وهوا را از وحوش وطیور خالی گردانید، ورایتِ مراجعت برافراخت وعاشر جمادی الاخری دار السلطنه هراة را بیمنِ نزولِ همایون مشرّف ساخت، وبعد از چند روز عزیمتِ اردوی اعلا نموده در ییلاق بادغیس بدولتِ ملازمتِ حضرتِ اعلا استسعاد یافت، ومیرزا محمّد جوکی که ملازمِ برادرِ رعیّت پرور میرزا الغ بیگ بسمرقند رفته بود مراجعت نمود، وآخر جمادی الاخری بدار السلطنه هراة رسید وجناب بایسنغری از ییلاق بادغیس بازگشته غرّهٔ رجب بمستقرّ دولت آمد، وحضرت خاقان سعید منتصف
(۲۴۷ ب) رجب در باغ زاغان نزول اجلال فرمود۔

واز جملهٔ وقایع این سال وفاتِ امیر مرحوم غیاث الدین شاه ملک بود که از این وحشت آبادِ ملال برحمت آبادِ آخرت انتقال نمود، امیرِ کبیر وصایب تدبیر بود ودر زمانِ حضرت صاحبقران بخدماتِ شایسته موجّه ومنصبِ عالی یافت وچون آنحضرت در ناصیهٔ او آثارِ دولت ونجاح وانوارِ سعادت وفلاح مشاهده فرموده میلِ تربیتِ او نمود، ومبدأ عنایت دربارهٔ او با آنکه هنوز در عنفوانِ شباب بود چنان بود که آنحضرت روزی او را در خلوتِ خاص طلب نمود وفرمود که امراء خون فلان پادشاه را درخواست کرده اند ومن سخن ایشان نشنوده ام وباز بعرض خواهند رسانید ومن منع خواهم کرد، باید که چون من سخن ایشان نشنوم تو دلیرانه زانو زده درخواست کنی ومن ترا نهیب خواهم زد، برخیزی وپس روی، وباز چون سخن درمیان آید نترسی وپیش آیی وزانو زنی، وچون امیرشاه ملک چند نوبت زانو زد آنحضرت فرمود که این سخن که امرا بمن گفته اند نشنوده ام اگر حالا سخنِ این کودک نشنوم دل شکسته شود ودر میانِ همسران شرمنده گردد، التماس ودرخواست او را قبول فرمود، وباین نوع روز بروز او را تربیت می نمود تا باعلی مدارجِ امارت

رسید بیت

بدین امیدهای شاخ در شاخ کرمهای تو ما را کرد گستاخ

وعنایتِ آنحضرت دربارهٔ او بمثابهٔ بود که قولی فرمود که هر مملکت که فتح شود هر دِه که او اختیار کند سیورغال او باشد، ومدّة الحیوٰة سیورغالِ او استمرار داشت، وبسی بقاع خیر از مدارس وخوانق ومساجد اربطه وحوضها در ممالک محروسه یادگار گذاشت واملاکِ خوب ومستغلّاتِ مرغوب وقف فرمود، تخصیص در مشهد مقدّس که حالا مرقدش آنجاست تقبّل الله تعالی منهُ، وحضرت خاقان سعید را بحال او نوعی اهتمام بود که ولایتِ خوارزم را دربستهٔ سیورغال او فرمود، واو در آن ملک حسنِ معاش بجایی رسانید که سرکشانِ آفاق وگردن فرازانِ ولایاتِ اوزبک واطرافِ دشتِ قبچاق را ایل ومنقاد گردانید، وحضرت خاقان سعید در ولایت سرخس شنید که امیر مرحوم شبِ دوشنبه یازدهم ربیع الاوّل بجوارِ رحمتِ حق پیوست، از جهتِ قدامتِ او نیک تنگدل شد وملول ومحزون گشت امّا چون عنانِ آجال در قبضهٔ تقدیر ذو الجلال است وزمامِ اعمار در دستِ تسخیر پروردگار بیت

در دستِ ما چو نیست عنانِ ارادتی بگذاشتیم تا کرم او چه می کند

نه تأسف نافع است ونه تلهّف مفید یفعل الله ما یشاء ویحکم ما یرید، خاتون وفرزندش ابراهیم سلطان لباسهای سیاه پوشیده ع

نعش او را بمشهد آوردند

ودر جوارِ حضرتِ امام علیه الصلوٰة والسلام در مقبرهٔ که ساخته بود مدفون شد، وآنحضرت حکومتِ خوارزم را که سیورغالِ امیرشاه ملک بود بفرزند او ابراهیم سلطان عنایت فرمود، ومولانای اعظم شهاب الدین عبد الرحمن لسّان که از معتبران حضرت خاقان سعید بود در تاریخ واقعهٔ امیر مرحوم چند بیت فرموده بود ثبت افتاد قطعه

ای دلِ خسته چه حالست که انجم یکسر
همه در گریه وزارند برین هفت اورنگ

دامنِ چرخ چرا شد چو دلِ من پر خون
چهرهٔ ماه چرا گشت چنین پر آژنگ
مگر آمد خبرِ تعزیتِ میر کبیر
آنکه در جنگ بچنگش چو گوزن بود پلنگ [ورق ۲۲۸] (۲۲۸ا)
شهملک میرِ جوان بخت، جهان بخش که بود
پیشِ جودش گهر و لعل چو بیجاده و سنگ
رحمة الله علیه آمده تاریخ وفات
باد در روضه مصاحب همه باشاهد شنگ
۸۲۹

دیگر از وقایعِ این سال: مرتضای اعظم، المستغنی عن الاطناب فی الالقاب، امیر سید رضی الدین [رضا] کیا که بادشاه ولایتِ گیلان بود و باوجود مشاغل سلطنت مشاغل علم و حکمت بر ضمیرِ منیر اقتافته و در سلطنت و پادشاهی عمر دراز یافته، و تمام اموال سال بسال در وجهِ اربابِ فضل و کمال مصرف داشته و در جهانِ فانی نامِ نیک باقی گذاشته و همه عمر بموجب فرمودهٔ یاصفراء عُوی یا بیضاء غرّی غیری عمل نموده، و مدتِ حیاة دستِ کریم بمسِ زر و سیم نیالوده در روزِ نوروز عالم کهن را وداع کرد بیت

اگر سال گردد فزون از هزار — همین است روز و همین است کار

وقایع سنه ثلاثین وثمانمایه

وفات شاهزادهٔ مرحوم میرزا سیورغتمش بهادر

غرّهٔ صفر خبر واقعهٔ هائلهٔ دلگداز جانسوز، و خدنگ نایرهٔ عمرکاهِ جگردوز شاهزادهٔ اعظم، آفتابِ آسمانِ مغفرت، بدرِ فلکِ مرحمت، میرزا سیورغتمش بهادر رسید که در ممالک غزنین بموضع کابل شانزدهم محرّم شاهبازِ روحش از قفسِ تنگِ تن، بهوای فضای دلگشای

ریاض پرواز کرد و در جوارِ رحمتِ ایزدی فی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیکٍ مُقْتَدِرٍ وطن ساخت و حظایرِ قدس را بر مجالسِ انس اختیار فرمود، و حضرت خاقان سعید را مصیبتِ فرزندِ سعادتمند موجبِ ملال شد، و خود کدام واقعه از وفاتِ خلفِ صدق که عمرِ ثانی و نتیجهٔ زندگانی ست دل سوزتر و جانگدازتر تواند بود بیت

تا دیده دید واقعه زین صعب‌تر ندید — دل کین خبر شنید کسش باخبر ندید

جای آن بود که جهان سراسیمه وار پای از حیزِ وجود بیرون نهادی و فلکِ بی سر و پای از دوران باز ایستادی، اکابر و اشرافِ آن ملک سیاه پوشیده دلها پر خون و چشمها جیحون ساختند و جانها خراب و سینه ها کباب کرده بمراسمِ تعزیت قیام نمودند، حضرت خاقان سعید که اکمل و اعقلِ زمان بود امراء و ارکانِ دولت را از تغییرِ لباس منع فرمود و بصبر و ترکِ جزع و فزع دلالت نمود، چه از تقدیرِ آسمانی ربانی بمقاومت درنتوان آویخت و از قضای ربانی نتوان گریخت، و در تاریخ واقعهٔ شاهزاده گفته اند قطعه

درچنین واقعه جز صبر ندارم سپری
گردشِ چرخ ازین ظلم کجا دارد باک
خاک دارد وطن و هست هم از روی حساب
سال تاریخ وفاتش بجمل دارد خاک
۸۳۰

و آن حضرت تمام ولایات که سیورغال شاهزاده مرحوم بود بخلفِ صدقِ او میرزا سلطان مسعود عنایت فرمود.

و درین سال جناب شیخ الاسلام الاعظم، قدوهٔ مشایخ الامم، شیخ محی الدین محمد الغزالی الطوسی رحمة الله علیه) که بغایت عابد و زاهد و عالمِ متورع بود و با سلاطین و امراء با بهجت و عظمت اختلاط و انبساط می نمود کرّة بعد اُخری احرامِ زیارت بیت الله الحرام بسته بود منتصف ماه رمضان وفات یافت بیت

وفاتِ قطب جهان شیخ محی دین طوسی
میانهٔ حلب است و میانهٔ رمضان

ذکر قضایای ماوراء النهر و عزیمت میرزا الغ بیگ بطرفِ سغناق جهت یاغی شدنِ براق اغلان و آمدنِ میرزا جوکی از خراسان

(۳۴۸ب) براق اغلان در هشتصد و بیست و هشت برادروی محمد خان پادشاهِ اوزبک مسلط گشت و بر الوس مستولی شده در هشتصد و بیست و نه بولایت سغناق و حدود مملکتِ میرزا الغ بیگ آمد، و در زمانِ حضرت صاحبقران جدِّ [او] اروس خان که توقتمش خان را از مملکت بیرون کرد و او پناه بحضرتِ صاحبقران آورد، چنانچه شرحِ آن در مجلدِ اول مفصل است، اروس خان چندگاه در سغناق می بود و آنجا عمارتی ترتیب فرمود، و براق اغلان در هشتصد و بیست و سه پناه بمیرزا الغ بیگ آورد و جناب میرزا الغ بیگ او را تربیت فرموده اجازت داد و او بولایت اوزبک رفته حکومت الوس بدست او افتاد، درین وقت بحدود سغناق آمده ایلچی پیش میرزا الغ بیگ فرستاد و اظهار کرد که بیمنِ تربیت شما الوس خود را ضبط کردم و بجوارِ شما آمده بعنایت منتظرم، جناب الغ بیگ جهت آنکه پیش از اجازت آمده و می گفته که علفخوارِ سغناق شرعاً و عرفاً تعلق بمن دارد یعنی جدّم اروس خان در سغناق عمارت کرده او را جواب صواب نداد، و امیر ارسلان خواجه ترخان که حاکمِ آن حدود بود از براق اغلان شکایت کرده باز نمود که نوکرانِ او درین جانب خرابی می کنند و خود را حاکمِ مطلق می دانند و لافِ سلطنت میرانند، میرزا الغ بیگ عزمِ آن طرف جزم فرموده لشکری عظیم ترتیب نمود و عرضه داشت بپایهٔ سریر اعلا فرستاد و شرحِ واقعه اعلام داد، آنحضرت از جنگ و خصومت که سببِ ویرانیِ عالم است منع فرمود اما لشکری تعیین فرمود که در ظلِ رایت میرزا محمد جوکی بجانب ماوراء النهر روند، و در هفتدهم ربیع الآخر متوجه سمرقند شدند۔

و درین مقام زبدة التواریخ البایسنغری اختتام یافت از تالیفِ افصح الفصحاء المتکلمین اعلم النسابه والمؤرخین منشی قواعد المآثر منشی معاقد المفاخر، جلیس اعاظم السلاطین، انیس افاخم الخواقین، المختص بعنایت الملک الاله نور الملة والدین لطف الله المشتهر بحافظ ابرو الهروی مولداً و الهمدانی محتداً غفر الله له، و تاریخِ وفات و مدفنِ او درین بیت مذکور است بیت

بسال هشتصد و سی و چار در شوال ‌‌ وفاتِ حافظ ابرو بشهر زنجان بود

و چون میرزا الغ بیگ بقصد محاربه براق اغلان نهضت فرمود و شرحِ آن سخن در مؤلف خواجه حافظ ابرو ناتمام بود مناسب چنان آید که صریرِ قلم بنغمهٔ زیر و بم باتمامِ آن رقم از سر اهتمام قیام نماید بیت

چو حافظ حکایت بر اینجا رساند ‌‌ سپهرش بساطِ سخن برفشاند
قلم به که شیرین زبانی کند ‌‌ نی کلکِ شکر فشانی کند
در آید بآثارِ شرحِ سخن ‌‌ بگوید ز اخبارِ چرخِ کهن

ذکر محاربه میرزا الغ بیگ کورگان با براق اغلان

چون میرزا الغ بیگ بعزمِ رزمِ براق اغلان متوجه سغناق شد در ان ولا میرزا محمد جوکی با سپاه خراسان بسمرقند رسید و از عزیمت برادرِ بزرگوار وقوف یافت، فی الحال عنان دولت بصوب ولایت سغناق تافت و سپاه خراسان و سمرقند بهم پیوست، و کسی را در خاطر نمی گشت که شهزاده براق را مجالِ جدال و خیالِ حرب و قتال باشد، میرزا الغ بیگ بی التفاتانه متوجه [او] شده و او دل بر جای داشته پای ثبات و قرار [ورق ۳۴۹] بیفشرد و لشکری که داشت مرتب ساخت و بحسبِ اتفاق میدانِ معرکه پشته ها بود و سپاهِ مخالف تمام می نمود چون هر دو لشکر در برابر یکدیگر صف آرای شدند (۳۴۹ق)
و سپاه میرزا الغ بیگ از لشکر مخالف بیشتر بود براق اغلان دانست که بضربِ دست مردِ نبرد نیست او بحیله و مکر آورده مردم خود را جمع کرده بیکبار حمله کرد، و جوانان جانبین و نوخواستگانِ طرفین بنوکِ ناوکِ دلدوز زخمِ تیغِ جهانسوز سر و سینه

از هم می شگافتند و سرهای بر مثال گوی در میدان می انداختند و از تلاطمِ امواجِ دریای نبرد و تزلزلِ صحرای مصاف صورتِ فزعِ اکبر و دشتِ محشر ظاهر شد و خلقِ نامعدود و عددی نامحصور بقتل آمدند بیت

زهر سو کشته چندانی به پیوست — که راهِ جنگ بر لشکر فرو بست

دلیرانِ سپاه بر هم فتادند — صدای مرگ در عالم بدادند

تن از اسپ و سر از تن سرنگون شد — فلک دریا زمین صحرای خون شد

لشکرِ میرزا الغ بیگ بکثرت خود مغرور بود و بموجب فرمودهٔ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ بسپاهِ مخالف که در غایتِ قلّت بود اصلاً التفات نمی نمود غافل از آنکه كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً [بِإِذْنِ اللّٰه] واقع است [مخالفان فدائی وار بیکبار روی بکارزار آوردند و دستِ تسلط و اقتدار بر آورده میمنه و میسرهٔ میرزا الغ بیگ بهم بر آمد] مخالفان آهنگِ قول کردند و قلب نیز منقلب گشت، عاقبت اَمارتِ فرار و علامتِ انکسار بر لشکر ماوراء النهر ظاهر شد و حیرت [و ضجرت] بر میرزا الغ بیگ مستولی گشت و آتشِ غیرت در نهادِ او افتاد و بیم بود که عنانِ تمالک از دست داده پا در ان معرکهٔ مهالک نهد و العیاذ بالله صورتی روی نماید که امکانِ تدارکِ آن در آیینهٔ خیال نیاید، امراء ماوراء النهر چون دیدند که کار از حیزِ اقتدار و قبضهٔ اختیار بیرون رفت عنانِ بادپای میرزا الغ بیگ گرفته از معرکه بیرون آوردند، و پهلوان محمود رندانی از قوم قورلاس که از ملازمانِ حضرت خاقانِ سعید سر آمدِ پهلوانانِ جهان بود و بی اجازتِ آنحضرت بدلخواهی میرزا محمد جوکی بماوراء النهر رفته بود در روز جنگ بمصاف گاه رسید و آثارِ شجاعت و دلاوری بظهور آورد، و چون دید که دشمن غالب شد میرزا محمد جوکی را بسعی بسیار از آن معرکهٔ خونخوار بدر آورد و بتعجیل تمام عازم سمرقند شد، و سپاهی که همیشه نصرت و ظفر شعار و هنر ایشان بود فرار نموده غارت یافتند، و او ز بکان صورتِ ظفر که در آیینهٔ خیال محال می نمود بعین الیقین مشاهده کردند، و اموالِ فراوان بدست ایشان افتاد و تمام مملکتِ ماوراء النهر چنان بهم بر آمد که جمعی مردم کوته بین خواستند که دروازه های سمرقند دربندند و تدبیر قلعه داری کنند و

اکابرِ سمرقند که اختیار (کذا) آن بلاد و دیار بند مانع آمده گفتند بیت

سگِ کیست روباه ریزیده چنگ — که با شیر مردان در آید بجنگ

و لشکرِ براق اغلان در اطرافِ ممالکِ ماوراء النهر و ترکستان بتخریبِ بلاد و تعذیب عباد اشتغال داشتند [و از تاراج و غارت دقیقهٔ نامرعی نمی گذاشتند] و این خبرِ موحش و قصهٔ ناخوش در خراسان بموقفِ عرضِ حضرت خاقان سعید رسید.

و از معظم وقایعِ این سال قصهٔ کار خوردنِ حضرت خاقانِ سعید بود و شرحِ آن چنانست که آنحضرت با وجود علوِ منقبتِ سلطنت و کمالِ منصبِ خلافت که اکثرِ ربعِ مسکون در تحتِ فرمانِ همایون بود و از حدودِ چین تا اقصای روم و از نهایتِ ترکستان تا پایانِ هندوستان فرمانِ جهان مطاع را انقیاد می نمودند آنحضرت ا همیشه روی عجز (۲۴۹ ب) بر زمینِ اخلاص نهاده بود و زبان بذکر و مناجات کشاده، و خاکِ سجده گاه بآب دیده آغشته می گفت:

الهی! آگهی که ملتمسِ این بیکس چیست، مرا چنانکه سلطنتِ مجازی در دولتِ عاریتی ارزانی داشتی بنزهتگاهِ حقیقی و جنت سرای معنوی راه نمای بیت

برسان بدان مقامم که نشانِ تو بیابم

غلطم، نشان که یابد ز نشانِ بی نشانی

و چند روزی که زمامِ مهامِ ایام و سر انجامِ امورِ جمهورِ خواص و عوام بقبضهٔ اقتدار این ضعیف دادی توفیقِ عدل و داد و تعمیرِ بلاد و توفیرِ عباد کرامت فرمای!

و آنحضرت پیوسته بوظایفِ طاعات و شرایطِ عبادات قیام می نمود و حسن ادای فرایض و سنن و واجبات و مستحبّات شعارِ روزگار فرخنده آثار بود و بیامنِ این صفات حمیده و محاسنِ نیات پسندیده حضرت مالک الملک تعالیٰ و تقدّس جنابِ پادشاهی را در حفظِ الهی نگاه می داشت و از کید و مکرِ بداندیشان آسیبی بآن حضرت نمی رسید بیت

اگر تیغ عالم بجنبد ز جای

نبرّد رگی تا نخواهد خدای

وآنحضرت اکثر ایام جمعات بموجب نص یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلوٰةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ بمسجد جامع که داخل دار السلطنه هراتست تشریف حضور ارزانی می داشت، اتفاقا روز جمعه بیست وسیم ربیع الثانی مسجد را مشرف ساخت واداء نماز فرموده وعرض نیاز بحضرت بی‌نیاز وخداوند کارساز رفع نموده از مصلّی برخاست بعزم بیرون آمدن، ناگاه در درون مسجد در اثنای راه شخصی نمدپوش احمد لر نام از مریدان مولانا فضل الله استرآبادی بصورت داد خواهان کاغذی در دست پیش آمد، وآن حضرت بیکی از ملازمان اشارت فرمود که سخن او معلوم کرده بعرض رساند، احمد لر بی اندیشه پیش دوید ویک کاردی چون قطرهٔ آب بشکم آنحضرت رسانید، اما چون عنایت الٰهی در همه احوال حافظ وناصر آنحضرت بود ازو وجود همایون امن وآسایش عالمیان وجهانیان تخصیص گوشه نشینان از صمیم دل وجان دعاگویان ع،

دعای گوشه نشینان بلا بگرداند

[کارد] کارگر نیامد وزخم قوی نبود، لرک را هم در مسجد جامع ایچکیان بقتل آوردند، از انجمله علی سلطان پسر منکوقوچین که از معتبران بود در آنحال از آنحضرت استفسار نمود که آن شخص را بقتل آرم ورخصت یافته بضرب تیغ بیدریغ هلاکش کرد بیت

بد اندیش هم در سر شر شود   چو کژدم که با خانه کمتر بود

وچون این قصه واقع شد فریاد از نهاد خلایق برآمد، فغان بآسمان رسید، معهود چنان [بود] که در وقت سوار شدن آنحضرت نقاره چیان پیش پیش نقاره زنان می رفتند، چون خبر بنقاره چیان رسید که حضرت خلافت از جای نماز برخاست بدستور آغاز نقاره کردند، وناگاه بیکبار ایستاد، غلغله در خلایق افتاد که چه حالت واقع است، خلایق بربام مسجد دویدند وبرسر ایوانی که آنحضرت سوار می شد غلبهٔ عظیم جمع آمدند، امرای عظام امیر علاء الدین علیکه کوکلتاش وامیر جلال الدین فیروزشاه از مسجد بیرون آمده سوار ایستاده بودند که این صورت روی نمود، آنحضرت امیر فیروزشاه را طلب فرمود وامیر با اضطراب تمام سواره بمسجد در آمد وآن حالت مشاهده نموده دود حیرت از نهاد او برآمد، حضرت

خاقان سعید خواست که در محفه نشیند [ورق ۲۵۰] امیر فیروزشاه گفت که اگر آنحضرت در محفه نشیند فتنهٔ عظیم برخیزد ومردم را در حیات وممات نعوذ بالله تردد شود، وحضرت بدولت وسعادت سوار شد ونقاره بهیبت وعظمت کوفته از راه راست بازار بباغ زاغان فرمود واطباء وجراحان بعلاج ومرهم مشغول شدند، ودر تاریخ آن واقعه گفته اند قطعه، (۱۲۵۰)

سال تاریخ هشتصد وسی بود   روز جمعه پس از اداء صلات
قصهٔ بس عجیب واقع شد   در خراسان ولی بشهر هرات
کج روی در بساط چون فرزین   خواست تا شه رخی زند شهمات

میرزا بایسنغر وامراء تفحص احوال لرک فرموده از کشتن او پشیمان بودند، از چیزهای او کلیدی یافتند، وعسسان بواجبی جست وجوی کرده در تیمچه خانهٔ بآن کلید کشاده شد، واهل تیمچه حلیهٔ آن شخص بیان کرده گفتند: چنین شخصی اینجا بود طاقیه دوزی می کرد، ومردم بسیار پیش او می آمدند، از انجمله مولانا معروف خطاط بغدادی۔

واین مولانا معروف سرآمد مستعدان جهان ونادرهٔ دوران بود غیر از خط انواع فنون واصناف کمالات حاصل داشت، درجواب قصیدهٔ خواجه جمال الدین سلمان گوید بیت

زترک چشم تو هر تیر غمزه کامد راست
درون سینه نشست آنچنان که دل میخواست

واز سلطان احمد بغداد روگردان شده بود واصفهان پیش میرزا اسکندر ابن میرزا عمر شیخ آمده در کتابخانه او متعین شد۔ گویند در یک روز هزار وپانصد بیت نوشت در وقتی که میرزا اسکندر هر روز پانصد بیت مقرر فرموده بود ودو روز هیچ ننوشت ودر حکم میرزا اسکندر تخلف نمود، سبب نانوشتن پرسید: گفت میخواهم که در یک روز کتابت سه روزه بکنم، میرزا اسکندر فرمود که سایه بانها وبارگاه برافراشتند ویک کس قلم می تراشید ومولانا می نوشت، تا نماز دیگر هزار وپانصد بیت در غایت لطافت نوشت، ومیرزا اسکندر او را انعام فراوان فرمود، حضرت خاقان سعید در وقت فتح ممالک عراق وفارس مولانا معروف را بهراة آورده رقم اختصاص کشید وکاتب خاص شد واو مردی خوش محاوره شیرین کلام بود، نمد عسلی پوشیدی

وطاقیهٔ نمدِ بلند هم از آن جنس بر سر نهادی والفِ نمار بر گردِ آن پیچیدی جوانانِ مستعدّ دار السلطنه مثلِ مولانا تاج الائمّه خوارزمی وغیره میلِ صحبتِ او کردند، جمعی جهتِ خط وبعضی برای مصاحبت، وخدمتِ مولوی بغایت خویشتن دار ودبزرگ نفش بود، میرزا بایسنغر میلِ آن فرمود که مولانا جهتِ او خمسهٔ نظامی نویسد وکاغذِ خوب فرستاد، ومولانا زیادت از سالی کاغذ نگاه داشته نانوشته باز داد، وجناب بایسنغری را بغایت ناملایم آمد۔

القصّه درین وقت مولانا [معروف] را مطعون ساخته گرفتند، واکثر جوانان مستعدّ که پیش او متردّد بودند متوهم شدند وارباب طمع از ایشان زرها گرفتند، ومولانا را چند نوبت بپای دار آورده، وعاقبت در چاهِ حصار اختیار الدّین حبس کردند۔

وخواجه عضد الدّین دختر زادهٔ مولانا فضل الله وجمعی دیگر که با احمد لُر اتّفاق کرده بودند بقتل آورده سوختند۔

وبسبب سوء المزاجی که میرزا بایسنغر نسبت بامر تضای اعظم | مقتدای مکرّم امیر سیّد قاسم تبریزی داشت حکمِ اخراجِ او فرمودند، وجناب سیّد بجانب سمرقند عزیمت نمود ودر غزلی شمه‌ء (۲۵۰ ب)
از شکایتِ این حکایت بنازکی ادامی فرماید ومطلعش اینست بیت

ای عاشقان ای عاشقان هنگامِ آن شد کز جهان
مرغِ دلم طیران کند بالای هفتم آسمان

ودر تخلّص می گوید بیت

قاسم سخن کوتاه کن برخیز وعزمِ راه کن
شکّر بر طوطی فگن مردار پیش کرگسان

ودر وقتی که عزیمت نمود وبعزم سوار شدن از وثاق بیرون آمد فرمود بیت

نمیدانم چه افتاد ست قسمت از قدر ما را
کزین درگاه می رانند دایم در بدر ما را

وحضرت خاقان سعید بعد از چند روز که حکماء واطبّاء بشرایطِ علاج قیام نمودند صحتِ تمام یافت وقوّتِ طبیعت گردِ تغیّر از دامنِ همایون افشاند، وخلایق باخلاصِ تمام مضمونِ کلام ملکِ علّام

وردِ زبان وذکرِ جنان داشتند که اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ وبصدق ونیاز دعا کرده می گفتند بیت

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد | وجودِ نازکت آزردهٔ گزند مباد
سلامتِ همه آفاق در سلامتِ تست | بهیچ عارضه شخصِ تو دردمند مباد

وحق تعالی صحتِ کلّی کرامت فرمود۔

ذکر عزیمتِ حضرت خاقان سعید بجانب ولایت ماوراء النّهر

حضرت خاقان سعید را چون از آسیبِ عین الکمال چشم زخمی رسید، ودست قضا بر جمالِ دولت واقبال نیلِ حادثه کشید، در اطراف واکنافِ ممالکِ ربع مسکون خبر این نازلهٔ هائله بسخنانِ گوناگون در افواه افتاد، وروزگار فتنه انگیز ابوابِ محنت وبلا بر روی جهانیان کشاد۔

ومیرزا الغ بیگ را در محاربهٔ براق اغلان شکستی واقع شده بود، ومملکت ماوراء النّهر بکلّی بهم بر آمده چنانچه سبقِ ذکر یافت آنحضرت عنانِ عزیمت بصوب دار الملک سمرقند تافت، ودر غرّهٔ شعبان از دار السلطنهٔ هرات نهضت فرمود ومیرزا بایسنغر متعاقب توجه نمود، واردوی همایون ببلخ رسیده موکبِ منصور از جیحون گذشت، ومیرزا بایسنغر بموجبِ فرمان والتماسِ میرزا الغ بیگ کورگان بطرف تختگاهِ خراسان بازگشت۔

ودر شب پانزدهم رمضان در اردوی شاهزادهٔ جهان قنبر کیرنگی ابیوردی را که خواجه خیر (کذا) بود بظاهر بلخ در خیمهٔ او کشته یافتند، وقاتل معلوم نشد، امیر سیف الدین جنید جاونی قربانی را بقتلِ او متّهم داشتند چه از تسلّط واختیار او تمام رعیّت آن ولایت بتنگ بودند۔

ومیرزا بایسنغر از ظاهر بلخ بسرعت عزیمت نمود، وبیست ویکم ماه رمضان در هراة بباغ سفید نزول فرمود، وشاهزاده را عرضِ مرضی طاری شده، اطبّای حاذق وحکمای مدقّق مولانا شمس الدین محمد آدم ومولانا نظام الدین صحّح وتمام ملازم بودند وبترتیبِ اشربه وتدبیرِ اغذیه قیام نمودند، وبحسنِ معالجهٔ آن دو عیسی دم فرخنده قدم مزاجِ شاهزادهٔ عالمیان از منهجِ انحراف واعتلال بجادهٔ استقامت واعتدال باز آمده صحّت یافت بیت

ذاتِ تو یافت صحتِ کلی هزار شکر   گو خصم غون گرفته بمیر و حسود هم

وارد وی همایون از ساحل جیحون روان شده میرزا الغ بیگ و اکابرِ ماوراء النهر چون سعادت (۳۵۱ ل) واقبال استقبال نمودند و بشرفِ تقبیلِ انامل فیاض [ورق ۳۵۱] مفتخر و سرفراز شدند و مراسم نثار و نیاز بجای آوردند، و آنحضرت بکمالِ عظمت در دار السلطنهٔ سمرقند که مستقرِ سریر سلطنت و مرکز دائرهٔ خلافت این خاندانِ عظیم الشانست استقرار فرمود۔

ونخست بمزاراتِ بابرکات آن بلده مثل مزار شاهزادهٔ قثم بن العباس، و مزارِ شیخ اهل سنت و جماعت شیخ ابو منصور ماتریدی رحمة الله [علیه] و مزارِ بزرگوار امام الدنیا خواجه محمد بن اسماعیل البخاری فرمود و از روحانیتِ ایشان مدد خواسته صِلات و صدقات بفقراء و مستحقان رسانید و اربابِ احتیاج را خوش وقت و خرم گردانید، و بر تختِ سلطنتِ خاقانی و سریرِ خلافت جهانبانی بتمکنِ تمام مقام و آرام فرمود۔

و از محاربهٔ براق اغلان تفحص نمود و بغورِ آن واقعه رسید و شرحِ آن واقعه پرسیده، جمعی امراء ماوراء النهر گناه گار شدند و ایشان را در دیوانِ اعلیٰ چوب یاساق زدند، و میرزا الغ بیگ را در مقامِ خطاب و عتاب آورده بازخواستِ عظیم نمود، و چندگاه شاهزاده بی اعتبار بود، و آنحضرت باز ترحم فرموده آن ولایت را بفرزندِ ارجمند ارزانی داشت، و ضبط و دارائی آن مملکت را بحسنِ تدبیر او باز گذاشت، و از فروغِ آفتاب ظفر آیت حضرت شاهرخی که بر اطرافِ مملکتِ ماوراء النهر تافت آتشِ فتنهٔ براق اغلان که دود از ولایت برآورده بود تسکینِ تمام یافت، و براق را بنا کام دندانِ آرزو در کام مرام شکست، و عنانِ گریز براهِ آوارگی تافته با هزاران حسرت ازان مملکت برگشت، و آنحضرت ضبط و یاسامشی مملکتِ خراسان چهاردهم ذی الحجه معاودت نمود۔

و درین سال عمارت مزارِ بزرگوار پیر هری خواجه عبدالله انصاری قدس سره که در محرم سنه تسع و عشرین بنیاد شده بود شرفِ اتمام یافت ع

یافت آن عالی مقام از لطفِ سلطان اختتام

وقایع سنه احدی و ثلثین

ذکرِ معاودت از مملکتِ ماوراء النهر

موکبِ همایون از مملکتِ ماوراء النهر معاودت نموده یازدهم محرم در دار السلطنهٔ هراة نزول اجلال فرمود، و جهانیان بیمنِ مقدمِ خاقانِ عالمستان اظهارِ استبشار کرده شرایطِ نثار و پیشکش بجای آوردند بیت

شکرِ حق راست که از فرِ قدومش امروز   کس پراگنده نماندست مگر زرِ نثار

و صنادیدِ ایران و اکابرِ دوران از اقصی عراقِ فارس تا پایانِ هندوستان بعزم زمین بوس متوجهِ درگاهِ عالم پناه شدند و هر کس مناسبِ راه و جاه بمراسمِ عنایت و عاطفت مشرف گشت و رخصتِ معاودت یافته به اوطان و بلدان باز رفتند بیت

بیمنِ تربیت پادشاهِ بنده نواز   جهانیان سوی اوطان شدند با اعزاز

ذکرِ ولادت میرزا ابابکر بن میرزا محمد جوکی بهادر

حضرت حق تعالی و تقدس میرزا محمد جوکی را دری از دریای شاهی و دریتی از سپهرِ فضلِ نامتناهی کرامت فرمود، و در سلکِ سلطنت و عقدِ خلافت گوهری گرانمایه افزود، و در مرآة کاینات صورت دلخواه روی نمود بیت

بازتازه نعمتی از بخششِ سبحان رسید   باز نوبری بباغِ دولتِ سلطان رسید

گوئی از فالِ مبارک چشمِ عالم نور یافت   یا خضر را پیش رو کان چشمهٔ حیوان رسید

ا بوستانی درمیانِ گلبنِ دولت شگفت   آفتابی در کنارِ سایهٔ یزدان رسید (۳۵۱ ب)

و بیست و هشتم محرم جهان بیمنِ مقدمِ مکرم میرزا ابابکر مشرف شد، و عالم را وجودِ آن مولودِ عاقبت محمود زیب و ضیا و زینت و بها کرامت فرمود، و حضرت خاقان سعید را موادِ کامکاری از دیاد

یافت، واز فروغِ آن نیّرِ عالم افروز انوارِ بهجت آثار بر چهرهٔ روزگار تافت، و مهدِ علیا گوهرشاد آغا و میرزا بایسنغر و ارکانِ دولت مراسمِ تهنیت بتقدیم رسانیده ساچق و نثار آوردند، و حضرت اعلی بترتیبِ جشن و آیینِ بزم اشارت فرمود، و مجلسِ بهشت آیین رشکِ نگارخانهٔ چین مرتّب شد بیت

مبارک باد بر سلطانِ عالم جشنِ سلطانی ۔ جهانبانی که زیبا شد باو تاجِ جهانبانی
مدارِ عالم و دارای دوران و داورِ دوران ۔ پناهِ ملک و پشتِ ملّت و سدِّ مسلمانی
معینِ دین و دولت شاهرخ سلطانِ دریا کف ۔ که دریا را دهان باز است پیشِ او ز حیرانی

و میرزا محمد جوکی اسبابِ طوی مرتّب داشت، و چند روز طویهای متعاقب فرمود، و مجلسِ انس بخوب تر وجهی روی نمود و بساطِ نشاط آراسته دادِ خرّمی دادند، و درهای عیش و عشرت بر روی روزگار کشادند بیت

هر وقت خوش که دست دهد مغتنم شمار ۔ کس را وقوف نیست که انجامِ کار چیست

وقایع سنه اثنتین و ثلاثین

ذکر عزیمتِ حضرت خاقانِ عالم ستان بصوبِ ممالکِ آذربایجان

در اوایلِ این سال بسامعِ جلال رسید که امیر اسکندر بن امیر قرا یوسف در مملکتِ آذربایجان باعلانِ کلمهٔ عصیان جرأت نموده و با لشکرِ گران عازمِ عراق شده سلطانیه را گرفت، و امیر خواجه یوسف ولد امیر الیاس خواجه که حاکمِ سلطانیه و ابهر و قزوین و زنجان بود گرفتار شد حضرت خاقانِ سعید عزیمتِ یورشِ آذربایجان تصمیم فرموده باحضارِ لشکرها فرمان داد و بسان و یوسونِ یورشِ اوّلِ آذربایجان از ممالکِ ترکستان و ماوراء النهر و بدخشان و ختلان و قندز و بقلان و بلخ و شبورخان و مرو و ماخان و کابل و زابل و سیستان و تمامِ خراسان و خوارزم و مازندران و فارس و عراق و کرمان و اصفهان لشکرهای جهان در جنبش آمده متوجهِ معسکرِ

همایون شدند، و شاهزادهٔ عالیجناب میرزا بایسنغر و امرای عظام امیر شیخ لقمان برلاس و امیر علیکه کوکلتاش برسمِ منغلای عزیمت نمودند، و آنحضرت یکشنبه پنجم رجب ع

بطالعی که شود مشتری از مسعود

از دار السلطنهٔ هراة نهضت فرمود۔

و چهاردهم ماه به تربتِ مبارک و مزارِ مبارک شیخ الاسلام احمدِ جام قدّس سرّهٔ رسیده از روحانیت او استمداد نمودند و صدقات بمستحقان داد۔

و بیست و یکم ماه بولایت نیشاپور درآمد از ارواحِ مقدّس مشایخ آن دیار مدد خواست۔

و بیست و هفتم قصبهٔ بحرآباد از فیضِ وجودِ آنحضرت مجمع البحرین آمد، و شرفِ مزارِ مورد الانوار حضرت شیخ سعد الدین حمّوئی قدّس سرّهٔ دریافته شرایطِ زیارت بجا آورد۔

و موکبِ ظفر نشان نهم ماهِ شعبان ولایتِ بسطام و خرقان را مشرّف ساخته بزیارتِ شیخ ربّانی و عارفِ صمدانی ابو الحسن خرقانی و سلطان العارفین شیخ ابو یزید رحمهما الله تعالی فرمود، و بآدابِ [ورق ۳۵۲] زیارت قیام نمود و فقراء و مساکینِ آن بقاع از بخششِ سلطانِ (۱۳۵۲)
جهان متاعِ انتفاع یافتند۔

و دوازدهم ماه ظاهرِ بلدهٔ دامغان لشکرگاهِ پادشاهِ نصرت پناه گشت و آنحضرت بصدقِ نیّت و صفای طویّت بطرزه کوه فرمود و از ارواحِ مشایخ عظام که دران مقام آسوده و آرام گرفته اند استعانت نمود۔

و هفتدهم ماه قصبهٔ سمنان منزلِ همایون شد و آنحضرت سعادتِ زیارتِ شیخ بزرگوار و مقتدای روزگار مرشدِ حقّانی شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی رحمة الله علیه دریافت۔

و از آنجا عنانِ سمندِ جهان پیما بصوبِ ولایتِ ری تافت و چهارم ماهِ مبارک رمضان ظاهرِ طبرک به فرِّ نزولِ همایون غیرت فزای فضای فلک آمد، و زیارتِ سیّد عبد العظیم و شیخ ابراهیم خواص و امام محمد شیبانی بواجبی نموده مراسمِ آن بجا آورد۔

وهمچنین بهر ولایت که می رسید، و مزار بزرگواری می دانست یا می شنید روی نیاز بآنجا آورده طریق نیازمندی مسلوک می داشت، لاجرم بیمن این نیت و حسن چنین عقیدت بهر طرف که موکب ظفر قرین روی آورد حق تعالی نصرت و اقبال را دو اسپه باستقبال فرستاد، و هر آرزو که خاطر خطیر پادشاهی بر ضمیر منیر گذارند عنایت الهی در کنار مراد او نهاد بیت

بهر طرف که رخ آورد بخت بیدارش عنایت ازلی بود تا ابد یارش

القصه حضرت خاقان چند روز ملک ری را مرکز دایرهٔ سلطنت ساخت و رایت ظفر آیت در آن ولایت برافراخت و لشکرهای جهان و سرداران ایران و توران ضمیمهٔ سپاه ظفر پناه آمدند، و صد هزار سوار نامدار در ظلال اعلام نصرت اعلام قرار گرفت، لشکری که عدد نجوم افلاک در تعداد آن ناچیز نمود و سپاهی که محاسب عقل [و] ادراک در شرح [احصای] آن حیران بود بیت

سپاهی از شمار اختر افزون سپاهی از حساب و عقد بیرون

و حضرت اعلی بموجب رب [...] اجعل لی وزیرا من اهلی استدعای همایون فرزند فرخ فال، نقطهٔ دایرهٔ سلطنت و اقبال، مغیث السلطنة و الدین ابو الفتح میرزا ابراهیم سلطان فرموده یعنی بیت

امید سپاه و سپهبد به تست که روشن روان باشی و تندرست

و در تاریخی که النصر من عند الله العلیم ۸۲۲ بزبان عدد [بیان] آن می کند رایت فرزند سای کشور کشای، عالم آرای پادشاه جهانگیر جهاندار، خسرو گردون صولت، بهرام اقتدار ع

آن بیش از آفرینش و کم ز آفریدگار

میرزا ابراهیم سلطان از دار الملک فارس با لشکری بی قیاس متوجه اردوی پادشاه عالمستان عازم صوب آذربایجان شد، و در ظاهر ملک ری بمعسکر سلطان هفت کشور پیوست، و حضرت خاقان سعید فرزند نجیب رشید را در آغوش عاطفت و مهربانی کشید و از احوال ولایت و لشکر پرسید، و چون حسن معاش و یمن عدالت او

معلوم بود تحسین بسیار و استحسان فراوان فرمود و همچنین میرزا رستم از اصفهان و امیر چقماق و امیر ترخان از یزد و ابرقوه و امیر قنا شیرین از مملکت کرمان و از سایر بلدان حکام و سرداران می رسیدند و بعنایت پادشاهانه سرافراز می شدند.

۲۵۲ب اردوی اعلی از ولایت ری نهضت فرموده بیست و یکم رمضان ظاهر سلطانیه منزل همایون شد، و گماشتگان امیر اسکندر بطرح ریخته گریخته بودند و چنان قلعه که در روی زمین دیدهٔ عالم بین نظیر آن نادیده باشد دیگر بار در قبضهٔ تسخیر و اقتدار استقرار گرفت، و آنحضرت غرهٔ شوال بسعادت و اقبال در آن مقام گذرانید، و نماز عید و آداب آن روز سعید به ادا رسانید و جشن عید صیام ترتیب داد و ارباب مسرت بر ارباب دولت کشاد، و هیچ آفریده قدم از جادهٔ شرح بیرون ننهاد بیت

جشن سلطانی مرتب شد چه پرسیم عید را غرهٔ میمون شه دیدیم چه بینیم ماه را

و حضرت خاقان سعید خورشیدوار بر سریر سپهر پیکر برآمد، و بر یمین و یسار پادشاهان کامگار و سرداران نامدار هر یک در مقام لایق آرام گرفتند، و حجاب چون ماه و آفتاب و مقربان و خواص در اطراف بارگاه گردون اساس صف زدند بیت

همه چو لاله کله کج نهاده بر تارک همه چو غنچه قبا تنگ بسته تا دامن

و امرای فلک صولت، بهرام سطوت بترتیب طوی قیام نمودند، و انواع اطعمهٔ گوناگون فزون از چند و چون مرتب ساختند، و در خورد قدر و مرتبهٔ هر کس هر آنچه مناسب بود پیش آوردند، و چون از کشیدن طعام فراغ حاصل شد آنحضرت فرمود که ملوک اطراف و گردن کشان اکناف را که در اردوی همایون بودند همه [را] بتشریفهای فاخر و خلعتهای گرانمایه مشرف گردانیدند، و بعد از آن سلطان ممالک ستان بیت

فرمود تا لشکر کینه خواه رود سوی دشمن ز درگاه شاه
بحکم شهنشاه گردون شکوه بجوشید لشکر چو دریا و کوه

و هفتم شوال نواحی مزار بزرگوار ابوب (کذا) انصاری رضی الله عنه مخیم دولت و اقبال آمد، و چند روز در آن خجسته مقام قرار و آرام بود، و غرهٔ ذی قعده شنبه غازان معسکر

سلطانِ جهان شد و از آنجا لشکرِ گردون اساس عازمِ خوی و سلماس گشت، و در آن نهضتِ همایون روز بروز و منزل بمنزل از آیینِ سلطنت و فرمان روائی و رسومِ شوکت و کشورکشائی تخصیص در حینِ عرضِ سپاهِ مورشمار شیرشکار نصرت شعار و هنگامِ نمودنِ جیبا و اسلحه و سایرِ آلات و اسبابِ رزم و پیکار آثاری مشاهده رفت که هرچه اهلِ تواریخ در مناقبِ سلاطینِ کامگار و مراتبِ خواقینِ سپهر اقتدار از عهدِ کیومرث باز الی زماننا هذا بنظم و نثر پرداخته اند و زیورِ اوراقِ لیل و نهار ساخته در جنبِ آن امری محقّر و مختصر و افسانه می نمود شعر

وَاِنْ تَفُقِ الْاَعَاظِمَ وَهُوَ مِنْهُمْ — فَاِنَّ الْمِسْكَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

و ظاهرِ سلماس از قبۀ کریاسِ کیوان مماسّ سرِ افتخار از فلکِ دوّار گذرانیده، و ماهِ رایتِ ظفر آیت فروغِ عالمتاب بذروۀ آفتاب رسانید، و لشکرِ گردون صولتِ بهرام سطوت مرتّب شد.

ذکرِ وصولِ موکبِ فلک اساس بظاهرِ سلماس و محاربه با سپاهِ ترکمان وانهزامِ ایشان

چون صحرای سلماس از لشکرِ بی حدّ و قیاس که چون ذرّاتِ آفتاب فراوان و چون قطراتِ سحابِ بی پایان بود چند فرسنگ مالامال شد و بدولت و اقبال در کمالِ اُبّهت و جلال فرود آمدند، از جانبِ مخالفان امیر اسکندر ترکمان و برادران با لشکری، باران عدد، طوفان مدد، که از شکوهِ [ورق ۳۵۳] ایشان دلوله و زلزله در کوه افتد نزدیک رسیده. ۳۵۳ر

حضرتِ خاقانِ سعید بتعبیۀ لشکر و تسویۀ صفوف فرمان فرمود، و بر انغارِ مرکزِ رایاتِ فتح آیاتِ شاهِ کامگار، و طلیعۀ سپاهِ ظفر اقتدار مغیث الدین ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان و لشکرهای فارس آمد بیت

جناح آنچنان بست بر پیشگاه — که پوشیده شد روی خورشید و ماه

لشکری بیکران سراسر قدرت و توان، همه پیل تن ولی لشکرشکن، همه شیردل ولی زره گسل، و جوانغار از فروغِ طلعتِ پادشاهانه و یمنِ وجودِ خسروانۀ شاهِ فیروز جنگ، مسندنشینِ سریر سپهر مفت اورنگ غیاث الدین میرزا بایسنغر آرایش یافت، و امرای عظام و مبارزانِ ایّام با لشکرهای خراسان و مازندران در ظلِّ رایتِ خورشید آیتِ آنجناب جمع آمدند بیت

چپ و راست آراست از ترک و تیغ — چو آرایشِ گلشن از اشکِ میغ

سپاهی چون قطراتِ سحابِ بیحساب و لشکری چون ذرّاتِ آفتابِ جهانتاب، و قول والقلبُ مُسْتَقَرُّ سُلْطَانِ الرُّوحِ باعلامِ ظفر اعلامِ حضرتِ خاقانِ سعید آراسته شد، و شیرِ بیشۀ جلادت و نهنگِ دریای شجاعت میرزا محمد جوکی بهادر با چند هزار سوارِ نامدار و دلاورانِ شمشیرگذار برسمِ کومک ملازمِ قول بزرگ تعیین یافتند، مقرّر آنکه اگر طرفی بمدد احتیاج شود مردان مرد و دلیرانِ صف نبرد مرتّب و مهیا باشند.

و امیر اسکندر میمنه و میسره و قلب و جناح و ساقه و کمینگاه به برادرانِ نامدار و بهادرانِ نیزه گذار و دلیرانِ روزگار و جانبازانِ کارزار که زبانِ تیغ بیدریغ شان مفسّرِ آیتِ جلادت و لمعانِ سنانِ فتنه نشانِ شان نشانِ شجاعت تواند بود آراسته داشت، و با لشکری بیحد و سپاهی بیعد که از کثرتِ عدد وانديشه از تعدادِ شان حیران و محاسبِ وهم از حصرِ شان بی نشان می نمود، رایتِ جلادت برافراشت، و آن دو سپاهی جنگجوی تندخوی در برابرِ یکدیگر صف آرای شدند بیت

دو لشکر صد هزاران پای تا فرق — چو ماهی جمله در جوشن شده غرق

و جوانانِ جانبین و نوخاستگانِ طرفین آهنگِ جنگ و میدان و عزمِ رزم و عدوان کردند، بموجبِ فرمودۀ بَارَكَ اللّٰهُ فِي سَبْتِهَا وَخَمِيسِهَا صبحِ شنبه هفتم ذی الحجه بیت

برآمد ز درگاه آوازِ کوس
که لرزید از آن گنبدِ آبنوس

و حضرتِ خاقان سعید بعد از ادای نماز و عرضِ نیاز بدرگاهِ مهیمنِ کارساز پای دولت دررکابِ سعادت آورد، و عنانِ اختیار بدستِ عنایت حضرت پروردگار داد، و هردو لشکر چون امواجِ بحرِ اخضر و افواجِ دشتِ محشر دربرابرِ یکدیگر آمدند، و آنحضرت بصدقِ نیت و صفای طویت درمیانِ میدان از کمیتِ کوه پیکرِ سپهر منظر فرود آمده نمازِ فتح گذارد و از حضرتِ ملکِ ملک بخش تعالیٰ و تقدس فتح و ظفر طلبید، و بر سمندِ کوه وقار برق رفتار سوار شد بیت

جوان چو دولتِ سلطان، روان چو فرمانش
جهنده همچو اعادی، رسنده همچو قضا

و شاهزاده میرزا ابراهیم سلطان از برِ الغارِ عزمِ رزم فرمود و صدای وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ در طاسِ نگونِ سپهرِ بوقلمون انداخت، و رایتِ اقبالِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ بدستِ شجاعت برافراخت و باگروهی نه دلیر بلکه همه شیر و با فوجی نه شمشیرزن بلکه لشکر شکن بر مخالفان حملهٔ کوه شکوه آورد، و برادر امیر اسکندر را امیر جهانشاه بمدافعه پیش آمد،
(۲۵۳ب) صرصرِ قهرِ دلیرانِ شاهزادهٔ کامران گردِ خذلان ابر رخسارهٔ وقارِ دشمنانِ بیخت، و کمندِ جان شکار دستِ او باز درگردنِ مخالفان آویخت بیت

برکشتگانِ معرکه بر رسمِ تعزیت چشمِ زره چو دیدهٔ عشّاق خون فشاند

و در آن حال شاهزادهٔ همایون فال برهنمونی دولت و اقبال فرمانِ قضا جریان فرمود که فراشان سایه بانِ شاهی و سراپردهٔ پادشاهی برافرازند، و باطنابِ عنایتِ ربانی و اوتادِ تاییدِ آسمانی مستحکم سازند، و از خدمتِ سپاهِ منصور بفحوای لَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ پای توانِ مخالفان متزلزل شد۔

و چون امیر اسکندر ضعفِ برادر مشاهده کرد، و از قولِ همایون و جوانغارِ ظفر شعار کسی متصدی پیکارِ او نبود باعتضادِ برادر متوجهِ لشکرِ فتح پیکرِ شاهزادهٔ صفدر گشت، و آن روز امیر اسکندر بتیغِ خونفشان و سنانِ ثعبان نشان دستبردی نمود که دیگر مثلِ آن در آینهٔ خیال متصور نخواهد بود، و جهان از گیرودار و رزم و پیکارِ آن جهان پهلوان انگشتِ تحیر

در دندانِ تفکر بماند بیت

چنین بود تا روز بیگاه شد زشب دامنِ روز کوتاه شد

و آن شب تا روز از طرفین پاس داشتند، و از شرایطِ حزم و احتیاط دقیقه نامرعی نگذاشتند، و یکشنبه هژدهم ذی الحجه که صبحِ عالم آرا از مطلعِ افق روی نموده و شرارهٔ مصباحِ صباح جستن گرفت و آثارِ طلیعهٔ سحر در اقطارِ جهان پدید آمد و ترکِ سفیده دم خنجرِ سیم از قرابِ خاور برکشیده و از اشعهٔ خنجر و لمعانِ تیغِ سحر عرصهٔ گیتی منور گردید و شیرسوارِ گردون تیغِ لعل پیکر از مطلعِ شرق برافراخت و عالم را بطلعتِ نورانی رشکِ یاقوتِ رمانی ساخت مخالفان باغلبهٔ انبوه که تمام دشت و کوه از جنبشِ آن بستوه آید صفِ قتال و جدال آراسته در مقامِ مقابله و مقاتله چون سدِ سکندر و قلعهٔ خیبر ایستادند، لشکری یکدل که در موقفِ جان سپاری و هنگامِ نیزه گذاری بیت

بادِ تازی را بر عرصهٔ خاکی رانند آبِ هندی را در شعلهٔ آذر گیرند

و از مردانِ جنگی بسیطِ خاک تنگی گرفته و بساطِ صحرا و کوه بستوه آمده، از عکسِ تیغِ مینا فام پیکرِ آب بسانِ آتشِ عقیقِ مذاب بود و آتش از نهیبِ خنجرِ الماس گون در دلِ سنگ و پولاد آب می نمود، و از طرفِ خاقانِ کامگار سپاهِ نصرت شعار بیت

چنان حریص بحرب اندرون که گفتی حرب عزیز بود بر ایشان و جانِ شیرین خوار

از فروغِ تیغ شان آفتابِ ظفر درخشان و از ابرِ خنجرِ برقِ نصرت درفشان، از عقابِ خدنگِ هریک نسرِ طایر پهلو تهی کرده و بنوکِ ناوک در شبِ تار سینهٔ مور و دیدهٔ مار دوخته و مستقرِ لشکر از نهیبِ سواران دشتِ محشر شد و مرکزِ خاک از بیقراری فلکِ دیگر گشت، اژدهای فلک از بیمِ اژدرهای علم سر درکشید، و شیرِ چرخ از هیبتِ شیرِ رایت بجان امان خواست بیت

هزار بار بهر لحظه امان خواهد زشیرِ رایتِ تو شیرِ آسمان زنهار

بدین صفت آن دو سپاهِ کینه خواه عزمِ رزم کردند، و هر دو لشکر چون دو کوهِ پولاد دبسانِ دو دریای دمان از باد در حرکت آمدند، علم چون مبارزان لباسِ کین می پوشید

واژدهای بیرق از بادِ حمله چون شیر ژیان بر خود می پیچید، از هیبت و زلزلهٔ آواز کوس جای آن داشت که بسیطِ خاک در جنبش آید، و از دَم نای رویین بیم آن بود که دایرهٔ فلک از حرکت باز ایستد، بُز دلان را جان در تن چون برگِ بید از بادِ عکسِ
(۳۵۴ الف) آفتاب در آب می لرزید، و آسمان را با وجودِ [ورق ۳۵۴] تیغ آفتاب سر از حیرتِ آن معرکه می گردید **نظم**

بجنبش درآمد دو دریای خون   شد از موجِ آتش زمین لاله گون
کورکه بغرّید چون نرّه شیر   درآمد برقص اژدهای دلیر
غریویدنِ کوس گردون شگاف   فلک را درافگند پیچش بناف
سنان بر سرِ موی بازی کنان   بخون سوی دشمن نمازی کنان

شیران بیشهٔ دلاوری و دلیران پیشهٔ بهادری باستظهارِ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ در کوشش آمدند، فروغ تیغ چون برق از میغ آتش می فشاند، و گرد نبرد از میدان نمبارزان بباران خون می نشاند، مبارزانِ طرفین چون شیران جنگی درهم آویختند، و دلاوران جانبین غبار فتنه از اطرافِ معرکه برانگیختند، از بسکه کشته بر کشته افتاده بود سطح معرکه پشته پشته مینمود **بیت**

بسکه مژگانِ تو خونِ اہلِ عالم ریختند   پشته پشته کشته در کوی تو برهم ریختند

شهسوارِ آفتاب از سهمِ تیرِ پرتاب جوشنِ سحاب در پوشید و مریخِ خونخوار با همه پُردلی از بیمِ آن رزمگاه سپرِ ماه در رُخ کشید۔

درین حال شهزادهٔ عالیجناب **ع**،

ملک همعنان و فلک در رکاب

غیاث الدین میرزا بایسنغر **قطعه**،

گفته بلند موکبِ او با ظفر سخن   کرده دراز خنجر او در عدو زبان
پاشیده نورِ گوهرِ تاجش بر آفتاب   افگنده سایه گوشهٔ چترش بر آسمان

از جراَت مخالفان چنان گرم که نزدیک بود که از آتشِ خشم برافروزد، و زره و جوشن در بدنِ آن شیرِ پیل تن لشکر شکن بسوزد، از جوانغار در ضمانِ عنایت و حمایتِ پروردگار بجنبید،

و عنانِ سمندِ جهان نوردِ بادرفتارِ آتش سرعت واداد، و از جنبشِ او زلزله بر اعطافِ زمین و ولوله در اطرافِ آسمان افتاد، دلاورانِ لشکر شاهزاده که در میدانِ جنگ از شیر و پلنگ روی نمیگردانند و افراسیاب و پشنگ را در حساب نمی گرفتند بر سپاهِ ترکمان زدند، و ایشان آن حمله را که کوه از صدمتِ آن از جای رفتی به ثبات پیش آمدند و سینه های پُر فتنه را هدفِ تیرِ بلا ساختند، و بسر و بدن گردن افراختند۔

و چون تراکمه را درست گشت که شکستِ ایشان از خسروِ فیروز جنگست، و مدارِ لشکر فیروز بر شاهزادهٔ منصور، مجموع بر قصدِ او جمع گشته تعبیه نو ساختند، و چون برقِ خاطف و ریحِ عاصف بجانبِ او تاختند، شاهزاده که در جوشنِ کین پرورده بود و بر تهنیتِ بالیده و بارانِ تیغ و تیر بر آن کوه وقار و ثبات باریده، و بمردی و دلاوری در دهانِ اژدها رفته و پیشانی شیر خاریده، از کثرتِ غوغای ایشان متاثر و متغیر نگشت، و دستِ اعتصام در دامنِ توکل زده پای ثبات در دامنِ وقار آورد، و بدستِ عزم عنانِ جهانگشای گرفته نهنگِ خونخوار از نیامِ انتقام برکشید، و سمندِ بادرفتار که چون سمندر در میانِ شعلهٔ آتشِ جنگ می رفت بر فضای صحرای معرکه در جولان آورد، و بمددِ بخت برنا و قوتِ بازوی توانا نبردی کرد که داستانِ رستمِ دستان بر طاقِ نسیان ماند و خطِ نسخ بر دیباچهٔ جنگ نامهٔ اسفندیار کشید، و آبِ روی دلاوری سهراب بر خاک ریخت، و آتشِ رشک و غیرت از جانِ سام و روانِ بهرام برانگیخت، چندان کشته و خسته برهم افگند که
(۳۵۴ب) سواران را مجالِ گشتن و پیاده را محلِ گذشتن نماند، و در صحرای معرکه چندان سیلِ خون از میغِ تیغ بارید که **بیت**

زخون هفت دریا برآمد بهم   زمین از دگر سو بدر داد نم

هر سرافراز را که تیغ بر فرق میزد تا میان می شگافت، و هر گردن کش را که نیزه او بسینه می رسید از پشت بیرون می رفت، گاهی به زخمِ خدنگِ دلدوز پیاده را بر زمین و سوار را بر زین می دوخت، و گاهی بحدِ خنجرِ خارا گذار زره پوش و سپر دار را چون خیار بدو نیم می کرد۔

حضرتِ خاقانِ سعید، آن فریدون فرِ جمشید گاه، هنگامِ چاشتگاه که سلطان وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا رایتِ نور برافراخت و جهان را از پرتوِ عالم افروز روشن ساخت بدستورِ معهود اشارت فرمود که فراشِ خاص جهتِ ادای نمازِ چاشت خرگاهِ طهارتخانه برافراخت، و آنحضرت بخرگاه درآمده بطهارت اشتغال نمود و در اثنای طهارت از اطرافِ لشکر خبر می رسید و احوالِ حرب و قتال می پرسید، و هر جا که بمدد احتیاج داشتند کومک تعیین می فرمود، و در محلّی که شیرِ فلک چون مار زینهار می خواست، و از مهابتِ زاغ کمانِ سیمرغ پناه بکوه قاف می برد، آنحضرت طهارتِ کامل ساخته دوازده رکعتِ نمازِ چاشت بکمالِ خضوع و غایتِ خشوع به ادا رسانید، و با اعتقادِ پاک روی اخلاص برخاک نهاد، و فتح و ظفر از عنایتِ باری نه از بسیاری لشکر دانسته بدستِ تاییدِ تیغِ ظفر پیکر از نیام برکشید، و روی بسوی لشکرِ اعدا آورده سورن انداخت۔

و حولِ یزدانی و قوّتِ آسمانی سپاهِ ترکمان را پریشان ساخت، و اجرامِ نوربخشِ فتح و نصرت فروزنده و اعلامِ دولت و اقبال فرازنده گشت، و اعدا چون از ستیز و آویز عاجز شدند رو براهِ فرار و گریز آوردند۔

و حضرتِ خاقانِ سعید بر تیسّرِ این نامدار که طرازِ فتوحاتِ سلاطینِ کامگار تواند بود شکرِ نعمای الٰهی ادا فرمود، بوظیفهٔ سپاس داری قیام نمود، و مثالِ آسمان تجهیزِ فتح نامها نفاذ یافت، و دبیرِ روشن ضمیر که **بیت**

صریرِ کلکش در کشفِ مشکلاتِ جهان　　چنان که نغمهٔ داوٗد در ادای زبور

بالماسِ فکرت دُرِّ معانی می سُفت و آن را در سلکِ الفاظ و کلماتِ مرغوب نظم می داد، و باطرافِ ممالکِ رُبعِ مسکون مشتمل بر ذکرِ فتوحِ دولتِ همایون فرستاده می آمد۔

و آنحضرت فرزند سعادت مند میرزا محمد جوکی [بهادر] را برسم تکامیشی نامزد فرمود، و امرای کبار و سردارانِ نامدارِ ملازمِ رکابِ ظفر انتساب تعیین فرمود۔ و ایشان تا ارض روم و صحرای موش در قفای مخالفان رفتند، و آثارِ تسلّط و اقتدار بظهور آوردند۔

و صاحبِ ظفرنامه الطفِ جهان و اشرفِ دوران مولانا شرف الدین علی الیزدی

طَابَ ثَرَاهُ در آن یورش ملازمِ رکابِ شهزادهٔ عالیجناب ابوالفتح میرزا ابراهیم سلطان بوده است و می فرماید که، آنچه از کمالِ بسالت و شجاعت و وفورِ دلاوری و جلادت در ظاهرِ سلماس که مَعقِل و مُتَحَصَّنِ مخالفانِ شدید الباس بود برأی العین دیده شد حقّا و ثمّ حقّا که اگر عُشرِ عشیر بطریقِ نقل از افواه استماع رفتی عقل از قبولِ آن البتّه ابا نمودی **رباعی**

ز آیینِ ثباتِ شاه بوالفتح بجنگ　　خون شد ز حسد بر وزِ هیجا دلِ سنگ
این حال زکوههای سلماس بپرس　　کز راهِ صدا شرح دهند از دلِ تنگ

و این واقعهٔ عظیم الشان که الحق از بدایع وقایعِ عالم بعظمِ غرابت ممتاز و مستثنی است بتاریخی وقوع یافت که ازین نظم مستفاد می شود **رباعی** [ورق ۲۵۵] (۲۵۵ ل)

اسکندرِ ترکمان چو عصیان ورزید　　دارای زمان سزای او واجب دید
از تیغِ ابوالفتح چو بگریخت بجنگ　　تاریخ شد از قدرِ ابوالفتح پدید

و چون جنابِ مولوی شرحِ عظمتِ آن داستان را بحُسنِ بیان ادا نمود قلمِ ضعیف رقم نیز سرانجامِ حکایت [را] بلطفِ روایتِ امامِ مَهرهٔ کلام عَلَیهِ الرَّحمَة اختتام پوشانید ع

در سخن خوبست حُسنِ اختتام

ذکرِ شکرِ حضرتِ پروردگار، و تربیتِ شاهزادگانِ کامگار، و امرای نامدار واخبارِ سایرِ بلاد و دیار

چون آفتابِ فتح و ظفر از مشرقِ عنایت برآمد و همای همایون فالِ سعادت و اقبال جناحِ نجاح باز کشاد، و تاییدِ آسمانی بمیامنِ دولتِ حضرتِ خاقانی جمعیتِ ترکمان پریشان گردانید، و لشکرِ مغرور مقهور گشت، آنحضرت بمضمونِ کلامِ معجز نظام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهٖ رطب اللسان و عذب البیان شد و بعجز و قصورِ خود اعتراف نموده فتح و ظفر از عنایتِ حضرتِ آفریدگار دانست، و شکرِ نعمای الٰهی

بجا آورد، و شاہزادگانِ کامگار، و امرای نامدار، و بہادرانِ شجاعت پیشہ، و دلاورانِ غضنفر اندیشہ کہ در میدان نبرد و معرکہ مردانِ مرد آثارِ شجاعت واقتدار ظاہر ساختہ بودند ہمہ را بانعام واکرام معزّز و مکرّم گردانید، و پایۂ قدرِ ہمگنان از ایوان کیوان گذرانید ع،

زبحرِ کرم گشتہ غرقِ نعم

و درین وقت کہ اردوی گردون اساس در ظاہر سلماس نشستہ بود از جانب ماوراء النّہر و ترکستان عرضہ داشت و قاصدِ میرزا الغ بیگ رسید و بموقفِ عرض رسانید کہ میانِ سلطان محمود اغلان و براق اغلان در مغولستان محاربۂ عظیم واقع شد، و سلطان محمود براق را بقتل آورد۔

و ہم درآن ایام از خراسان ایلچی آمد و عرضہ داشت کہ شاہزادگان میرزا مظفّر بن میرزا بایقرا و میرزا سنجر بن میرزا پیر محمّد کابلی و میرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمّد شیرازی جہانِ فانی را وداع کردند، آنحضرت را از استماعِ خبر وفاتِ شاہزادگان ملالی عظیم روی نمود، امّا جز صبر و تسلیم چارۂ نبود۔ ترویجِ روحِ ایشان را اطعامِ طعام و ختماتِ کلامِ ملکِ علّام فرمود۔

و از جانبِ ماوراء النّہر باز ایلچی آمد و عرضہ داشت نمود کہ سلطان محمود اغلان را محمّد غازی در مغولستان قتل کرد بیت

کُشتی تو و کُشتند ترا بہرِ مکافات تا باز کجا کُشتہ شود آنکہ ترا کُشت

و پیش از آنکہ میرزا ابراہیم سلطان بہ اردوی خاقانِ عالمستان آید قاصد و عرضہ داشت از تختِ فارس فرستادہ بود و از عزیمتِ خود بطرفِ ولایتِ ہرموز و اطراف گرمسیرات خبر دادہ، و شاہزادہ چون عزیمت نمود نخست قلعۂ منوجان را محاصرہ فرمود، و چون بسببِ شدّتِ گرما موسمِ آن یورش نبود ہرموزیان کہ متحرزانِ جہانند قلاعِ خود محکم ساختہ در جزیرۂ جرون خزیدند و دم در کشیدند، لشکر فارس بجہتِ عفونتِ ہوا و حدّت گرما خراب شدہ بسیاری از حلیۂ حیات عاری گشتند، و امرای فارس بلطایفِ حیل صلح گونۂ شکستہ بستہ درہم بستند و بجفرۂ تحفہ بقناعت نمودہ باز گشتند۔

فرہنگ الفاظ ترکی و مغولی

علامات و اختصارات:- ج = فرہنگ انندراج، لکھنؤ ۱۸۸۹-۹۲ء،
ر = رسالہ فضل اللہ خان، کلکتہ ۱۸۲۵ء،
س = پرشین انگلش ڈکشنری از شٹائن گاس، لنڈن،
ن = اللغات النوائیۃ از پاوِہ دکورتی، پیرس ۱۸۸۰ء
آ = اینسائکلوپیڈیا آف اسلام،

آتکہ۔ داتیکا، اتاکہ، اتکہ (ن) شیر پدر (ف ن)، استاد (ن)،

اختاچی۔ اختہ چی وہ افسر جو سرِ اسپ کے پاس پاس چلتا ہے کلمہ اختہ مانچو اور مغولی سے لیا گیا ہے اور بمعنی (۱) اسپ خایہ کشیدہ اور (۲) غاشیہ، پوشش زین کے ہے (ن) شخصی کہ اختہ کردن حیوانات باستصواب او باشد، و داروغۂ اصطبل را میر آخور گویند، نہ آختہ بیگی و این از اہلِ زبان تحقیق پیوستہ بمعنی داروغۂ اصطبل چنانکہ در آئین اکبری و تاریخ عبد القادر بداؤنی مذکور است (ج)،

اُرْدُو۔ لشکرگاہ و لشکر بادشاہی (ج)، اوردو شاہی کیمپ، کیمپ (ن)،

ارلات۔ قبیلۂ از چغتائی (ف)،

اُرُوق۔ اروغ خاندان، قبیلہ،

اغروق قول۔ اُغروق = بوجھ، وزن (ن)، اُغرُغ = خیمہ، کیمپ (س)، قُول = فوج میانہ (ن) فوج درمیان و انبوہ سپاہ (ج) ظاہراً اغرق قول سے چنداول مراد ہے جسکی حفاظت میں بیر و بنگاہ ہوتا تھا دیکھو آرڈن ص ۲۲،

آقا۔ برادر کلان۔

آقار۔ یہ لفظ لغت میں نہیں ملا۔ زبدہ میں اس کی بجائے خاد، ہے جو مرادف غلیوا از او باز کا ہے، ن میں اوقار بمعنی بوتیمار دیا ہے۔ مگر یہ محل آبی جانور کا نہیں ہے۔

اُنگلکا۔ یا اوکا لکا، عطیہ (ن)،

اُنچا۔ اُنجہ و اُنجی و اَنچہ، مال و جلسی و بندی کہ در تاخت ملک بیگانہ گیرند (ج)، ن میں اس کو اونچا اور اونچہ لکھا ہے،

اُلُغ (اولوغ) کلان،

اُلنگ (اولنگ) سبزہ زار مرغزار (ج-ن)،

اُلُوس۔ قبیلۂ بزرگ (ف)،

اندا۔ اندا یا اندہ کو مغول کلمۂ محبت کے طور پر استعمال کرتے ہیں بجای بھائی چچا یا خالہ کے تاہیل و ترحیب کے وقت وہ کہیں گے 'اندا' یعنی برادرم، عزیزم، دراصل اس سے مراد وہ قبیلہ ہے جو کسی دوسرے قبیلے سے رشتہ پیدا کرے (ن)، چنانچہ تاریخ غازانی ص ۲۰۸ س ۷ پر ہے، بانداو قودلو آقا و اینی دخو نشاوند دکابین قلنک ندہند۔ اسی طرح وہیں ص ۸ س ۱۲ پر ہے، میان ایشان مرتبہ آقا و اینی واندہ و قودای معین فرمودی۔

اوچ اوغلان۔ اوچ تین کو کہتے ہیں اور اُوغلن فرزند کو یا اس جماعت کو جس کی نسبت سلاطین تک پہنچتی ہے۔ بظاہر یہ ترکمانوں کا قبیلہ ہے مگر اس تحریر کے وقت اس کلمہ کی تحقیق کا سامان میسّر نہ آیا۔ آآ: ۹۷۰ اور ۲: ۴۴۴ پر اِچ اوغلان بمعنی sultans page دیا ہے مگر بظاہر وہ اور اصطلاح ہے۔

اولاغ۔ یا اولاق (۱) گھوڑا (ف)، (۲) یہی کلمہ ڈاکئے کے معنوں میں بھی ہے یعنی تیز روی کہ برای اد اسپ و توشہ مہیا دارند تا بجاییکہ نام زد باشد بزودی برسد (ف ن)، (۳) خراج (یزدی ۱: ۴۱)
پر ہے: راہ غلط کردند بسی اسپ و اُلاغ ازان سبب تلف شد،

اولنگ۔ دیکھو النگ۔

اویرات۔ بظاہر یہ بھی ترکمانوں کا کوئی قبیلہ ہے، مگر اس کا ذکر کہیں ملا نہیں۔

ایچکی۔ معتمد درونی۔

آیدِکُو۔ باہوش (ف ن)،

اِیل۔ (۱) (بترقیق کسرۂ ہمزہ) مطیع، (۲) (بتفخیم کسرۂ ہمزہ) مردم (ف)،

اِیناق۔ اناق اِناغ = صاحب، معتمد (ف)، ایناق، اینلغ، اینلج = مصاحب، مشیر، معتمد (ن)۔

اِینجُو۔ (۱) غلام، غلام جو کسی شہزادے کی جاگیر سے متعلق ہو (ن)، اِنجُو موتی (ف)۔

اینی۔ برادرِ خرد،

ایواغلان۔ خانہ زاد (ایو = خانہ، اوغلن = فرزند)

بَاسْمَہ۔ نقش جو کپڑوں پر چھاپتے ہیں (ن)، بَسْمہ نقش لوراق طلا و نقرہ کہ بر جامہ بقلم و خواہ بقالب کاری بتہ بطور معہود کنند و باسمہ بالف شیع آنست (ج)،

برانغار۔ (فوج) دست راست، (دیکھو آذِدِنْ ص ۲۲۶)،

بُرغُو۔ شاخ درمیان نہی کہ آن را مانند

نفیر نوازند (ج)، بورغو رد (ن)،

بَرلاس۔ الوسی از الوس چغتا و جوان شجاع (ف)، ایک ترکی قبیلہ جس کی نسل سے سلاطین تیموریہ ہند تھے۔ بارلاس بمعنی سپہسالار ہے (ن)،

بُکاوُل۔ چاشنی گیر (ف)، باورچی، لیکن در ہندوستان بفتح بارہ) داد بمعنی داروغہ مطبخ و باورچیخانہ وکسی کہ اطعمہ را پیش امرا و سلاطین قسمت کند (ج)،

بُلجار۔ وعدہ (ف) بولجار، بُلجار، جای جمع شدن فوج، وعدہ گاہ، محل و مقام معین فوج، دست راست و دست چپ وغیرہ ہما (ن)،

بُلغاق۔ بولغاغ بدنظمی، اضطراب، نزاع (ن)، بُلغاق معرب بلغاک است کہ شور و غوغای بسیار باشد، بعضی این را مغولی دانستہ اند (ج)، **بُولغاق** فتنہ و آشوب (ف)۔

بُلوکات۔ چندہ کہ باہم تعلق داشتہ باشند بہ ہندی پرگنہ گویند، جمع بُلُوک بمعنی قصبۂ دہ (ج)، قوم بزرگ (ف)، بُولک فوج، علاقہ کا ایک حصہ مثلاً این ولایت پنج تومان و دو بلوک دارد، پر بُلوک بمعنی جماعت بھی ہے۔

بوقچہ۔ بُوغُچَہ جامہ پیچ (ف)، بُقْچَہ بستۂ خرد (ج)،

بَیْرَق۔ عَلَمِ خرد (ف)،

بیلاک۔ تحفہ (ن)،

پروانچی۔ چانسلر، پیش رو لشکر (ن)،

تالان۔ غارت و تاراج (ن ج)،

تَرخان۔ لقبی است از القاب کہ سلاطین ترکستان کہ ایشان را خان گویند بکسی دہند کہ ہر وقت خواہد بی احضار بحضور پادشاہ رود و اگر تقصیری و خطائی کند او را بمؤاخذہ نگیرند (فرہنگ ناصری)، نام الوسی از چغتای (ف)، ترخان، لوٹ کا کوئی حصہ امیر کو نہیں دیتا اور قصور کرنے پر مستوجب تفتیش و تحقیق نہیں بنتا، نیز دیکھو بلاخمن کا ترجمہ آئین اکبری ص ۳۶۴،

تَرغُو۔ نوعی از بافتہ ابریشمی سرخ رنگ (ج)،

تَغار۔ رسد جو سپاہیوں کو دیتے ہیں (ن)، تغار دادن، مہمانی بزرگ و آش دادن (ج)، یزدی: ۲۸۱ پر ہے فلان و فلان در شہر اترار بودند و لشکر را تغاری دادند۔

تُقُوز۔ توقوز نو کا عدد، نو (ن ف) تحفہ، اس لئے کہ امراء ملوک کو تحایف نو نو کی تعداد میں پیش کئے جاتے تھے، جو مغلوں کے نزدیک ایک مبارک عدد ہے (ت) نیز دیکھو بلاخمن کا ترجمہ آئین اکبری ص ۳۶۴ ح ۲۔

تکامشی۔ تکامیشی عجلت، تعاقب (ن)، یزدی ۱: ۲۵۴ پر ہے، از لشکر جتہ ہیچ کس

آنجا نمانده بود بهادران فتح آیین تکامشی کرده بسیاری ازان لشکر بی دین را بقتل آوردند'، اسی طرح دیکھو یزدی ۱: ۱۵۶-

تلبه- دیکھو تیلبه-

تنسُوق- تحفه و چیز نفیس و نادر (ج)، تانکسوغ، تانسوغ (عجوبه (ن)، تانسوق نادر (ف)،

تواچی- نقیب (ف) دربار شاہانِ مغول کا وہ افسر جس کے سپرد فوجوں کی بھرتی، فوجوں کا معائنہ اور یاسا (سزای قتل) کی نگرانی ہوتی تھی، انسپکٹر، شترسوار، قاصد (ن)، تواچی گری تالی منصب سلطنت است پیش اتراک' (یزدی ۱: ۲۱۶)-

تُورہ- سپر پست قدِ آدم (شاہ موای ص ۶۷)، لکڑی اور لوہے کے ٹکڑے جن کو زنجیروں اور قلابوں سے باندھکر آڑ سی بنالیتے ہیں اور سپاہی ان کے پیچھے کھڑے ہو کر لڑتے ہیں *palisade : stockade* (ن)، یزدی ۱: ۲۱۷ پر ہے 'از ہر دو طرف تا روز پاس داشتند و بہادران لشکر منصور تورہا و چپرہا گرفته هیچ دقیقه از شرایط حزم فرو نگذاشتند'، نیز دیکھو آڈن ۱۴۲ ببعد جو اس کو *Mantelet.* کا مرادف قرار دیتا ہے'

توق- توق یا توغ بواد مجهول، چیزی است از عالم عَلَم که شکل پنجه بر سر آن نصب کنند و آن ہر دو گونه بود یکی چتر توق از عالم عَلَم لیکن کوتاه از وکم قطاسی چند بر افزایند و دوم ہم ازان عالم لیکن دراز تر از و، و در علمها این ایا یه برتر نهند و آخرین به بزرگ نوینیان اختصاص دارد (از آیین اکبری بعینه نقل کرده شد (ج)، جھنڈا (جھنڈیاں بنتا تھا که دُم قُطاس کو ایک چھڑ پر لگا کر اس کے اوپر ایک مثلث شکل کی جھنڈی لگاتے تھے (ن)'

تومان- دہ ہزار (ف ان)، دہ ہزار دینار (ن)'

تیلبه- دیوانه (ف)، بیوقوف (ن)'

تیُول- جاگیر مدد معاش (ج)'

جاخویان- بظاہر مُراد ہے اولاد و اتباع امیر جاکو برلاس سے جو امیر تیمور کی تخت نشینی سے پہلے اس کی دولت کا رکن اور بعد میں اس کا امیر لشکر اور تواچی تھا (دیکھو یزدی ۱: ۵۲ و ۱۹۱ ببعد و ۲۱۶)' اس کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے کو امیر تیمور نے اس کا جانشین مقرر کیا (دیکھو یزدی ۱: ۲۷۷)'

جار- (۱) ندا کردن، منادی (۲) جمعیت (ج)، جار منادی (ف)، جار، جر، شور، آواز، فوجی خدمت کے لئے طلبی، قاصد (ن)'

جالق- جالیغ سرکش یا اڑیل گھوڑا (ن)'

جاونی قربانی- ایک قبیلہ 'یزدی نے جابجا اس کلمه کو جون غربانی لکھا ہے۔ اس طائفه کے لوگ امیر تیمور کے عروج سے پہلے خراسان کے شمالی حصے پر متصرف تھے، دولت شاہ نے لکھا ہے کہ ابو سعید خان (م ۷۱۶ھ) کے بعد طغا تیمور خان (۷۳۶ھ میں) خان بنا اور سلطنت استراباد و جرجان اس کو ملی اور سربداران خراسان اس کے مطیع ہوئے، ۷۵۴ھ میں وہ قتل ہوا تو سلطنت سربداروں، امرای جانی قربانی اور ملوک کرت کے قبضے میں آئی، مرو و طوس ان کے مرکز تھے مگر ان کے اور کرتوں کے درمیان حکومت کے متعلق منازعه ہوتے رہتے تھے ۷۳۸ھ کے قریب ارغون شاہ جانی قربانی نیشاپور اور طوس میں بادشاہ تھا (دیکھو دولت شاہ بذریعه فہرست اوّل) اس کے لڑکے علی بیگ نے امیر تیمور کو گرفتار کرکے کچھ مُدت قید میں رکھا تیمور نے ۷۸۳ھ میں اس کو کلات میں محصور کیا اور قلعه لینے پر سارے جون غربانیوں کو خانه کوچ کرکے ماوراء النہر میں منتقل کیا (دیکھو یزدی ۱: ۲۶۶ و ۳۲۴، ۳۵۲ و دیگر مواضع) ان کے ساتھ ہی تیمور کے ہاتھوں اسی سال سربداروں کا خاتمہ ہوا اور اس سے دو سال پہلے کرتوں کا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیمور کے مرنے کے بعد اس طائفه کے لوگ پھر کچھ سنبھلے اس لئے که شاہ رخ کے زمانے میں وہ ابیورد کے نواح میں پھر برسر طاقت ہو گئے (دیکھو دولت شاہ ص ۴۲۱)، بابا سودائی (معاصر شاہ رخ) ان کو جانی قربا لکھ رہا ہے۔ اس کا شعر ہے:

نیک خواہان ترا دولت برلاسی باد

بدسگالان ترا محنت جانی قربان

جتہ- مغل، **بلاد جته**- مغولستان، *[illegible]* بلاد جنگر-

جلاو- جیلاو عنان (ف)، عنان اسپ، پیش پیش (ن)، جلو عنان اسپ، اسپ کوتل (ج)-

جُوانغار- (فوج) دست چپ، (دیکھو آڈن ص ۲۲۶)'

جلبه (یا جلبا) زرہ بکتر (ن ف ج)'

چاو- بزبان چینلوی کاغذی بود از طرف پادشاہ ہر دو روی آن عباراتی چند نوشته و در بازارہا چون زر رائج بود و خرج می شد (ج)، بانک نوٹ۔ اس کی تصویر کیلئے دیکھو سفرنامہ مارکو پولو مرتبه ییل جلد اول مقابل ص ۴۲۸، فرہنگ ناصری میں ہے۔ کہ کیخاتو خان ایلخانی نے ایران میں بھی چاو کو رائج کرنا چاہا مگر نہ ہوا، اکنون چاو و چاپ بر صنعت طبع و یا تسمه خطا اطلاق می شود'-

چاوُش- بروزن پانخ و چاؤش نقیب لشکر و قافله (ج و ن)'

چپر و چپر، دیواری است که از چوب و خاک در برابر قلعه برای تسخیر آن سازند و در پناہ آن جنگ کنند (ج ن)، حلقه و دایره را نیز چپر نامند که از مردم و حیوانات دیگر کشیده شده باشد' *A ring of iron, [illegible] of [illegible] with which one forms an obstruction* شاہ موی ص ۴۶ ابه ترجمه

مگر یزدی کی اس عبارت سے جو ذیل تورہ نقل ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ چپر کا اطلاق کسی قسم کی متحرک آڑ پر بھی ہوتا تھا۔

چلکا۔ جملگہ مرغزار (ج)، چولکہ، چلکا، چولکا، میدان جو دامن کوہ میں یا دو پہاڑوں کے درمیان ہو (ن)،

چماق۔ چوماق، عصا (ن)، چماق گرز و عصای گلولہ سر (ف)، چماق چوب سر کج کہ در درازی مانند عصا بود و از چوب بادام تلخ باشد کہ نگہداشتن آن در دست در مذہب ایشان مسنون است و در برہان بمعنی گرز آہنی شش پرہ نوشتہ (ج)،

چنداول۔ ساقۂ فوج، دیکھو آئرون ص ۲۲۴،

چہرہ۔ غلام یعنی جوانان نابالغ (ج)، چورہ خواص (ف) غلام، پسر سادہ، ملازم امرد، ہندی است و بجیم عربی ہم آمدہ (فرہنگ ناصری)۔

خاتون۔ زن بلند نسب (ن)، عروس (ف)، از القاب زنان کبار است (ج)، مغولی کا لفظ ہے جیسے تاجیکوں کے ہاں بانو (ن بذیل قوچین) اس لقب کا چھٹی صدی سے پتہ مل رہا ہے، دیکھو آ ۲: ۹۳۲،

خماری۔ خمار نام شہریست در ترکستان منسوب بہ خوبرویان (ج)، مگر ممکن ہے کہ متن میں یہ علم ہو۔

داجی۔ بظاہر یہ چینی لفظ تاجین کی تاتاری صورت ہے جس کے معنی ہیں بڑے آدمی، آج بھی تاتاری صحرائی حکام پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ وہ چینی عہدہ دار تھے جو سفیروں کے ساتھ بہت پہلے شامل ہو چکے تھے، (تاجین ایک لقب ہے جو چینی حکام کیلئے مستعمل ہے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے، خطا اور اس کی راہ، مرتبہ یول ج ۱ ص ۲۷۳، ۱۹۱۵ء)

ساچق۔ ساچوق، ساچیق تحفہ (ن)، ساچق تحائف جو دلہن کو بھیجے جاتے ہیں (س)، ساچق دستوریست کہ یک دو روز پیش از یوم شادی کتخدائی از قسم پیرایہ و لباس مع سبوچہای شیرینی و نقل و آرایش از طرف داماد بخانہ عروس فرستند (ج)، ساچیق دستوریست کہ پیش از کتخدائی بعمل آرند، ہنا شب ہمی خوانند (ف)،

سان۔ شمار، تعداد (ف ن)، ذیل کے معنوں میں ازروی فرہنگ ناصری یہ فارسی لفظ ہے: (۱) سان لشکر سامان کار لشکر، سان لشکر دیدن و دادن و گرفتن دیدن سلاح و سامان لشکر (۲) رسم و عادت انوری گفتہ ؎

از سیرت و سان شنک ملوک و ملک آباد،

(مطلع میں ہے: بسان دیو سون یورش اول) اسی طرح دفتر ہار سان، سے معلوم ہوتا ہے کہ مغولوں کے ہاں سان یعنی شمار افواج کے رجسٹر ہوتے تھے یعنی muster roll اسی طرح مطلع میں ہے، سانات لشکر باز طلبند، آئرون نے ص ۲۲۱ پر سان دیدن کو (a parade) کے معنوں میں لیا ہے۔

ساوری۔ تحفہ و پیشکش (ج) یزدی ۱: ۳۴ پر ہے برسم پیشکش و ساوری بسی چیز فرستاد۔

شکورچی۔ شکورچی چتر بردار (ف) [شوکور = خیمہ، چتر (ن)] نیز دیکھو ذیل جامع التواریخ ص ۶۔

سلدوز۔ سیلدوز (محرف سلدوز؟) منگولیا کی ایک قوم جو آجکل بھی نواح ساوہ (ایران) میں موجود ہے (آ ۱: ۵۴۰)

نام الوسی از جغتائی (ف) سلدوز نام الوسی از جغتای (ن)، عروج تیمور سے پہلے یہ الوس ترکستان اور خراسان میں بہت اقتدار رکھتا تھا حصار شادمان کے نواح میں بیان سلدوز بر سر قوت تھا۔ بلخ کے نواح میں ایک اور امیر مسلط تھا (یزدی ۱: ۲۳ و ۲۴ بعد) امیر بیان نے متعدد اور جغتائی امرا کے ساتھ ۷۵۲ھ میں ہرات کو کرتوں سے متخلص کرنے کیلئے اس علاقہ پر حملہ کیا۔ بعد میں امیر حسین کے ساتھ سلدوزیوں کی کئی لڑائیاں ہوئیں جنمیں تیمور امیر حسین کی امداد کرتا رہا۔ آخر بیان قتل ہوا (یزدی ۱: ۴۸ بعد، ۵۹) جب تیمور اور امیر حسین میں نزاع پیدا ہوا۔ تو سلدوزی تیمور کے ساتھ ہو گئے (یزدی ۱: ۸۸) ۷۶۶ھ میں تیمور نے محمد بن بیان سلدوز کو غداری کے الزام میں قتل کیا اور تومان سلدوز کی ایالت اور ان کا ضبط دستی ایک اور امیر کو سپرد کر دیا (یزدی ۱: ۲۶۰) تیمور کی مہموں میں سلدوز اس کے ہمراہ رہے۔

سوران۔ سوران، سورنان نعرہ جو سپاہی ایکدوسرے کے مقابلے صف آرا ہو کر لگاتے ہیں۔ شور و غوغا (ن)، اللہ اکبر یا مثل آن گفتن لشکریان بآواز بلند در ہنگام تاختن بر خصم، ہای و ہوی کہ اتراک وقت محاربہ کنند، ہاتفی ؎

ز ہر دو طرف سورن انداختند

ہنر بزانہ بر یکدگر تاختند (ج)،

یزدی ۱: ۲۱۲ پر ہے ؎

سپہ کار پیکار برساختند

کورگہ زدہ سورن انداختند

سیورغال۔ مدد معاش، انعام (ج)، سویورغال تحفہ، عطیہ (ن)، سیُرغال انعام التمغا (ف)۔

شانقار **شانغار** **شنغار**

سونکقور **سُنقر**

پرندہ ایست شکاری مثل باز (ج)، سُنغر شکرہ، سونقار جانور پرندہ کہ حکم عقاب دارد (ف)، شونقار باز properly gerfalcon سونغار، سونقور falcon (ن)،

شقاول۔ ہماندار (قاتر میور حواشی اقتباسات از مطلع سعدین) شاہان وسط ایشیا کا ایک صاحب منصب کبیر جو قاضیوں اور ملاؤں پر حاکم ہوتا ہے۔ فرہنگ ترکی از شا (Shoraw) شیغاول وہ شخص جو ایلچیوں کے ہمراہ رہتا ہے (ن)، آنہا را می گویند کہ ایشان را ملازم ایلچیان کردہ در اردوی بادشاہ ہر جا کہ باشد کر یراق ایلچیان ایشان می سازند (زبدۃ التواریخ حافظ ابرو)۔

طوی۔ شادی عروسی، شادی (ج ن)، ضیافت (ن)، **طوی کشید** یعنی ضیافت کرد۔

فنار۔ کاغذ کی لالٹین، فانوس (الفرائد الدریہ)،

قاپوچی۔ دربان (ج)، قاپو بمعنی در خانہ ہے (ف) اور چی کلمہ نسبت یعنی محافظ در خانہ، گویا قاپوچی متن میں بمعنی باڈی گارڈ ہے عثمانی ترکوں کے ہاں اس لفظ کے

استعمال کے لئے دیکھو آ ۲ : ۷۲۵ ،

قبچاق۔ (۱) نام فرقۂ از ازبک (۲) نام دشت ہرگاہ ہزار فرسنگ طول و عرض داشتہ باشد (ف)، شارحوای نے لکھا ہے دشت قبچاق رودخانہ ہای ییق (اُدرال)، اِتل (والگا) طور لی (دنیسٹر) اور کریمیا سے محدود ہے۔ کبھی اس کلمہ کا استعمال محدود تر معنوں میں کرتے ہیں تب اس سے مراد وہ دشت ([illegible]) ہوتا ہے جو دریائے اِتل (والگا) اور اوزی (ڈنیپر) کے درمیان ہے۔ اب اس میں بجناک رہتے ہیں۔ ابن عرب شاہ نے دشت قبچاق کا حدود اربعہ یوں بیان کیا ہے: شمال میں ابیر سیبر (سائبیریا) جنوب میں بحر خزر اور بحر اسود جن کے درمیان جبل چرکس (کوہ قاف) ہے۔ مشرق میں خوارزم صوبہ ہای اترار و صنعاق و دیگر بلادِ ترکستان، و بلاد جتہ (نو نگار یا)، یا نزہتہ القلوب ص ۲۵۰/۱ کا جنگر، تا بلاد مغول و حدود چین، اسی دشت کو برکہ خان کے نام پر دشت برکہ بھی کہتے ہیں برکہ خان جو ۶۵۴ھ سے ۶۶۴ھ تک حکمراں رہا جوجی شہزادوں میں سے پہلا مسلمان بادشاہ تھا، تیمور لنگ کی ہم خلاف توقتمش خان از خار ہوای ص ۲۹) لین پول نے (خانوادہ ہای سلاطین اسلام میں ص ۲۲۴ پر) لکھا ہے: دشت قبچاق سے مراد وہ علاقہ ہے۔ جس کو دریائے ڈون اور والگا سیراب کرتے ہیں۔ جو شرقاً غرباً دریائے یورال یا ییق سے دریائے ڈنیپر تک اور شمالاً جنوباً بحر اسود اور بحر خزر سے اُگک تک پھیلا ہوا ہے، نیز دیکھو نتھ ص ۲۵۸، آ ۲ : ۲۲۲ جو اِس کلمہ کو قبچاق یا قپچاق لکھ رہا ہے۔

قُپچقار۔ تپچقار گوسفند نشاخدار (ف)،

قُوچقار۔ بینڈھا (پہاڑی یا میدانی) (ن)،

قپچقار۔ گوسفند گُشتی، قوچ گوسفند نشاخدار جنگی (ج)،

قراوُل۔ فوجی کہ برای جنگ بمکانی تعیین شوند (ف)، قاراوول، قاراغول محافظ، دیدبان، فوجی کہ پیش پیش رود و از سپاہی دشمن خبر دہد (ج)، یزک، پیشرو سپاہ (فرہنگ ناصری بذیل یزک) دیکھو آثروین ص ۲۲۴ جو [illegible] لکھتا ہے، نیز دیکھو آ ۲ : ۷۶۱ قراوُل قول ہراول قول کے معنوں میں ہے۔

قراوناس۔ ایک جنگجو مولد تاتاری طائفہ جس کا ذکر عروج تاتار سے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد ملنا شروع ہوتا ہے یعنی ساتویں صدی سے، وہ آٹھویں صدی ہجری کے وسط کے قریب ماوراء النہر اور ترکستان کے امراء کی فوج کا ایک اہم جز تھے۔ تخت نشینی سے پہلے امیر تیمور کو کئی سال تک امیر حسین سے لڑنا پڑا جو ماوراء النہر اور ترکستان کے اکثر حصہ پر قابض تھا۔ امیر حسین کی فوج میں ہزاروں کی تعداد میں اس طائفہ کے لوگ شامل تھے (دیکھو یزدی ۱ : ۱۴۲ اور ۱۷۱) کہتے ہیں کہ تغلقوں کا خاندان اسی میں سے تھا۔ دیکھو اورینٹل کالج میگزین بابت مئی و اگست ۱۹۲۷ء،

قرمچی۔ کتب لغت میں یہ لفظ نہیں ہے، قُوزمق توجہ کرنے کو کہتے ہیں شاید صاحب توجہ بمعنی محل توجہ مراد ہے۔

قِشلاق جای زمستان (ف)، جاہای گرم کہ زمستان دران بسر برند (ج)۔

قُطاس قوتاس عند البعض ایک حیوان ہے جو چین اور ہندوستان کے درمیانی پہاڑوں میں ہوتا ہے اور جس کی دُم بڑی اور گپھے دار ہوتی ہے (ن)، قطاس معرب قوتاس است۔۔۔ بمعنی موی دُم گاو کوہی کہ آنرا کجگاو خوانند (ج)، یاک تبتی (س)۔

قُلاق قُولاق و قلاغ گوش (ف)، قلاق گوش (ج)، مگر متن میں بظاہر مراد مخبر سے ہے۔

قمُرغہ شکارگاہ (ف) شکارگاہ کہ امراء و سلاطین در احاطۂ کلان آہو و گوزن وغیرہ می گذارند (ج)، شکارِ جرگہ، دیکھو آثروین ص ۱۸۹۔

قُمَّہ سَریّہ (ج)، قُمّہ یا قُمّا، a Concubine (س)، لونڈی،

قُنبل قُول قومبول کمپنی، پلٹن (ن)، قُول (بواو مجہول) فوج میانہ (س) پس معنی ترکیب میانہ فوج کی پلٹن کے ہیں شاید اس سے التمش مراد ہو یعنی فوج قلب کا ایڈوانس گارڈ (دیکھو آثروین ص ۲۲۶)،

قُوچین اہل کاشغر کا فوجی طبقہ (س)

قُورچی سلاحدار، قُور بمعنی سلاح و ادوات حرب، چی علامت فاعلیت، اہتمام کنندہ دربار پادشاہ (ج)، میر شکار، حرم کا پہرہ دار (س)، میر شکار (ن)، نیز دیکھو آثروین ص ۱۶۹، جہاں بادشاہ کے ہاتھی کے ارد گرد رہنے والے قورچیوں کی جماعت کا ذکر ہے۔

قُورُق ممنوع، منع کردہ شدہ (ج)، قوروغ، قوروقِ سلطانی = حِمیٰ (ن)، آثروین ص ۱۸۹ پر یہ کلمہ بمعنی privilege ہے۔

قُورِلتای جشن (ف)، قوریلتای (۱) مجمع کنگاش و مشورہ (۲) جشن (ج)، قوریلتای قورِلتای مغلوں کی بڑی مجلس مشاورت (ن)،

قُوشْ قَراو متن میں ہے توشں و قراو دادند و خوردند، زبدۃ التواریخ میں اس کی بجای ہے: قوش دادند و قراو خوردند، یزدی ۲ : ۶۱۷ پر ہے: بآیین تورہ و رسم معہود کاسہای مملو از بادہ یاقوت فام برحسب مراسم چپی دیرینہ داشتہ مراسم قوش و قارو و بتقدیم پیوست، ان مراسم کی تفصیل کہیں نظر نہیں آئی، فیس قوش بمعنی جفت ہے، اور قارُو بمعنی جواب، زین میں ہے کہ قارو بمعنی عوض ہے اور اس سے مراد وہ پیالہ ہے جو ایاقچی کو اس پیالے کے عوض میں دیتے ہیں جو مدوراول میں پُر کر کے دیتا ہے۔ اگر ایک شخص دو پیالے پیے تو اس کو قوش کہتے ہیں۔ مثال میں نوائی کا ایک شعر دیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: چون وی نوائی را زمی لعل پئے درپئے قوش (دو پیالہ) داد بہ قارو (عوض) جان طلب کرد، کیست کہ ہمچنین پر نفع سودا نمودہ است۔

قُوشچی بازدار (فان)، میر شکار (ج)،

قُوشلامشی قوشلامق سے ہے، یعنی حیوانوں اور پرندوں کا شکار کرنا۔

قوشون فوج (ف)، گروہی از فوج (ج)، آثروین کے نزدیک (دیکھو ص ۱۸۲) اٹھارھویں صدی کے

نصف آخر میں یہ لفظ درانیوں سے مستعار لیا گیا مگر تومان کی طرح اس سے کوئی معین تعداد سپاہیوں کی مراد نہ تھی مطلع میں قشون کی تعداد پانصد سوار دی ہے۔

قُول فوج میانہ (ف)، انبوہ سپاہ (ج)، مغولی لفظ ہے، بواو مجہول (س)، قلب گاہ (دیکھو آرڈن ص ۲۲۴ و ۲۲۶)۔

قیتُول کیمپ، فوجی ڈیرہ، قلعہ (س)، یزدی ا: ۱۳۷ پر ہے: بگو بخت و بقیتول خود شتافت،

کپکی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ دینا کپکی چاندی کا سکہ تھا جس کا وزن $\frac{1}{2}$ مثقال تھا یعنی ۲ ماشہ (اگر مثقال کو اقوی الاقوال کے مطابق $4\frac{1}{2}$ ماشہ کا تصور کریں۔ دیکھو ح، فاتر میر کے نزدیک دینار کپکی سونے کا سکہ تھا اور اسکی قیمت ۱۰ زر فرانسیسی کے برابر تھی آ بذیل کوپک)۔

کِلین اُغُول کیلین فسویہ، بہو (ن) اوغول پسر (ف) مراد بہو سے ہے۔

کُوچ (۱) از جائی بجای رفتن (۲) نوجہ (ف)، از منزل بمنزل نقل کردن با اہل و اہل و عیال و اسباب خانہ، بطریق کنایہ بمعنی نیک شخص (ج)، گوچ نوجہ، کنبہ (ن)،

کُورکا کُورَکَہ نقارۂ کلان (ف)،

کورگان بتفخیم ضمۂ کاف و رای مہملہ و فتحۂ کاف فارسی شخصی کہ نسبتش بسلاطین مثل نسبت داماد ہم داختہ باشد (ف) تیموری شہزادہ جس کے ماں باپ خانوں کی اولاد سے ہوں اور جو بنت خاقان سے شادی کرے (ن)، بالضم و واو معروف و رای مہملہ موقوف، آنکہ از جانب مادر ہم پادشاہزادہ باشد... و در سروری بکاف اول فارسی و کاف دوم عربی بمعنی پادشاہی کہ دختر خاقان چین در حبالۂ نکاح او باشد (ج)،

کوکُلتاش دودھ کا بھائی (ن)، گوکلتاش، کوکلداش دودھ کا بھائی (س)، کوکلداش ہم شیر (ف)،

کوماک کومک ۶۰۸ کمک اعانت و مددگاری چہ زر کار و یا روچہ در جنگ (ج)، کوماک معاون، مددگار (ن)،

لاَچین لاَچِن شاہین (ف)، شاہین شکاری (ج)،

مانگقوت جوجی نژادوں کا ایک قبیلہ، دیکھو یزدی ۲۷۷ جہاں اسی کو منغوت لکھا ہے، ا ا ۲: ۲۴۴ پر اس نام کی سات اوصوفین دی ہیں اور لکھا ہے کہ اس قوم کے قریباً ایک لاکھ فرد اس وقت بخارا اور اس کے نواح میں بستے ہیں۔

مرگن بہادر، (ن)،

مُوچہ شغل، عمل، منصب، درجہ، عہدہ (ن)،

منغلای پیشانی (ف)، منغلای، منقلای مانگلای پیشانی، فوج ہراول (ن)، مقدمۃ الجیش (آرڈن ص ۲۲۵) یہ لغت مغولی ہے۔

نَایمان فرقہ ایست از اوزبکیہ (ف ن)۔

نُویَین در اصل نام امرا گویند و ترکان سلاطین را بایں لفظ خطاب کنند و بمعنی امیر اعظم، پادشاہزادہ (ج)، نوئین نویان جنرل، شاہزادہ، امیر (ن)، از القاب بندگان ترک است و ایں لغت فارسی نیست ترکی است بلکہ مغولی (فرہنگ ناصری) **نُوئین** شہزادہ، دس ہزار فوج کا کمانڈر، لغت مغولی ہے، **نُوئیان** شہزادہ (ترک و تاتار میں یہ لغت مستعمل ہے، مغولی لفظ ہے) (س)،

یاتوغن آلہ موسیقی است کہ او را بفارسی سمتور گویند، ظفرنامۂ یزدی ا: ۲۲ پر اسکو شعر میں یتقغان کہا ہے اور ۲: ۶۲ اور ۷۹۸ پر تیغان لکھا ہے جو تصحیف تیغان ہے۔ اس آلہ کی تصویر انسکلو پیڈی ڈلا میزیک (پیرس ۱۹۱۲ء) میں دی ہے۔

یارغُوچی فیصلہ کرنے والا، سزا کا حکم دینے والا (ن)، یارغوچی جج، حکم (س)، نیز دیکھو یرغو۔

یام منزل، برید،

یام خانہ ڈاک بنگلہ،

یاسا آسیب یاساولد بیاسا رسانید، یعنی سزائے موت دی، اس مغولی کلمہ کے کئی معنی ہیں (۱) فرمان شاہی، حکم، اعلان (۲) قانون، مجموعۂ قوانین (۳) سزائے موت (س)، بترکی ما تقدم را گویند و مجازاً بمعنی قتل مستعمل، قتل، غارت، قصاص، رسم، قانون، قاعدہ (ج)، یاسہ و یاسا و یاسون طرز و طور و قوانین و حکم و قرار داد و چنگیز خان و مغل بودہ (ج)،

یاساق چوب یاساق، چوبی بود کہ سلاطین اتراک گناہگاران بدان می زدند، ظاہراً بمعنی چوب حاکم (ج)، چوب یاسا the bastinado (س)، یاساق (۱) شریعت مغلان (۲) بدعت (۳) حکم (۴)، سفر (۵) مدتی کہ پادشاہان رعیت کنند و ادن لشکر بدان موجب بوقت ضرورت و طیاری جنگ (ج)، یاساق تیاری جنگ و جہاد (ف)، قاعدہ، ممانعت، قرار داد، حکم، انتظام (ن)، نیز یاساق مرادف حکم ہے۔

یاساقِ مغول شریعت مغلان۔

یاسال صف، قطار، فوج (ن)، پرۂ فوج (ج)،

یاسامشی یاسامیشی بمغولی پسندیدہ کارسازی و سرانجام کارہا باشد (ج)، ترتیب، تزئین (ن)، یزدی ا: ۲۵۴ س ۸ پر ہے: لشکر عار بند... را یاسامشی کردہ بر سر او راند۔

یَرَاق (۱) اسلحۂ سپاہ مثل شمشیر و سپر و تیر و کمان (۲) مطلق سامان و اسباب و مصالح ہر چیز، شفیع اثر ۵ نواب را نخوردن خونہا یراق کار (ج)، سلاح (ف)، ضروریات، برتن، کپڑے، مصلحت، تیار کردہ (ن)،

تا یراق بینیم دیکھیں کیا مصلحت ہے۔

یراق تمام ساختہ سامان مکمل کرکے، رای سلطان یراق آن دید "آنچہ یراق و مصلحت دانند" میں یراق بمعنی مصلحت ہے اسی طرح یزدی ا: ۴۷ س ۱۲ پر ہے آنچہ یراق و مصلحت وقت باشد بتقدیم رسد۔

یَرغُو یارغو قانون (ن)، جھگڑا، انظم و نسق، حکومت،

ممانعت، شکایت (ن)، تنازعہ، مقدمہ بازی، عدالت گاہ (س)، یرغوسیات (ج ف)، یارغو مواخذہ و پرسش گناہ و تفتیش آن، فرمان و حکم (ج)،

یرغہ راہوار و تیزرو (ج)، یورغا ڈاک کا گھوڑا (ن)، یورغہ رفتن اسپ (ج)، یراغ و یرغ اسپی کہ از غایت سواری قابلیت آن پیدا کردہ کہ باطمینان بر آن نشینند و تا ہر جا خواہند روند و ایلغار نمایند در این ایام مشہور بیورغہ شدہ (فرہنگ ناصری)،

یرگہ **یرگہ شکار = شکارِ جرگہ** نوعی از شکار و آن چنان است کہ لشکریان گردِ صحرا حلقہ زنند۔ جرگہ بمعنی مطلق صف و حلقہ ہست خواہ مردمان باشند خواہ سائر حیوان از چرندہ و پرندہ،

یرگہ شاہان بمعنی جماعتِ شاہان ہے،

سعید اشرف ع

سرور جرگہ شاہان جہان شاہِ نجف

یرلیغ فرمان (ف)، فرمانِ بادشاہان، مثال، نشو (ج)۔

یساوُل میرتزک، نقیب، چوبدار (ج)، یاساوُل ترتیب دہندہ صفوفِ سواران، نظم دہندہ (ج بذیل یاسہ) آن میں بھی یاساوُل ہے۔

یورت یُرت منزل (ف) یُورَت جا و مکان را گویند (ج) یورت مکان، کیمپ، خیمہ، ملک۔

یُوسُون طریق، صورت، رواج، قانون (ن) یُسُن دستور (ف) "یُسان و یوسون یُورشِ اول" یعنی بدستور یورش اول۔

یُونتِ ییل یُونت ایل سال اسپ (ج)، [یونت اسپ (ج) گھوڑی (ن)، بضمہ یا و نونِ خفی و سکون تا اسپ (ف)، ییل سال (ف)]۔

ییلاق یا ایلاق جای تابستان (ف)، جای سرد ہوادار کہ بفصل تابستان در آن باشند مثلاً فی زماننا در ہند شملہ و نیلگری از محال ییلاق ہست مقابل قشلاق کہ جای باش فصل زمستان است۔